

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

تحریر و ترتیب
محمد بشیر جمعہ

ٹائم مینجمنٹ کلب، کراچی

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

تحریر و ترتیب
محمد بشیر جمعہ

basheer.juma@gmail.com

Fellow Member of

Institute of Chartered Accountants of Pakistan.

Facebook, LinkedIn, Amazon and YouTube.

For YouTube videos search with name.

31 October 2023

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس کتاب کو یا اس کے کسی جزو یا حصہ کو غیر قانونی طور پر چھپوانا اور فروخت کرنا ہر لحاظ سے جرم ہے

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

تحریر و ترتیب

محمد بشیر جمعہ

Google, Facebook, LinkedIn, YouTube, Amazon Payhip.com and
littlebookcompany.net

کمپوزنگ عبدالرشید، صفحہ سازی: ندیم احمد

ای بک لے آؤٹ: احمد گرافکس، کراچی

سرورق: فضل الرحمن

ISBN:978-969-9019-26-5

ناشر: ٹائم مینجمنٹ کلب

انتساب

سیب کو کاٹنے کے بعد اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس میں کتنے بیج ہیں۔ مگر ان بیجوں کو بونے کے بعد آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس میں سے کتنے سیب نکلیں گے۔ یہ کتاب اشارات کی صورت میں انہی بیجوں پر مشتمل ہے جو آپ کی ذات کی زمین پر بونے کے لیے ہیں، نہ معلوم ان بیجوں سے کتنے درخت اور کتنے سیب پیدا ہوں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان بیجوں کو اس طرح پھیلا یا جائے کہ ان درختوں سے باغ بن جائیں۔

بیج ڈالنا انسان کا کام ہے، موسم، بارش، ہوا اور دھوپ خالق کے اختیار میں ہے، ہم اپنا کام کر لیتے ہیں، رب العالمین ہمارے گمان اور ظرف کے مقابلے میں اپنی شان کے مطابق عطا کرنے والا ہے۔ یہ اس کا ظرف ہے کہ وہ اپنے بندوں کے معاملے میں اپنی شان اور اپنے ظرف کو دیکھتا ہے اور وہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ کہتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ بس ہمیں اپنے رب سے اچھا گمان رکھنے کی ضرورت ہے۔

مصنف و مرتب کے بارے میں

محمد بشیر جمعہ پیشے کے لحاظ سے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں۔ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے ۱۹۸۰ میں سی۔ اے کیا۔ درج ذیل اداروں سے ان کی وابستگی رہی۔

A.F. Ferguson & Co. (PriceWaterhous Coopers)- Staff member to Manager-1974 to 1985
Ernst & Young Ford Rhodes Sidat Hyder-Pakistan-Senior Manager to Partner-1985-2009
Ernst & Young Ford Rhodes Sidat Hyder-Afghanistan-President and Office Managing Partner-2009-2018 -Retired in 2018.

گورنمنٹ کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس کے توسط سے جامعہ کراچی سے بی کام کیا۔ انہوں نے ۱۹۸۹ میں روزنامہ جنگ کے میگزین میں لکھنا شروع کیا اور ان شائع شدہ مضامین پر مشتمل کتاب شاہراہ زندگی پر کامیابی کا سفر کے نام سے شائع ہوئی۔ ان مضامین کی بنیاد پر ریڈیو پاکستان کے قومی نشریاتی رابطہ صبح پاکستان پر ایک سال تک پروگرام نشر ہوتے رہے بعد میں اے۔ آر۔ وائی کے کیو ٹی وی پر پندرہ پروگراموں کا سیٹ بار بار نشر ہوا۔

ان کی دیگر تصانیف فہرست اس کتاب میں درج ہے۔

رابطہ کے لیے

Email basheer.juma@gmail.com

Google, Facebook, LinkedIn
Amazon, Payhip, and Littlebookcompany (for books) and YouTube (for videos) .

یہ کتاب آپ کے لیے لکھی گئی ہے

یہ کتاب اشارات پر مشتمل ہے۔ اور ہر اشارہ ایک بیج کی مانند ہے۔ آپ کی زمین پر بونے کے لیے یہ بیج حاضر ہیں۔ زمین کی کھدائی، بیج ڈالنا اور ریل چلانا آپ کا کام ہے۔ آپ اپنی مقدور بھر کوشش کریں اللہ کریم کے ہاں تو پسینے کے قطرے موتی بنا دیے جاتے ہیں۔ اس کے ہاں محنت ضائع نہیں ہوتی۔ بس محنت، علم، حکمت، منصوبہ بندی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لیے

قطرے تھے جو میرے عرق انفعال کے

یہ کتاب آپ کو شاہراہ روزگار پر سفر کے لیے تیار کرنے کو ایک کوشش ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپ باہمت بن سکتے ہیں اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کی توانائی آسکتی ہے۔ مگر آپ کو اس کے لیے اپنے حصے کا دیا خود ہی جلانا ہوگا۔

خواہشوں سے نہیں گرتے پھل جھولی میں

وقت کی شاخ کو میرے دوستو بلانا ہوگا

کچھ نہ ہو گا اندھیروں کو برا کہنے سے

اپنے حصے کا دیا خود ہی جلانا ہوگا

آئیے آگے بڑھیے اور اپنے حصہ کے کام کی ابتدا ابھی سے کر لیجیے۔

کتاب کے آخر میں مشکلات سے نجات، فراخی، فراوانی، کشادگی رزق، آسانیوں اور کامیابیوں کے لیے منتخب دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ آپ ان دعاؤں کو منتخب کر کے انہیں اپنا معمول بنانے کی کوشش کریں۔

اس کتاب کو اپنی مسجد کے امام کو دیکر مشورہ دے سکتے ہیں کہ وہ اپنی تقاریر میں ان اشارات سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ حضرات جو کہ اخبارات اور رسائل کے لئے لکھتے ہیں اور لیکچرزدیتے ہیں یا ٹی وی، ریڈیو پر پروگرام پیش کرتے ہیں وہ اس کتاب سے اپنے پروگراموں کو پیش کر سکتے ہیں۔ آپ پروگرام کا نام شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر رکھ کر کتاب کا حوالہ دے کر اخلاقی ذمہ داری پوری کریں۔

گزارشات

کتاب لکھنے کی ضرورت اور مقاصد

ہمارے ملک میں روزگار کی رہنمائی کے سلسلے میں بہت ہی کم ادارے ہیں۔ کتابیں مغربی تصانیف کا ترجمہ ہیں۔ زیادہ تر ملازمت تعلقات یا سیاسی بنیادوں پر ملتی ہے۔ میرٹ کی بنیاد پر آگے بڑھنا ایک کٹھن مرحلہ ہے۔ ایسی صورت حال میں افراد عموماً فرار کا راستہ اختیار کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ٹیلنٹ ملک سے باہر جا چکا ہے اور باقی لوگ دباؤ کے تحت کام کر رہے ہیں۔

سب تعریف اللہ رب العزت کے لیے ہے کہ جس نے مصنف و مرتب مضامین کو زندگی میں بہترین مواقع دئے۔ اچھے افسر اور ساتھی بھی عطا کیے۔ زندگی میں بہت کچھ دیکھنے اور سیکھنے کو ملا۔ ملک میں بھی اور ملک سے باہر بھی کام کرنے اور کام سیکھنے کے مواقع ملے۔ ترقی کے راستے ملے اور اللہ نے ان راستوں کو صاف بھی رکھا اور اس کے سگنل بھی ہمیشہ گرین ہی ملے۔ یہ اللہ کی بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ جس کے ہم سب شکر گزار ہیں۔

ہمیں زندگی میں بے شمار نعمتیں ملتی ہیں اور ہم عموماً نہ تو ان کا احساس کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی قدر کرتے ہیں اور جب کسی وجہ سے اس نعمت اور ہمارے درمیان فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر ہمیں ان نعمتوں سے محرومی کا احساس ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی سلیبس شیٹ بنائیں تو ہر انسان کے پاس نعمتیں اس کے دوسرے معاملات سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہیں مگر ہم ان نعمتوں کو اپنے ریکارڈ میں ہی نہیں لاتے۔ جس کے نتیجے میں ہم ہمیشہ اپنے آپ کو خسارے میں محسوس کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے لیے کاغذ اور قلم کے ساتھ بیٹھ کر یا اپنے موبائل فون کے نوٹس پیڈ پر اپنا تعارف تو لکھیں کچھ دیر میں آچے محسوس کر لیں گے کہ آپ بڑی صلاحیتوں اور خوبیوں والے فرد ہیں۔ بس آپ اپنی نعمتوں اور قدرت کی جانب سے عطا کردہ اثاثہ جات کو محسوس کرنے کی کوشش کریں اور ان نعمتوں کو اپنی اپنی جگہ اور ان اثاثہ جات کو اپنے اپنے وظائف کے مطابق کام دینے کی کوشش کریں تو آپ بہت ہی کامیاب فرد ہو گئے۔ اپنی اپنی جگہ اور وظیفے کے مطابق کام ہی کا نام رویہ ہے۔ بس اسے پروان چڑھانے کا معاملہ ہے۔ اسی سے آپ کو لوگ مثبت رویہ کا فرد کہیں گے کیونکہ آپ اپنی نعمتوں کو پہچان چکے ہیں اور جس فرد کو اس کی اپنی نعمتوں کا احساس ہو جائے تو وہ آگے

بڑھنے والا فرد ہے۔ جب وہ آگے بڑھتا ہے تو عام زبان میں اسے ترقی کہتے ہیں اور جب وہ کسی منزل پر پہنچتا ہے تو آپ اسے کامیابی کہتے ہیں۔ بزرگ کہتے ہیں کہ نعمت ایک جنگلی جانور ہے اسے شکر کی زنجیروں سے باندھ کر رکھو۔ جنگلی جانور بہت طاقتور ہوتے ہیں اور بھاگنے کی قوت رکھتے ہیں اور زنجیریں پلاسٹک کی نہیں، بلکہ لوہے کی ہوتی ہیں۔

جس فرد کے پاس سرمایہ ہو تو وہ کاروبار ایسے کرتا ہے جیسے کوئی شغل کر رہا ہو۔ سرمایہ کس شکل میں ہوتا ہے؟ وہ تو کاغذ کے کٹے ہوئے ٹکڑوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس پر ملک کا نام، کرنسی اور پھر کچھ نمبر لکھے ہوتے ہیں جس کے باعث آپ اس کی اہمیت کا اندازہ لگاتے ہیں اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔

آپ سرمایہ داروں اور کاروباری لوگوں سے بھی زیادہ مالدار ہیں۔ مالدار کو اپنی دولت کا اندازہ ہوتا ہے وہ اپنی دولت کو کاروبار میں لگانے کا طریقہ جانتا ہے۔ آپ کے پاس بے شمار نعمتیں، وقت اور صحت ہے۔ نعمت شاید کرنسی کی نعم البدل اور آپ کا وقت اس نوٹ پر لکھے ہوئے نمبر سے زیادہ پاورفل ہو۔ صحت آپ کو کام کرنے کی توانائی دیتی ہے۔ جب دولت کی اہمیت کاغذ کی کرنسی اور اس پر لکھے ہوئے نمبر جو کہ پچاس، سو، پانچ سو اور ہزار کی صورت میں ہوتے ہیں تو پھر آپ کی صلاحیتیں اس کرنسی سے زیادہ اہم اور آپ کا وقت ان نمبروں سے زیادہ پاورفل ہوتا ہے۔ آپ کی صحت آپ کو انجن کی طرح آگے بڑھنے کی توانائی دیتی ہے۔ یہ مضامین اسی سمت میں آپ کی رہنمائی کے لیے ہیں۔ یہ غربت کے مکینوں کو امارت کی شاہراہوں پر لے جانے کے لیے ایک رہبر کی صورت میں ہیں۔ یہ مضامین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کے عظیم انسان غربت کے جھوپڑوں سے نکلتے ہیں۔ نامساعد حالات اور تکالیف انسان کو رگڑ کر چمکاتے ہیں۔ توے کی گرمی سے روٹی کو پکایا جاتا ہے اس سے اس کی اہمیت اور لذت بڑھ جاتی ہے۔ گوندھا ہوا آنا کھا یا نہیں جاتا۔ تکالیف تربیت اور تعمیر کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ مضامین آپ میں ہمت اور قوت پیدا کرتے اور آپ کے خوابوں اور ارادوں کی تکمیل کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ زندگی کی ناکامیوں اور اندھیروں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ستارے اندھیروں ہی میں چمکتے ہیں۔ دنیا کے لوگوں سے بہت زیادہ توقعات نہ رکھیں۔ یہ آپ کی ناکامی کا باعث ہوتی ہیں۔ دنیا اور اس کے لوگوں سے کم از کم توقعات رکھیں آپ عموماً خوش رہیں گے۔

جب کسی کے ساتھ آپ احسان کریں یا کوئی بھلائی کریں تو پھر اس سے توقعات نہ رکھیں کیونکہ عموماً

ایسا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ”جس پر احسان کرو اس کے شر سے بچو۔“
یہ مضامین آپ کو ملازمت کی شاہراہ پر ڈالتے ہیں اور پھر آپ کے ارادوں اور عزائم سے بھرپور گاڑی کو شاہراہ زندگی پر لے آتے ہیں اور جب آپ اس شاہراہ پر آجاتے ہیں تو آگے ہی بڑھتے ہیں جسے سفر کہتے ہیں۔ پھر آپ اس سفر میں رکتے نہیں بلکہ آگے ہی بڑھتے ہیں، آگے بڑھنے والے کو ترقی کرنے والا کہتے ہیں اور پھر جب کسی منزل پر آپ چند لمحوں کے لیے رکتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ نے کامیابی حاصل کر لی ہے مگر آپ کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ لوگ جسے منزل سمجھتے ہیں وہ آپ کی منزل نہیں ہوتی بلکہ وہ تو نشان منزل ہوتی ہے اور پھر آپ کامیابی کا سفر طے کرتے ہی رہتے ہیں۔

تو رہ نور د شوق ہے، منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو مہمل نہ کر قبول
اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تند و تیز
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول
کھویا نہ جا صنم کدہ کائنات میں
محفل گداز، گرمی محفل نہ کر قبول

مضامین کو ترتیب کے لحاظ سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے بیس ابواب بنائے گئے ہیں۔
ہر باب میں متعلقہ مضامین کو ماخذ سے اٹھا کر اشارات کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کو پڑھنے کے لیے چند تجاویز

□ انفرادی طور پر پڑھنے کے لیے۔

آپ اپنے ہاتھ میں پنسل یا پین ضرور رکھیں۔ آپ فہرست کو دیکھ کر مضامین کو منتخب کر لیں۔ پھر آپ اپنی ترتیب بنالیں کہ کس ترجیح کے ساتھ آپ مطالعہ کریں گے۔ اس کے بعد آپ مطالعہ شروع کریں۔ ہمیشہ اپنے ہاتھ میں پنسل یا پین رکھیں اور جس اشارے کو آپ اپنے لیے اہم سمجھیں اسے فوراً مارک کر دیں ان اشارات کو آپ چیک لسٹ کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں اور آپ اپنی ہفتہ وار گریڈنگ پر بھی لکھ سکتے ہیں

A. بہتر

B. بہتری کی کوشش

C. سخت محنت کی ضرورت

D. ناکامی کے دائرے میں ہیں۔ سنجی سے عمل کی ضرورت ہے

جو اشارات آپ کے لیے بہت ہی اہم ہیں ان صفحات کے کونے موڑ لیں کتاب کے آخر میں چند صفحات خالی ہیں۔ ان پر آپ اپنے نوٹس بنا سکتے ہیں۔

□ اجتماعی طور پر پڑھنے کے لیے

آپ اپنے گروپ یا دوستوں کے سرکل میں اس کتاب کو اجتماعی تربیت کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ چار یا چھ افراد کا گروپ بنا کر ہفتے میں ایک بار میٹنگ کی جاسکتی ہے۔ اس گروپ یا سرکل کا نام آپ یہ دے سکتے ہیں

| | |
|--------------------------|---|
| Self Development Group | Physical group or Telegram, WhatsApp or Facebook group. |
| Self Management Circle | |
| Self Development Network | |

اس گروپ یا سرکل کا مقصد اپنے دوستوں کا وہ نیٹ ورک تیار کرنا ہے جو روزگار اور زندگی کی شاہراہ پر آپ کی مدد اور معاونت کے لیے تیار ہو اور آپ باہمی مشاورت اور تعاون سے ایک دوسرے کی رہنمائی کر سکیں۔ آپ ای میل یا ٹیکسٹ یا واٹس ایپ یا ٹیلیگرام میسج کے ذریعے گروپ یا سرکل کی میٹنگ، وقت اور ایجنڈے کی اطلاع دے سکتے ہیں اور پھر باہمی اصلاح اور ترقی کے لیے آپ ہفتے میں ایک بار بیٹھ سکتے ہیں

□ مطالعے کی ایک اور صورت یہ ہے کہ آپ کا ادارہ اس بات کا اہتمام کرے کہ اپنے ملازمین کی تربیت کے لیے وہ اس کتاب کو استعمال کرے۔ اسے کورس کی شکل دے کر کئی پروگرام کیے جاسکتے ہیں۔ آپ کے ادارے کا سربراہ Human Resource Department کے افسر کے ذریعہ اس تربیت کا اہتمام کرے تاکہ آپ کا ادارہ بہترین کارکردگی Performance کا مظاہرہ کر سکے۔ اس تربیت کے لیے عنوانات کا اعلان پہلے سے کر دیا جائے اور شرکاء پہلے سے مطلع کر کے آئیں۔ ایک فرد ان اشارات کو پاور پوائنٹ پر تیار کر کے پریزنٹیشن دے اور شرکاء اس پر اجتماعی طور پر گفتگو کریں

کتاب کن لوگوں کے لیے ہے

اس کتاب میں مرتب کے اپنے مضامین بھی ہیں اور دیگر کتابوں سے اور مضامین سے استفادہ بھی کیا گیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ وہ افراد جو بغیر کسی رہنمائی اور تربیت کے ملازمت کر رہے ہیں ان کے لیے رہنمائی اور تربیت کے لیے کوئی لوازمہ یا مواد مل جائے۔ کتاب عام ملازمت پیشہ افراد کے لیے بھی ہے اور ان لوگوں کے لیے بھی ہے جنہوں نے تربیت حاصل کی ہے۔ یہ کتاب سرکاری اداروں کے ملازمین کے لیے بھی ہے اور غیر سرکاری اداروں کے ملازمین کے لیے بھی، اس کتاب سے مسلح افواج کے جوان بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور وفاقی اداروں کے کارکن بھی۔ اس کتاب سے سیاسی کارکنان بھی موثر ہو سکتے ہیں اور مذہبی افراد بھی معتدل ہو سکتے ہیں۔ اس کتاب میں موجود اشارات سے مقررین، مدرسین، اساتذہ اور مساجد کے خطیب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب جہاں مردوں کے لیے مفید ہے وہاں عورتوں کے لیے اس سے زیادہ مفید ہے کہ وہ اس کے مطالعہ کے بعد اپنے بھائی، شوہر اور گھر کے دیگر افراد کی تربیت میں بھرپور کردار ادا کر سکتی ہیں۔ کتاب کے اشارات سب کے بیچ کے مانند ہیں، آپ اسے پھیلاتے رہیں تاکہ درخت اگ جائیں اور سب ملیں اور آپ سب کے باغ کو دیکھ کر خوش ہوں۔ یہ معاشرہ کی بہتری کے لیے ایک چھوٹی سی کوشش ہے، اس کوشش میں ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

احساس و اعتراف

کانفڈ کے نکتوں پر اور ڈائریوں کے صفحات پر نوٹس بنانے اور اشارات تحریر کرنے کی عموماً عادت رہی اور یہ نوٹس ڈبوں اور فالوں میں جمع ہوتے رہے۔ فوٹو کاپی کی سہولت سے اچھے مضامین بھی کاپی ہوتے رہے اور یہ بھی فالوں میں جمع ہوتے رہے۔ احساس ہوا کہ جس مطالعہ سے کسی ایک فرد کو فائدہ ہوا ہے اس سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ ہونا چاہیے۔ جہاں ماخذ کا علم تھا اسے تحریر کر دیا گیا ہے اور ناشرین سے اجازت کے لیے خط بھی لکھے گئے ہیں اور جن کا حوالہ موجود نہیں تھا وہاں اس کا اعتراف کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ کے علم میں کوئی حوالہ آئے تو اس کی ضرور اطلاع دیں۔ یہ کتاب تصنیف سے زیادہ ترتیب ہے۔ اور افادہ عام کے لیے ہے۔ امید ہے ادارے اس کی سرپرستی کریں گے۔

ان تمام مصنفین اور ناشرین کا شکریہ گزار ہوں جن کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ امید ہے قارئین اصل کتابوں سے بھی استفادہ کریں گے۔

- زندگی کی مصروفیات میں ہمیں اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ ہم کچھ اپنے بارے میں سوچ سکیں۔
- یہ کتاب آپ کو اشارات کی صورت میں بہت سا مواد فراہم کرتی ہے۔
- یہ کتاب متوسط طبقے کے افراد کے لئے لکھی گئی ہے اور اس میں ان کی ترقی اور کامیابی کے رازوں کو اشارات کی صورت میں پیش کر دیا گیا ہے۔
- یہ زمانہ طالب علمی کے نوٹس ہیں جو کہ کتابوں کے مطالعے کے ساتھ ساتھ بنتے رہے۔
- ان اشارات کو اپنی زبان میں لکھ کر بھی کتاب بن سکتی تھی مگر اہل علم کے کاموں کا اعتراف ضروری ہے اس لیے ناشرین سے اجازت لینے کی کوشش کی گئی ہے اور ان اہل علم حضرات کی کاوشوں کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے
- آپ سے گزارش ہے کہ جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان کا بھی مطالعہ کریں تاکہ آپ ان مصنفین، مترجمین اور ناشرین کی کاوشوں کا اعتراف کر سکیں
- امید ہے یہ کتاب زندگی کو بہتر اور متوازن بنانے میں آپ کا ساتھ دے گی۔

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ یہ کتاب متوسط طبقے کے لئے مفید ہے تو پھر آپ اپنے ادارے کے

احساس و اعتراف

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

متعلقہ افراد سے رابطہ کر کے اسے ادارے سے وابستہ افراد میں تقسیم کرنے کی تجویز دیں۔ ممکن ہے اس تحفے سے ایک متوسط انسان کی زندگی بہتر ہو جائے اور وہ اپنی نکھری صلاحیتوں سے آپ کے ادارے کو فائدہ پہنچا سکے۔ یہ کتاب آپ اپنی برادری اور خاندان کے افراد میں تحفے کے طور پر بھی پیش کر سکتے ہیں

محمد بشیر جمعہ

Email: basheer.juma@gmail.com

ٹورونٹو، کینیڈا

31 October 2023

فہرست مضامین

- 21 باب نمبر 1- ترقی اور کامیابی کے لیے چند اشارات
- 21 1.1 کامیابی کے معنی اور خوشنہیجی کا مطلب
- 22 1.2 کامیاب اور ناکام فرد کی خصوصیات
- 24 1.3 کامیابی کے دائرے اور سانچے
- 29 1.4 کامیابی کے چند بنیادی عوامل
- 30 1.5 قیادت کا تعارف اور مطلوبہ صلاحیتیں
- 40 باب 2- شاہراہ روزگار کے چند سنگ میل
- 40 2.1 روزگار کے لیے کوشش اور محنت ضروری ہے
- 47 2.2 ملازمت کی تلاش میں
- 50 2.3 ملازمت کیسے تلاش کریں
- 55 2.4 انٹرویو کے سلسلے میں چند ضروری باتیں
- 59 2.5 ملازمت کے ابتدائی ایام اور آپ کی شخصیت کا تاثر
- 68 2.6 اپنے دفتر کے ساتھیوں کے ساتھ آپ کے معاملات
- 70 2.7 ادارے کے افراد اور عام معاشرے میں
- 76 2.8 اپنے دفتر کو کیسے منظم کریں
- 77 2.9 یومیہ کرنے کے کاموں کی فہرست
- 79 2.10 کام کے دوران مطلوبہ صلاحیتیں
- 80 2.11 تحریک دینے والے اقدامات
- 81 2.12 دفتری زندگی اور دفتری سیاست میں بقا کی کوشش
- 83 2.13 ملازمت میں کامیابی کے لیے چند لوازمات
- 87 2.14 تیاری اعتماد کو جنم دیتی ہے

| | | |
|-----|---|------|
| 89 | باب 3- انفرادی زندگی میں استحکام کے لئے چند مشورے | |
| 89 | تعمیر شخصیت | 3.1 |
| 91 | اپنی شخصیت کا اظہار کیجیے | 3.2 |
| 92 | اپنی شخصیت کے حوالے سے درج ذیل فارم پر کیجئے | 3.3 |
| 93 | اپنی شخصیت کو بہتر اور پرکشش بنانے کا آرٹ | 3.4 |
| 96 | شخصیت کے اوصاف، زندگی کا چارٹ | 3.5 |
| 97 | خود اعتمادی | 3.6 |
| 98 | خود اعتمادی اور اسکی اہمیت | 3.7 |
| 99 | خود اعتمادی پیدا کیجیے | 3.8 |
| 100 | عزت نفس کیا ہے؟ | 3.8 |
| 109 | تخلیقی صلاحیتیں | 3.9 |
| 109 | رہنما بننے کا آرٹ | 3.10 |
| 112 | غیر خوش گوار شخصیت کی خصوصیات | 3.11 |
| 114 | احساس کمتری دور کیجیے | 3.12 |
| 115 | اخلاقیات | 3.13 |
| 116 | چند اچھی عادات | 3.14 |
| 116 | مثبت طبعی عادات | 3.15 |
| 117 | منفی طبعی عادات | 3.16 |
| 118 | منفی جذباتی عادات | 3.17 |
| 118 | ایک نہری اصول | 3.18 |
| 119 | ناکامی آپ کا مقدر نہیں | 3.19 |
| 120 | مصائب سے گھبرائیے نہیں | 3.20 |
| 121 | جان کاروگ۔ بددلی | 3.21 |
| 121 | کیا آپ نروس ہیں | 3.22 |
| 122 | چند دیگر اشارات | 3.23 |

- باب 4- ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم** 124
- 124 کیا کریں کہ لوگ آپ کو پسند کریں؟ 4.1
- 125 بیٹھے بول میں جادو ہے 4.2
- 126 لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے 6 اصول 4.3
- 127 لوگوں کو اپنے ساتھ رکھنے کے طریقے 4.4
- 129 دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کے 12 اصول 4.5
- 129 لوگوں کے قلب ماہیت کے نو طریقے 4.6
- 130 باکردار اور خوش گوار شخصیت کا حامل فرد 4.7
- باب 5- اپنے اندر کے موذی کو ماریئے** 132
- 132 زندگی کے چند مسائل 5.1
- 133 ذاتی مسائل کو سلجھانے کی قوت 5.2
- 134 کامیابی کے راستے میں حائل حقیقی یا خیالی رکاوٹیں 5.3
- 135 زندگی نام نہیں ممر کے جنے جانے کا 5.4
- 136 ذہنی کوفت اور دماغی تکدر کو دور کیجیے۔ 5.5
- 136 پریشان ہونا چھوڑیے اور خوش ہونا سیکھیے 5.6
- 137 آپ اپنے کاموں میں غلطیوں سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں 5.7
- 138 دم توڑتی طاقت کو بحال کریں 5.8
- 140 فکر مندی کی عادت کو کس طرح ترک کر سکتے ہیں 5.9
- 142 آپے سے باہر ہونا اور کڑھنا چھوڑیئے 5.10
- 142 غیر خوش گوار شخصیت کی خصوصیات 5.11
- 142 خوف 5.12
- باب 6- عبادت اور اعتقاد کی قوتیں** 144
- 144 عبادت کی قوت 6.1
- 145 اعتقاد کو دکھوں کا مہرہ بنائیئے 6.2

- 146 باب 7- صحت کا عنصر**
- 146 7.1 بیماری کے بارے میں رویہ
- 147 7.2 کام، ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ کا مسئلہ
- 149 باب 8- وقت فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے**
- 149 8.1 کام سے لطف اندوز ہونے کے لیے صحیح رویہ کی ضرورت
- 149 8.2 کام کا انعام لطف زندگی
- 150 8.3 کام کرنے کا جذبہ
- 151 8.4 کام کرنے کی اہلیت یا آپ کا ہاضمہ
- 152 8.5 تنخواہوں میں اضافے کے گُر
- 153 8.6 معاوضہ سے زیادہ کام کرنے کے فوائد
- 154 باب 9- رفتہ رفتہ، قدم بہ قدم**
- 154 9.1 نئے خیالات نئی زندگی
- 155 9.2 آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر طاقت استعمال کریں
- 156 9.3 اچھے مواقع اور ان سے فائدہ اٹھانے کے طریقے
- 158 9.4 حیات نو حاصل کیجیے
- 159 9.5 یقین، اعتماد اور ہمت پیدا کیجیے۔
- 160 9.6 کامیاب ہونا بھی آپ کی قسمت ہے
- 162 باب 10- بقا کی کوشش اور خاموش جنگ**
- 162 10.1 لوازمات ترقی
- 163 10.2 آگے بڑھو یا راستہ چھوڑ دو
- 163 10.3 آگے بڑھیے اور ترقی کیجیے
- 164 10.4 کامیابی آپ کی منتظر ہے
- 165 10.5 مقابلے کے میدان میں

| | |
|-----|--|
| 167 | باب 11- گفتگو، تنقید، بحث اور فنِ تقریر |
| 167 | 11.1 بحث کے چند اصول |
| 168 | 11.2 تنقید سننے کا فن |
| 169 | 11.3 دوسروں کو تحریک دینے والی تنقید کرنے کے لیے چند مشورے |
| 170 | 11.4 جاندار اور مومنز تقریر کے لیے چند مشورے |
| 173 | باب 12- آپ مجموعہ جو اہر ہیں |
| 173 | 12.1 کامیاب زندگی کے لیے درکار صلاحیتیں اور مہارتیں |
| 174 | 12.2 نتائج حاصل کرنے کا فن |
| 176 | 12.3 نظم و ضبط سے کام کا لطف دو بالا ہو جاتا ہے |
| 178 | 12.4 اچھا سامع (سننے والا) بننے کے لیے |
| 179 | 12.5 وقت سے بہتر طور پر مستفید ہونے کے چند طریقے |
| 181 | 12.6 دولت کے حوالے سے چند باتیں |
| 184 | 12.7 تعلقات اور معاملات کی دنیا |
| 184 | 12.8 اپنے ساتھ خود انصاف کیجیے |
| 185 | 12.9 لوگوں کے ساتھ مسائل اور مشکلات سے کیسے پرہیز کیا جائے |
| 185 | 12.10 مثبت رویے |
| 189 | باب 13- کامیابی اور خوشنختی کے سر بستہ راز |
| 189 | 13.1 کامیابی اور خوشنختی۔ تعارف |
| 189 | 13.2 کامیابی اور خوشنختی کے سر بستہ راز |
| 191 | 13.3 اہداف کا تعین اور ان کے حصول کی منصوبہ بندی |
| 192 | 13.4 انسانی زندگی کی فعال تنظیم کے لیے چند مشورے |
| 193 | 13.5 اچھی اور فائدہ مند عادات |
| 195 | 13.6 روابط قائم کرنے کی مہارت |
| 196 | 13.7 دوسروں کو غلط سگنل دینے والی چند باتیں |

| | | |
|------------|--|-------|
| 197 | خود اعتمادی | 13.8 |
| 198 | معاشرتی تعلقات کے آداب | 13.9 |
| 199 | معلومات میں مسلسل اضافے کی کوشش | 13.10 |
| 199 | دوستیاں | 13.11 |
| 200 | اپنی ذات کے خول سے باہر نکلے | 13.12 |
| 201 | پیشہ ورانہ تعلقات | 13.13 |
| 204 | پروگرام تشکیل دینے کی مہارت | 13.14 |
| 205 | ناکامی سے نپٹنے کے طریقے | 13.15 |
| 206 | کامیابی کی راہ میں حائل چند رکاوٹیں | 13.16 |
| 207 | صحت عامہ | 13.17 |
| 209 | باب 14 - کامیابی کے 100 اصول | |
| 209 | کامیابی کے ایک سو اصول | 14.1 |
| 216 | کامیابی کی کلید | 14.2 |
| 221 | باب نمبر 15 - خبردار ہوشیار مگاد اور چالباز لوگوں سے ہوشیار | |
| 221 | 48 خطرناک چالیں | 15.1 |
| 236 | باب 16 - دیندار افراد کے لیے چند نصیحتیں | |
| 236 | دیندار افراد کے لیے چند نصیحتیں | 16.1 |
| 253 | باب 17 - گھریلو زندگی میں کامیابی کے راز | |
| 253 | سُبل السلام | 17.1 |
| 262 | دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راز | 17.2 |
| 265 | گھر کے اندر سکون کس طرح پیدا ہوتا ہے | 17.3 |
| 270 | مثالی مسلمان مرد کا تعلق | 17.4 |
| 277 | مثالی مسلمان عورت کا تعلق | 17.5 |
| 286 | مسلمان عورت کی پچاس خوبیاں | 17.6 |

| | | |
|-----|---|------|
| 288 | خواتین کی مصروفیات | 17.7 |
| 290 | باب 18- صحت کے تقاضے | |
| 290 | صحت مند زندگی کے لیے رہنما اصول | 18.1 |
| 293 | جملہ بیماریوں کا علاج بالغذا اور پرہیز | 18.2 |
| 295 | بڑھاپے کے اثرات سے بچیں | 18.3 |
| 297 | باب 19- کامیاب زندگی کے لیے | |
| 297 | چند تجربہ بات زندگی | 19.1 |
| 309 | دور حاضر میں خوش رہنے کے قاعدے | 19.2 |
| 359 | باب 20- تعلق باللہ۔ انسانی زندگی اور معاملات پر دعاؤں کے اثرات | |
| 359 | اصلاح کا آسان طریقہ | 20.1 |
| 360 | دعائیں اذکار اور وظائف | 20.2 |
| 375 | نوٹس اور اہم نکات | |
| 383 | دعاؤں کا انتخاب اور معمول۔ اللہ کی تعریف اور درود شریف کے بعد | |
| 384 | مناجات | |
| 385 | کتاب میں موجود مواد کا اخذ اور مصنفین و ناشران کا شکریہ | |

باب نمبر 1- ترقی اور کامیابی کے لیے چند اشارات

1.1 کامیابی کے معنی اور خوش بختی کا مطلب

- کامیابی معینہ اہداف کے حصول کا نام ہے، چاہے وہ دینی ہوں یا دنیاوی، ان کا انسان کی انفرادی، خاندانی یا معاشرتی، غرض زندگی کی کسی بھی جہت سے تعلق ہو سکتا ہے۔ انسان جب ان اہداف کو حاصل کر لیتا ہے تو اسے نہ صرف خوشی اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے بلکہ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ زندگی کی شاہراہ پر کافی آگے نکل گیا ہے
- خوش بختی ایک نفسیاتی اطمینان اور خوشی کی کیفیت کا نام ہے جو خدا کے دیئے پر قناعت اور اس کی رضا پر راضی رہنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔
- خوش بختی کا سر بستہ راز خدائے واحد پر ایمان، بندگی کے کُلّی مفہوم کی صحیح سمجھ اور اس کی عملی تطبیق میں مضمر ہے۔
- بندگی کا مفہوم، ایک کُلّی مفہوم ہے جس میں ایک مسلمان کا ہر شعبہ رنگا ہونا چاہیئے۔
- کامیابی کا تصور اس وقت تک ایجابی اور صحیح سمت رواں ہو گا جب تک وہ بندگی کے تصور سے پیوستہ رہے گا اور اگر یہ تصور بندگی کے تصور سے مربوط نہیں تو لازماً منفی اور غلط نتیجے تک پہنچ کر رہے گا۔
- کامیابی کا جوہر اور اس کا راز بعض اہم بنیادی اصولوں کے جان لینے اور انکی مسلسل مشق کرنے میں مضمر ہے۔
- ذیل میں کامیابی کے سانچوں، دائروں اور میدانوں کو ایک چارٹ کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے

کامیابی کے میدان اور ان کے سانچے

اس مضمون کے مطالعہ کے بعد آپ چارٹ میں دیئے ہوئے خانوں کو اپنی ضرورت کے مطابق پنسل سے بھرنے کی کوشش کیجیے تاکہ آپ اپنی ذات کے متعلق فیصلہ کر سکیں کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مضمون میں جو اشارات دئے گئے ہیں ان میں ہر ایک کے ساتھ ایک چیک باکس بنا ہوا ہے اس پر آپ اپنی ضرورت کے مطابق پنسل سے نشان لگائیں گے تو آپ کی اپنی بہتری کی منصوبہ بندی آسان ہو جائیگی

| ہماری زندگی کی اہم لینز | | | | | | | | | | کامیابی کے سفر کے لیے مطلوبہ صفات |
|-------------------------|---------------|-------------|--------------|------------|--|--|--|--|--|-----------------------------------|
| معاشرتی زندگی | خاندانی زندگی | معاشی زندگی | تعلیمی زندگی | ذاتی زندگی | | | | | | |
| | | | | | | | | | | کردار |
| | | | | | | | | | | احساس ذمہ داری |
| | | | | | | | | | | رویہ |
| | | | | | | | | | | عادات، اصول اور قواعد |
| | | | | | | | | | | صلاحیتیں اور قابلیتیں |
| | | | | | | | | | | ٹیکنالوجی، ٹولز اور ٹیکنیکس |

1.2 کامیاب اور ناکام فرد کی خصوصیات

کامیاب فرد

- وہ کام کی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ یعنی احساس ذمہ داری اس کی اہم خصوصیت ہوتی ہے
- وہ مسئلہ کا تفصیل سے جائزہ لیتا ہے یعنی باریک بینی سے کام لیتا ہے
- وہ دوسرے کامیاب لوگوں کی عزت کرتا ہے اور ان سے سیکھنے کی کوشش کرتا ہے یعنی اس میں دوسروں کو تسلیم کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے
- وہ یہ جانتا ہے کہ وہ کون سے معاملات ہیں جن کے لیے لڑنا چاہیے اور کون سے قابل مصالحت ہیں یعنی وہ حکمت اور مصلحت کو پیش نظر رکھتا ہے
- ذمہ داری کو اس سے زیادہ محسوس کرتا ہے جتنا فرض منصبی کا تقاضا ہے
- شکست کا اتنا خوف نہیں رکھتا جتنا ہارنے والا خوف زدہ ہوتا ہے
- وہ جانتا ہے کہ وہ اچھا ہے مگر اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ اتنا اچھا نہیں جتنا ہونا چاہیے
- اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اور حسب موقع معافی بھی مانگ لیتا ہے
- عملاً دکھاتا ہے کہ وہ اس غلطی کو دور کرنا چاہتا ہے

- ناکام فرد سے زیادہ کام کرتا ہے اس کے باوجود اسکے پاس دوسرے کام کرنے کو بہت وقت ہوتا ہے
- اپنی رفتار کا تعین کرتا ہے۔ جائزہ لیتا رہتا ہے۔ منزل سے فاصلے کو دیکھتا ہے اور اسے عبور کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے
- کہتا ہے "اس کام کے لیے کوئی بہتر طریقہ ہونا چاہیے اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتا ہے

ناکام فرد

- وہ وعدے کرتا ہے مگر غیر ذمہ داری کے ساتھ اور عملاً انہیں نبھانہیں سکتا
- مسئلہ میں الجھا رہتا ہے اور کبھی اسے سمجھ نہیں پاتا۔ ہمیشہ مکڑی کے جال میں پھنسا رہتا ہے
- کامیاب لوگوں سے جلتا ہے اور ان کی کامیابیوں میں کیڑے نکالتا ہے۔ شخصیت میں حسد کا مادہ بھرا رہتا ہے
- ایسے مواقع پر مصالحت کر لیتا ہے جہاں مصالحت نہیں کرنی چاہیے اور ان باتوں میں جھگڑتا ہے جو اس قابل نہیں کہ جھگڑا کیا جائے۔ عمومی طور پر جلد باز ہوتا ہے
- کہتا ہے کہ یہاں صرف میں کام کرتا ہوں اور دوسروں کو نہ تو تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی ان کے کاموں کو سراہتا ہے
- دل ہی دل میں کامیابی سے خوفزدہ رہتا ہے۔ دوسروں کی کامیابی کا خوف بھی اس کا ایک مرض بن جاتا ہے
- وہ سمجھتا ہے کہ میں اتنا برا نہیں جتنے دوسرے لوگ ہیں اور ہمیشہ اس ذہنی مقابلے میں رہتا ہے
- وہ اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتا اور خرابی اور ناکامی کی ذمہ داری دوسروں پر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے
- کہتا ہے مجھے افسوس ہے مگر اگلی بار پھر وہی کام کرتا ہے یعنی اسے اپنی ذات پر کنٹرول نہیں ہوتا
- کامیاب فرد کے مقابلے میں کم کام کرتا ہے مگر پھر بھی وقت کی کمی کا رونا روتا ہے
- بے حد بیجانی کیفیت میں رہتا ہے اور بے حد سست اور کاہل ہوتا ہے۔ بات اور کام کو ٹالتا ہے
- کبھی عہدگی سے کام نہیں لیتا۔ بے حد کمزوری یا ظلم کی حد تک بڑھ جاتا ہے۔ شخصیت میں عدم توازن ہوتا ہے

- اپنے بولنے کی باری کے لیے مضطرب رہتا ہے اور دوسروں کے بولنے کے دوران بے چین رہتا ہے
- وہ اپنے معاملات کے دفاع میں کہتا ہے کہ یہاں ہمیشہ اسی طرح کام ہوتا ہے

1.3 کامیابی کے دائرے اور سانچے

احساس ذمہ داری

- زندگی کے تمام میں احساس ذمہ بہت اہم ہے، یہ احساس ذمہ وہی ہے جو کہ ایک ڈرائیور یا پائلٹ کی ہوتی ہے۔

کردار

- کردار ٹرنک میں رکھے ہوئے اس ٹائر کی مانند ہے جس کے بغیر آپ کسی سفر پر روانہ نہیں ہوتے، کردار آپ کی شخصیت کی نمائندگی کرتا ہے۔

رویے

- مثبت انداز فکر اپنائیے
- پرسکون رہیے
- پر امید رہیے
- توکل کیجئے
- مضبوط قوت ارادی اور مستقل مزاجی سے کام لیجئے
- جاگتے رہیے اور ہوشیار رہیے، لوگوں کی باتوں میں نہ آئیے اور معاملات میں محتاط رویہ اختیار کیجئے
- نصب العین اور مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیے اور اپنے رویہ اور مزاج کو نصب العین کے تقاضوں کے مطابق بنائیے
- جہد مسلسل کیجئے اور آگے بڑھنے کے جذبہ کو برقرار رکھیے
- انگریزی کے لفظ ون ون (win win) کو پیش نظر رکھیے اور دیکھیے کہ سب کو اجتماعی کامیابی

کا احساس ہو

□ ہر انسان کی عزت نفس ہوتی ہے اور اس کا احساس کرنا ضروری ہے۔ دیکھیے کہ قائد انسانیت ﷺ نے حجرِ اسود کو اپنی جگہ پر دوبارہ رکھنے کے معاملہ کو کس حکمتِ عملی اور احساسِ عزت نفس کے ساتھ چادر پھیلا کر سلجھا دیا

□ باہمی امداد والا رویہ رکھیے۔ جب آپ دوسروں کی امداد کریں گے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ تعاون کریں گے

□ جذباتی پن، غصے اور ردِ عمل کے رویہ کو کنٹرول میں رکھیں۔

□ بہت جلدی ناراض مت ہوں۔ اگر ناراض ہونے کی عادت ہے تو جلدی سے خوش بھی ہو جائیے کہ یہ اچھی علامت ہے

□ Idealistic آئیڈلسٹک زندگی نہ گزاریں۔ اس دنیا میں ہی رہ کر ہی آخرت بنانی ہے۔ سب لوگ آپ کو آپ کے مطلوبہ معیار کے مطابق نہیں ملیں گے

□ نتائج کو ذہن میں رکھیں۔ درحقیقت انجام، آخرت کو پیش نظر رکھیں

□ صبر، تحمل اور حلم سے کام لیجیے

□ شکر گزار بنئے۔ لوگوں کے احسانات کا اعتراف کیجیے اور رب کی نعمتوں کو محسوس کیجیے اور اس کے شکر گزار بنئے۔ نعمت ایک جنگلی جانور ہے اسے شکر کی زنجیروں سے باندھ کر رکھیں

□ استقامت اور باقاعدگی کا رویہ رکھیں

□ **حاسبو قبل ان تحاسبو**۔ یعنی اپنا احتساب کر لو قبل اس کے کہ آپ کا احتساب ہو۔ قیامت میں پیشی سے پہلے اپنے معاملات کا جائزہ لیکر شاہراہِ آخرت کے لیے اپنے بوجھ کو ہلکا کیجئے

عادات

□ ہر کام شروع کرنے سے پہلے منصوبہ بندی کرنے کی عادت ڈالئے

□ روزانہ کرنے کے کاموں کی فہرست بنائیے۔ یہ فہرست ایک دن پہلے شام کو یارات کو بھی بن سکتی ہے

□ یا علی الصبح بھی بن سکتی ہے تاکہ یہ آپ کی عادت بن جائے اور اس کے بغیر آپ کا کام شروع نہ ہو

□ زندگی کے ہر معاملہ میں اور اپنے یومیہ کاموں کے معاملے میں ترجیحات متعین کرنے کی عادت

- ڈالئے۔ اہم اور ضروری کاموں کو اولیت دینے کا فن سیکھے
- جو کام شروع کریں اسے ختم بھی کریں۔ کام کرنے اور کام کو سمیٹنے کی عادت ڈالیئے
- کام کو احسن طریقہ اور مقررہ وقت میں کرنے کی عادت ڈالیئے۔ ڈیڈ لائن مقرر کرنے اور ان کے مطابق کام کرنے کی عادت اپنانے کی کوشش کریں
- وقت کو بہتر طریقہ سے استعمال کرنا اور اسے ریکارڈ کرنے کی اور جائزہ لینے کی عادت ڈالیئے۔
- کام اور معاملات آپ کے کنٹرول میں آنا شروع ہو جائیں گے
- جلدی اٹھنے اور جلدی سونے کی عادت اپنائیئے
- مطالعہ کرنے اور نوٹس بنانے کی عادت ڈالیئے
- اپنے پیک ٹائم اور پرائم ٹائم کا اندازہ لگائیئے یعنی اس بات کا تعین کیجیئے کہ وہ کون سے اوقات ہیں جن میں آپ بہتر انداز سے اور بہت اچھا اور بہت زیادہ کام کر سکتے ہیں اور ان اوقات کو اپنے اہم، ضروری اور بہترین کاموں کے لیے استعمال کرنے کی عادت ڈالیئے
- لوگوں کی بات سنانے کے ساتھ سننے کی عادت اپنائیئے
- فیصلہ کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کی عادت ڈالیئے
- انتظار اور فارغ اوقات کو استعمال کرنے کی عادت اپنائیئے
- معمولات اور معاملات میں چپک رکھنے کی عادت ڈالیئے اور گھڑی فوبیا کی بیماری میں مبتلا نہ ہوں
- مسکرانے کی عادت ڈالیئے اس کے لیے صرف ارادے کی ضرورت ہے
- خریداری کی منصوبہ بندی کریں، ضرورت کو پیش نظر رکھ کر اور ترتیب بنا کر خریداری کے لیے جاییئے۔ غیر ضروری خریداری آپ کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے
- ہر چیز کے لیے ایک جگہ مقرر کیجئے اور ہر چیز اپنی جگہ پر رکھنے کی عادت ڈالیئے
- ٹی وی۔ انٹرنیٹ۔ ای میل کے استعمال میں توازن پیدا کیجئے۔ یہ خوراک کی طرح ضروری نہیں ہیں البتہ دور حاضر کی ضرورت اور سہولت کے تقاضوں کے مطابق فائدہ اٹھائیئے دو اور وٹامن کی طرح استعمال کریں تاکہ آپ کو احساس ہو کہ زیادہ استعمال کرنے کے کیا نقصانات ہیں
- ایک سوال اپنے آپ سے کرتے رہیئے کہ کیا یہ کام یا مصروفیت میرے وقت کا بہترین استعمال ہے

صلاحیتیں

- مشاہدہ کرنے اور اس سے نتائج نکالنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔
- دوسروں کے تجربات سے استفادہ کرنے کی کوشش کیجیے۔ عقلمندی یہی ہے کہ ہم دوسروں کے تجربات سے سبق سیکھیں اس لیے کہ تجربہ ایک ایسا استاد ہے جو سزا پہلے دیتا ہے اور سکھاتا بعد میں ہے خود تجربات کر کے اپنا وقت ضائع نہ کریں
- ہر دلچسپی کا فن سیکھیے
- تعلقات عامہ کا فن سیکھیے اور اپنا نیٹ ورک تشکیل دیجیے
- گفتگو اور نقطہ نظر پیش کرنے کا سلیقہ سیکھیے اور اس کے لیے باقاعدہ تربیت حاصل کیجیے
- فون اور موبائل پر گفتگو کا سلیقہ سیکھیے اور مختصر انداز میں اپنی بات پیش کرنے کا فن سیکھیے
- ایک وقت میں ایک سے زائد کام کرنے کا سلیقہ سیکھیے یعنی فون پر بات کرتے ہوئے کاغذات کو سمیٹنا اور اس انداز کے دوسرے کام کا فن سیکھیے
- ٹیم ورک یعنی لوگوں کے ساتھ کام کرنے کا فن سیکھیے اور اجتماعی کامیابی کی کوشش کیجیے
- تفویض امور یعنی لوگوں سے کام لینے کا فن سیکھیے
- فالو اپ {کام کے پیچھے پڑنا} اور مسلسل یاد دہانی کے ذریعے کام کو کروانے کی کوشش کرنا اور اس سلسلے میں کوتاہی نہ کرنا
- کاموں میں اس انداز سے شریک ہونا کہ وہ کنفری بیوشن ہو۔ آپ اپنے حصے کا کنٹری بیوشن ضرور کریں
- افراد کی تربیت اور انہیں آگے بڑھانے کا فن سیکھنے کی کوشش کیجیے۔ اس سے ادارے بنتے ہیں اور تسلسل برقرار رہتا ہے
- لکھنے کی صلاحیت اور تحریر کے ذریعے اپنے خیالات پیش کرنے کا فن سیکھیے
- تقریر اور پریزنٹیشن کا فن مشق اور تربیت کے ذریعے حاصل کیجیے
- تیز تر مطالعہ کا فن آپ کی ترقی کا باعث بن سکتا ہے
- منصوبہ بندی کی صلاحیت کامیابی کے لیے بنیادی شرائط میں سے ہے
- معاملات پر گفتگو کی صلاحیت اور پرسکون رہ کر معاملات کو آگے بڑھانے اور اپنے مقاصد حاصل

کرنے کی کوشش کیجیے

- مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کی تربیت حاصل کیجیے
- کاموں، معاملات، گفتگو اور اخراجات میں کفایت کی صلاحیت پیدا کیجیے یہ آپ کی کامیابی میں مددگار ثابت ہوگی
- انتظام کرنے اور انتظامی معاملات کا فن سیکھنے کی کوشش کیجیے
- میٹنگ میں شرکت اور اس میں اپنی بات رکھنے کا فن تربیت کے ذریعے حاصل کیجیے
- اپنے کاموں پر فوکس کرنے کا اور یکسوئی کے ساتھ کام کرنے کا فن حاصل کیجیے
- معذرت کرنے کا فن حاصل کیجیے یعنی لایعنی مشاغل اور غیر ضروری کاموں اور نصب العین اور مقاصد سے دور کرنے والے کاموں سے معذرت کر لیجیے تقویٰ کی تعلیم بھی یہی چیز سکھاتی ہے
- معاملات میں میانہ روی، کفایت شعاری، اعتدال اور توازن برقرار رکھنے کی کوشش کیجیے۔

ٹیکنالوجی - ٹولز اور ٹیکنیکس

- ڈائری کے استعمال کا فن سیکھیے اور دور جدید کے ٹولز سے بھرپور فائدہ اٹھائیے
- روز کے کرنے کے کام کی فہرست اور ٹو ڈولسٹ کا استعمال ایک کارآمد ٹول ہے
- کمپیوٹر کا بہتر استعمال سیکھنے کی کوشش کیجیے اور اس کے ذریعے اپنے کاموں کو بہتر طریقے سے انجام دینا سیکھیے
- انٹرنیٹ کا بہتر استعمال سیکھ کر معلومات اور علوم کے نئے دروازوں میں داخل ہونے کی کوشش کیجیے
- ای میل کا بہتر استعمال سیکھ کر رابطہ کی دنیا میں سرعت حاصل کیجیے اور اس کے ذریعے سے وقت اور اخراجات میں کفایت حاصل کیجیے
- سوشل میڈیا کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا سیکھیے
- گوگل ٹاک اور سکیپ کا بہتر استعمال سیکھ کر روابط قائم رکھنے کا سلسلہ جاری رکھیں
- دور حاضر کی یہ ایجادات سمندر کی مانند ہیں اس سے ضرورت کے مطابق پانی لپیچے اور اپنے آپ پر کنٹرول کیجیے تاکہ ڈوب نہ جائیں

1.4 کامیابی کے چند بنیادی عوامل

نصب العین، مقاصد اور منصوبہ بندی

- نصب العین کا تعین اور زندگی کو اس نصب العین کے مطابق گزارنے کی کوشش کیجیے
- نصب العین اور اسکے حصول کے لیے مقاصد زندگی کا تعین کیجیے اور اس پر وقت صرف کیجیے
- ان مقاصد کے حصول کے لیے وسائل کا تعین کیجیے اور انتظام کرنے کی منصوبہ بندی سیکھیے
- ان مقاصد کے حصول کے لیے منصوبہ بندی کے ساتھ اوقات اور مدت کے تعین کے ساتھ شیڈولنگ کیجیے
- ان پر عمل درآمد کرنے کا طریقہ کار وضع کیجیے اور اس کا باقاعدگی سے جائزہ لیتے رہیں

عرفان ذات

- اپنے آپ کو پہچانا سیکھیے
- اپنے مثبت اور منفی حقائق کا جائزہ لیتے رہیں اور کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے بہتری کی کوشش کرتے رہیں
- اپنی ذات کی عکاس نوٹ بک بنانا سیکھیں اور اسے باقاعدگی سے پڑھتے رہیں

متوازن زندگی

- گھر کی تنظیم پر بھرپور توجہ دیں۔ جس جگہ پر اپنے خاندان کے ساتھ رہتے ہیں اسے مکان کی بجائے گھر بنانے اور سکون کی جگہ بنانے کی کوشش کیجیے
- گھر اور معاش کی تنظیم کیجیے اور اس میں توازن برقرار رکھنے کی کوشش کیجیے
- خاندان کی تنظیم کی طرف توجہ دیجیے کہ اس کے حوالے سے سوالات ہوتے ہیں
- اپنی ذات پر سرمایہ کاری کیجیے اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کیجیے
- ترتیب، تسلسل، توازن اور ترکیب کا خیال رکھیے

اخلاقی اقدار

- ان بنیادی اخلاقی اقدار پر بھرپور توجہ دیجئے
- سچائی بنیادی صفت ہے اور ہر مذہب کا بنیادی تقاضا ہے
- امانت کردار کا اہم ستون ہے
- عہد کی پابندی آپ کے وقار میں اضافہ کرتی ہے
- انصاف لوگوں میں آپ کو تسلیم کراتا ہے

1.5 قیادت کا تعارف اور مطلوبہ صلاحیتیں

- قیادت عوام کے کسی گروہ کو ایک طے شدہ سمت میں بلا جبر کام پر آمادہ کرنے کا نام ہے
- قیادت ایک کردار بھی ہے اور لوگوں کو متاثر کرنے کا ایک طریقہ عمل بھی ہے
- قائد کسی گروہ کا ایک ایسا رکن ہوتا ہے جسے کوئی عہدہ دے دیا جاتا ہے اور اس سے اس عہدے کے شایان شان کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے

قیادت کی عادتیں

- قائد کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اس کا وقت کہاں خرچ ہونا ہے اور وقت کو کس طرح منظم طریقے سے استعمال کرنا ہے اسے عرف عام میں کنٹرول کہتے ہیں
- ٹھوس نتائج پر توجہ مرکوز رکھیے۔ محض کام کی بجائے نتائج پر توجہ دیجئے
- کام کے ذریعے حالات کی اصلاح اور منزل کی تلاش کیجئے
- تعمیر کمزوریوں پر نہیں۔ خوبیوں پر کیجئے
- اپنے مضبوط اور کمزور پہلوؤں کا جائزہ لیجئے۔ دوسروں کی خوبیوں کو بھی تسلیم کیجئے
- چند ایسے اہم میدانوں میں کام پر توجہ دیجئے جن میں مسلسل محنت شاندار نتائج پیدا کر سکتی ہے۔
- ترجیحات مقرر کر کے اور ان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہ کر ایسے میدانوں کا انتخاب کیجئے
- اللہ پر بھرپور اعتماد کیجئے اور محفوظ اور سہل منزل کا انتخاب کرنے کی بجائے اپنا مقصد بلند رکھیے۔
- جب تک اللہ کے لیے کام کر رہے ہیں اس وقت تک کسی چیز کا خوف نہ کیجئے

قائدیں کی خوبیاں

- سائنسی تحقیق کے ذریعے ثابت ہونے والے عناصر
- انتظامی تجربات سے حاصل ہونے والے عناصر
- پیروکاروں کے بیانات سے سامنے آنے والے عناصر

سائنسی تحقیق کے ذریعے ثابت ہونے والے عناصر

- ذہنی صلاحیت کے مالک ہوتے ہیں
- وسیع دلچسپی اور صلاحیتیں رکھتے ہیں
- بات چیت اور گفتگو کی مہارت رکھتے ہیں
- رویے اور کردار میں پختگی اور بلوغت ہوتی ہے
- قوت محرکہ کے ذریعے وہ خود بھی متحرک رہتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی متحرک رکھتے ہیں
- معاشرتی ہنرمندی ہوتی ہے یعنی وہ معاشرہ میں رہ کر معاشرہ کے افراد کو بھرپور فائدہ بھی پہنچاتے ہیں اور ان افراد کو اپنے مقاصد کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں
- دور حاضر کی ضروریات کے مطابق انتظامی صلاحیت کے مالک ہوتے ہیں اور ان صلاحیتوں کو وہ دنیا اور آخرت کی بہتری کے لئے استعمال کرتے ہیں
- انتظامی تجربات سے حاصل ہونے والے عناصر

عمومی عناصر

- اخلاقی پختگی ہو اور بات بات میں رنجیدہ نہ ہو جاتا ہو، صورت حال کو سمجھنے کی صلاحیت ہو
- فکری صلاحیت ہو اور وہ نصب العین کے تقاضوں کے پیش نظر سوچ کر آگے بڑھنے والا ہو
- انتظامی صلاحیت کا مالک ہو اور اس کو صلاحیت کے ساتھ ساتھ فن کے طور پر بھی استعمال کرتا ہو
- تمام متعلقہ افراد کے ساتھ انصاف سے پیش آتا ہو اور اپنی ذات کے ساتھ بھی انصاف کرتا ہو
- مختلف امور میں دلچسپی لیتا ہو اور خود کو الگ تھلگ رہنے والا نہ محسوس کرائے
- ہدایات جاری کرنے کا مزاج رکھتا ہو لیکن اس انداز سے کہ لوگ ہدایات کو اپنی ذمہ داری کے

طور پر لیں

- جذباتی طور پر پختہ ہو، بات بات پر رنجیدہ نہ ہوتا ہو
- منصوبہ بندی کا ذہن رکھتا ہو۔ ہر کام کرنے سے پہلے منصوبہ بندی کرے اور اس میں اپنی ٹیم کو بھرپور انداز میں شامل کرے۔ یہ منصوبہ بندی صرف ذہن تک محدود نہ ہو بلکہ اسے تحریری صورت میں لاکر ایک لائحہ عمل کے طور پر رکھے تاکہ خود بھی پابند ہو اور دوسرے افراد بھی بغیر حکم کے اپنے آپ کو پابند سمجھیں
- خود اپنے اور دوسروں کے لیے احترام کے جذبات رکھتا ہو۔ اپنے ساتھیوں اور معاشرتی رابطے میں آنے والے افراد کی عزت نفس کا خیال رکھتا ہو
- مطالعہ کا شوقین ہو۔ دین اور دنیا کا مطالعہ کرے اور دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق دین کے احکامات دنیا کے لوگوں کے لئے آسان طریقے سے پیش کرے تاکہ ان پر عمل ناممکن نہ ہو
- قوت فیصلہ کا مالک ہو۔ معاملہ فہم ہو اور فیصلے کرنے کے طریقہ کار سے واقف ہو۔ نہ جلد باز ہو، نہ رد عمل کرنے والا ہو اور نہ ہی سست ہو
- اپنے کام اور معاملات منظم طریقہ سے انجام دیتا ہو
- قابل اعتماد ہو۔ لوگ اس پر بھروسہ کرتے ہوں
- پرجوش اور سرگرم ہو۔ سست اور کاہل نہ ہو
- طاقتور اور باہمت ہو۔ قومی مومن ہو اور اپنی صحت کا خیال رکھتا ہو
- تربیتی ذہن رکھتا ہو اور اپنی ٹیم کو تیار رکھتا ہو۔ اس انداز سے کام کرے افراد کو تربیت دے اور تیار کرے کہ کل کسی وجہ سے وہ حاضر نہ ہو سکے تو اس کا کام سنبھالنے کے لیے ایک سے زائد افراد موجود ہوں۔
- تحریری اور تقریری صلاحیتوں کا اظہار کرتا ہو
- منطقی ذہن رکھتا ہو
- ذود فہم اور مستعد ہو
- ذمہ دار ہو
- با وسائل ہو

- بہتری پیدا کرنے کا مزاج رکھتا ہو اور احسان کے اصول پر عمل پیرا ہو
- آگے بڑھ کر اقدام کر سکتا ہو اور محنتی ہو
- تمام متعلقہ افراد کے ساتھ وفادار ہو
- انسان دوست ہو

تنظیم کے متعلق عناصر

- تنظیم کے اغراض و مقاصد سے واقف ہو
- تنظیم کے ڈھانچے اور رخ سے بھی واقف ہو
- فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس ہو
- تنظیم کی پالیسی، عمل اور طریق کار سے واقف ہو
- کاروباری تنظیم کی مصنوعات، ان کی تیاری کا عمل اور فروخت کی صورتوں سے واقف ہو۔ غیر کاروباری تنظیم کی صورت میں تنظیم کی خدمات کو مصنوعات کے طور پر لیکر اسے دور جدید کی ٹیکنیکس کے ذریعے پیش کرے
- منصوبہ بندی، کام کے خاکے کی تیاریاں جانتا ہو اور نگرانی کے عمل سے بھی واقف ہو۔ رپورٹنگ اور احتساب کے طریقہ کار سے واقف ہو اور اس محاسبے اور احتساب کو اپنی ذات پر حملہ یا بد اعتمادی نہ سمجھتا ہو
- لاگت کے تقاضے اور ان پر کنٹرول کرنا یعنی دنیوی انداز میں نفع اور خسارہ کے مفہوم سے واقف ہو
- ملازمت، تجارت، فنی اور پیشہ ورانہ علوم رکھتا ہو
- مصنوعات اور خدمات کا معیار برقرار رکھنے کے تقاضے جانتا ہو اور ان کی نگرانی کا فن بھی جانتا ہو
- بنیادی علوم یعنی ریاضی، زبان اور سائنس سے واقف ہو
- موزوں قانون سازی کر سکتا ہو اور قانون کے مفاد میں اور تقاضوں سے واقف ہو

ان چیزوں کے متعلق علم اور مہارت ہونا چاہیے

- اپنے میدان میں پیشہ ورانہ معیارات کو برقرار رکھنے والا ہو
- ذاتی قوت اور ترقی کے تقاضوں کا خیال رکھنے والا ہو اور اس میں پیش رفت کرتا ہو

- تخلیقی فکر کا حامل ہو اور جدید فنون اور علوم سے واقف ہو
- انسانی تعلقات کے اصولوں سے واقف ہو اور دور جدید کے سوشل نیٹ ورک کے فن اور طریقہ کار سے واقف ہو اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے والا ہو
- افراد کے انتخاب اور ان کے تقرر کے اصولوں سے واقف ہو، اور ٹیم ورک اور تفویض امور اور محاسبے کی صلاحیت رکھتا ہو
- اپنے منصب کے مطابق کام کرنے کی مہارت پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہو
- تخلیقی سوچ و بچار کے ذریعے اپنی ٹیم کو آگے لے جانے والا ہو
- منصوبہ بندی، کاموں کو منظم کرنا، فیصلوں پر عمل درآمد کرنے اور کام کی تکمیل تک پیچھا کرنے کے فن سے واقف ہو
- دوسروں کے ساتھ تعاون کرنا آتا ہو
- ضرورت کے مطابق ریکارڈ رکھنا اور حسب موقع اسے استعمال کرنا آتا ہو
- امانتوں کا خیال رکھنا اور ان کا باقاعدہ حساب رکھنا آتا ہو
- قواعد اور ضوابط نافذ کرنے کی صلاحیت ہو
- مسائل سے نمٹنے کی صلاحیت ہو
- حالات کار کی اصلاح کرنے کی صلاحیت ہو
- ہنگامی حالات سے نمٹنا آتا ہو
- عمدہ طریقہ سے دفتر اور خانہ داری کا فن آتا ہو
- مسلسل بہتری کے لیے مطالعہ اور مشاہدہ کا عمل جاری رکھنے والا ہو
- عمدہ ذاتی مثال قائم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو

پیر و کاروں اور کارکنان کے بیانات سے سامنے آنے والے عناصر

- مروت اور خاطر داری کی صلاحیت رکھتا ہو۔ روکھا فرد نہ ہو۔
- غیر جانبداری کی صلاحیت ہو اور غیر جانبدار رہے بھی اور غیر جانب دار نظر بھی آئے
- ایمانداری اس کی خاصیت ہو اور ظاہر اور باطن میں ایماندار رہنے کی کوشش کرتا رہے

- اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہو اور اپنے ساتھیوں میں ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی کوشش کرنے والا ہو
- عوام کے بارے میں علم رکھتا ہو اور باخبر بھی ہو
- ان صلاحیتوں سے واقف ہو جن کے ذریعے وہ تنظیم کو اپنے اختیار میں رکھ سکے اور دوسرے افراد غیر ضروری طور پر حائل نہ ہو جائیں
- جرات اور ہمت کا حامل ہو
- راست روی اس کا طرہ امتیاز ہو۔
- نرم دم گفتگو گرم دم جستجو۔ رزم ہو یا بزم پاک دل و پاکباز
- فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور قوت رکھتا ہو
- پر وقار ہو اور بردبار ہو
- اپنے ساتھیوں اور ٹیم کے افراد اور عوام کا مفاد پیش نظر رکھتا ہو
- مددگار ہو اور قربانی کا جذبہ رکھتا ہو

اب آپ کے کرنے کے کام

- درج ذیل سوالوں کے جوابات دے کر اپنی منصوبہ بندی کیجیے اور آگے بڑھنے کی کوشش کیجیے
- آپ کے سامنے بعض واضح اور متعین اہداف ہوں، منزلیں ہوں اور ان کے حصول کے لیے درست لائحہ عمل اختیار کریں۔ دراصل یہ چیز انسانی زندگی کے لیے اس قدر غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کہ اسے بڑی تفصیل کے ساتھ سمجھنے کی ضرورت ہے اور اس پر انفرادی اور اجتماعی تربیت کی ضرورت ہے
 - کیا آپ نے اپنی زندگی کا نصب العین متعین کر لیا ہے؟
 - کیا آپ نے اپنے نصب العین کے حصول کے لیے مقاصد اور مطالب متعین کر لیے ہیں؟
 - کیا آپ نے ان کے مطابق منازل کا تعین کر لیا ہے؟
 - کیا آپ نے شیڈولنگ کر لی ہے اور وقت مقرر کر لیا ہے؟
 - کیا آپ نے اس کے محاسبہ کا طریقہ متعین کر لیا ہے؟

- کیا آپ نے اس بات کا جائزہ لے لیا ہے کہ آپ کتنے مضبوط ارادے کے فرد ہیں؟
- کیا آپ کے ارادے بلبلے کی طرح بنتے اور اسی طرح ٹوٹ جاتے ہیں؟
- آپ نے مضبوط قوت ارادی کے لیے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟
- اپنی عادات کا جائزہ لیں۔ انسان عادات کے ذریعے بہت کچھ حاصل کرتا یا گنواتا ہے۔ وقت، مال اور صلاحیتوں کو ضائع کرنے والی خراب عادات کو ترک کر کے ان کی جگہ عمدہ عادات کو اپنی شخصیت کا حصہ بنالیں۔
- آپکی قوت ارادی اس قدر مضبوط ہو کہ آپ اپنے نفس کی لگام کو اپنی مرضی کے مطابق حرکت دے سکیں۔ اپنے معاملات کو منظم کر سکیں۔
- کیا کبھی آپ نے تنہائی میں اپنی ذات سے ملاقات کر کے اپنی عادات کا جائزہ لیا ہے؟
- کیا اچھی اور بری عادات کو الگ الگ نوٹ کر لیا ہے؟
- کیا بری عادات کو ختم کرنے اور اچھی عادات کو مزید بہتر بنانے کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کی کوشش کر لی ہے؟
- آپ کے اندر بہترین حافظہ موجود ہو۔ دوسرے لفظوں میں اپنے حافظے کو پروان چڑھانے کے لیے شعوری کوششیں کریں۔
- کیا آپ نے اپنے حافظے کا جائزہ لیا ہے کہ وہ کس طرح کام کر رہا ہے؟
- کیا آپ نے حافظے کے بہتر استعمال کے لیے کچھ مطالعہ کیا ہے؟
- کیا آپ نے حافظے کی بہتری کے لیے کوئی تربیت حاصل کی ہے؟
- دوسروں سے تعلقات و روابط رکھنے کی مہارت حاصل کریں۔ ان کے تجربات سے سیکھنے کا عمل جاری رکھیں۔
- کیا آپ دوسروں سے اچھی طرح ملاقات کر لیتے ہیں؟
- کیا لوگ آپ سے ملاقات کر کے خوش ہوتے ہیں؟
- جب آپ لوگوں سے ملنے کے لیے جاتے ہیں تو کیا معاشرے کے تقاضوں کے مطابق لباس پہنتے ہیں؟
- کیا آپ پہلی ملاقات کے بعد ان ملاقاتیوں سے رابطہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں؟

- کیا آپ فون نمبر اور ای میل ایڈریس نوٹ کرتے ہیں؟
- کیا آپ ملاقاتیوں کی خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے ملنے والوں کی مشکل میں ساتھ دینے کی کوشش کرتے ہیں؟
- اعتماد ذات کی دولت اور اپنی ذات کا احترام آپ کے اندر موجود ہو۔ اس کے علاوہ دوسرے انسانوں کے حوالے سے اور آئے روز پیش آنے والے مختلف حوادث و واقعات کے حوالے سے آپ کی سوچ مثبت ہو۔

- کیا آپ اپنی عزت نفس کا خیال رکھتے ہیں؟
- کیا لوگوں سے ملاقاتوں میں آپ ان کی عزت نفس کا خیال اور ان کے مرتبے کا احترام کرتے ہیں؟
- کیا آپ گفتگو کے دوران متنازعہ معاملات میں سوچ کو مثبت رکھتے ہیں؟
- کبھی سخت گفتگو کے بعد آپ کو احساس ندامت ہو تو کیا آپ معذرت اور معافی کے طریقے کو اپناتے ہیں؟

- معاشرتی تعلقات کے بارے میں اتنی حساسیت ضرور ہو کہ بعض اہم معاشرتی آداب آپ کے معمولات کا حصہ بن جائیں۔

- کیا آپ نے معاشرتی اخلاقیات کی تربیت حاصل کی ہے؟
- کیا آپ کی تنظیم اور ادارے نے آپ کے لئے اس قسم کی تربیت کا اہتمام کیا ہے؟
- کیا آپ مختلف مواقع کی معاشرتی اخلاقیات سے واقف ہیں؟
- کیا آپ اس سلسلے میں اپنا جائزہ لیتے رہتے ہیں؟
- اپنی ذات کے خول سے باہر نکلنے، دوسروں کے جذبات کو سمجھنے کی اہلیت پیدا کریں، ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں، اپنے معاشرے اور اپنی امت کے مسائل میں شریک ہوں۔
- اگر آپ تنہائی پسند ہیں تو کیا آپ نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اس گھٹن سے کیسے باہر نکلا جائے؟

- کیا آپ نے اپنے قابل اعتماد دوستوں سے اس سلسلے میں کبھی مشورہ کیا ہے؟
- کیا آپ نے اپنے دوستوں کا کوئی گروپ بنایا ہے جس میں بیٹھ کر آپ اپنے آپ کو متحرک کر سکیں؟
- اپنے نفس کو بعض ایسے زریں آداب سے آراستہ کر لیں جو آپ کو زندگی کے چیلنجز سے نبرد آزما

- ہونے اور مستقبل کی امیدوں کو بر لانے میں معاونت دے سکیں۔
- کیا آپ اپنی زندگی کے چیلنجز سے واقف ہیں؟
 - کیا آپ دور حاضر کے تقاضوں سے واقف ہیں؟
 - کیا آپ جانتے ہیں کہ بِلت کن مسائل سے دوچار ہے؟
 - کیا آپ جانتے ہیں کہ بِلت کا شیرازہ بکھیرنے کے لیے کیا حکمت عملی استعمال ہو رہی ہے؟
 - اس سلسلے میں کیا آپ اپنی صلاحیتوں اور ذمہ داریوں سے واقف ہیں؟
 - معاش اور روزگار کے لیے ایسے مواقع کی تلاش کے لیے کوشاں رہیں جو آپ کو زیادہ ترقی اور زیادہ آمدنی فراہم کر سکیں۔
 - کیا آپ روزگار کے معاملے میں خود کفیل ہیں؟
 - رزق حلال کی ضرورت کے مطابق فراہمی کے لئے کیا آپ نے کوشش کی ہے؟
 - کیا آپ نے حالات اور ضرورت کے مطابق پس اندازی کی ہوئی ہے؟
 - کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ دنیا کمانے کے لیے سب کچھ چھوڑ بیٹھے ہیں اور آخرت کے معاملات کو بھول گئے ہیں؟
 - کیا آپ نے قناعت کے معانی اور مفہوم کو سمجھ لیا ہے؟
 - اپنے اندر بعض ایسے بلند تر اخلاقی اوصاف اور مہارتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں جن کی بدولت آپ مشکلات میں سے اپنے لیے راہ نکالنا سیکھیں۔ نئی نئی منصوبوں کا نفاذ کر سکیں اور ناکامی کی صورت میں ناکامی کو اپنے اوپر طاری کرنے کے بجائے عزم اور حوصلے سے اس کا مقابلہ کر سکیں۔
 - کیا آپ ان اوصاف اور مہارتوں سے واقف ہیں؟
 - کیا آپ راہ کی مشکلات کا اندازہ کر سکتے ہیں؟
 - کیا آپ نے کبھی ان ممکنہ مشکلات کو تحریر کیا ہے؟
 - کیا آپ نے مشکلات اور مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی ہے؟
 - روحانی، عقلی اور جسمانی صحت کا خاص خیال رکھیں، ان کی حفاظت کے اصولوں پر عمل پیرا رہیں تاکہ زندگی کی نعمتوں سے صحیح انداز میں لطف اندوز ہو سکیں۔
 - کیا آپ اللہ تعالیٰ کی دواہم نعمتوں یعنی صحت اور فرصت اوقات کی قدر کرتے ہیں؟

- اپنی جسمانی صحت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟
- کیا آپ نے ان عادتوں کو ترک کر لیا ہے جو آپ کی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں؟

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کے خواب کے مطابق، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ **(”من استویٰ یوماً فہو مغبون“)** وہ شخص تباہ ہو گیا جس کے دو دن کارکردگی کے لحاظ سے ایک جیسے رہے۔ اس پر عمل کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارا آج گزشتہ کل سے بہتر ہو اور ہمارا آنے والا کل آج سے بہتر ہو۔ اس پر عمل کے لیے رات کو سونے سے پہلے احتساب کی اور صبح کام شروع کرنے سے پہلے منصوبہ بندی اور ترجیحات اور ترتیب کی ضرورت ہے۔

اے اللہ تو ہمارے آج کے دن کے پہلے حصے کو ہمارے کاموں کی درنگی، درمیانی حصے کو بہبودی اور آخری حصے کو کامرانی بنا دے۔ آمین

تیز ترک گامزن۔ منزل مادور نیست

(اس مضمون کی تیاری میں ذاتی مطالعہ کے نوٹس اور مغربی مصنفین کی کتابوں کے علاوہ درج ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔
 کامیابی کا سفر، مصنف: ڈاکٹر ابراہیم بن حمد العقید ترجمہ: خدیجہ ترابی، ناشر مکتبہ خواتین میگزین، لاہور
 رہنمائے تربیت۔ ہشام الطالب۔ ترجمہ شاہجی الحق فاروقی ناشر ادارہ فکر اسلامی، اسلام آباد)

باب 2- شاہراہ روزگار کے چند سنگ میل

روزگار اور معیشت کے استحکام کے حوالے سے رہنمائی

2.1 روزگار کے لیے کوشش اور محنت ضروری ہے

پل بنائے

ستمبر 1992ء کی بارشوں کے باعث دریائے جہلم میں شدید سیلاب تھا۔ پاکستان کی مسلح افواج کے دستے امدادی کاموں میں مصروف تھے۔ ایک مرحلے پر آزاد کشمیر کے ایک علاقے راولا کوٹ میں امدادی کاموں کے لیے دریائے جہلم کے اس پار پہنچنے کے لیے لوہے کے رسوں کے ذریعے پل بنانے کی ضرورت پیش آئی۔ سیلابی ریلے کے باعث فوجی جوانوں کے لیے دریا کو عبور کر کے اس پار پہنچنا ناممکن تھا۔ دوسرے جانب وہ وسائل موجود نہیں تھے جس سے یہ کام ممکن ہوتا ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اندھیرے چنگاریوں اور چراغوں کو جنم دیتے ہیں اور انہی اندھیروں میں ستارے چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مشکلات راحت کا خواب دکھاتی ہیں۔ بس اسی وسائل کی کمیابی نے انسانی تخیل میں چنگاریاں پیدا کیں اور پولی تھین کی تھیلیوں کو دھاگے سے باندھ کر پتنگ بنائی گئی اور اسے اڑایا گیا۔ جب پتنگ دریا کے اس پار پہنچ گئی تو وہاں موجود لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ بس اب دونوں جانب اس نازک دھاگے کے ذریعے رابطہ ہو گیا۔ اب فوجی جوانوں نے دھاگے کے ساتھ پلاسٹک کی تاریں باندھ دیں، سامنے والے افراد دھاگے کو کھینچتے رہے۔ اب پلاسٹک کی تاروں کے ذریعے رابطہ قائم ہو گیا۔ اس کے بعد ٹیلی فون کے تار باندھ دیے گئے اور آخر میں لوہے کے تار اور پھر لوہے کے رسوں کے ذریعے رابطہ قائم ہو گیا۔ جب رسوں کو باندھ دیا گیا تو اسے پل کا نام دے دیا گیا اور یوں وسائل کی کمی کے باوجود انسانی تخیل، عزم اور جذبے کے باعث ایک ناممکن کام ممکن بن گیا اور انسانوں کی امداد کے مشن نے اپنا کام شروع کر دیا۔ یعنی فوجیوں نے اپنی پیٹھوں پر اناج کے بورے باندھ کر دوسری طرف پہنچانا شروع کر دیا۔ اس واقعے سے چند باتیں سامنے آتی ہیں:

- انسان عموماً وسائل کی کمی کا شکار ہوتا ہے۔
- بعض اوقات وسائل ہوتے ہیں مگر وہ مناسب وقت اور مقام پر دستیاب نہ ہونے کے باعث

فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

□ مشکلات اور تکالیف کی کیفیات میں بھی انسان کو پرسکون رہنے اور اپنے آپ کو گھبراہٹ سے بچانے کی ضرورت ہے۔

□ حسن نیت، انسانی خدمت کا جذبہ اور عزائم ہوں تو تخیل کی قوت کے ذریعے بڑے بڑے کارنامے انجام دینے جاسکتے ہیں۔

□ ہر کام کی ابتدا بہت کمزور اور ناقابل یقین انداز میں ہوتی ہے مگر وقت، حالات اور تجربات کے ساتھ ساتھ ان میں قوت، وسعت اور جامعیت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ بدر (مکمل) چاند کی ابتدا بلال (نصف گولائی کی لکیر) کی طرح ہوتی ہے۔

□ جب کسی کام کی ابتدا ہو جس میں انسانی وسائل اتنا ساتھ نہ دے سکتے ہوں تو ایسی صورت میں تر تیب اور صبر کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے پہلے دھاگہ، پھر پلاسٹک کی تاریں، پھر ٹیلی فون کی تاریں اور بعد میں لوہے کے تار اور رستے وغیرہ۔

□ مشکلات اور تکالیف کے سیلاب انسانی زندگی میں آتے رہتے ہیں انہی سیلابی ریلوں سے گزر کر منزل پر پہنچنا ہوتا ہے۔ بس خواب، تخیل، صبر اور عزم کو ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔

□ سیلاب اور بارشیں جہاں تکلیف پہنچاتی ہیں وہیں زمین کی سیرابی، فصلوں اور درختوں کی افزائش کے لیے مفید بھی ہوتی ہیں۔ اسی انداز سے مشکلات اور تکالیف انسان کی بہتری کے لیے ہوتی ہیں۔ شرط یہ ہے کہ انسان پل بنانے کی کوشش کرے۔ یہ پل چاہے دھاگے کا کیوں نہ ہو بہر حال اسکی ضرورت ہوتی ہے، اسی سے مضبوط راستے بنتے ہیں۔

□ ہمارے نوجوان بیروزگاری اور عدم معاشی استحکام کے باعث سخت مشکلات سے دوچار ہیں۔ ملازمت کے لیے سفارش نہیں، کاروبار کے لیے پیسہ نہیں۔ زندگی تنگ ہوتی جا رہی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان مشکلات کو زندگی کی حقیقت تسلیم کرتے ہوئے منزل تک پہنچنے کے لیے کوئی پل باندھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آئیے ہم دھاگہ، پلاسٹک، ٹیلی فون کی تاریں، اور لوہے کے رستے تلاش کریں تاکہ مشکلات کا دریا عبور کر کے شاہراہ ترقی پر اپنے سفر کا آغاز کر سکیں۔

روزگار - کیوں

دنیا میں ہر انسان اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے معاش کو ذریعہ بناتا ہے۔ بظاہر وسائل بہت محدود ہوتے ہیں مگر انسان اپنی صلاحیتوں اور محنت سے ان وسائل کو بروئے کار لا کر دیگر انسانوں کے لیے بھی ذریعہ روزگار بن جاتا ہے۔ مادی نقطہ نظر سے ہم دنیا میں رہتے ہوئے ترقی کرنے کا فطری جذبہ رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہماری درج ذیل ضروریات ہیں:

1. طبعی و جسمانی ضروریات: ان میں خوراک، لباس اور مکان شامل ہیں جب تک یہ ضروریات پوری نہیں ہوں گی تو کوئی چیز انسان کو متحرک نہیں کر سکے گی۔
2. تحفظ: خوف، نقصان اور جان کے خطرے سے تحفظ، ملازمت / روزگار سے محرومی، جاننا، خوراک، لباس سے محرومی کے خوف سے تحفظ انسانی ضروریات میں شامل ہے۔ اس ضرورت کی تکمیل اسے متحرک بناتی ہے۔
3. معاشرے کی ضرورت: مل جل کر رہنا انسانی ضرورت ہے۔ مل جل کر اپنے اور دوسروں کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ان حقوق کی ادائیگی سماجی ضرورت ہے۔
4. اندرونی احساسات: مندرجہ بالا ضروریات پوری ہونے کے بعد انسان میں قوت، عزت اور اعتماد کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہ احساس انسان کو دلی خوشی اور اطمینان بخشتا ہے جو کامیاب زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے۔
5. ترقی کی خواہش: ایک خاص مقام پر پہنچنے کے بعد انسان کی فطری خواہش اس سے آگے بڑھنے کی ہوتی ہے۔ یہ احساس ہی اس کا خانہ حیات کی رونقوں کی بنیاد ہے۔

مسلمان اور روزگار

بحیثیت مسلمان ہمارا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لیے اسلامی اصول موجود ہیں۔ نصب العین اور اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم معاش کی دنیا میں وہ کام کریں جس سے خصوصی طور پر مسلم امت کو اور عمومی طور پر عامتہ الناس کو فائدہ پہنچے تو یہ عبادت ہے۔ اس عبادت میں حسن نیت، خلوص، لگن، منصوبہ بندی، جائزہ اور احتساب شامل ہو جائے تو نصب العین کا حصول آسان

ہو جائے گا۔

ہمارے ملک میں حصول روزگار ایک بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس کے سیاسی، معاشرتی و قومی، جو بھی اسباب ہوں ان سے قطع نظر ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ حصول رزق کی کوشش انسان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اس سلسلے میں اگر کچھ وسائل معاشرہ فراہم کر دے تو ٹھیک ورنہ یہ ذمہ داری ہر انسان کی اپنی ہے۔ وہ اس سلسلے میں اپنی معلومات وسیع کرے اور مطلوبہ صلاحیتیں حاصل کرے۔

کسبِ رزق، غنی اور میراث

علامہ ولی الدین عبدالرحمن ابن خلدون المغربی (وفات 1406ء) نے اپنی کتاب مقدمہ ابن خلدون میں معاش، اس کے حصول کے ذرائع اور اسکے لوازم و عوارض پر کافی گفتگو کی ہے۔ ان میں چند اشارات پیش خدمت ہیں:

□ انسان بالطبع اپنی قوت لایموت حاصل کرنے کا محتاج ہے۔ پیدائش سے لے کر مرتے دم تک ایک گھڑی کے لیے وہ اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں بے نیازی خدا تعالیٰ کی صفت امتیازی ہے اور محتاجی انسان کا طرہ امتیاز۔

□ انسان کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اس لیے اس کو عالم کی تمام چیزوں پر قدرت عطا فرمائی ہے مگر ایک انسان سب پر قبضہ نہیں کر سکتا بلکہ سب مل جل کر عالم کی چیزوں کو تصرف میں لاتے ہیں اور جو چیز انسان کے پلے پڑ جائے دوسرا اس کو بغیر عوض و بدلہ کے حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لیے جب انسان کمزوری کے دور سے گزر کر کچھ جسمانی طاقت پکڑتا ہے تو کسب و کمائی کے لیے ہاتھ پیر مارتا ہے اور اس راستے سے جو کچھ کماتا ہے اس کو اپنی حاجات و ضروریات حل کرنے میں صرف کرتا ہے اور چیزوں کی قیمت ادا کرتا ہے۔

□ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جو بے بدل (مفت) ملتی ہیں مثلاً بارش کا پانی، کھیتی اور دیگر ضروریات کے لیے مفت دستیاب ہوتا ہے مگر صرف یہ پانی حصول رزق کے لیے کافی نہیں۔ تا وقتیکہ انسان اس کے ساتھ اپنی سعی و کوشش عمل میں نہ لائے۔ اب اگر اس کسب سے انسان کی اصل ضرورت و حاجت حل ہو جس کے بغیر اسکی بقا مشکل ہے تو اس قسم کے کسب کو ”معاش“ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اگر اس ضرورت سے زائد ملے تو اس کا نام تمویل و غنی رکھتے ہیں۔ پھر انسان کا حاصل کردہ

رزق اگر اس کی ذات کو نفع پہنچائے اور اس کو صرف کر کے وہ خود اس سے نفع اندوزی کرے اور اپنی حاجت روائی میں اس سے کام لے تو یہ صحیح معنی میں اس کے حق میں رزق کہلائے گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تمہارا مال دراصل وہ ہے جس کو تم نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پھاڑ دیا یا صدقہ و خیرات کر کے اس کو ذخیرہ آخرت بنایا“ اور اگر کمانے والا اپنی کمائی سے فائدہ نہ اٹھائے اور اپنی حاجت و ضروریات میں اس کو صرف نہ کر سکے تو وہ اس کے حق میں رزق نہیں۔ البتہ اس کا محض کسب ہے۔ اس کی کدو سعی سے یہ حاصل ہوا ہے۔ مثلاً میراث کو لیجیے۔ یہ مرنے والے کے لیے کسب ہے رزق نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے اس نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور وارث جب اس سے مستفید ہونگے تو وہ ان کے لیے رزق ہوگا۔

□ واضح رہے کہ کسب، سعی و مشقت چاہتا ہے اور رزق طلبی میں سعی عمل، صبر اور دوڑ دھوپ کی از حد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”سو تم تلاش کرو اللہ کے پاس سے روزی۔“ اور کوشش چونکہ احکام الہی سے وابستہ ہے اور اسی پر موقوف اس لیے گویا ہر عمل و فعل خدا ہی کی قدرت و طاقت سے وقوع پذیر ہوتا ہے مگر اس کے معنی بھی نہیں ہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ جائے۔ اس راہ میں عمل انسانی بھی لازمی ہے۔

□ ملازمت و نوکری طبعی ذریعہ معاش نہیں ہے۔

□ خزانوں اور دفتروں کی تلاش اور طلب معاش کا طریقہ طبعی نہیں ہے۔

□ جاہ و مرتبہ زیادتی دولت کے لیے فائدہ مند ہے۔

□ عاجزی و چالپوسی کرنے والے اکثر دنیوی سعادت و کسب کے مالک ہوتے ہیں۔

□ دینی و مذہبی لوگ مثلاً قاضی، مفتی، مدرس، امام، خطیب اور مؤذن وغیرہ اکثر مالدار نہیں ہوتے۔

□ کاشتکاری عافیت پسند، کمزور حال دیہاتیوں کا پیشہ ہے۔

□ تجارت نام ہے سستا خریدنے اور مہنگا بیچنے کا۔

□ اگر تاجر اتفاق سے جگجو، حساب دان اور حکام رس واقع ہوا ہے تو وہ اپنی ان صفتوں کی بدولت نقصان سے بچ جاتا ہے۔ یا تاجر صاحب جاہ ہو یا اس سے خطرہ ہو تب بھی وہ نفع میں رہتا ہے۔

□ تاجروں کے اخلاق شرفاء و ملوک سے گزرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور مروت سے دور ہوتے ہیں۔

□ جو شخص مسکین انداز ہو اور نہ عہدہ و مرتبہ کا دباؤ رکھتا ہو اسے تجارت میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔

□ شہر جب اجڑنے لگتے ہیں تو وہاں کی صنعتیں بھی کم ہونے لگتی ہیں۔

اسلام اور انفرادی معیشت

اسلام کے معاشی نظام میں فرد سے متعلق تین چیزیں فطری طور پر سامنے آتی ہیں:

□ کیا کمائیں؟

□ کیا خرچ کریں؟

□ کس پر خرچ کریں؟

ان تین فطری سوالات کو حل کرنے کے لیے انفرادی حیثیت کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں انسان کو جدوجہد کی ترغیب اور کسب معاش کے لیے حرکت کی دعوت دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ انسان کو اپنی معاش خود اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمانا چاہیے کیونکہ جمود اور ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانے کی زندگی موت کے مترادف ہے اس کو حیات کہنا بے معنی ہے اور نہ اس طریق زندگی کو توکل کی زندگی کہا جاسکتا ہے۔ باقی تین حصوں میں مندرجہ بالا سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

انفرادی مسائل معیشت میں سب سے پہلی منزل ”کسب معیشت“ اور ”ابتغارِ رزق“ کی منزل ہے۔ قرآن عزیز کے مطابق ہر انسان کو اپنی استعداد کے مطابق معیشت کے لیے جدوجہد کرنا ضروری ہے یہاں جمود و خود موت کے مترادف ہے۔ اس کا رگاہ ہستی میں خدائے تعالیٰ نے مسلمان رزق کے ذخیرے جمع کر دیئے ہیں مگر تلاش و سعی شرط ہے۔

قرآن حکیم اور معاش

□ پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل (رزق) کو تلاش کرو۔

(سورہ جمعہ 2)

□ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں ہیں سو تم تلاش کرو اللہ کے پاس

(سورہ عنکبوت 2)

□ اور کتنے لوگ ہیں جو پھرتے ہیں ملک میں اللہ کے فضل (روزی) کو تلاش کرتے۔ (سورہ

مزل 2)

- تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو وہ تم پر مہربان ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل)
- (حج کے ایام میں) اپنے رب کا فضل (معاش) حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں (سورہ بقرہ)

احادیث نبوی ﷺ اور معاش

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ صرف طلب معیشت کی فکر اور جدوجہد میں کاوش ہی سے ہو سکتا ہے (طبرانی)
- اپنی دنیا کے لیے اس طرح کام کرو گویا تم کو ہمیشہ دنیا میں رہنا ہے اور اپنی آخرت کے لیے اس طرح کام کرو گویا تم کو کل ہی مرنا ہے۔
- اس آدمی کی طرح دنیاوی کاموں کو مستعدی سے انجام دو جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کبھی نہیں مرنا ہے اور اس آدمی کی طرح خوف و احتیاط کرو جس کو اندیشہ ہے کہ کل ہی مر جائے گا (جامع صغیر)
- سب سے عالی ہمت وہ ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کے معاملہ میں پوری توجہ سے کام لے (ابن ماجہ)

□ دنیا کی طلب خوبی کے ساتھ کرو، جس کا جو حصہ مقرر ہو چکا ہے وہ ضرور ملے گا

(ابن ماجہ)

مذہبی فرائض کی ادائیگی کے بعد رزق کے حصول کی طلب فرض ہے۔ حلال روزی کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ تم میں سے کوئی شخص رسی لے اور لکڑی کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے۔ اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی کے پاس جا کر سوال کرے اور وہ اس کو دے یا نہ دے (بخاری)۔

2.2 ملازمت کی تلاش میں

ملازمت کیا ہے

ملازمت ایک رشتہ ہے۔ اسے قانونی حیثیت حاصل ہے۔ اخلاقی طور پر اس کے حقوق اور فرائض کی ایک فہرست ہے۔ معاشی زندگی کا اہم ذریعہ ہے۔ قوموں کی زندگی میں ملازمین کے طرز زندگی اور رویے کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ وہ رشتہ ہے جس کے باعث فرد اس دفتر یا ادارہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق اپنی خدمات پیش کرتا ہے اور ادارہ اس فرد کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پہلے سے طے شدہ شرائط کے تحت معاوضہ ادا کرتا ہے۔

ملازمت: حصول روزگار کا ذریعہ

ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ حصول روزگار کا آسان ترین طریقہ ملازمت ہے لیکن حصول ملازمت ایک مشکل اور پیچیدہ عمل ہے۔ جو شخص رزق حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس میں کاروباری صلاحیتیں بھی موجود ہیں مگر سرمایہ کی کمی ہے تو وہ فرد ابتداً سرمایہ اور تجربہ کی خاطر ملازمت اختیار کریگا۔ دوسرا فرد جو کہ کاروبار کرنا چاہتا ہے اس کے پاس سرمایہ بھی ہے مگر تجربہ نہیں ہے تو وہ تجربے کی خاطر ملازمت کرے گا۔ مگر ہمارے ملک میں ملازمت کا حصول ایک ناممکن سی بات محسوس ہوتی ہے۔

ملازمت کے حصول کو ناممکن بنانے میں انفرادی طور پر افراد، اجتماعی طور پر سماجی اور کاروباری ادارے شامل ہیں۔ مگر ہم صرف انفرادی ذمہ داری پر گفتگو کریں گے۔

انفرادی ذمہ داری

جب ہم افراد کی ذمہ داری کی بات کرتے ہیں تو ہمارے پیش نظر یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو خود اپنے متعلق پتہ نہیں ہے کہ انہیں اپنی زندگی میں کیا کرنا ہے نہ زندگی کا نصب العین متعین ہے اور نہ ہی اس نصب العین کے حصول کے لیے مقاصد، مطالب اور منازل متعین ہیں۔ انہوں نے جو تعلیم حاصل کی ہے اس کے اغراض و مقاصد اور اس تعلیم کے مناسب استعمال کے بارے میں انہیں علم حاصل نہیں ہے۔ جس تعلیم کے میدان میں انہوں نے سند حاصل کی ہے اس میدان میں داخل ہونے سے قبل انہوں نے نہ تو یہ سوچا تھا کہ ان کی صلاحیتوں کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ اس تعلیمی

سند سے ملک کو اور ان کی ذات کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ اس سند سے انسان کیا بن سکتا ہے اور کس قسم کی ملازمت مل سکتی ہے یا کون سا کاروبار شروع کیا جاسکتا ہے۔

ان نوجوانوں کے ساتھ افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ وہ ہمیشہ آئیڈیل کی تلاش میں رہتے ہیں۔ تعلیم، تجربہ، ذہانت اور تکنیکی قابلیتوں کی کمی کے باوجود وہ اعلیٰ درجے کی ملازمت اور پہلے ہی روز اعلیٰ قسم کی گاڑی کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اس ذہنی رویے نے ہماری قومی زندگی میں بہت بڑا بحران پیدا کیا ہوا ہے۔ ان سب کے ساتھ ساتھ یہ بھی مسئلہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ ملازمت کس چیز کا نام ہے، کیسے تلاش کی جاتی ہے۔ تلاش کے بعد مرآحل کیا ہیں، درخواست کیا ہے، بائیو ڈیٹا (Biodata) کیا ہے اور انٹرویو میں کیسے کامیاب ہوا جائے۔

کونسی / کیسی ملازمت

درحقیقت ہونا تو یہ چاہیے کہ میٹرک کے امتحان کے ساتھ ساتھ لوگ اپنے کیریئر کے بارے میں سوچ لیں یا ان کی رہنمائی کے ادارے موجود ہوں، پھر اسی انداز سے تعلیم حاصل کریں اور پھر اسی فیلڈ میں معاش تلاش کریں۔ اس عمر کے افراد کے لیے درج ذیل سوالات غور طلب ہیں:

- کیا آپ لوگوں کے ساتھ کام کرنا اور انکے مسائل حل کرنا پسند کرتے ہیں؟
- کیا آپ بیمار افراد کی دیکھ بھال اور انکی صحت کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں؟
- کیا آپ کھلے آسمان کے نیچے اور کھلی فضا میں کام کرنا پسند کرتے ہیں؟
- کیا آپ عملی اور مشقت کے کام پسند کرتے ہیں جس میں آپ کا سر اور آپکے ہاتھ استعمال ہوں؟
- کیا سائنس کا کوئی شعبہ آپکے لیے دلچسپی کا باعث ہے۔
- کیا آپ اپنی پہچان کسی بڑے ادارے سے کروانا چاہتے ہیں جس کے افراد مال کی تیاری اور تقسیم میں معروف ہوں اور ان کے دیگر افراد دفتر کے امور میں مصروف ہوں؟
- کیا آپ کو فنون لطیفہ اور تخلیقی امور سے دلچسپی ہے؟
- کیا آپ انتظامی مشینری کے سلسلے میں دلچسپی لیتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے اور اس سلسلے میں آپ بھی اس کی مدد کریں اور قانون کی پابندی ہو؟
- کیا آپ اس بات میں دلچسپی لیتے ہیں کہ چیزیں جمع کریں اور انہیں احتیاط اور تنظیم کے ساتھ

رکھیں؟

مندرجہ بالا سوالات کے جوابات آپ کو آپ کی کیریئر پلاننگ اور اس کے بعد ملازمت میں رہنمائی کریں گے۔ درحقیقت اس موضوع پر ہمارے ملک میں کتابیں دستیاب نہیں ہیں۔ البتہ جامعات اور بڑے تعلیمی اداروں اور چند رہنمائی اداروں نے اس میدان میں کچھ عملی کام کر کے طلبہ و طالبات کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

ملازمت کے اہم شعبے

ملازمت عموماً ہمیں درج ذیل تین شعبوں میں ملتی ہے۔

- خدمات - اسے آپ دفتری امور کی ملازمت کا نام دے سکتے ہیں۔
- پیداوار - اسے آپ کارخانوں اور صنعتی اداروں یا فارمنگ کا نام دے سکتے ہیں۔
- تقسیم - اسے آپ مال کی خرید و فروخت یا تجارت کا نام دے سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اس وقت درج بالا تینوں شعبوں میں سرکاری، نیم سرکاری اور نجی شعبوں میں ملازمت کے مواقع دستیاب ہیں۔
- جہاں تک خدمات کا شعبہ ہے اس میں عموماً تعلیم کی بنیاد پر ملازمت ملتی ہے۔ تعلیم کی کمی ہو تو تجربے کی بنیاد پر ملازمت کے مواقع مل سکتے ہیں۔
- پیداوار کے شعبے میں تعلیم اور فنی صلاحیت کی بنیاد پر ملازمت ملتی ہے۔
- تقسیم کے شعبے میں مندرجہ بالا دونوں کی کمی کے باوجود مواقع ملتے ہیں۔ آپ کی معاملہ فہمی کی صلاحیت اہمیت رکھتی ہے۔

ہمارے ٹارگٹ

ہمارے پیش نظر مندرجہ ذیل افراد ہیں جن کی رہنمائی مقصود ہے:

- وہ افراد جو کہ کیریئر کے سلسلے میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور اس وقت ملازمت ایسی جگہ کر رہے ہیں جو کہ انکی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ انکی خواہش ہے کہ ان کو معاش کے یہ شعبے انکی حاصل کردہ تعلیم کے مطابق ملیں۔

- وہ افراد جنہوں نے جنرل تعلیم حاصل کی ہے اور ملازمت مل گئی ہے مگر ترقی کے مواقع کی تلاش میں ہیں۔
- وہ افراد جو محض شوق کی بنیاد پر تعلیم کو چھوڑ کر معاشی میدان میں داخل ہو چکے ہیں مگر اب ترقی کرنا چاہتے ہیں۔
- وہ افراد جو محض تربیت کی خاطر ملازمت کر کے اپنا کیریئر بنانا چاہتے ہیں۔
- وہ افراد جن کے پاس تعلیم اور تجربے کی کمی ہے مگر پھر بھی معاش کے مقابلے میں رزق حلال کے خواہشمند ہیں اور ادارے سے وابستہ رہ کر ترقی کے خواہشمند ہیں۔
- ملازمت کرنے والے افراد جو دوران ملازمت مزید تعلیم حاصل کر کے ترقی کے خواہشمند ہیں۔
- اگلے صفحات میں حصول ملازمت کے سلسلے میں ان تمام افراد کی رہنمائی کے لیے مواد پیش کیا گیا ہے۔

2.3 ملازمت کیسے تلاش کریں

تین مراحل

ملازمت کے حصول کے تین مراحل ہیں:

- پہلا مرحلہ ان معلومات اور ذرائع پر مشتمل ہے جن کے ذریعے سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ملازمت کہاں مل سکتی ہے۔
- دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ آپ ان معلومات کے جواب میں کیا کاروائی کریں کہ آپ کی ان تک رسائی ہو جائے۔ بلکہ اس سے بھی آگے یہ کہ آپ کا نام متوقع آجر کی فہرست میں آجائے جو انتخاب کے وقت زیر غور آئیگی۔
- تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ انٹرویو میں کس انداز سے متاثر کیا جائے اور اس رنگ (Ring) میں رہتے ہوئے وہ کونسی کاروائیاں کی جائیں اور کونسی احتیاطیں ملحوظ رکھی جائیں کہ آپ اس مقابلے میں بغیر کسی کو شکست دینے کامیاب ہو جائیں۔

چند تلخ حقیقتیں

ملازمت کے سلسلے میں چند حقیقتوں کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

1- مصالحت کیجیے

آپ ایک ایسے ملک میں ہیں جہاں اوسطاً ہر دو گھنٹے میں ایک ڈاکٹر اور ایک انجینئر بن رہے ہیں۔ ایم اے اور یونیورسٹی کی دیگر ڈگریوں کو اس فہرست میں شامل کیا جائے تو یہ رسد اس قدر زیادہ ہوگی کہ ہر ایک کو پریشانی ہوگی۔ دوسری طرف ملک میں صنعتی ترقی (جس میں انسانوں کی کھپت ہو) توقع کہ مطابق نہیں ہو رہی۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ طلب کم ہے اور رسد زیادہ ہے۔ بے روزگاری اس کا لازمی نتیجہ ہے بے راہ روی اور بحران اس کے معاشرتی نتائج کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کے پاس حق انتخاب نہیں ہے۔ آپ مجبور ہیں۔ آپکو مصالحت کرنی ہوگی۔ آپ کو آپ کی مرضی اور پسند کی ملازمت کے لیے شاید بڑھاپے تک انتظار کرنا پڑے گا۔ آپ ڈرائیو آئیے۔ آئیڈیلزم کو چھوڑیے۔ آغاز کر دیجیے۔ ایک خاتون جنہوں نے پرائیویٹ سیکریٹری کی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی، اس بات کی خواہش رکھتی تھیں کہ وہ کسی بڑے ادارے کے سربراہ کی ذاتی معاون بن جائیں۔ انہیں بھی انتظار کرنا پڑا۔ مگر پھر بھی حسب خواہش پوزیشن نہیں مل سکی۔ نتیجتاً انہوں نے مصالحت کی اور ایک جنرل منیجر کے معاون کی حیثیت سے کام کا آغاز کیا۔ چونکہ تڑپ تھی اور ٹارگٹ یہ تھا کہ سربراہ کا معاون بننا ہے۔ لہذا اس سلسلے میں کوششیں جاری رہیں۔ انہوں نے اپنے باس، یعنی جنرل منیجر کی ترقی کے لیے اس قدر کوشش کی کہ وہ جنرل منیجر صاحب ترقی کرتے ہوئے چند سالوں میں ادارے کے سربراہ بن گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان خاتون کا جو ٹارگٹ تھا کہ وہ ادارے کے سربراہ کی معاون بن جائیں وہ حاصل ہو گیا مگر اس کے لیے انہیں مصالحت کرنا پڑی اور محنت، تسلسل اور مثبت سمت کے ساتھ کام کرنا پڑا۔ اگر وہ محض انتظار کرتی رہتی تو شاید مقصد حاصل نہ ہوتا۔ بس ہماری خواہش ہے کہ ہمارے بے روزگار نوجوان آئیڈیل کے انتظار کے بغیر اپنے کیریئر کا آغاز کر دیں۔ رزق حلال آپکے مقاصد زندگی کے حصول کا ذریعہ ہو۔ محنت آپ کر سکتے ہوں۔ لکن ہو تو

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے (حامد اللہ افسر)

درحقیقت زندگی کے اس میدان میں انسان اگر اتنی کوشش کرے جتنی کہ ایک کاہنہ سہ لکھنے کے

لیئے ہوتی ہے اور وہ کوشش کی دنیا میں ایک کاہندہ لکھ لے تو پھر اجر کی دنیا سے صفر آنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ایک دس بن جاتے ہیں۔ پھر دس، سو بن جاتے ہیں۔ اور اسی انداز سے ہزار دس ہزار، لاکھ، دس لاکھ اور کروڑ دس کروڑ وغیرہ وغیرہ۔ بس عمل کی دنیا میں ایک لکھنے کی ضرورت ہے۔ مشکل کام ہے مگر ہمت کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف ایک کے ساتھ مصالحت کر لیجیے۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لے
قطرے تھے جو میرے عرق انفعال کے

2- موقع ضائع نہ کیجیے

اگر آپ کو آپ کی تعلیم کے مطابق روزگار نہیں ملتا تو اس بات کی کوشش کیجیے کہ ایسے ادارے سے وابستہ ہوں جہاں افراد کار کی ضرورت زیادہ ہو اور آپ کی تعلیم کے مطابق بھی پوزیشن مل سکتی ہو۔ ایسی صورت میں آپ کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کم مرتبہ کی پوزیشن چاہے آپ کی تعلیم کے مطابق نہ ہو، آپ قبول کر لیں اور رفتہ رفتہ اپنی شخصیت، محنت، کامیابیوں اور تعلقات کی بنیاد پر اپنا راستہ تلاش کیجیے جس انداز سے کسی ریلوے اسٹیشن پر ٹرین پہنچتی ہے تو اندر کے مسافر دروازہ بند کر دیتے ہیں مگر باہر کے مسافر کھڑکی کے ذریعے اندر کود جاتے ہیں اور پھر اپنے لیے جگہ بناتے ہیں اور منزل پر پہنچتے ہیں۔

2- ہمت کیجیے

اگر آپ کے علاقے، شہر، صوبے میں آپ کے لیے ملازمت نہیں تو خدا کی زمین تنگ نہیں۔ آپ جغرافیائی حدود سے باہر نکلنے کی کوشش کیجیے۔ یقیناً یہ ایک مشکل کام ہے لیکن مہنگائی کے اس دور میں اگر انسان مشرق وسطیٰ کے ممالک اور افغانستان میں ملازمت کر کے اپنا مکان بنالے تو اس میں کیا برائی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ سرمایے کے ساتھ زندگی میں اور بھی راہیں تلاش کی جاسکتی ہیں۔

4- آزمائش شرط ہے

آپ وقت ضائع نہ کیجیے۔ آپ لوگوں سے موقع مانگیے۔ آپ لوگوں سے کہیں کہ وہ آپ کو آزما کر دیکھیں۔ اگر آپ پہلی ملازمت کی تلاش میں ہیں تو ذہنی طور پر آپ کو کچھ عرصہ بغیر اجرت کے بھی کام کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ دنیا میں کیا اپنے پاکستان میں بھی لوگوں نے اس انداز سے کافی ترقی کی ہے۔

5- شرمندگی اور تبصرے سے بے نیازی

ہمارے پاکستان کے دوست اور نوجوان جب مشرق وسطیٰ اور امریکہ میں ملازمت اور تعلیم کے لیے جاتے ہیں اور تعلیم کے دوران جب ملازمت کرتے ہیں تو ان سے پوچھے کہ کس انداز کے کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ مگر وہ جھجک کے بغیر ہی شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ اپنے ملک میں ہم بڑی شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ رزق حلال کے حصول میں شرمندگی اور معاشرے کے تبصرے سے بے نیاز ہونا چاہیئے۔

ملازمت کہاں تلاش کریں

ہمارے ملک میں اس وقت کئی ذرائع ہیں:

- اخبارات۔ انگریزی اور اردو اخبارات میں خاص کر اتوار کے دن کافی اشتہارات ہوتے ہیں جن تک رسائی کی جاسکتی ہے۔
- حوالے اور رابطہ۔ اس سے مراد خاندان اور برادری کے وہ افراد ہیں جنہیں اپنی پوزیشن اور معلومات کی بنیاد پر آسامیوں کا علم ہوتا ہے۔ یہ افراد یا تو خود آپ کو متعلقہ جگہ بھیج سکتے ہیں یا کسی حوالے سے آپ کو آگے بھیج دیں گے یا آپ کی رہنمائی کریں گے۔
- ہمارے ملک میں بیرون ملک کام کرنے والوں کے لیے تو بہت سی ایجنسیاں موجود ہیں مگر ملک کے اندر کام کرنے والوں اور خواہشمند افراد کی رہنمائی، مدد چاہے وہ تجارتی بنیادوں پر ہی کیوں نہ ہو، اس میدان میں بہت کم کوشش ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیرون ملک جانے کے لیے یہ ایجنسیاں دونوں ہاتھوں سے لوٹتی ہیں یعنی آجر سے اجرت لیتی ہیں اور امیدواروں سے نذرانہ۔ ظاہر ہے کہ ملک کے اندر اس انداز سے نہیں ہو سکتا۔ البتہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ چند برادریاں اور رہا ہی ادارے اس فیلڈ میں کام کر رہے ہیں۔
- اس وقت ملک میں ای میل کے ذریعے اطلاع دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ویب سائٹ بھی موجود ہیں جو کہ آپ کو اطلاعات فراہم کرتی ہیں۔

پارٹ ٹائم ملازمت

- بعض اداروں میں بعض اوقات چند گھنٹوں کے لیے کام ہوتا ہے۔ اگر آپ کو وہ ملے تب بھی آپ

- آغاز کریں۔ اپنے ٹارگٹ کو پیش نظر رکھیے۔
- بعض اوقات اداروں میں نائٹ ڈیوٹی کا کام ہوتا ہے۔ نوجوان دوست اس چیلنج کو قبول کر سکتے ہیں۔ کئی لوگوں نے اپنی زندگی اور اپنے خاندانوں کی زندگی اس انداز سے بنائی ہے۔
 - بعض دوستوں نے ایم۔ اے کیا۔ صحافت کے میدان میں موقع نہ مل سکا۔ اس لیے کہ جرنلزم میں ایم۔ اے ہونا ضروری تھا۔ کمپیوٹر آپریٹر کی پوزیشن آئی۔ انہوں نے تھوڑا بہت یہ کام بھی سیکھا ہوا تھا۔ اب مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے محنت کرتے کرتے اچھی پوزیشن میں ہیں۔ بس آگے بڑھنے کی تڑپ ہونی چاہیے۔

سامان جنگ تیار رکھیں

ملازمت کی تلاش کے سلسلے میں آپ ایک فائل خرید لیں۔ اس فائل میں آپ کئی کاغذات پر اپنی ذات کو تحریر کریں۔ ہماری مراد یہ ہے کہ آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ جس بازار میں ہیں وہاں انسانوں کو بھی اپنی قابلیتوں اور وقت کو فروخت کرنے کی صلاحیت آنی چاہیے۔ اگر آپ اپنے بارے میں کچھ بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو شاید اس بازار میں آپ کی قابلیتوں اور وقت کا کوئی خریدار ہی نہ ملے۔ اس سلسلے میں آپ کو کچھ تحریر کرنے کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں ہمارے ہاں مادری زبان کام نہیں آتی بلکہ انگریزی کام آتی ہے۔

کم از کم درج ذیل موضوعات پر آپ اپنے متعلق معلومات اور سرٹیفکیٹ جمع کر لیں:

- اپنی ذات کے متعلق چند حقائق اور معلومات
- صلاحیتیں، رجحان اور تجربہ
- تاریخوں اور مدت تجربہ کے حوالے سے جو کچھ بھی آپ نے اب تک کام کیا ہے وہ تحریر کریں۔
- مشینوں پر کام کرنے کا تجربہ، یا کوئی ایسا کام جو آپ کے رجحان کی نمائندگی کرتا ہو۔
- تعلیم
- تعلیمی اداروں کے حوالے سے اور سن کے ساتھ تمام ڈگریوں کی تفصیلات۔
- اضافی کورسز اور اسناد کی تفصیل۔
- سرگرمیاں اور کارکردگی

- تعلیمی سرگرمیوں سے ہٹ کر غیر نصابی سرگرمیوں میں آپ کی دلچسپی، کارنامے۔
- وابستگی اور عہدے جو آپ کو ملے ہیں۔
- آپ نے کوئی سفر کیا ہو اور کوئی خاص کامیابی حاصل کی ہو
- آپ کی دیگر دلچسپیاں اور ترجیحات وغیرہ۔

2.4 انٹرویو کے سلسلے میں چند ضروری باتیں

انٹرویو آپ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا آپ کو سمجھنے کا اور آپ کے رویے کا جائزہ لینے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس سلسلے میں چند باتیں ضروری ہیں:

- آپ کی ظاہری شخصیت کا تاثر بہت اہم ہے۔ اس سلسلے میں آپ ادارے کی مناسبت سے لباس پہن کر جائیں۔ آپ کے بال سنورے ہوئے ہونے چاہئیں۔ اگر آپ داڑھی سے مزین ہیں تو خط بنا ہوا ہونا چاہیئے۔ انٹرویو کے لباس سے پہلے غسل کر لیں تاکہ آپ کے جسم کی بدبو انٹرویو کے ماحول کو خراب نہ کرے۔ یاد رکھیے انٹرویو کے لیے ادارے کے کلچر کے مطابق لباس پہن کر جائیں۔
- خواتین اس انداز سے جائیں کہ ادارے کی سنجیدگی برقرار رہے۔
- جس مقام پر انٹرویو ہو وہاں کا پتہ صحیح طرح سے سمجھ لیں۔ آپ وہاں کس طرح پہنچیں گے۔ پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا۔ آپ چند منٹ پہلے پہنچنے کی کوشش کریں۔ آپ کی ایک منٹ کی تاخیر ہی آپ کے لیے نقصان دہ ہوگی۔
- استقبالیہ پر آپ اپنا تعارف کرائیں۔ پھر جب آپ انٹرویو کے کمرے میں جائیں تو اس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ آپ کو بیٹھنے کے لیے نہ کہا جائے۔
- اپنے چہرے کے تاثرات اور بیٹھنے کے انداز سے ظاہر کریں کہ آپ انٹرویو لینے والے فرد کا احترام اور عزت کرتے ہیں۔
- آپ اپنے فائل / فولڈر / بریف کیس یا خواتین اپنا بیگ اس میز پر نہ رکھیں جو آپ کے اور انٹرویو لینے والے کے درمیان موجود ہے۔
- اس کے بعد ادارے کا نام سنا دہ آپ سے انٹرویو لے گا۔ جو سوالات پوچھے جاتے ہیں اسکی تیاری آپ پہلے سے کر لیں اور اپنے دوستوں سے اسکے متعلق معلومات کر لیں۔ آپ اس بات کے

- لیے تیار رہیں کہ آپ بتاسکیں کہ آپ کس نوعیت کا کام کریں گے۔
- آپ ادارے سے اپنی وابستگی کی خواہش کا اظہار کریں۔
- بعض اوقات دو انٹرویو ہوتے ہیں۔ یہ آپ کے پہلے انٹرویو پر منحصر ہے کہ آپ نے یہ انٹرویو کس انداز سے دیا۔
- جو عموماً سوال کیے جاتے ہیں ان میں یہ شامل ہیں۔ (عموماً انگریزی میں پوچھے جاتے ہیں)۔
- آپ اس ادارے کے لیے کیوں کام کرنا چاہتے ہیں؟
- آپ کو مستقل یا عارضی۔ کس قسم کے کام کی ضرورت ہے؟
- آپ کو کس قسم کا کام سب سے زیادہ پسند ہے؟
- آپ آئندہ پانچ سالوں میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟
- اس کام کے متعلق آپ کے پاس کیا تعلیمی قابلیت ہے؟
- کیا آپ کے پاس ایسا تجربہ ہے کہ آپ اس کام کے تقاضے پورے کر سکیں؟
- آپ نے اپنے تعلیمی ادارے میں کن مضامین کے متعلق تعلیم حاصل کی؟
- آپ تنہا کام کرنا پسند کرتے ہیں یا لوگوں کے ساتھ مل کر یا لوگوں کے درمیان رہ کر؟
- آپ اپنے فارغ اوقات کیسے استعمال کرتے ہیں؟
- آپ کیا کام بہترین انداز سے کر سکتے ہیں اور کس قسم کا کام نہیں کر سکتے؟
- آپ کس قسم کا کام کرتے رہے ہیں۔ آپ موجودہ کام کیوں چھوڑ رہے ہیں؟
- آپ کتنی تنخواہ کی توقع رکھتے ہیں؟
- کیا آپ کبھی بیمار رہے ہیں۔ آپ کی بیماری کی نوعیت کیا تھی؟
- آپ کتنی سگریٹ نوشی کرتے ہیں؟
- تعلیمی ادارے میں آپ کی حاضری کا ریکارڈ کیسا رہا؟
- تعلیمی ادارے میں آپ کی کارکردگی اور گریڈز کیسے رہے؟
- کیا آپ کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں؟
- اگر آپ کو ملازمت مل گئی تو آپ کس طرح آئیں گے؟
- کیا آپ ضرورت کے وقت دیر تک بیٹھنے کے لیے تیار ہیں؟

□ آپ ادارے کے متعلق کچھ پوچھنا چاہیں گے؟

اگر آپ کوئی سوال / سوالات کرنا چاہیں تو درج ذیل قسم کے کر سکتے ہیں مگر احتیاط یہ کیجیے کہ یہ گفتگو میں نہ آچکے ہوں:

- کام کے فرائض یا وظائف کیا ہیں؟ Job description
- کام کے اوقات کی نوعیت کیا ہے؟
- کیا مجھے کسی کے ساتھ کام کرنا ہو گا یا تنہا کام کرنا ہو گا؟
- اگر مجھے کسی بھی قسم کی رہنمائی یا مدد کی ضرورت ہوگی تو کیا کرنا ہو گا؟
- اس کام کی تنخواہ کیا ہے؟

انٹرویو کے بعد اپنے آپ سے چند سوالات کیجیے پھر مجموعی تاثر قائم کیجیے:

- کیا آپ کا لباس صحیح تھا؟
- کیا آپ وقت پر پہنچے تھے؟
- کیا آپ نے تمام سوالات کے اچھے جوابات دیئے تھے؟
- تنخواہ کے متعلق سوال کو آپ نے کس طرح نبھایا؟
- کیا اس انٹرویو کے نتیجے میں آپ کو اب بھی اس ادارے میں جانے کی خواہش ہے؟
- کیا آپ کو جا ب کی آفر ہوئی؟
- آپ اگلے انٹرویو میں کیسے بہتر ہو سکتے ہیں؟

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر لوگ انٹرویو کے بعد ملازمت حاصل نہیں کر سکتے:

- آپ کی غیر متاثر کن ظاہری کیفیت۔
- آپ کا غیر متاثر کن رویہ۔
- آپ کی زبان خاص کر انگریزی زبان میں گفتگو کی صلاحیت کی کمی۔
- آپ کے کیریئر کے مقاصد کا متعین نہ ہونا۔
- متعلقہ کام یا ملازمت میں آپ کی عدم دلچسپی۔

- آپ کا یہ فیصلہ نہ کر سکتا کہ آپ کس قسم کا کام چاہتے ہیں۔
- آپ بہت زیادہ تنخواہ کا مطالبہ کر بیٹھے۔
- آپ کا کمزور تعلیمی ریکارڈ۔
- آپ کی گفتگو سے بہانہ بازی کا تاثر ملا۔
- آپ کے پچھلے کام کا ریکارڈ متاثر کن نہ تھا۔
- آپ کے تجربے کی کمی۔
- آپ نے اپنے موجودہ ادارے یا سابقہ ادارے کو تنقید کا نشانہ بنایا۔
- آپ نے انٹرویو کے دوران عقلمندی اور حکمت کا مظاہرہ نہیں کیا۔
- آپ انٹرویو کے دوران خوش خلقی، تعظیم اور تواضع سے پیش نہیں آئے۔
- انٹرویو آپ نے بے اعتنائی اور عدم توجہی سے دیا۔
- آپ کے ہاتھ ملانے میں گرم جوشی نہیں تھی۔
- آپ نے انٹرویو میں اس بات کا تاثر دیا کہ آپ کا اپنے والدین سے اچھا سلوک نہیں ہے۔
- آپ نے درخواست فارم احتیاط سے نہیں بھرا تھا۔
- آپ نے یہ تاثر دیا کہ آپ کام کے معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔
- آپ نے اس بات کا تاثر دیا کہ آپ مختصر وقت کام کر کے چلے جائیں گے تاکہ آپ اس ادارے کے نام کو استعمال کر سکیں۔
- آپ نے ادارے میں اپنی وابستگی کے لیے دلچسپی ظاہر نہیں کی۔
- آپ گفتگو میں دوسرے افراد کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے۔
- آپ صحیح اور غلط میں تمیز نہیں کر سکے۔
- آپ نے صحیح کاموں کے کرنے کے بارے میں اپنے ارادے اور قوت فیصلہ کو استعمال نہیں کیا۔
- آپ انٹرویو کے دوران اپنے اوپر تنقید برداشت نہیں کر سکے۔
- آپ انٹرویو کے لیے بغیر وجہ کے دیر سے پہنچے تھے۔
- آپ نے جب کے متعلق سوالات نہیں کیے۔
- انٹرویو ختم اور رخصت ہوتے ہوئے آپ نے شکر یہ اور خیر سگالی کے الفاظ ادا نہیں کیے۔

2.5 ملازمت کے ابتدائی ایام اور آپ کی شخصیت کا تاثر

آج کے دور میں مناسب ملازمت کامل جانا بڑی بات ہے۔ مگر اس سے مشکل بات یہ ہے کہ آپ اسے بہتر انداز سے نبھاسکیں اور اس ملازمت کے ذریعے آپ ترقی کرتے ہوئے اپنی زندگی کا نصب العین اور مقاصد حاصل کر سکیں۔

ملازمت کے پہلے دن سے آپ اپنا ظاہری اور کام کا تاثر اچھا دیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل اہم باتیں پیش نظر رکھیں:

ظاہری شخصیت اور پہلا تاثر:

- جب آپ دفتر جائیں تو ایک سمجھدار، ذہین اور نفیس انسان کا تاثر دیں۔ افراد آپ کی ظاہری شخصیت، لباس، مسکراہٹ، ملاقات، بات چیت اور آپ کے انداز سے متاثر ہوتے ہوں۔
- آپ کا لباس ادارے کے کلچر اور روایات کے مطابق ہونا چاہیئے۔ آپ اپنا علاقائی یا مقامی روایتی لباس پہن کر جائیں گے تو مذاق کا شکار ہو جائیں گے۔ اس سلسلے میں پہلے سے معلومات حاصل کر لیں تاکہ روز اول ہی آپ مذاق اور تمسخر کا شکار نہ ہو جائیں۔
- آپ کا لباس اگر آپ کو چست اور توانا ظاہر کرتا ہے اور آپ کا انداز آپ میں قوت عمل ظاہر کرتا ہے تو افراد اسی انداز سے آپ کے متعلق تاثر لیں گے۔
- لباس صرف نفیس کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ اس میں یہ باتیں بھی شامل ہیں کہ:
- آپ کے بال سنورے ہوئے ہونے چاہئیں۔
- آپ کے بال صاف ستھرے ہوں۔
- آپ کا چہرہ صاف ستھرا ہو۔ اس پر نیند اور غنودگی کے آثار نہ ہوں۔
- آپ کے دانت صاف، سفید اور چمکدار ہونے چاہئیں۔ منہ سے بو نہیں آنی چاہیئے۔
- آپ کے ہاتھ بھی صاف ستھرے ہوں اور ناخن روایات کے مطابق تراشے ہوئے ہوں۔
- آپ کا انداز اور کھڑے ہونے کا اسٹائل آپ کو تندرست اور توانا ظاہر کرے۔ مرد دار اور بیمار افراد کی طرح مت چاہیئے۔
- آپ کا یومیہ لباس ادارے کے کاموں کے مطابق ہونا چاہیئے۔ میٹنگ والے روز کا لباس بھی

ادارے کی روایات کے مطابق ہو۔ کپڑے استری کیے ہوئے ہوں اور آپکے جسم سے مطابقت رکھتے ہوں۔

- آپ کے جوتے کپڑوں کے رنگ سے مناسبت رکھتے ہوں، صاف ستھرے اور چمک دار ہوں۔
- آپ اپنے جسم کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ روزانہ غسل کر کے جائیں تاکہ جسم سے پسینے کی بو نہ آئے۔ بالوں کی خشکی کا خاص خیال رکھیں وہ جسم پر نہ گر رہی ہو۔ آپکی بغلوں سے پسینے کی بو نہ پھیل رہی ہو۔

□ اگر آپ داڑھی سے مزین ہیں تو خط بنانے / بنوانے کا خیال رکھیں اور آپ نے داڑھی نہیں رکھی تو پھر اسی انداز سے اپنے چہرے کا خیال رکھیں۔

- افراد سے اچھے انداز سے ملاقات کریں اور پیش آئیں۔
- افراد سے ملاقات اور مل کر کام کرنے کی صلاحیت ایک اچھا تاثر قائم کرتی ہے۔ اس سے آپکو دوسرے افراد کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور دوسرے افراد آپ کو سمجھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ضروری باتیں یہ ہیں:

□ مسکراہٹ یہ بہت بڑا سرمایہ ہے۔ آپ کی مسکراہٹ آپکے لیے مددگار اور معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ مسکرانے والے افراد کو لوگ جلدی اور آسانی کے ساتھ پسند کرنے لگتے ہیں۔ آپ مسکراہٹ دے کر مسکراہٹ وصول کرتے ہیں۔

- تعارف۔ جب آپ شروع کے چند دنوں میں دفتر جاتے ہیں تو آپ کا تعارف ہوتا ہے، آپ اپنا تعارف کراتے ہیں اور افراد آپ کو اپنا تعارف کراتے ہیں۔ بعض اوقات لوگ اپنا تعارف کروانے سے کتراتے ہیں مگر آپ ذہناً تیار رہیں کہ آپ کو اپنا تعارف کرانا ہے اور اسکی تیاری کر کے رکھیں۔ نام یاد رکھنا بڑا فن ہے اور اس کے ذریعے آپکی قدر ہوتی ہے۔ ایک بار کی ملاقات کے بعد دوسری ملاقات میں جب آپ اس فرد کا نام لے کر اس سے بات کرتے ہیں تو آپکی قدر بڑھ جاتی ہے۔

- افراد اور ساتھیوں میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیجیے
- جب آپ تعارفی ملاقات میں ملیں یا ویسے ہی ملاقات ہو تو آپ کے موضوعات اور سوالات وہ ہوں جن میں ان کی دلچسپی ہو اور یہ سوالات ان کے لیے مشکل بھی پیدا نہ کریں۔ آپکے سوالات، آپکی گفتگو اور آپ کا انداز اس طرح کا ہو کہ سامنے والے فرد کو بولنے کا زیادہ موقع ملے۔

□ دوسروں کی باتوں میں اور جملوں کے دوران مداخلت نہ کیجیے اور نہ ہی لقمے دیجیے۔ دوسروں کی دلچسپی کے متعلق گفتگو کر کے آپ اپنے لیے کئی دوست بنا سکتے ہیں۔ اپنے انداز، آنکھوں اور ہاتھوں کے اشاروں سے دلچسپی کا اظہار کیجیے اور ان علامتوں کے اظہار سے بچنے جن سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ آپ ان میں دلچسپی نہیں لے رہے۔

□ مثبت رویے کا اظہار کیجیے۔

□ آپ کا کمزور یا خراب رویہ آپ کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ اپنے آپ کو بہت بڑی شے سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا آپ کی تباہی کا باعث ہو گا۔ آپ کے رویے اور انداز فکر میں مثبت پہلو ہونا چاہیے۔

□ غلط سوچ اور غلط انداز فکر اور منفی رویہ آپ کو بہت نقصان پہنچائیں گے۔ مثبت رویہ رکھنے والے افراد ان خوبیوں کے حامل ہوتے ہیں:

□ آسانی کے ساتھ مسکراتے ہیں۔

□ کبھی بھی شکایتی انداز اختیار نہیں کرتے۔

□ دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

□ اپنی غلطیوں کا اعتراف کر لیتے ہیں۔

□ اپنے آپ میں تبدیلی کے خواہاں ہوتے ہیں۔

□ دوسروں پر خواہ مخواہ کی تنقید اور نشانہ بازی نہیں کرتے۔

□ دوسروں کی بہتری اور بھلائی کو سوچتے ہیں۔

□ دوسروں کی رائے اور نقطہ نظر کا احترام کرتے ہیں۔

□ بہانہ بازی نہیں کرتے اور چکمہ نہیں دیتے۔

□ کئی دلچسپیوں کے حامل ہوتے ہیں۔

□ بہت زیادہ ملنسار بھی مت بنیے۔

آپ کی ملنساری آپ کے دفتر کو تفریح گاہ یا کلب نہ بنا دے۔ آپ جس ادارے سے وابستہ ہیں وہ ایک معاشی ادارہ ہو سکتا ہے جس کا کام منافع کمانا ہے، ادارے کا وقت گفتگو اور گپ شپ میں ضائع کرنا ادارے کے لیے نقصان دہ ہے۔

آپ دوستانہ انداز رکھیے، مسکرائیے اور خوشگوار رہیے۔ بہت جلد لوگوں سے اتنے گھل مل نہ جائیں

کہ آپ کے راز آپ کی کمزوری بن جائیں۔

اپنے باس پاسپورٹ اور وائزر یا منیجر کے ساتھ بہت زیادہ قریب آنے کی کوشش کریں گے تو دوسروں کی دشمنی کا شکار ہو جائیں گے۔ مسکرائیے اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیجیے۔ اتنا آگے بھی مت بڑھیے کہ دیگر افراد آپ کو اپنے لیے خطرہ سمجھنے لگیں اور پھر آپ انکی سازشوں کا شکار ہو جائیں۔

□ اپنے ادارے اور مالکان کے وقت کو بہتر طریقے سے استعمال کریں۔

آپ ایک وسیلے کے تحت ملازمت کر رہے ہیں۔ ملازمت کے اوقات آپ کے ادارے کی امانت ہیں انہیں انصاف اور بہتر طریقے سے استعمال کرنا آپ کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ بعض افراد اپنی مرضی سے دفتر آتے ہیں اور اپنی مرضی سے دفتر سے جاتے ہیں اور دوران دفتر اپنے ذاتی اور کاروباری کام کرتے رہتے ہیں جن کا کسی بھی صورت میں ادارے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ ایک قسم کی چوری اور کرپشن اور بددیانتی ہے اور روپے پیسے کی چوری کے برابر ہے۔ دفتر کے پیسے چوری کرنا اور مال چوری کرنا برابر ہے تو وقت کی چوری بھی بُرائی ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل باتیں پیش نظر رکھیں:

□ دفتر کے قواعد اور ضوابط کے مطابق دفتر آنے کے جو اوقات مقرر ہیں ہمیشہ اس وقت پر یا اس سے چند لمحات پہلے پہنچ جائیے۔ دفتر پہنچنے کے بعد اپنے جسم اور دماغ کو اس بات کا موقع دیجیے کہ وہ چند لمحات میں پرسکون ہو کر اپنے کام کا آغاز کر سکیں۔ اپنے آپ کو نفسیاتی طور پر بھی کام کے لیے تیار کیجیے تاکہ آپ اپنے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کر سکیں۔

□ دفتر کے اوقات کے دوران اپنے ذاتی کاموں کے لیے اور اپنی نجی گفتگو کے لیے لمبے وقفے مت لیجیے۔ اپنی میز اور کرسی سے بار بار غائب مت ہو جائیے۔ چائے، کھانے اور نماز کے اوقات مقررہ مقدار سے طویل مت کیجیے۔ اگر نماز باجماعت کے اوقات کی وجہ سے تاخیر ہو رہی ہو تو انتظامیہ کو ضرور مطلع کریں کہ آپ جو تاخیر کر رہے ہیں وہ اس انداز سے پوری کر دیں گے کہ انتظامیہ اور ادارے کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

□ اپنے دفتری ٹیلی فون کو ذاتی مقاصد کے لیے استعمال مت کیجیے۔ آپ کی ٹیلی فون کی گفتگو دوسرے ساتھیوں کے کام کو متاثر کرتی ہے۔ آپ کی بلند آواز، آپ کے تھقبے اور آپ کے لطیفہ دفتر کے ماحول کو متاثر کرتے ہیں۔

□ اپنے موبائل فون کو عموماً وائبریشن پر رکھیں کہ اس کی آوازیں اور اس کی گھنٹیاں دوسرے افراد کے کاموں کو متاثر کرتی ہیں۔ گو کہ موبائل فون پر اخراجات آپ کے اپنے ہوتے ہیں مگر اس کا استعمال دفتر کے اوقات اور کام کو متاثر کرتا ہے۔ آپ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے گفتگو کے اوقات متعین کر لیں جیسے لُنج سے پہلے یا بعد میں یا دفتری اوقات کے بعد۔ اس انداز سے آپ یکسوئی کے ساتھ اپنا کام کر سکیں گے۔

□ اپنے موبائل فون کی میسج سروس یقیناً آپ کو لطف اندوز ہونے کا موقع دیتی ہے مگر یہ بھی کام کے دوران بار بار موبائل فون کی اسکرین کو پڑھنا آپ کے کام کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے بھی اوقات باندھ لیجیے۔ میسج پڑھ کر فوراً ہی فارورڈ کرنے کی عادت سے احتراز کیجیے۔ یہ کام آپ سفر کے دوران یا دفتر کے اوقات کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔

□ اس طرح اگر آپ کے پاس کمپیوٹر ہے تو کمپیوٹر گیمرز اور انٹرنیٹ براؤزنگ پر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ اس لیے کہ یہ ایکسٹرانک نشتہ ہے اور اس کی وجہ سے آپ کا مستقبل متاثر ہوتا ہے۔

□ اپنے ادارے کے اوقات کے دوران اپنے ذاتی کاموں سے باہر نہ نکلیں۔ وہ دفاتر جو کہ معروف علاقوں میں واقع ہیں وہاں لوگوں کو اس بات کا موقع ملتا ہے کہ دفتری اوقات کے دوران ذاتی خریداری اور دیگر ذاتی مفاد کے کاموں کے لیے کچھ وقت نکال لیں اور اس انداز سے چند لمحات کا وقفہ گھنٹوں میں بدل جاتا ہے۔ اس عادت سے چھٹکارا پائیے اور ذاتی کام چھٹی کے دنوں میں یا شام کے اوقات میں کرنے کی کوشش کیجیے۔

□ دفتری اوقات کے ختم ہونے تک کام کرتے رہیں۔ بعض افراد بسوں کے شیڈول کی وجہ سے یا کئی اوقتم کے بہانے بنا کر دفتری اوقات کے ختم ہونے سے پہلے دفتر سے نکل جاتے ہیں۔ یہ عادت بھی آپ کے مستقبل کو متاثر کرے گی اس سے بچیں۔

□ کوئی آپ کو دیکھ رہا ہے۔

جب آپ دفتر میں نئے نئے جاتے ہیں تو آپ کا سپروائزر اور مینیجر آپ پر اور آپ کی مصروفیات پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج کل عموماً دفاتروں میں کلوز سرکٹ کیمرہ اور ٹی وی بھی لگے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعے آپ کی حرکات اور سکناٹ چیک ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ سب باتیں نوٹ بھی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے اپنے عقیدے کے مطابق ”اللہ دیکھ رہا ہے“ اور کراماً کاتبین ریکارڈ کر رہے ہیں۔

اور روز محشر حساب دینا ہے۔ یہ باتیں بھی پیش نظر رکھیں۔

□ اپنا کام اچھے اور بہتر طریقے سے کیجیے۔

اگر آپ میرٹ کی بنیاد پر ادارے میں آئے ہیں تو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے ادارے کے مالکان نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ آپ جس کام کے لیے منتخب کیے جا رہے ہیں اس کام کو کرنے کی آپ میں اہلیت اور صلاحیت موجود ہے۔ جب تک آپ ادارے سے وابستہ رہ کر ایمانداری، محنت اور قابلیت کے ساتھ کام کریں گے، آپ کی قدر ہوتی رہے گی اور جب آپ ادارے کو چھوڑ کر کہیں جا رہے ہوں گے تو غالباً مالکان ہے کہ نئے ادارے کے لوگ آپ کے موجودہ ادارے کے افراد سے رابطہ قائم کر کے آپ کے متعلق رائے طلب کریں۔ لہذا ضروری ہے کہ آپ اپنے کام کو اچھے طریقے سے کریں۔ اس سلسلے میں یہ امور پیش نظر رکھیں۔

□ جو بھی آپ کو کام دیا جاتا ہے آپ اس کام کو آپ کو دی گئی ہدایات کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔ اس کام کو آپ اپنی صلاحیت اور تعلیم کی بنیاد پر چیلنج نہ کریں اور فوراً ہی مشورے دے کر کام دینے والے کے لیے خطرہ مت بنیں۔ اپنے آپ پر کنٹرول کر کے کام کرنے کی کوشش کریں۔ جب آپ کو اس کام کا تجربہ ہو جائے تو پھر حقیقت کے ساتھ اور نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تجاویز دیجیے۔

□ کام کرنے میں جہاں رکاوٹ پیش آئے وہاں آپ رہنمائی اور مدد طلب کر سکتے ہیں۔ غلط کام کرنے یا کام نہ کرنے سے بہتر ہے کہ آپ اپنے باس یا متعلقہ ساتھی سے مدد حاصل کریں۔ جب ایک بار آپ کام سیکھ لیں تو پھر آپ خود کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کے کام کرنے کی رفتار تیز ہو سکے۔

□ ٹیم ورکر بننے کی کوشش کیجیے۔

عموماً یہ ہوتا ہے کہ اداروں میں آپ ٹیم کے ممبر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور آپ سب افراد کا اجتماعی کام کوئی ایک شکل اختیار کرتا ہے۔ ادارے نفع کمانے کے لیے ہوتے ہیں۔ آپ پر خرچ ہونے والی رقم ادارے کے نفع کمانے کا باعث ہونی چاہیے۔ آپ کو ادارے کے لیے کام کرنے والے ٹیم ورکر کی صلاحیت پیدا کرنی ہوگی۔ ٹیم اسپرٹ کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

□ مستعدی کے ساتھ کوالٹی کا کام کیجیے۔

بعض لوگوں میں کام کو تیزی کے ساتھ کرنے کی عادت ہوتی ہے اور اس سلسلے میں وہ کئی غلطیاں چھوڑ دیتے ہیں اور بعض اوقات یہ لحات کی غلطیاں دوسروں کے گھنٹے ضائع کرتی ہیں۔ یہ گھنٹے اس لیے ضائع ہوتے ہیں کہ اگر آپ کے کام کو آپ پر اعتماد کرتے ہوئے آگے بڑھا دیا گیا تو پھر اگلی رپورٹ اور ڈیٹا میں بھی یہ غلطیاں برقرار رہیں گی جس سے مجموعی رپورٹ خراب ہوگی اور آپ کے پاس اور پھر آپ کے لیے مشکل آئیگی۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ آپ اپنے کام کو مستعدی کے ساتھ ضرور کیجیے مگر کوالٹی کا کام ہو اور آپ اپنے کام کو خود چیک بھی کر لیں۔

□ اپنے حصہ سے زیادہ کام کر کے دیجیے۔

جب آپ کوئی خریداری کرتے ہیں اور دوکاندار آپکے مطلوبہ وزن سے چند گرام زیادہ وزن کی چیزیں آپکو ڈال دیتا ہے تو نہ صرف آپکو خوشی ہوتی ہے بلکہ آپ اسکی قدر بھی کرتے ہیں۔ اسی انداز سے ادارے میں کام کرتے ہوئے اپنے دیئے ہوئے کام سے کچھ بہتر اور کچھ زیادہ کام، حکمت اور نفسیات کا لحاظ کرتے ہوئے کریں گے تو اس بات کے امکانات ہیں کہ آپکی قدر ہوگی۔ مگر اتنے اسماٹ بھی مت بنیے کہ آپ دوسروں کے لیے خطرہ سمجھے جانے لگیں۔

□ جو کام دیا جائے اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

جو کام آپ کر رہے ہیں انہیں پایہ تکمیل تک پہنچائیے۔ یقیناً کام کے دوران کئی ایسے کام آئیں گے جو کہ آپ کو فوری طور پر کرنے ہوں گے مگر ان فوری اور توجہ طلب کاموں کو کر کے آپ فوراً اپنے کام کی طرف لوٹ آئیں اور اسے مکمل کرنے کی کوشش کریں۔

□ اپنے کام میں عزت محسوس کریں۔

جب آپ اپنا کام کریں تو خوشی کا اظہار کریں۔ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو روزگار بھی دیا اور کام کرنے اور کام ختم کرنے کی صلاحیت بھی دی۔ آپکے کاموں کا بخوبی انجام اور اچھے طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچنا آپ کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ نعمت ایک جنگلی جانور کی مانند ہے اسے آپ شکر کی زنجیروں سے باندھ کر رکھیں۔ آپ نے آج ایک کام مکمل کیا ہے یہ ایک قدم ہوا، اب آپ کے لیے چند

قدم اور بھی۔ بس آپ محنت کرتے رہیں اور اپنی منزل کی جانب بڑھتے رہیں۔

تیز تر ک گاڑن، منزل مادور نیست

□ اپنے علم، صلاحیت اور تجربے میں مسلسل اضافہ کرتے رہیں۔

اپنے نصب العین، مقاصد زندگی (Goals) اور مستقبل کے تقاضوں کو ساتھ رکھتے ہوئے اپنے علم، تکنیکی اور نظریاتی علم، دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق مطلوبہ صلاحیتوں اور اپنے موجودہ کام کرنے کی صلاحیتوں کو روز بروز اور بڑھانے کی کوشش کیجیے۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ اگر آپ شام کے اوقات میں تعلیم بھی حاصل کرنے لگیں تو اس بات کا امکان ہے کہ آپ کے علم، عمل اور تجربے میں مطابقت پیدا ہوگی۔ ادارے کی جانب سے فراہم کی جانے والی تربیت سے بھرپور فائدہ اٹھائیے۔

□ اپنے ادارے کے ساتھ مل کر آگے بڑھنا۔

عموماً ادارے کے مالکان مینجرز اور سپروائزرز آپ میں چند خوبیوں کے متلاشی ہوتے ہیں:

اداروں کے لیے مطلوبہ خوبیاں:

□ آپ اپنے اندر زبانی اور تحریری ہدایات کو سمجھنے اور ان پر صحیح طرح عمل کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

□ آپس میں اپنے ساتھیوں اور اپنے باس کے ساتھ مل کر کام کرنے اور باہمی تعاون کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

□ اپنے کام میں وہ کوشش اور تکنیکی قابلیت پیدا کیجیے کہ ادارے کے افراد آپ پر بھروسہ کرنے لگیں۔

□ کام کرنے کا جذبہ اور امنگ ہونی چاہیئے تاکہ ادارے کے افراد سمجھیں کہ آپ ادارے کے لیے مفید ہیں۔ آپ ہمیشہ پر عزم ہیں۔

□ آپ میں مزید کام سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہیئے تاکہ ادارے کے افراد آپ کو مزید کام دیں اور یہ سلسلہ آپ کی ترقی اور کامیابی کا باعث بنے اس انداز سے دیگر ساتھی بھی آپ کے ساتھ کام کرنا چاہیں گے۔

□ آپ اپنی گفتگو، اپنے عمل اور اپنے رویے سے وفادار ہوں اور وفادار محسوس کیے جائیں۔ ادارے کے متعلق برے الفاظ زبان سے نہ نکالیں۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔

- آپ ہر کام ایمانداری کے ساتھ کریں۔ دفتری اوقات میں خیانت نہ کریں۔
- آپ میں تنقید قبول کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے اور اسے آپ اپنی بہتری کے لیے استعمال کیجیے۔
- آپ کی ملازمت کی بقا کے لیے چند امور:

آپ جس ادارے سے وابستہ ہیں ان کے ساتھ رہتے ہوئے آپ اپنی بقا اور ترقی کی خاطر چند مقاصد متعین کیجیے تاکہ آپ عزت کے ساتھ ترقی کی جانب بڑھ سکیں۔ وہ مقاصد یہ ہونے چاہئیں:

وقت اور اس کی پابندی کا خیال رکھیں۔

جب آپ کو یہ پسند نہیں ہے کہ کسی نے آپ کے ساتھ کوئی وقت متعین کیا ہو اور وہ اس وقت پر آپ تک نہیں پہنچ سکا اور اسکے نتیجے میں آپ کو انتظار کی زحمت ہو۔ اسی انداز سے آپ جب بھی مقررہ وقت سے تاخیر سے پہنچے ہوں تو کسی نہ کسی کو ورنہ سسٹم اور اصولوں کو ضرور تکلیف پہنچتی ہے۔ لہذا اس بات کی کوشش کیجیے کہ نہ صرف وقت کی قدر کیجیے بلکہ وقت پر پہنچنے کی عادت ڈالیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجیے۔ ہمارے معاشرے میں تاخیر ایک فخر یہ علامت بن گئی ہے اس سے گریز کیجیے۔

احساس ذمہ داری کا ثبوت دیجیے۔

جو کام آپ کے ذمہ ہے اس کا آپ کو جواب دینا ہے۔ اس کام کو خوش اسلوبی اور احساس ذمہ داری سے کیجیے۔ کام اچھا ہو، علمی اور تکنیکی طور پر صحیح ہو، غلطیاں نہ ہوں، اچھی کوالٹی کا ہو اور مقررہ وقت میں ہو چکا ہو۔

ادارے کے لیے مفید بنیے۔

آپ پر ادارہ تنخواہ اور سہولیات کی صورت میں خرچ کر رہا ہے، جو کام آپ کو دیا جا رہا ہے یا جن لوگوں کا کام آپ کے ذمہ ہے وہ کام آپ اچھے اور فائدہ مند انداز میں کر کے دیں۔

اپنے علم میں اضافہ کرتے رہیں۔

جب آپ ملازمت کر رہے ہوں تو اپنی تعلیم اور تربیت کے دروازے بند مت کر دیجیے۔ یہ دروازے کھلنے کا وقت ہے کیونکہ عملی میدان میں آپ کو مزید تعلیم کی ضرورت ہوگی۔ تکنیکی علم کے حصول کے لیے

پارٹ ٹائم تعلیمی اداروں یا ہفتہ وار تعلیمی اداروں یا اوپن یونیورسٹی میں داخلہ لیں اس کے علاوہ کمپیوٹر، انٹر نیٹ اور متعلقہ سوفٹ ویئر کو چلانے کی تربیت حاصل کریں۔

ادارے کے گاہکوں کے ساتھ پسندیدہ رویہ رکھیے۔

بعض اوقات آپ اس کام پر متعین کیے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں ادارے سے وابستہ گاہک آپ سے براہ راست رابطہ کرتے ہیں۔ یا تو فون پر گفتگو کریں گے یا آپ سے ملاقات کریں گے یا آپ کو ای میل کریں گے یا پھر خط لکھیں گے۔ اس سلسلے میں آپ ٹیلی فون، گفتگو، ای میل اور خط و کتابت کے آداب ضرور سیکھ لیں اور ان گاہکوں سے اچھے انداز سے پیش آئیں۔

2.6 اپنے دفتر کے ساتھیوں کے ساتھ آپ کے معاملات

دفتر میں کام کرنے کے لیے اور کام لینے کے لیے اور دیگر افراد کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے چند خوبیاں درکار ہیں۔ افراد کے ساتھ مل کر رہنا اور مل کر کام کرنا بہت بڑی صلاحیت اور خوبی ہے۔ اس سلسلے میں ان باتوں کی طرف توجہ دیجیے:

دوستانہ انداز اپنائیے

یہ ضروری نہیں کہ آپ ہر ایک کو دوست بنائیں مگر آپ کا رویہ اور آپ کا انداز اس انداز کا ہو کہ آپ سے ملنے والا اور آپ کے ساتھ کام کرنے والا فرد آپ کے ساتھ مطمئن ہو اور آپ سے معاملات میں دوستانہ انداز محسوس کرے۔ ملاقات کے وقت نام لے کر سلام کرنا، مختصر الفاظ میں خیریت دریافت کرنا۔ شام کو اچھے انداز سے، مسکراتے ہوئے رخصت ہونا اور خدا حافظ کہنا۔ اچھی خواہشات کا اظہار اور دعائیہ کلمات آپ کے لیے نرم گوشہ پیدا کرتے ہیں۔

اصولوں پر کاربند رہیں اور دیگر افراد کے ساتھ ناانصافی نہ کریں

آپ انصاف کریں۔ انصاف دیں اور انصاف کی توقع رکھیں۔ دفتر میں ہونے والے کام کا کریڈٹ خواہ مخواہ اپنے سر نہ لیں۔ یہ انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس انداز سے افراد کی غلطیوں کو بھی غیر ضروری طور پر مت اچھا لیں۔

باہمی تعاون

آپ نے دیکھا ہو گا کہ آپریشن کی میز پر ڈاکٹر زاور پیرامیڈیکل اسٹاف، کس انداز سے باہمی تعاون سے کام کرتے ہیں۔ یقیناً یہ معاملہ انسان کی زندگی اور موت کا ہے مگر کام کا معاملہ زندگی اور موت کا نہیں ہوتا۔ البتہ یہ ادارے کی ترقی اور زوال کا معاملہ ضرور ہوتا ہے اس سلسلے میں آپ کو اور آپ کے دیگر ساتھیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی ضرورت ہے۔ شدت پسند اور غیر معاون افراد کا ادارے میں عموماً کوئی مستقبل نہیں ہوتا اور اگر ادارے میرٹ پر لوگوں کو لیتے ہیں تو یہ ان افراد کو نکالنے کا ایک جواز بن جاتا ہے۔

قابل اعتماد بنیے

باہمی تعاون کی ایک علامت یہ ہے کہ آپ بھروسے کے قابل ہوں اور آپ کی صلاحیتوں، کام اور ذہانت پر اعتماد کیا جاسکتا ہو۔ اگر آپ بھروسے اور اعتماد کے قابل نہیں تو پھر آپ کا باس آپ کی بجائے کام کسی اور دے گا۔

کام میں اور ادارے میں حوصلہ رکھیے

ڈھیلے ڈھالے پن سے دفتر میں مت رہیئے۔ کام کیجیے۔ کام کرنے کا جذبہ اور ادارے کے مقاصد حاصل کرنے کا حوصلہ رکھیے۔

اپنی عزت نفس کا خیال رکھیے۔

انسان اپنی قدر خود کر کے، اپنے اعمال اور افعال سے اپنی قدر کرواتا ہے۔ آپ عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے کام کیجیے۔ آپ کا لباس، انداز گفتگو اور معاملہ فہمی آپ کی عزت اور آپ کی قدر کروانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ زندگی کے معاملات میں اپنے آپ کو برامت کہیئے۔ آپ اربوں لوگوں سے بہتر ہیں۔ اپنی صلاحیتوں اور قوتوں پر اعتماد کیجیے اور آگے بڑھتے رہیئے۔

دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور عزت دیں

آپ دوسروں کے بارے میں اچھے کلمات کہیں گے تو یہ عادت آپ کی قدر بڑھائے گی۔ آپ کام

کے دوران دوسروں کا احترام کریں گے اور ان کی عزت نفس کا خیال رکھیں گے تو افراد آپ کی قدر کریں گے۔ اس سلسلے میں اپنے جذبات، احساسات اور غصہ پر کنٹرول حاصل کرنے کی تربیت حاصل کیجیے۔

وفا شعاری کا مظاہرہ کیجیے۔

آپ کے ساتھیوں کے معاملات اور ان کی رازداری کی چیزیں امانت کے طور پر ہیں ان کا خاص خیال رکھیے۔ دفتر میں بعض اوقات افراد اپنے ذاتی معاملات میں آپ کو رازدان بنا دیتے ہیں۔ یہ راز آپ کے پاس امانت ہیں انہیں دوسروں تک مت پھیلائیے ورنہ لوگوں کا آپ پر سے اعتماد اٹھ جائیگا۔

مستقل مزاجی۔

اپنے مزاج کی تربیت کیجیے اور شخصیت میں استحکام پیدا کیجیے۔ لوگوں کو سر پر ازمنت دیجیے اور مستقل مزاجی کے ساتھ رہیئے۔

معاملہ فہم اور ہمدرد رہیئے۔

معاملات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ افراد کی گفتگو سنیے، نسبتاً کم گفتگو کیجیے اور لوگوں کے معاملات میں ہمدرد رہیئے۔

2.7 ادارے کے افراد اور عام معاشرے میں

مسائل اور مشکلات سے کیسے پرہیز کیا جائے۔

آپ کا رویہ، آپ کی عادات، آپ کا انداز گفتگو باہم مل جل کر کام کرنا آپ کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔ کچھ لوگوں کا وجود افراد کے لیے باعث اطمینان ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا کردار افراد کے لیے تکلیف دہ۔ چند لوگوں سے خوشبو اور چند لوگوں سے چنگاریاں۔ اس وقت ان اشارات پر گفتگو کریں گے جن سے مسائل پیدا کرنے اور چنگاریاں پھیلانے والے افراد اپنی اصلاح کر سکیں گے۔ آپ کو خود اس بات کا جائزہ لینا ہو گا کہ آپ کس قسم کے فرد ہیں۔ جب آپ دفتر یا گروپ میں جاتے ہیں تو آپ کے باعث کیا صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ گروپ یا افراد کے درمیان آپ کا کردار معاون نہیں ہے تو پھر آپ کو اپنے آپ کو بہتر بنانے کی شعوری اور منصوبہ بندی کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے ورنہ یہ رویہ

آپ کے لیے ناکامی کا باعث ہوگا۔

اپنی غلطیوں کا اعتراف کیجیے۔

کچھ افراد اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس قسم کے رویہ کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ جب ان سے اس سلسلے میں گفتگو کی جاتی ہے تو دلائل کی لمبی فہرست رکھ دیتے ہیں۔ یہ رویہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کو چھپانے کے لیے غلطی مت کیجیے، سچ بولیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لیجیے۔ غلطی کا اعتراف آپ کی عزت اور آپ کے وقار میں اضافے کا باعث ہوگا اور آپ کا ضمیر مطمئن ہوگا۔

میری غلطی ہے، میں معافی چاہتا / چاہتی ہوں۔

دفتر ہو یا گھر یا خاندان یا کاروبار یا معاشرہ۔ جب غلطی ہو جائے تو اس کا زبانی یا تحریری طور پر اعتراف اور معذرت کے الفاظ اس غلطی کے منفی اور سخت اثرات کو زائل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ آپ کی غلطی کی نوعیت کیا تھی اور اس کا جسمانی یا جذباتی کتنا نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے مگر اعتراف اور معذرت کے الفاظ اور معافی کی درخواست یقیناً اس صورت حال کو سختی سے نکالنے میں مدد دیں گے۔

اوقات کی پابندی۔

اپنی زندگی میں وقت پر پہنچنے کی عادت ڈالیے۔ وقت پر پہنچنا ایقائے عہد ہے۔ آپ کی یہ عادت آپ کو ایک منظم فرد کے طور پر تسلیم کرائیگی۔ اگر آپ نے وقت کی پابندی نہ کی تو ادارہ اور معاشرہ آپ کو ایک لا پرواہ شخص کے طور پر تسلیم کرے گا۔ یقیناً ہمارے ملک میں ان اقدار میں کافی حد تک کمی ہو گئی ہے مگر اس کے باوجود جہاں ان اقدار کی پاسداری کی جاتی ہے وہاں صورت حال مختلف ہے اور ان افراد اور ان خاندانوں کا تصور / منہج بہت بلند ہوتا ہے۔

اپنے حصے کا کام ضرور کیجیے۔

آپ جب کوئی چیز خریدتے ہیں اور فروخت کرنے والا ترازو کے ایک پلڑے میں وزن رکھتا ہے اور دوسرے میں آپ کی مطلوبہ چیز۔ اگر مطلوبہ چیز وہ وزن سے زیادہ دیتا ہے تو آپ اس سے نہ صرف خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ذہنی طور سے آسندہ اس سے خریداری کرنے کا پروگرام بناتے ہیں۔ اور آپ

ایک خوشگوار تاثر لیکر جاتے ہیں۔ اگر وہی فرد آپ کو برابر کا وزن کر کے دیتا ہے تو آپ اسے ایمانداری تصور کرتے ہیں اور آپ کو اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہوتا۔ مگر جب صورت حال یوں ہو کہ آپ کی مطلوبہ چیز کا وزن کم ہو اور دوسرا پلڑا جھکا ہوا ہو تو آپ کو تکلیف ہوتی ہے، آپ عموماً اس وقت اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں اور واپس نہ آنے کا پروگرام بنا کر جاتے ہیں۔

گھر، دفتر، کاروبار، خاندان یا معاشرہ، ہر جگہ آپ سے آپ کا کام تعداد، مقدار اور کوالٹی کے حوالے سے مطلوب ہوتا ہے، اگر آپ نے اس سلسلے میں مطلوبہ کام نہیں کیا تو آپ کام چور، سست، کاہل اور بہانے باز کے طور پر تصور کیے جائیں گے۔ لہذا ہمیشہ اس بات کی کوشش کریں کہ آپ اپنے حصے کا، آپ سے متوقع اور آپ سے مطلوبہ کام کریں۔ یہ آپ کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔

دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیتیں پیدا کیجیے۔

آپ ایک کرسی تو تنہا اٹھا سکتے ہیں مگر ایک میز تنہا اٹھانا مشکل ہے۔ اس کام کے لیے آپ کو دوسروں کو ساتھ لے کر اور مل کر کام کرنے کی ضرورت ہوگی۔ مختلف کاموں کے لیے مل کر کام کرنے اور باہمی تعاون کے ذریعے کام کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

تنہا کام کرنے کا فن بھی سیکھیے۔

اسی انداز سے کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو جب ڈسکرپشن کے باعث آپ کو تنہا کرنے ہوتے ہیں۔ اس کام میں آپ اپنی استعداد کو بڑھائیں اور خود موثر ہونے کی کوشش کریں۔ کئی ایسے کام ہوتے ہیں جہاں آپ کو نہ تو دوسروں کی مدد مانگنی چاہیے نہ ہی دوسرے آپ کی مدد کریں گے۔ یہ وہ کام ہوتے ہیں جو آپ کی تعلیم اور قابلیت کے تقاضوں کے پیش نظر، آپ کے عہدے اور جاب کی مطلوبہ ضروریات کے مطابق ہیں۔ یہاں آپ اگر دوسروں کی مدد مانگنے لگے تو آپ کو بہت کچھ سننا پڑے گا۔

مطابقت - نئے حالات میں ڈھلنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

دور حاضر مسلسل تبدیلی کا نام ہے۔ ٹیکنالوجی اور کمیونیکیشن نے انقلاب برپا کیا ہوا ہے۔ آج کی آپ کی صلاحیت اور قابلیت ممکن ہے کل کام نہ آئے۔ آپ کے بعد والے افراد اور آپ سے کم عمر افراد آپ سے زیادہ قابل ہو کر آپ کے ساتھ آجائیں۔ یہ میدان مقابلہ کر کے گرانے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ٹیکنالوجی،

ٹولز اور ٹیکنیکس (Technology, Tools and Techniques) 3Ts میں اپنے آپ کو اپ ڈیٹ رکھنے کا اور دوسروں سے آگے بڑھنے کا نام ہے۔ یہ مقابلہ گرانے اور شکست دینے کا نہیں ہے بلکہ آگے بڑھنے کا ہے۔ آگے وہی بڑھتا ہے جس میں دماغ ہو، توانائی ہو اور چلنے کی صلاحیت ہو۔ جس انداز سے آپ کا vision ہو، آپ میں انرجی ہو اور آپ میں 3Ts کی صلاحیت ہو۔

ہدایات پر عمل کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

ہدایات کو سننا، انہیں تحریر کرنا، انہیں سمجھنا، ان کے مطابق کام کرنا اور کام کرنا ایک مشکل کام ہے اور اس میں آپکو تربیت کی بھی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے ہدایات پر صحیح طرح عمل نہ کیا تو پھر اس بات کا امکان ہے کہ آپ مطلوبہ کام کی بجائے کچھ اور کام کر جائیں پھر ماحول خراب ہو اور آپکے لینے دل شکنی کا اور آپ کے پاس کے لینے ناکامی کا باعث ہو۔

صحیح انداز سے ہدایات دینے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

لوگوں اور ساتھیوں کو ہدایات دینا، ان کو سمجھانا، لوگوں کو کام کرنے کا طریقہ سمجھانا اور کسی کو اپنے گھر کا راستہ سمجھانا، ایک مشکل کام ہے مگر تربیت اور تجربہ آپکی رہنمائی کرتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ دفتر کا ماحول سمجھیے اور اس کے کلچر کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ کام کی ہدایات دینے اور لوگوں کو کام کرنے کا طریقہ سمجھانے کا فن سیکھنے کی کوشش کیجیے۔

غیر سنجیدہ مذاق اور تضحیک آمیز رویے سے بچئیے۔

ہر انسان کی اپنی عزت نفس ہوتی ہے۔ انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے افراد اس کی عزت نفس کا احترام کریں۔ دفتروں میں اور عام معاشرے میں مختلف قسم کا مذاق اور تضحیک کی جاتی ہے انسان کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ ٹی وی پر آنے والے مزاحیہ پروگراموں کے باعث انسان غیر شعوری طور پر اس قسم کا مذاق کرنے لگتا ہے۔ اس مذاق میں بعض اوقات والدین کو جانوروں کی نسل سے ملا دیا جاتا ہے اور پھر یہی چیز انسان کے لیے غصے کا باعث اور باہمی جھگڑوں اور اختلافات کا باعث بنتی ہے۔ مسکراہٹ اور دفتری لطیفوں جن میں انسان کی عزت نفس کو تکلیف نہ پہنچتی ہو انہیں سننے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ لطائف بعض اوقات کام کو سمجھنے اور بوجھ ہلکا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔

حجت بازوں سے پرہیز کیجیے۔

دفتروں میں بعض اوقات سیاسی امور پر، بعض اوقات کھیلوں خاص کر کرکٹ کے معاملات پر اور بعض فلمی اداکاروں کی کارکردگی پر ایک لمبی بحث چلتی رہتی ہے۔ دلیل پر دلیل، حجت پر حجت اور پھر گروپ بازی۔ یہ رویہ آپ کے لیے، آپکی ٹیم کے لیے، آپکے ساتھ کام کرنے والوں کے لیے اور آپ کے ادارے کے لیے کسی بھی انداز سے مناسب نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ، ذہنی انتشار، دفتر کے کام کی خرابی اور آپکی کارکردگی میں کمی کا باعث ہو گا۔

ذاتیات پر حملوں سے پرہیز کیجیے۔

دفتری زندگی میں دوسروں کے متعلق بات چیت کرنا کئی افراد کا معمول ہوتا ہے۔ یہ لوگ دوسروں کی ذاتی زندگی کے متعلق خبریں نشر کرتے رہتے ہیں اور اپنے آپ کو اس سلسلے میں بہت ماہر اور میڈیا کا فرد تصور کرتے ہیں۔ جب کسی فرد کا منہج اس انداز سے خراب کیا جاتا ہے اور یہ بات جب متعلقہ فرد تک پہنچتی ہے تو اس سے اختلافات اور لڑائیاں جنم لیتی ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے افراد بالآخر بدنام ہو جاتے ہیں۔

دوسروں کو پریشان مت کیجیے۔

کچھ افراد دوسروں کو تکلیف پہنچا کر راحت حاصل کرتے ہیں۔ یہ ان کا وطیرہ بن جاتا ہے۔ یعنی اس انداز اور اسٹائل سے بات کرنا کہ سننے والا خوف زدہ ہو جائے یا پریشان ہو جائے۔ یہ ایک تکلیف دہ رویہ ہے۔ آپ اس شاخ کی مانند ہیں جس میں پھول بھی لگے ہوئے ہیں اور کانٹے بھی۔ یقیناً آپ میں اس بات کی صلاحیت ہے کہ آپ پھولوں کے ذریعے راحت اور خوشبو پہنچائیں اور اس بات کی بھی صلاحیت ہے کہ کانٹوں کے ذریعے دوسروں کو زخم دے سکیں اور کپڑے پھاڑ سکیں۔ یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ دونوں کاموں میں آپ کی دنیا اور آپکی آخرت کے لیے بہتر کام کونسا ہے اس کا انتخاب آپکو کرنا ہے۔

ذاتی نوعیت کے سوالات سے احتراز کیجیے۔

بعض اوقات انسان کے لباس اور بالوں کی الجھنوں سے آپ اس کے گھر کیلئے معاملات کا اندازہ لگا سکتے ہیں مگر ذاتی سوالات پوچھ کر اسے کریدنے کی کوشش مت کیجیے۔ البتہ اگر وہ آپ کے ساتھ اپنے معاملات کی مشاورت کرتا ہے تو پھر آپ ایک رازدان کی حیثیت سے اس کی معاونت کر سکتے ہیں۔

ادارے کے اتنا شجاعت کا احترام کیجیے۔

آپ جس ادارے سے وابستہ ہیں اس کا فرنیچر، اس کے آلات اور اسکی مشینری، اسکی اسٹیشنری اور کمپیوٹر اور اس کمپنی کا پانا نام اور برانڈ سب قابل احترام ہیں۔ اگر آپ چیزوں کا احترام اور حفاظت کریں گے تو پھر معاشرے کے دوسرے افراد آپ کی ذاتی چیزوں کا بھی احترام کریں گے۔

اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیے۔

کام کے دوران، کام کی الجھنوں کے باعث، اپنی نااہلیت کے باعث اور دیگر افراد کے رویے کے باعث آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس تکلیف کو برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے اور تکلیف کے باعث اپنے جذبات میں بے قابو ہو کر غصے میں مت آئیے۔ اپنے آپ کو کنٹرول کیجیے۔ سوار اپنی سواری کا ہینڈل اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ آپ اپنے جذبات کے ہینڈل کو اپنے ہاتھ میں رکھیں اور صورت حال سے وقت لے کر نمٹنے کی کوشش کیجیے۔ غصہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔ غصہ کرنے والے افراد اداروں میں زیادہ عرصہ نہیں چل سکتے۔ ان کا غصہ، ان کا لال اور پیلا رنگ ان کی وجہ شہرت بن جاتا ہے۔ اس قسم کی شہرت مت حاصل کریں۔

مفاہمت کا طریقہ اپنائیے۔

ہم جس ملک میں رہتے ہیں وہاں کے سیاست دان اور صاحب اقتدار لوگ اپنی موچھوں پر تباہ دینے والے لوگ ہیں۔ انسانیت اور اخلاقیات سے عاری یہ مفاد پرست لوگ اپنی انا کی خاطر پورے ملک کو ڈبو دیتے ہیں اور انسانوں کا خون کر دیتے ہیں۔ ان کے اس مزاج کے باعث اور انہی کو پسند کرنے والے، تعلقات رکھنے والے افراد دفاتر میں بھی ہوتے ہیں اور پھر یہی مزاج دفاتر میں بھی ہوتا ہے۔ اپنی انا کی جنگ، اپنی بات پر اڑے رہنا، اپنے فیصلے کو حتمی سمجھنا اور اس میں کوئی لچک پیدا نہ کرنا دفتری زندگی کے لیے اور اداروں کے لیے ایک مشکل مرحلہ ہے۔ اس صورت حال سے نمٹنے کا آسان طریقہ مفاہمت کا ہے اور اسی انداز سے دفتری زندگی میں بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں۔ آپ پھل دار درخت کی ٹہنی کی مانند ہیں جس ٹہنی میں پھل ہوں وہ جھکی ہوئی نظر آتی ہے۔ کرکٹ کی دنیا میں آج تک کسی بھی کھلاڑی نے چھکا اچھل کر نہیں لگایا بلکہ ہمیشہ چھکا جھک کر ہی لگایا اور یہ ہے بھی سائنٹیفک وجہ۔ اس انداز سے کامیاب افراد کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ بعض معاملات میں، بعض امور میں اور بعض فیصلوں میں اپنی رائے کی قربانی بھی

دیتے ہیں، یہی چیز دوسروں کے لیے باعث مثال بنتی ہے اور دونوں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس رویے کے باعث ادارے کامیاب ہوتے ہیں اور کاروبار ترقی کرتا ہے۔ مفاہمت کا طریقہ اپنانے کے لیے چند اشارات پیش نظر رکھیں:

- دوسرے فرد کا نقطہ نظر سننے کی کوشش کیجیے۔
- دوسرے فرد کے نقطہ نظر پر غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔
- اپنے نقطہ نظر کے حوالے سے حقائق سامنے رکھیں۔
- ان نقطہ ہائے نظر سے پرہیز کیجیے جو کہ حقائق پر مشتمل نہ ہوں۔
- صورت حال سے حکمت، عزت نفس اور احترام کے ساتھ نمٹیں۔
- اس بات کا فیصلہ کریں کہ آپ کے رویے اور نقطہ نظر میں کس قسم کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

اس صورت حال میں آپ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کریں۔ افراد کو کہنے اور سمجھنے کا موقع دیں، غصہ اور واک آؤٹ سے پرہیز کریں۔ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات جس چوراہے پر یا جس گلی میں ٹریفک جام ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں آپ خود ہی مسئلہ کا ایک حل نکالتے ہیں۔ آپ ایک قربانی دیتے ہیں۔ آپ خود ہی اپنی گاڑی کو ریورس گیرز Reverse gear لگا دیتے ہیں۔ آپ کو دیکھتے ہوئے دوسرے لوگ بھی یہ قربانی دیتے ہیں اور بالآخر سب کے لیے راستہ کھل جاتا ہے۔ ریورس گیرز گاڑی کا ایک سٹم ہے، ضرورت کے وقت اس کو لگانے سے گاڑی کی قیمت کم نہیں ہوتی، گاڑی کی قدر بڑھتی ہے۔ گاڑی چلانے والے کو لوگ مسکرا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر شکر یہ ادا کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ بعض اوقات سہولت، آسانی اور کشادگی کے لیے اس چیز کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

ماخذ۔ شاہراہ زندگی پر کامیابی کا سفر، محمد بشیر جمہ، ٹائم مینجمنٹ کلب، کراچی

2.8 اپنے دفتر کو کیسے منظم کریں

- آپ کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ آپ منظم بھی ہوں اور منظم نظر بھی آئیں
- دفتری زندگی میں کاغذات کثرت سے جمع ہو جاتے ہیں اور ان کی موجودگی پریشان کن ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک الماری لی جائے یا کاغذات کو ترتیب سے رکھنے والے فولڈرز کا آمد ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپنے کاغذات کو منظم کر لیں اور جو غیر ضروری ہیں انہیں ضائع کر دیں اور

- جن کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے انہیں اپنے کاغذات کے بنائے گے پارکنگ لاٹ میں رکھ دیں۔
- اپنی میز سے غیر ضروری چیزوں کو ہٹادیں اور ہر چیز کے لیے ایک ایک جگہ بنا دیں اور ہر چیز اپنی جگہ پر رکھنے کی عادت ڈالیں
- اپنی میز پر وہ تمام چیزیں جمع کر لیں جن کی آپ کو کام کے دوران ضرورت ہوتی ہے
- اپنی میز کی درازوں کی ترتیب کا جائزہ لیں اور جو چیزیں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ہیں انہیں پہلی دراز میں رکھ لیں
- اپنے اوقات کو منظم کرنے کے لیے کوئی ڈائری رکھیے یا کیلنڈر کا استعمال کریں اور آپ کے لیے ممکن ہے تو دور جدید کے آلات مثلاً پلاننرز، پی ڈی اے یا لپ ٹاپ اور اسمارٹ فون کا بھر پور استعمال کریں اور انہیں سکاٹی ڈرائیو (Sky Drive) کے ذریعے محفوظ بھی کرتے رہیں۔
- ٹیکنالوجی کے اس دور میں تاروں کی بھرمار ہو گئی ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف الجھن ہوتی ہے بلکہ وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ان تاروں کو آپ تھیلیوں میں ڈال کر رکھیں ورنہ ان کو کسی بھی انداز سے کلپ کر لیں یا ربڑ رنگ سے باندھ لیں۔
- اپنے دفتر کے لے آؤٹ کو اس انداز سے بنائیں کہ آپ کو کام کرنے میں آسانی ہو

2.9 یومیہ کرنے کے کاموں کی فہرست

انگریزی میں اسے To Do List کہتے ہیں۔ اس فہرست کے ذریعہ آپ اپنے روزانہ کے کرنے کے کاموں کو تحریر کرتے ہیں اور پھر ترجیحات متعین کر کے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند تجاویز یہ ہیں

- یہ چھوٹے کارڈز بھی ہو سکتے ہیں یا نوٹ بک بھی یا پاکٹ ڈائری بھی۔ دور حاضر میں ٹیکنالوجی کے استعمال سے آپ اپنے کمپیوٹر یا موبائل فون کو بھی استعمال کر سکتے ہیں
- جب آپ اس فہرست کو استعمال کریں تو وہ سارا دن آپ کی نظروں کے سامنے ہونی چاہیے
- یہ فہرست روزانہ شام کو بھی اگلے دن کے لیے تیار کی جاسکتی ورنہ کم از کم روزانہ صبح کو کام شروع کرنے سے پہلے تیار کر لینا چاہیے
- اس فہرست میں وہی کام ہوں جو آپ آج کے دن کرنا چاہتے ہیں۔ اس فہرست میں پورے ہفتے

- کے کام لکھ کر آپ اپنے آپ کو پریشان کر دیں گے
- اہم ترین کاموں کو سرفہرست رکھیں ورنہ ترجیحات کے اشارات بنا لیں یا اردو کے الف، ب، ج یا انگریزی کے اے، بی، سی وغیرہ استعمال کر لیں
- اس دوران آپ کے ذہن میں مختلف خیالات بھی آتے رہیں گے جس کے لیے آپ کے پاس نوٹ کرنے کے لیے جگہ ہونی چاہیے
- اپنے ممنوعات کی بھی فہرست بنا لیں یعنی وہ کام جن کو آپ دن میں نہیں کریں گے جیسے سوشل میڈیا کے کام اور رابطے۔ یہ کام آپ دفتری اوقات میں نہیں کریں گے بلکہ ان کا بھی ایک وقت معین ہو گا جس میں آپ یہ کام بھی کر کے نکل جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جس میں آپ ڈوب جاتے ہیں اور آسانی کے ساتھ نکل نہیں سکتے۔ جس انداز سے کرنے کے کاموں کی فہرست بنتی ہے اسی جذبہ کے ساتھ نہ کرنے کے کاموں کی بھی فہرست بنائیں اور اس پر مستقل مزاجی کے ساتھ عمل کریں
- اتنے کاموں کی فہرست بنائیں جو آپ کر سکتے ہیں۔ انہیں ترجیحات اور ترتیب کے ساتھ کرنے کی کوشش کریں تاکہ شام کو آپ کو اپنی کارکردگی کا احساس ہو۔
- جب آپ فہرست کے کاموں میں سے کوئی کام ختم کر لیں تو اس پر نشان لگا لیں پھر تو آپ کا حق بتا ہے کہ آپ ہلکا سے بریک لے لیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ بریک آپ ایک کام ختم ہونے کے بعد لیں۔ اگر کام کے دوران وقفے لینے شروع کر دیے تو آپ کے کام عموماً ادھورے رہ جائیں گے۔
- جب آپ کوئی کام نہ کر سکیں تو اسے اگلے دن کی فہرست میں ڈال دیں۔
- ہمیشہ دفتر وقت سے پہلے پہنچنے کی کوشش کریں دفتری اوقات پہنچنے اور نکلنے کے لیے نہیں بلکہ کام شروع کرنے اور ختم کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ آپ وقت سے پہلے پہنچیں اور اپنی فہرست کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے دن کی منصوبہ بندی کریں
- جب فہرست بنائیں تو اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے بھی جنگ بدر کے شروع ہونے سے پہلے میدان بدر میں اپنی انگلی مبارک سے چند لکیریں کھینچی تھیں جن کے بارے میں ماہرین جنگ نے لکھا ہے کہ اسلام کے لیڈر جنگ شروع کرنے سے پہلے جنگ کی

تیار کر رہے تھے۔ اگر آپ استنباط لیں تو آپ اپنی یومیہ فہرست بنا کر نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کر رہے ہیں

□ اپنے دن کی ابتدا میں یہ دعا پڑھا کریں۔۔۔ اے اللہ ہمارے آج کے دن کے پہلے حصے کو ہمارے کاموں کی درستگی، درمیانے حصے کو بہبودی اور آخری حصے کو کامرانی بنا دے

2.10 کام کے دوران مطلوبہ صلاحیتیں

کام کے دوران کامیابی کے لیے چند مطلوبہ صلاحیتوں کی ضرورت ہے۔ ان میں اہم ترین یہ ہیں

□ کمیونی کیشن یعنی زبانی اور تحریری بیان کی مہارت۔ اس کی کاروباری اور دفتری زندگی میں بڑی اہمیت ہے خاص کر جب آپ پرائیوٹ اداروں میں کام کرتے ہیں یا بین الاقوامی معیار کے اداروں میں کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس صلاحیت کے عناصر یہ ہیں

□ سمجھ کر پڑھنے کی صلاحیت

□ تحریری طور پر اپنے خیالات اور نقطہ نظر، بیان کرنے کی صلاحیت

□ بات کرنے کا وہ سلیقہ جسے مقابل یا دوسرے لوگ سمجھ سکیں

□ متحرک طریقے سے سننے کی صلاحیت

□ ناقدانہ انداز سے مشاہدہ کرنے کی صلاحیت

□ باہمی رابطے یا انٹرنیشنل صلاحیتیں

□ دوسروں کی رہنمائی کی صلاحیت

□ باہمی اختلافات کو سمجھنے اور مذاکرات کے ذریعے انہیں حل کرنے کی صلاحیت

□ نمائندگی کرنے اور اپنی بات متاثر کن انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت

□ ایک دوسرے سے تعاون کرنے کی صلاحیت

□ فیصلہ کرنے کی صلاحیت

□ مسائل کو سمجھنے کی اور ان کو گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی صلاحیت

□ مسائل کو حل کرنے اور ان پر فیصلہ کرنے کی صلاحیت

□ اس صورت حال میں احسن طریقے سے فیصلہ کرنے کی صلاحیت

- زندگی بھر کام آنے والی صلاحیتیں
- ذاتی طور پر بقا اور ترقی کے لیے سیکھنے کی ذمہ داری کی صلاحیت
- جو کچھ سیکھا ہے اسے ظاہر کرنے اور اس کا جائزہ لینے کی صلاحیت
- تحقیق کے ذریعے سیکھنے کی صلاحیت
- دور جدید کی معلوماتی اور رابطے کی ٹیکنالوجی کے استعمال کی صلاحیت

اپنے ادارے کے ذریعے ان صلاحیتوں کو دفتری اوقات میں یا تعطیلات کے دنوں میں یا گھر کے اوقات میں سیکھنے کی کوشش کیجیے۔

2.11 تحریک دینے والے اقدامات

ہم حقیقتاً یہ چاہتے ہیں کہ لوگ اپنے آپ کو خود تحریک دیں۔ لوگ خود اپنی مرضی سے کام کریں۔ یہ تحریک لافانی ہوتی ہے۔

یاد رکھیں! یقین سب سے بڑا تحریک دینے والا ہے۔ ہمیں اپنے اندر یہ یقین راسخ کرنا ہے کہ ہم اپنے اعمال و افعال اور رویوں کے ذمہ دار ہیں۔ جب لوگ ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں تب ہر چیز درست ہو جاتی ہے۔ معیار (کوالٹی)، پیداواریت (Productivity)، تعلقات اور اجتماعی کام (Teamwork)۔

دوسروں کو تحریک دینے والے چند اقدامات یہ ہیں:

- انہیں تسلیم کرو۔
- ان کا احترام کرو۔
- کام کو دلچسپ بنا دو۔
- اچھے سامع (سننے والا) Listener بنو۔
- مقاصد و اہداف کا تعین کرنے کے عمل کی حوصلہ افزائی کرو۔
- ترقی کے مواقع مہیا کرو۔
- انہیں تربیت دلو اور۔

- انہیں چیلنج دو۔
- ان کی مدد کرو لیکن جو کام انہیں اپنے لیے خود کرنا چاہیے وہ کام مت کرو۔

نتیجہ

لوگ تمہاری نہیں اپنی وجوہات کے تحت کام کرتے ہیں۔ اس کی وضاحت رالف والڈو ایمرسن کی کہانی سے ہوتی ہے۔ وہ اور اس کا بیٹا ایک بچھڑے کو باڑے میں بند کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ اڑا ہوا تھا۔ دونوں تھک گئے۔ ایک لڑکی قریب سے گزری۔ اس نے کہا وہ بچھڑے کو باڑے میں لے جاسکتی ہے۔ اس نے اپنی انگلی بچھڑے کے منہ میں ڈال دی۔ بچھڑا اس کی انگلی چوسنے لگا اور اس کے پیچھے پیچھے باڑے میں داخل ہو گیا۔

ایکشن پلان

- تربیت کے ذریعے فخر کا احساس پیدا کرو۔
- اچھی کارکردگی پر انعام دو۔
- واضح مقاصد کا تعین کرو۔
- اعلیٰ توقعات دو۔
- واضح اہداف کا تعین کرو۔
- لوگوں کو اپنی بڑی تصویر کا حصہ بناؤ۔
- دوسروں کی ضرورتوں کا تجزیہ کرو۔
- ایک مثبت نمونہ بنو۔
- دوسروں میں عزت نئس ابھارو۔

2.12 دفتری زندگی اور دفتری سیاست میں بقا کی کوشش

دفتری زندگی میں بقا بعض افراد کے لیے مسئلہ بن جاتا ہے اس کی وجہ دفتری سیاست ہے جس میں بعض اوقات انسان کے لیے کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات انسان کی عزت نئس کو اس بری طرح ٹھیس پہنچائی جاتی ہے کہ انسان اپنی ملازمت چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے یا وہ ذہنی تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس

سلسلے میں چند امور غور طلب ہیں۔

- دفتر کی سیاسی ہواؤں کو سنبھلنا یا جواب دینے کا معاملہ آپ کی صوابدید پر ہے۔ اس سلسلے میں آپ کو ہشیار اور باہمت رہنا پڑے گا۔ لوگوں کی چالوں اور مکاریوں سے گھبرانے کی بجائے آپ کو صبر اور مستقل مزاجی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔
- دفتری سیاست کے دوران آپ کو آپ کے ادارے کے کاروباری مقاصد کو پیش نظر رکھنا ہوگا اور اس سیاسی طوفان کے دوران اگر آپ نے اپنے ادارے کے مقاصد کی خاطر کڑوی گولی کھالی تو یہ آپ کی بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ شروع کے دنوں میں اس بات کی بڑی کوشش ہوتی ہے کہ آپ کی توہین کر کے آپ کو ناکام کر دیا جائے۔
- آپ اپنی صلاحیتوں اور دائرہ کار کی قوت کے ذریعے اپنی مقدور بھر کوشش کریں کہ آپ اس سیاسی طوفان سے گزر جائیں اور ادارے کی بھلائی کے لیے آپ جو بھی کر سکتے ہیں آپ کر لیں۔
- دفتری زندگی میں عموماً کئی گروپ بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی سیاسی کشمکش میں آپ کا کام اور کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ بہتر ہے اس سیاسی کشمکش میں آپ اپنے کام سے کام رکھیں اور کسی گروہ یا پارٹی کا حصہ نہ بنیں۔
- دفتری زندگی میں کام کے دوران جو صورت حال پیدا ہو اسے آپ اپنی ذات پر نہ لیں بلکہ اپنے ہمدردوں اور دوستوں کے نیٹ ورک سے بھرپور استفادہ کریں۔ آپ کی ترقی کی راہ میں خود آپ کے اپنے ساتھی رکاوٹ بنتے ہیں اور آپ کے افسر کے ساتھ وہ معاملات طے کرتے ہیں جس سے آپ کا افسر آپ کی ترقی کے لیے نامزدگی میں مشکلات محسوس کرتا ہے۔ بہر صورت آپ کی آپ کا نیٹ ورک ہی معاونت کر سکتا ہے۔
- اپنی بات سمجھانے سے پہلے اس بات کی کوشش کریں کہ آپ لوگوں کی بات سمجھ سکیں۔ اس طرح آپ کے دفتری افراد سے روابط اچھے ہو جائیں گے اور افراد محسوس کریں گے کہ آپ ان کی بات سمجھ گئے ہیں۔
- آپ کا انداز اور رویہ ایسا ہو کہ لوگ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے ہوئے اپنے آپ کو جیتا ہوا محسوس کریں جبکہ آپ بھی جیتے ہوئے ہوں۔ یہ اکرام شخصیت اور عزت نفس کی نفسیات کا معاملہ ہے۔ اسے انگریزی میں ون ون (win win) کہتے ہیں۔ آپ کے پاس سے جب بھی کوئی اٹھ کر

- جائے تو اسے محسوس ہو کہ اس کے آپ سے مذاکرات کامیاب ہوئے ہیں۔
- دفتر کے افراد کے ساتھ آپ کا رویہ بھی پر امن ہو اور آپ بھی ان حرکتوں سے دور رہیں جو کہ آپ کو سیاسی دنگل میں لے آئیں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پروفیشنل تعلقات رکھیں
 - دفتر میں بعض اوقات لوگ آپ کو دفتر کے راز بتاتے ہیں۔ یہ معاملہ یا تو اعتماد کے باعث ہوتا ہے یا ایک سیاسی چال۔ آپ اتنے پر اعتماد ہوں کہ وہ راز صرف اور صرف آپ کی حد تک رہیں اور آپ دوسروں تک وہ باتیں پہنچانے کا ذریعہ نہ بنیں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ سیاسی جنگل میں داخل ہو جائیں گے اور کبھی نہ کبھی شکار بن سکتے ہیں
 - دفتر کے ساتھیوں کے ساتھ ہر دلعزیز بننے کے لیے ضروری ہے کہ آپ ان کے لیے مددگار ثابت ہوں۔ یہ چیز اپنی گاڑی میں لفٹ دینے کے علاوہ کسی مشکل صورت حال میں مشاورت بھی ہو سکتی ہے۔
 - دفتری گفتگو جس میں افراد اور ان کی صورت حال بطور مذاق زیر بحث ہو اس سے پرہیز کریں کہ یہ مذہب کے بھی خلاف ہے اور انسانی جذبات کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے۔ ایسے موقع پر آپ کوشش کریں کہ موضوع تبدیل ہو جائے۔
 - اپنے افسر کے متعلق کہانیوں اور کہاتوں کے دورانیے سے اپنے آپ کو دور رکھیں
 - اپنے معاملات اور مسائل جن پر آپ گفتگو کر چکے ہیں اسے آپ ضبط تحریر میں لے آئیں چاہے وہ نوٹس کی صورت ہو یا ایمیل کے ذریعے۔
 - اپنے کام میں مہارت رکھیں اور اپنی تکنیکی صلاحیتوں کو جلا دینے کی کوشش کرتے رہیں۔ محنت، دیانت اور ہشیاری کے ساتھ اپنا کام کرتے رہیں۔ اپنے افسر کے دیئے گئے ٹارگٹ پورے کرتے رہیں تاکہ اس کا اعتماد آپ پر برقرار رہے۔
 - جب بھی کوئی اچھا کام کر کے لائے اس کا کرڈٹ آپ اس کو ضرور دیں خود اس کی ٹوپی پہننے کی کوشش مت کریں ورنہ آپ کے خلاف رفتہ رفتہ محاذ بن جائے گا۔

2.13 ملازمت میں کامیابی کے لیے چند لوازمات

دفتری زندگی میں کامیابی کے لیے آپ کو ان باتوں پر عمل کرنا ہو گا

- اپنے کام کے شیڈول پر باقاعدگی سے عمل کرتے رہیں
- ہمیشہ دفتر وقت پر یا وقت سے پہلے پہنچنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ ٹرانسپورٹ کے متبادل انتظام کا اہتمام کریں
- اپنی نئی ملازمت کے ابتدائی چند مہینوں میں اس بات کی کوشش کریں کہ آپ کام سے چھٹیاں نہ کریں تاکہ آپ کے افسر کو اس بات کا احساس ہو کہ آپ پر اعتماد کیا جاسکتا ہے
- اگر کبھی یہ صورت حال ہو کہ آپ کو دفتر جانے میں دیر ہو سکتی ہو تو اپنے افسر کو فوری طور پر اطلاع دے دیں
- کام کے دوران معمول کے وقفوں کے دوران آپ وقت پر وقفہ کریں اور وقت پر ہی واپس آجائیں۔ اس پابندی سے آپ کے افسر کو اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کب واپس آئیں گے
- ادارے کو قواعد و ضوابط سے واقفیت حاصل کریں اور ان ضوابط پر عمل بھی کریں
- ادارے کے قواعد و ضوابط کا مطالعہ کریں اور اہم و ضروری نکات کو ذہن نشین کر لیں
- اگر آپ کو اس سلسلے میں معلومات نہیں ہیں تو اپنے متعلقہ افسر سے معلومات کے ذرائع حاصل کریں
- ادارے کی اخلاقیات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور ان کاروائیوں سے گریز کریں جن کے باعث آپ پر انگلیاں اٹھ سکتی ہیں
- اگر کام کے دوران آپ کسی بھی قسم کے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے متعلقہ افسر سے رابطہ کریں
- لباس کے معاملات
- اپنے ادارے کے کلچر کو دیکھ کر معلومات حاصل کریں کہ یہاں کس قسم کا لباس قابل قبول ہوگا
- آپ کو اپنی تہذیبی اقدار کے باعث لباس کے سلسلے میں مشکل پیش آسکتی ہیں مگر آپ اپنی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر اس معاملہ کو حل کر سکتے ہیں۔ ٹکراؤ کی بجائے مفاہمت کا راستہ اختیار کریں
- لباس کے معاملے میں تہذیب اور شانستگی کا خاص خیال رکھیں۔ خواتین میک اپ اور خوشبوئیات کے باعث پرکشش بننے سے احتراز کریں
- اپنے آپ کو لباس کے ذریعے اہل اور پروفیشنل ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ چھچھور پن کا

مظاہرہ نہ ہو۔

- اپنے آپ کو اہل، قابل اور پروفیشنل ظاہر بھی کریں اور ثابت بھی کریں
- کام کی اخلاقیات کے معاملے میں اپنی شخصیت میں نظم و ضبط اور توازن پیدا کریں
- اپنے رویہ سے اس بات کو ثابت کریں کہ آپ کام کے اہل ہیں اور آپ کو آپ کے کام میں ٹکرانی کی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔
- کام خوب کریں اور کام کو احسن طریقے سے کریں۔ اس میں اپنے کمال کا مظاہرہ بھی کریں
- رابطے کی صلاحیت کو اجاگر کریں۔ واضح انداز سے گفتگو کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔
- کام کے ماحول کے لحاظ سے الفاظ اور لہجے کو استعمال کریں
- طہریہ انداز سے گریز کریں
- نچلے درجے کی زبان اور محاوروں سے گریز کریں۔ ٹی وی یا مزاحیہ پروگراموں کے ڈانلاگ استعمال نہ کریں۔ کام کے دوران آپ کا ادارے کے کسٹمرز سے بھی رابطہ ہوتا ہے اور آپ اپنے ادارے کے نمائندے بھی ہوتے ہیں۔
- آپ کی تحریر بھی واضح ہونی چاہیے اور غلطیوں سے پاک ہونی چاہیے۔ گرامر کی غلطیوں سے بھی بچنے کی کوشش کریں
- اپنی سننے کی صلاحیت کو بہتر کریں اور اپنے مقابل کی بات سننے کا فن سیکھیں
- اپنی آنکھوں کے رابطہ کو گفتگو کے دوران منقطع نہ کریں۔ آنکھوں کے رابطہ سے ظاہر ہو گا کہ آپ بات توجہ سے سن رہے ہیں
- اپنے رویے اور مزاج میں لچک پیدا کیجیے اور صورت حال کے مطابق اپنے انداز اور رویہ کو بدلنے کی صلاحیت پیدا کیجیے
- اپنے وقت کو بہتر طور پر استعمال کرنے کی کوشش کیجیے
- آپ کا امتحان اس بات میں ہے کہ آپ اپنے وقت کو کس انداز سے استعمال کرتے ہیں اور مطلوبہ نتائج کس انداز سے حاصل کرتے ہیں۔
- جب آپ کے پاس کام ہو یا کوئی کسٹمر مدد کے لئے آیا ہو اس وقت آپ گپ شپ سے گریز کریں
- اپنے کام اور پروجیکٹ پر کام کریں، ہمت کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کریں اس سے آپ

میں آگے بڑھنے کی صلاحیت پیدا ہوگی

- اپنی ذات کے اندر اعتماد پیدا کریں اور اپنے خیالات اور تجاویز کو بہتر طریقے سے پیش کرنے کی کوشش کریں۔ یہ انداز آپ کی ترقی اور کامیابی کا باعث ہوگا
- اپنی ذاتی زندگی یا نجی زندگی کو کام کے ساتھ نہ ملائیں۔ دفتر میں رہتے ہوئے ذاتی فون نہ کریں۔ ذاتی کاموں کے لیے دفتر کی اسٹیشنری اور وسائل استعمال نہ کریں۔ یہ بد اخلاقی اور خیانت میں شمار ہوگی
- دفتر کے اوقات میں سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذاتی استعمال سے بھی گریز کریں اور یہ چوری کی تعریف میں آتا ہے
- سنگریٹ کے ذریعے دل جلانے، پان کے ذریعے گفتگو میں معذور بننے اور نسوار کے ذریعے بدبو کا باعث نہ بنیں

□ افراد کار کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا کریں

- گاڑی چاروں پہیوں کے مل کر چلنے سے چلتی ہے۔ یہ گاڑی کا ٹیم ورک ہے۔ اسی انداز سے اداروں کے اندر افراد ایک منظم طریقے سے کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو تسلیم کرتے ہوئے، احترام کرتے ہوئے اور معاونت کرتے ہوئے کام کرتے ہیں۔ اس انداز کو ٹیم ورک کہتے ہیں جس کے ذریعے سے ادارے کے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جاتے ہیں

□ اہم اور فوری توجہ طلب معاملات کو اپنے متعلقہ افسر تک فوراً پہنچادیں

- اپنے ساتھ کام کرنے والے ان افراد کی شناخت کر لیں جو مثبت رویے کے حامل ہیں اور ان کی کارکردگی بھی اچھی ہے اور ان افراد سے گریز کریں جن کا رویہ اور کارکردگی قابل ستائش نہیں ہے
- نیٹ ورکنگ یا باہمی معاونت کے دائرہ کو سمجھنے اور اس کا احترام کرنے کی کوشش کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مفید بننے کی کوشش کریں۔ اس کے ذریعے آپ دوسروں کے لیے اور دوسرے آپ کے لیے کام کرتے ہیں

□ اپنے دفتر کے سیاسی، مذہبی اور ثقافتی ماحول کا خیال رکھیں ایسی گفتگو اور انداز سے احتراز کریں جس سے اس معاملے میں آپ کی جانب سے جارحیت تصور ہو۔

□ اگر دفتر کے افراد کار آپ کے کام میں مداخلت کا باعث بنتے ہیں تو اپنے متعلقہ افسر سے اس معاملہ میں مشورہ کریں

- خوشگوار رویہ اپنائیں
- مثبت انداز اور مثبت فکر کے حامل رہیں۔ اپنے افسر اور ساتھیوں کا احترام کریں اور احترام سے رہیں۔ عزت نفس کا خیال کریں۔ اچھے تعلقات رکھیں مگر دوستی دفتر کے باہر ہی ہونی چاہیے ورنہ دفتر کا ماحول کیفٹیئر یا یا ڈھابہ بن جائیگا۔
- سوالات اور گفتگو کے ذریعے غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں
- جب آپ کو مدد کی ضرورت ہو تو ضرور اپنے ساتھیوں سے طلب کریں
- کام کے دباؤ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھیں اور پرسکون رہیں۔ یہی آپ کی آزمائش کا وقت ہے۔ اس سے آپ ثابت کریں گے آپ مشکل سے مشکل صورت حال میں بھی کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور گھبراتے نہیں ہیں
- اس بات کی بھی صلاحیت پیدا کیجیے کہ آپ مثبت تنقید کو سن سکیں اور اسے اپنے مفاد کے لیے استعمال کر سکیں۔ اسے احتساب بھی کہتے ہیں۔ اسے اپنی اصلاح کا ذریعہ بنائیے۔
- اگر آپ نئے غلطی یا غلطیاں سرزد ہوں تو ان کا فوراً اعتراف کر لیں اور اسے درست کرنے کی کوشش کریں۔ اس دنیا میں لوگوں کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا بہت ہی مشکل کام ہے
- اپنے ایکشنز اور فیصلوں کی ذمہ داری قبول کیجیے
- آپ کے ذاتی مسائل آپ کی دفتری کارکردگی کو متاثر نہ کریں۔ گھر کو دفتر میں نہ لائیں اور دفتر کو گھر نہ لے جائیں
- اپنے جذبات کو اپنے کنٹرول میں رکھیں
- کارکردگی کا جائزہ لے کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں
- روزانہ رات کو سونے سے پیشتر اپنی کارکردگی کا جائزہ لیں اور اپنا محاسبہ مٹی کے بے چراغ گھر سے پہلے، اپنے بستر اور پلنگ پر ہی کر لیں

2.14 تیاری اعتماد کو جنم دیتی ہے

تیاری کا مطلب ہے کہ ناکامی کو برداشت تو کرنا لیکن اسے قبول نہ کرنا۔ تیاری کا مطلب ہے شکست قبول کیے بغیر شکست کا سامنا کرنے کی جرأت کا حامل ہونا۔ تیاری کا مطلب ہے مایوس تو ہونا لیکن

بے حوصلہ نہ ہونا۔

تیاری کا مطلب ہے اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا۔ غلطیاں کرنا غلط نہیں ہے۔ ہم سب ہی غلطیاں کرتے ہیں۔ البتہ بے وقوف شخص وہ ہوتا ہے جو ایک ہی غلطی بار بار کرتا ہے۔ جو شخص غلطی کرتا ہے اور اس کی اصلاح نہیں کرتا وہ اگلی مرتبہ اس سے بڑی غلطی کرتا ہے۔
غلطی سے نبرد آزما ہونے کا بہترین طریقہ یہ ہے:

- اسے فوراً تسلیم کر لیں۔
- اس پر اڑے نہ رہیں۔
- اس سے سبق سیکھیں۔
- اسے کبھی مت دہرائیں۔
- اس کا الزام کسی دوسرے پر مت دھریں۔
- اس کے جواز مت تراشیں۔

تیاری نہیں کریں گے تو تم دباؤ میں آجائیں گے۔ تیاری، مشق و ریاضت اور محنت کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ خواہش اور سوچیں بھی نہیں صرف اور صرف تیاری ہی تمہیں مقابلے میں آگے لے جاتی ہے، جیت سے ہمکنار کرتی ہے۔

اگر تیار نہیں ہو گئے تو دباؤ تمہیں مفلوج کر دے گا۔ جس طرح پانی اپنے راستے پر بہتا چلا جاتا ہے، اسی طرح کامیابی ان لوگوں کی طرف بہتی چلی آتی ہے جنہوں نے تیاری کی ہوئی ہوتی ہے۔ کمزور کوششوں سے کمزور نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ماخذ کامیابی کی شاہراہیں، برلین ٹریسی، بک ہوم، مزننگ روڈ، لاہور

باب 3- انفرادی زندگی میں استحکام کے لئے چند مشورے

3.1 تعمیر شخصیت

اپنی شخصیت کی تعمیر کیجیے [اشارات کامیابی]

- ہر انسان میں قدرتی طور پر تخلیقی اور تعمیری انرجی موجود ہے۔
- اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کی فہرست تیار کیجیے اور ان سے کام لینے کے طریقے بھی تحریر کیجیے۔
- پسندیدہ طور طریقہ اختیار کیجیے۔
- اپنی ظاہری حالت بہتر اور خوشگوار بنائیے۔
- کامیاب شخصیت کا ایک غلط تصور
- زر قاضی الحاجات ہے مگر اس سے زیادہ اہمیت ذاتی خوبیوں کو حاصل ہے۔
- آپ کیسی شخصیت کے مالک ہیں۔
- لوگوں کے ذاتی معاملات میں مداخلت مت کیجیے اور نہ ان سے الجھیے اور نہ ہی حیل و حجت کیجیے۔
- تعمیر شخصیت میں خوش اخلاقی کا حصہ۔
- جو شخص فراست اور حکمت عملی سے کام لیتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو کبھی یہ شبہ نہیں ہونے دیتا کہ کسی لحاظ سے بھی اس کا رویہ ان کے لیے قابل اعتراض ہے۔
- ہمدردی کیجیے مگر اس کی تلاش مت کیجیے۔
- مسکراہٹ سے مسکراہٹ پیدا ہوتی ہے اور اچھے سلوک کی وجہ سے اچھے دوست ملتے ہیں۔
- خدمت اور امداد کا جذبہ مخلصانہ ہونا چاہیئے۔
- اپنے تمام فرائض بحسن و خوبی انجام دیں اور سب لوگوں سے نہایت خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئیں۔
- آپ کی یہ عادت خود بخود لوگوں کو آپ کا معترف بنالے گی۔ کسی کے ساتھ اچھا سلوک انعام کی لالچ سے نہ کیجیے کیونکہ خاص انعام تو غیر متوقع طور پر اچانک ملتا ہے۔
- فراست، خوش اخلاقی اور موقع محل کے لحاظ سے کسی کی امداد کرنے کی عادت تمام لوگوں کو آپ کا

گرویدہ اور معترف بنا لیتی ہے۔

- ہمیشہ سوچ سمجھ کر باتیں کیجیے اور اپنی زبان سے کبھی ایسے الفاظ نہ نکالئے جن سے کسی قسم کی بھی ناخوشگواری پیدا ہو۔
- دوسروں کے خیال کو تبدیل کرنے کے لیے نہایت نرم لب و لہجہ اور دوستانہ رویہ ہونا چاہیئے
- آواز کو بہتر بنا لیں۔

تعمیر شخصیت میں گفتگو کا حصہ

- تعمیر شخصیت اور سماجی زندگی میں اپنے مخالفوں کی قوتوں کا اندازہ ضرور لگائیں۔
- کسی کے خلاف درشت رویہ اختیار کرنے سے قبل ہمیں نہایت ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے کہ اس صورت کا نتیجہ کیا ہوگا۔
- دوسرے کے متعلق شکایت کی عادت کو ترک کر دیں۔
- دوستی کی بنیاد رواداری میں ہے۔
- ہر دلعزیزی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے متعلق کم باتیں کیجیے لیکن اپنے دوستوں اور جاننے والوں کا ہمیشہ ذکر خیر کیجیے۔
- کسی سے نفرت مت کیجیے۔ شہرخص میں کچھ نہ کچھ خوبیاں تلاش کیجیے۔
- رواداری، اخلاص اور مسرت سے ہم برے لوگوں کو بھی اپنا طرفدار اور دوست بنا سکتے ہیں۔

3.2 اپنی شخصیت کا اظہار کیجیے

| اپنی شخصیت کا اظہار کیجیے | |
|---|--|
| ان قوتوں کے ذریعے | |
| ترقی دیجیے | ختم کر دیجیے |
| یقین | شک |
| اعتماد | فکر |
| ہمت | خوف |
| اس دنیا میں یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں کل کی فکر سے بے نیاز کر رہی ہے۔ | جس چیز سے میں گھبراتا ہوں وہی مجھ پر غالب ہے |
| آپ | |
| آپ کی عادتیں | |
| برائیاں یا خوبیاں | |
| اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کیجیے جو آپ کی ترقی میں مددگار ہوں | آپ ان برائیوں کو دور کیجیے جو آپ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں |

3.3 اپنی شخصیت کے حوالے سے درج ذیل فارم پر کیجئے

| میں یہ حاصل کرنا چاہتا ہوں | میں یہ بنانا چاہتا ہوں | مجھے کیا کرنا چاہیئے | میں جانا چاہتا ہوں | میں یہ دینا چاہتا ہوں | |
|----------------------------|---------------------------|----------------------|--------------------|-----------------------|----|
| تندرستی | اپنی تجارت | | قوی ہیکل | ہمدردی | 1 |
| دولت | اپنا پیشہ | | عقل مند | سخاوت | 2 |
| تہذیب | انسانی فطرت | | مقبول عام | خدمت | 3 |
| سنہرے مواقع | کوئی سائنس | | دلکش | بے غرضی | 4 |
| ہم رنگی | موسیقی، ادب | | مخلص | دوستی | 5 |
| قوت ارادی | ارتقائے عالم | | دور رس | مشورہ | 6 |
| آرزومندی | نفسیات | | خود مختار | امداد | 7 |
| قدر شناسی | ذہنی قوتیں | | ہوشیار | پر مذاق | 8 |
| شہرت | گھر کیسے بنتا ہے | | مطمئن | خوشی | 9 |
| اقتدار | والدین کس طرح بنا جاتا ہے | | بامصرف | پہچان | 10 |
| قناعت | زندگی کا مقصد | | مسرور | صدقات | 11 |
| اپنائیت | خود شناس | | عظیم الشان | محبت | 12 |

3.4 اپنی شخصیت کو بہتر اور پرکشش بنانے کا آرٹ

آٹھ ضروری اقدام

- اپنی شخصیت کو بہتر بنائیے
- زندگی کی منصوبہ بندی کیجیے۔
- اپنی تعمیری صلاحیتوں میں اضافہ کیجیے۔
- رہنمائی کی صلاحیت پیدا کیجیے۔
- اپنی امنگوں اور شخصیت کو اظہار کا موقع دیجیے۔
- خود اپنا ذاتی تجزیہ کیجیے۔
- اپنے پیشے یا کام کو سمجھیے۔
- اپنی ترقی کا چارٹ تیار کیجیے۔

معقول شخصیت کی تعمیر کے لیے - تین باتیں:

1- خواہش

2- تجزیہ

3- عمل

مختلف صلاحیتوں کے اظہار کے لیے

اہلیت

- توجہ اور یکسوئی
- حافظہ
- بصیرت

جاذبیت

- انصاف و اندازہ

- دیانت داری
- بردباری
- وفاداری
- بے غرضی

رہنمائی

- وقار و سر بلندی
- ایقان۔ فیصلہ
- ہمت۔ عمل

چند سوالات

- آپ کی زندگی کے اصل مقاصد کیا ہیں۔
- آپ کی راہ میں کیا کیا دشواریاں اور رکاوٹیں ہیں۔
- آپ اپنی تمام دشواریوں اور رکاوٹوں پر کیونکر حاوی ہو سکتے ہیں۔

آپ بھی کامیاب ہو سکتے ہیں

- سیلف کنٹرول
- یقین
- آپ کی قوت محرکہ Driving force

قوت مستحیلہ کو بہتر بنائیے

- اپنے دماغ کو جلد سوچنے اور فیصلہ کرنے کی تربیت دیجیے۔
- تربیت یافتہ دماغ میں جلد سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔
- آپ کی قدر و قیمت اسی وقت پہچانی جاسکتی ہے جبکہ آپ کم وقت اہنگامی حالات میں دوسروں کی نسبت زیادہ اور بہتر کام کر سکیں۔

ذاتی خوبیاں

- 1- رویہ
- 2- ایچ
- 3- شاہد
- 4- توجہ
- 5- تکمیل
- 6- تعمیری یا تخلیقی خیالات
- 7- فیصلہ
- 8- حالات سے مطابقت
- 9- رہنمائی
- 10- انتظامی قابلیت
- 11- اظہار خیال کی اہلیت
- 12- علم

”ایک شخص دن میں روزی کماتا ہے اور رات میں اپنی آئندہ ترقی کی باتیں سوچتا ہے۔“

فرانسیسی کہاوت

”من طلب العلی سہر اللیالی۔ جو لوگ اونچے مرتبہ کے خواہشمند ہیں وہ راتوں کو ضرور محنت کریں گے۔“

3.5 شخصیت کے اوصاف، زندگی کا چارٹ

دنیا کی ایک کامیاب شخصیت کے اوصاف زندگی کو چارٹ کی صورت میں اپنائیں

| کُل | اتوار | ہفتہ | جمعہ | جمعرات | بدھ | منگل | پیر | بچپن فرینکلن کے ۱۳ اوصاف |
|-----|-------|------|------|--------|-----|------|-----|--------------------------|
| | | | | | | | | 1- اعتدال و میانہ روی |
| | | | | | | | | 2- خاموشی |
| | | | | | | | | 3- نظم و ضبط |
| | | | | | | | | 4- عزم و فیصلہ |
| | | | | | | | | 5- کفایت شعاری |
| | | | | | | | | 6- مشقت |
| | | | | | | | | 7- خلوص |
| | | | | | | | | 8- عدل یا صحیح اندازہ |
| | | | | | | | | 9- سنجیدگی و بردباری |
| | | | | | | | | 10- سہراپن |
| | | | | | | | | 11- سکون مزاجی |
| | | | | | | | | 12- پاک دامنی |
| | | | | | | | | 13- انکساری |
| 910 | 130 | 130 | 130 | 130 | 130 | 130 | 130 | کُل |

روزانہ ہر وصف کے 10 نمبر مقرر ہیں ایک شخص اس میں سے اپنے آپ کو دن بھر کے رویے اور عمل کے مطابق جو نمبر دے ان نمبروں کو روزانہ اور ہفتہ وار بنیادوں پر جمع کر کے اپنی کارکردگی کا جائزہ لے سکتا ہے۔

3.6 خود اعتمادی

- آپ اپنے ذہن اور خیالات کے آئینے میں اپنے آپ کو ہمیشہ ایک کامیاب شخص کی حیثیت سے دیکھیں اس تصور کو کبھی مجھونہ ہونے دیں۔ کبھی اپنی ناکامی کے بارے میں کوئی خیال ذہن میں نہ لائیں۔ اپنی ذاتی تصویر کی حقیقت پر کبھی شبہ نہ کریں۔ ورنہ یہ چیز آپ کے لیے بڑی خطرناک ثابت ہوگی۔ لہذا آپ خود کو ہمیشہ ایک کامیاب شخص کی حیثیت سے دیکھیں خواہ حالات کتنے ہی غیر موافق کیوں نہ ہوں۔
- جب کبھی آپ کی صلاحیتوں سے متعلق کوئی تخریبی خیال آپ کے دماغ میں آئے تو فوراً اس کے مقابلے میں ایک تعمیری خیال لا کر اسے ذہن سے محو کر دیں۔
- خیالات ہی خیالات میں یہ مت سوچیں کہ فلاں کام کرنے کے راستے میں یہ دشواریاں ہونگی۔ ان خیالی دشواریوں سے بچیں۔ اصل دشواریوں کا بغور مطالعہ کریں اور ان پر قابو پانے کی کوشش کریں۔
- دوسرے لوگوں کے غم سے زیادہ متاثر نہ ہوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش نہ کریں یاد رہے کہ بعض لوگ بظاہر تو خود کو بڑا پُر اعتماد ظاہر کرتے ہیں مگر اندر سے ان کی وہی حالت ہوتی ہے جو آپ کی ہے۔
- دن میں دس مرتبہ یہ ہمہ گیر الفاظ ضرور دہرائیں ”اگر رب کریم ہمارے ساتھ ہے تو پھر کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے“
- اپنے احساس کمتری اور خود اعتمادی کے فقدان کو سمجھنے کی کوشش کریں یہ چیزیں اکثر اوقات بچپن میں انسان کے ذہن پر سوار ہو جاتی ہیں۔ اپنے آپ کو پچھاننے سے بہت سی تکالیف کا علاج خود بخود ہو جاتا ہے۔
- اگر ہو سکے تو اونچی آواز میں ان الفاظ کو ہر روز دن میں دس بار دہرائیں۔ ”میں خُدا کی مدد اور اس کے پیغمبر کی اتباع سے ہر کام کر سکتا ہوں۔“
- اپنی صلاحیتوں کا صحیح اندازہ لگانے کی کوشش کریں پھر انہیں دس فیصدی بڑھادیں۔ خود پسند بننے کی کوشش نہ کریں بلکہ اپنی عزت کرنا سیکھیں۔
- خود کو خُدا کی رضا پر چھوڑ دیں پھر یقین کر لیں کہ اب وہ آپ کے اندر کی تعمیری قوتوں کا محرک

بن رہا ہے۔

- اپنے آپ کو ہر وقت یہ یاد دلاتے رہیں کہ خُدا کی ذات آپ کے ساتھ ہے لہذا دنیا کی کوئی طاقت آپ کو شکست نہیں دے سکتی۔

3.7 خود اعتمادی اور اسکی اہمیت

اندیشوں اور افکار کو کم کرنے سے ہماری تعمیری صلاحیتیں ابھریں گی اور کام میں جی لگے گا لیکن اگر ہم اپنی فکروں اور اندیشوں کو اپنے اوپر غالب رکھیں گے تو پھر ہم اپنے ضروری کام پوری تندہی سے ہرگز نہ کر سکیں گے۔

مستحکم خود اعتمادی کے 18 اصول:

- رکاوٹ یا مشکل پر زیادہ توجہ دینے کی نسبت اسے جلد از جلد دور کرنے کے وسائل پر غور کریں۔
- جب آپ کوئی نیا کام شروع کریں تو ہمیشہ خوف اور اندیشوں کو الگ کر دیں۔
- جھجک دور کیجیے۔
- کسی نئے فن کو سیکھنے کے وقت مستقبل کے فوائد پر نظر رکھیے۔
- Perfectionist مت بنیے۔
- آپ اپنے جسمانی عیوب اور خامیوں کا بدل اپنی دوسری خوبیوں کے ذریعے پیش کر سکتے ہیں۔
- تعلیم یا ڈگری کی کمی پر احساس کمتری میں ہرگز مبتلا نہ ہوں۔ جب کسی موضوع پر آپ بول سکتے ہیں تو بولنے سے مت گھبرائیے۔
- دوسروں سے موازنہ کرتے وقت اپنی خوبیوں کو تلاش کیجیے۔
- ہر کام کی خرابی کا سبب اپنی ذات کو مت گردائیے۔
- اپنے فائدے کے لیے دوسروں کا حق مت ماریے۔
- صبر و ضبط سے کام لیں اور جلد بازی ترک کریں۔
- اپنے اعزہ و اقربا کے ساتھ مل جل کر رہنے میں اطمینان محسوس کیجیے۔
- بڑے بڑے کاموں کو ہمیشہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر لیجیے۔
- کسی سے حسد مت کیجیے۔ بلکہ ذاتی صلاحیتوں سے کام لیجیے اور عملی و فنی مہارت حاصل کیجیے۔

باب 3- انفرادی زندگی میں استحکام کے لئے چند مشورے

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

- اپنے کاموں کو کبھی ملتوی مت کیجیے۔
- دوسروں کے اعتراضات پر ٹھنڈے دل سے غور کیجیے۔ کوئی شخص آپ کی ذات پر نہیں آپ کے کام پر اعتراض کرتا ہے۔
- خود کو اوروں کے مقابلے میں کمتر اور حقیر مت سمجھیے اور اچھے کام کرنے کی کوشش کیجیے۔
- آپ ہی نہیں آپ سے زیادہ دوسرے لوگ بھی مسائل میں مبتلا ہیں۔

3.8 خود اعتمادی پیدا کیجیے

اپنی صلاحیتوں کے بارے میں زیادہ منکسر المزاجی کا مظاہرہ نہ کریں آپ کوئی نہ کوئی خوبی اور صفت اپنے اندر لے کر پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے انکار نہ کیجیے۔

اپنی ذات پر اعتماد کسی کام یا فرض کو پوری لگن، سہولت، صحت اور تیزی سے انجام دے کر کامیابی حاصل کرنے کا نام ہے۔

خود اعتمادی ایک ایسی ذہنی کیفیت کا نام ہے جس کی مدد سے ایک بالغ، جاذب نظر، عمیق اور مقناطیسی شخصیت کا وجود تشکیل پاتا ہے۔

مستقل مزاجی سے کارزار حیات کے ہنگاموں اور دلچسپیوں میں حصہ لیجیے۔

۱۔ میں، میں ہوں۔

انسان کی نصف سے زیادہ نفسیاتی اور عصبی الجھنوں کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ جیسا بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ نجات کا طریقہ - میں، میں ہوں۔ جب تک دوسروں کی نقالی کریں گے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ (ڈاکٹر جیمز گورڈن گلی)

قدرت نے آپ کو جو کچھ دیا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیے۔ ہر انسان کی زندگی میں ایک وقت ایسا ضرور آتا ہے جب وہ اس نتیجے پر پہنچ جاتا ہے کہ رشک جہالت ہے اور نقالی خود کشی۔ (ایبرسن)

- بڑے کاموں کے ساتھ ساتھ چھوٹے کام بھی انجام دیتیجیے۔
- اپنی کامیابیوں کی فہرست تیار کیجیے۔
- منفی خیالات پر سنسر بٹھائیے۔ خیالات کا محاسبہ کیجیے۔ کام کرنے سے پہلے دھڑکیے مت۔ اپنی

ذات پر لُعن طعن مت کیجیے۔

- لباس کا خیال رکھیے۔ مناسب لباس سے خود اعتمادی کے سوائے ہوائے احساسات جاگتے ہیں۔
- لباس کے ساتھ ساتھ چال کو بھی بہتر بنائیے۔ سینہ تان کر چلیئے۔
- اپنے معمولات پر سختی سے کاربند رہیئے۔
- دوسروں کی بھی سنیئے، لیکن اپنے مسائل کا بہترین حل آپ ہی کے پاس ہے۔ انتہائی اہم امور میں دوسروں کے پاس دوڑ کر جائیئے۔
- ہر کام میں پہل کی عادت ڈالیئے۔ Initiative
- اپنے اندر فیصلہ کرنے اور پھر اس کو عملی جامہ پہنانے کا حوصلہ پیدا کیجیے۔
- اپنے طور پر خداداد صلاحیتوں اور قابلیتوں کو آزمانے کے ضروری مواقع تلاش کیجیے۔
- جذبات پر قابو رکھیے۔

ڈر اور خوف کے بجائے حوصلے اور جرات کو اپنا رہنما بنائیئے، کامیابی اور مسرت کی منزل زیادہ دور نہیں۔

خود اعتمادی پیدا کرنے کا بہتر طریقہ

خود اعتمادی پیدا کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے متعلق بے کار اور منفی قسم کے خیالات اپنے دماغ سے خارج کر دیں۔ ہر معاملے میں اپنی ناکامی پر خود کو ملامت کرنا چھوڑ دیں۔ اپنی پچھلی زندگی اور اسکی تمام باتوں کو یکسر فراموش کر دیں کیونکہ ماضی کے خیالات آپ کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں۔ ہم لوگ اپنی خصوصیات اور قابلیت کا دس فیصد حصہ استعمال کرتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم آپ کے لیے جاہلیت اور کُشش پیدا کرنے میں بہت کچھ مدد و معاون ثابت ہوگی۔

3.8 عزت نفس کیا ہے؟

سادہ سی بات ہے ہم جو کچھ اپنے بارے میں محسوس کرتے ہیں وہی عزت نفس ہے۔ ہمارے بارے میں ہماری سوچ ہر چیز کو متاثر کرتی ہے۔ ہمارے کام کو، ہمارے رشتوں ناتوں کو اور ماں یا باپ کی حیثیت سے ہمارے کردار کو اور زندگی میں ہماری طرز عمل کو۔ عزت نفس ہماری کامیابی یا

باب 3- انفرادی زندگی میں استحکام کے لئے چند مشورے

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

ناکامی کا تعین کرنے والا اہم ترین عامل ہے۔ اعلیٰ عزت نفس کا احساس ایک مسرور، شکر گزار اور بامقصد زندگی کا باعث بنتا ہے۔ جب تک تم اپنے آپ کو قابل قدر نہیں سمجھو گے تم میں عزت نفس نہیں پیدا ہوگی۔ عزت نفس تمہیں داخلی تحریک دیتی ہے۔ تاریخ کے تمام عظیم لیڈروں اور اساتذہ نے یہی بتایا ہے کہ کامیاب ہونے کے لیے انسان کو داخلی تحریک دینی چاہیئے۔

ہم لاشعوری طور پر اپنی تعریف کو دوسروں تک منتقل کرتے ہیں اور وہ بھی ہماری تعریف کرنے لگتے ہیں۔ جن لوگوں میں عزت نفس ہوتی ہے وہ نہایت اہل اور ذمہ داری قبول کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ امید پرستی کے ساتھ زندگی کا سامنا کرتے ہیں، ان کے رشتے ناطے اچھے ہوتے ہیں اور ان کی زندگیاں زیادہ آسودہ ہوتی ہیں۔ وہ متحرک اور آگے بڑھنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ ان کی کارکردگی عمدہ ہوتی ہے۔ وہ زیادہ خطرے مول لیتے ہیں۔ وہ نئے موقعوں اور چیلنجوں کے لیے تیار رہتے ہیں۔ وہ نہ صرف تعریف بلکہ تنقید بھی سنتے ہیں۔

عزت نفس کا احساس اس علم سے جنم لیتا ہے کہ حق کیا ہے۔

ہمارے بارے میں تصور

ایک کسان نے اپنے کھیت میں کدو بوئے۔ اس نے ایک کدو کو ایک چھوٹے مرتبان میں بویا۔ جب وہ کدو بڑا ہوا تو مرتبان کے سائز جتنا ہی رہا۔ جس طرح کدو مرتبان سے زیادہ بڑی جسامت نہیں اپنا سکتا تھا بالکل اسی طرح تم بھی اپنے بارے میں اپنے تصور سے زیادہ کارکردگی نہیں دکھا سکتے۔

عزت نفس

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ معاشرہ میں اس کی عزت ہو اور لوگ اس سے احترام سے پیش آئیں۔ عزت نفس انسان کی زندگی میں بہت اہم ہے اور ہمارے دین کی بنیادی تعلیمات کا حصہ ہے۔ غیبت سے بچنے کی ترغیب خود عزت نفس دینے کا ایک ذریعہ ہے۔ گفتگو میں ٹھہراؤ، اچھے القاب اور ادب و احترام، یہ سب لوازمات عزت نفس ہیں۔ عزت نفس کے درج ذیل فوائد ہیں

- یقین کامل کو جنم دیتی ہے۔
- ذمہ داری قبول کرنے کی رضامندی پیدا کرتی ہے۔

- امید پرستانہ رویوں کو جنم دیتی ہے۔
- بہتر رشتوں ناتوں اور آسودہ زندگی کا باعث بنتی ہے۔
- فرد میں دوسروں کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کا رویہ پیدا کرتی ہے۔
- فرد کو متحرک اور آگے بڑھنے کا آرزو مند بناتی ہے۔
- فرد کو نئے مواقع اور چیلنجوں کے لیئے کشادہ کرتی ہے۔
- فرد کی کارکردگی کو بہتر بناتی اور خطرے مول لینے کی اس کی اہلیت میں اضافہ کرتی ہے۔
- فرد کو تعریف سننے کے علاوہ تنقید برداشت کرنے کو حوصلہ بھی دیتی ہے۔
- سماج کے عوض کاروبار کا نقصان برداشت کرنے کا حوصلہ دیتی ہے کیونکہ عزت نفس کا حامل انسان جانتا ہے کہ سماج کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

پست عزت نفس

ہم پست عزت نفس کو کس طرح پہچان سکتے ہیں؟ پست عزت نفس والے شخص کے رویے کیسے ہوتے ہیں؟ پس عزت نفس کے حامل افراد میں درج ذیل خامیاں ہوتی ہیں:

- وہ عموماً باتونی اور گپ باز ہوتے ہیں۔
- نکتہ چینی کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ وہ اس طرح تنقید کرتے رہتے ہیں جیسے مقابلہ ہو رہا ہو کہ کون سب سے زیادہ تنقید کرتا ہے۔
- وہ انا پرور اور انا پرست ہوتے ہیں۔ وہ متکبر اور مغرور ہوتے ہیں۔
- وہ ایسے ظاہر کرتے ہیں جیسے انہیں سب کچھ پتا ہے۔
- پست عزت نفس کے حامل انسانوں کے ساتھ کام کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح ان کے لیے کام کرنا بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔
- وہ برتری کے احساس کے لیے دوسروں کو چیر پھاڑ دیتے ہیں۔
- وہ کشادہ ذہن والے نہیں ہوتے۔ ان کی ذات ہی ان کی سوچوں اور اعمال کا محور ہوتی ہے۔
- وہ کبھی ذمہ داری قبول نہیں کرتے اور ہمیشہ دوسروں پر الزام دھرتے ہیں۔
- وہ تقدیر پرست ہوتے ہیں۔ وہ کوئی کام کرنے میں پہل نہیں کرتے اور ہمیشہ کاموں کے ہو جانے

کا انتظار کرتے ہیں۔

- وہ فطرتاً حاسد ہوتے ہیں۔
- وہ مثبت تنقید قبول نہیں کرتے اور مزاحمت پر اتر آتے ہیں۔
- جب وہ تنہا ہوتے ہیں تو کوفت کا شکار ہو جاتے ہیں اور بے چینی محسوس کرنے لگتے ہیں۔
- پست عزت نفس کے حامل افراد شائستہ و مہذب نہیں ہوتے۔ وہ فحش گفتار ہوتے ہیں۔ جب مختلف لوگ اکٹھے ہوں تو لطیفہ گوئی ایک عمومی بات ہے لیکن اگر پست عزت نفس والا شخص لطیفے سنائے تو اس کا ہر لطیفہ پہلے سے زیادہ گھٹیا اور فحش ہوتا ہے۔
- ان کا حقیقی کوئی دوست نہیں ہوتا کیونکہ وہ خود کسی کے حقیقی دوست نہیں ہوتے۔
- ان کا رویہ شعور سے عاری اور غلط ہوتا ہے۔
- وہ متلون مزاج ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے آج وہ نہایت مہربان ہوں لیکن دوسرے دن ممکن ہے وہ تمہارا گلا کاٹ دیں۔
- ان میں توازن نہیں ہوتا۔
- وہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں۔
- وہ فطرتاً جلد اشتعال میں آجانے والے ہوتے ہیں۔ ان کی انا بہت نازک ہوتی ہے۔ نازک انا والا شخص کسی بھی وقت کسی بھی بات کو اپنی ذات پر حملہ تصور کر کے دوسروں سے ناراض ہو سکتا ہے اور سخت رد عمل کا اظہار کر سکتا ہے۔

پھولوں بھری شاخ اور کانٹے دار جھاڑی

بعض لوگ کانٹے دار جھاڑی جیسے ہوتے ہیں۔ انہیں چھونے سے ہاتھ زخمی ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ پھولوں بھری شاخ ہوتے ہیں وہ دوسروں کو راحت اور سکون عطا کرتے ہیں۔ وہ حساس ہوتے ہیں، دوسروں کا خیال رکھتے ہیں۔ پہلے زمرے میں شمار ہونے والے لوگوں سے بچ کر رہنا چاہیئے۔ ان سے بات بھی کرو تو احتیاط کے ساتھ کرو کیونکہ:

- ایسے لوگ منفی توقعات کے حامل ہوتے ہیں اور اکثر ان کی توقعات پوری نہیں ہوتیں۔
- ایسے لوگوں میں اعتماد کا فقدان ہوتا ہے۔

- وہ دوسروں سے مشورہ نہیں لیتے۔
- وہ شیخی خور ہوتے ہیں جو کہ اعتماد کے فقدان کی علامت ہے۔
- وہ بُزدل ہوتے ہیں۔
- ان کا رویہ معذرت خواہانہ ہوتا ہے۔
- وہ عجز و انکسار کے حامل نہیں ہوتے اور خود کو پست قرار دیتے ہیں۔ عجز و انکسار اعتماد سے ابھرتا ہے جس شخص میں اعتماد کا فقدان ہوتا ہے وہ موثر لیڈر نہیں بن سکتا۔ دوسرے لوگوں کو ان اشخاص میں اعتماد کا پتا چل جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ ان کی عزت نہیں کرتے۔
- وہ جارحانہ طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔
- وہ ہمیشہ دوسروں کی طرف سے تصدیق و توثیق کے منتظر رہتے ہیں۔
- وہ فضول خرچ ہوتے ہیں اور ایسی چیزوں پر روپیہ لگاتے ہیں جن کی انہیں ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ ایسا وہ دوسروں کو مرعوب کرنے کے لیے کرتے ہیں۔
- وہ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ انہیں توجہ دیں۔ اس مقصد کے لیے وہ ایسے کام کر گزرتے ہیں جو کوئی باشعور آدمی نہیں کرتا۔ ایسے لوگ توجہ حاصل کرنے کے لیے غلط کام کرتے ہیں۔ اس کی مثال وہ لوگ ہیں جو بہت زیادہ شیخیاں بگھارتے ہیں، مسخروں کا بہروپ بھرتے ہیں اور بھڑکیلے رنگوں والے کپڑے پہنتے ہیں۔
- ان میں فیصلہ کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی۔
- وہ ذمہ داری قبول نہیں کرتے۔
- ان میں جرأت نہیں ہوتی۔
- وہ تنقید برداشت نہیں کرتے۔
- وہ مقتدرہ (اتھارٹیٹی) سے بغاوت کرتے ہیں۔
- وہ سماجی اعتبار سے ناکام افراد ہوتے ہیں اور سماجی تقریبات سے کنارہ کش رہتے ہیں۔
- ان میں سمت کا شعور نہیں ہوتا۔
- وہ لاپرواہ ہوتے ہیں۔
- وہ کبھی کسی کی تعریف نہیں کرتے۔

- وہ مادی چیزوں پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں۔
- وہ دوسروں کی قدر و قیمت کا اندازہ مادی اشیاء سے لگاتے ہیں۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ تمہاری کار کیسی ہے، تم کیسے گھر میں رہتے ہو، تمہارا لباس اور زیورات کیسی ہیں۔ وہ یہ فراموش کر دیتے ہیں کہ لوگ چیزوں کو بناتے ہیں، چیزیں لوگوں کو نہیں بناتیں۔ پست عزت نفس کے مالک افراد کی ملکیتی اشیاء ان سے لے لی جائیں تو وہ شرم سے مرجائیں گے۔
- ان میں فخر کا فقدان ہوتا ہے۔
- وہ دینے والے نہیں لینے والے ہوتے ہیں۔

پست عزت نفس کی وجہ سے انتہا پسندانہ رویے جنم لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اعلیٰ عزت نفس کے مالک افراد میں بھی مذکورہ بالا عناصر موجود ہوں تاہم ان کا رخ مثبت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اعلیٰ عزت نفس کا مالک فرد تنہائی پسند ہو سکتا ہے لیکن پست عزت نفس کا مالک فرد اس وجہ سے تنہائی پسند ہوتا ہے کہ وہ سماجی تقریبات اور میل جول سے خوشی محسوس نہیں کرتا۔

ذیل میں اعلیٰ عزت نفس کے مالک افراد اور پست عزت نفس کے مالک افراد کی خصوصیات درج کی جا رہی ہیں:

| اعلیٰ عزت نفس کا مالک فرد | پست عزت نفس کا مالک فرد |
|---------------------------|--|
| تصورات کی باتیں کرتا ہے۔ | لوگوں کے بارے میں باتیں کرتا ہے۔ |
| دوسروں کا خیال رکھتا ہے۔ | دوسروں پر تنقید کرتا ہے۔ |
| منکسر مزاج ہوتا ہے۔ | متکبر ہوتا ہے۔ |
| مقتدرہ کا احترام کرتا ہے۔ | مقتدرہ سے بغاوت کرتا ہے۔ |
| جرات مند ہوتا ہے۔ | جرات مند نہیں ہوتا۔ |
| اعتماد کا حامل ہوتا ہے۔ | اعتماد سے عاری ہوتا ہے، الجھا ہوا ہوتا ہے۔ |
| کردار پر توجہ دیتا ہے۔ | کردار کی بجائے شہرت پر توجہ دیتا ہے۔ |

| | |
|------------------------------------|--|
| جارجیت پسند نہیں ہوتا۔ | جارجیت پسند ہوتا ہے۔ |
| ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ | ساری دنیا پر الزام دھرتا ہے۔ |
| اپنی ذات میں مثبت دل چسپی لیتا ہے۔ | خود غرض ہوتا ہے۔ |
| امید پرست ہوتا ہے۔ | تقدیر پرست ہوتا ہے۔ |
| لاچی نہیں ہوتا۔ | لاچی ہوتا ہے۔ |
| سکھنے پر تیار ہوتا ہے۔ | کہتا ہے کہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ |
| حساس ہوتا ہے۔ | جلد مشتعل ہو جانے والا ہوتا ہے۔ |
| تہائی پسند ہوتا ہے۔ | اجتماع سے گریز کرنے والا ہوتا ہے۔ |
| تبادلہ خیال کرتا ہے۔ | بحث و جدل کرتا ہے۔ |
| رہنمائی قبول کر لیتا ہے۔ | گم راہ ہوتا ہے۔ |
| نظم (ڈسپلن) کا پابند ہوتا ہے۔ | آزادی کے مسخ تصور پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ |
| داخلی تحریک کے زیر اثر ہوتا ہے۔ | خارجی تحریک کے زیر اثر ہوتا ہے۔ |
| دوسروں کا احترام کرتا ہے۔ | دوسروں کی تذلیل کرتا ہے۔ |
| شائستہ ہوتا ہے۔ | فحش ہوتا ہے۔ |
| اپنی حدود پہچانتا ہے۔ | کسی حد کو نہیں مانتا۔ |
| دینے والا ہوتا ہے۔ | لینے والا ہوتا ہے۔ |

جو شخص یقین کامل، حساسیت اور دوسروں کے ساتھ تعاون کرنے کے جذبے کے ساتھ جیتا ہے، وہ با آسانی آگے بڑھ سکتا ہے۔ ایسا شخص قابل احترام بن جاتا ہے۔

| مثبت عزت نفس | منفی عزت نفس |
|-----------------------------|--------------------------------|
| اپنا احترام کرنا۔ | اپنا احترام نہ کرنا۔ |
| خود اعتمادی۔ | خود اعتمادی کا فقدان۔ |
| اپنے آپ کو قابل قدر سمجھنا۔ | اپنے آپ کو قابل قدر نہ سمجھنا۔ |
| اپنے آپ کو قبول کرنا۔ | اپنے آپ کو رد کرنا۔ |
| خود سے محبت کرنا۔ | اپنے آپ کو محروم کرنا۔ |
| اپنے بارے میں علم رکھنا۔ | اپنے آپ کو دھوکا دینا۔ |
| نظم و ضبط۔ | انتشار۔ |

چھین میں بانس اگائے جاتے ہیں۔ بانس کے پودے کو پانی دیا جاتا ہے۔ کھادی جاتی ہے لیکن کچھ نہیں ہوتا۔ چار سال تک نشوونما کو کوئی دکھائی دینے والا نشان نظر نہیں آتا۔ تاہم پانچویں سال بانس کا پودا اچھ ہفتوں میں 90 فٹ تک لمبا ہو جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ بانس کا پودا اچھ ہفتوں میں نشوونما پاتا ہے یا اسے نشوونما میں پانچ سال کا عرصہ لگتا ہے؟ اگر پانچ برسوں کے دوران، کہ جن میں بانس کی نشوونما کو کوئی دکھائی دینے والا نشان نظر نہیں آ رہا تھا، پانی اور کھاد نہ دیے جاتے تو کیا پودا بڑا ہوتا؟ نہیں بانس کا پودا مر گیا ہوتا۔ اس مثال کا سبق واضح ہے۔ نخل سے کام لو اور عقیدہ مضبوط رکھو اور درست کام کرتے رہو۔ خواہ نتیجہ دکھائی نہ دے رہا ہو تاہم کچھ نہ کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔

ماخذ کامیابی کی شاہراہیں، برلین ٹریسی، بک ہوم، مزنگ روڈ، لاہور

اعتبار کی عدم موجودگی کے نتائج درج ذیل ہیں:

- ذہنی تناؤ اور اضطراب
- ایک دوسرے کو سمجھنے میں دشواری محسوس کرنا
- اشتعال انگیزی

- بند ذہنی۔ ذہن ہمیشہ ماؤف رہتا ہے
- اجتماعی کام کا جذبہ نہ ہونا۔
- ساکھ کا مجروح ہونا۔
- پست عزت نفس۔
- شک اور تردد
- پیداواریت کا ختم ہو جانا۔ افادیت کا کم ہو جانا
- تنہائی۔ ہمیشہ اپنی دنیا میں رہنا
- خراب صحت اور فکر مندی
- بے اعتباری۔
- تعصب۔
- حوصلہ ٹوٹ جانا۔
- عدم تعاون کا رویہ۔
- تصادم اور جھگڑے۔
- ناخوشی۔

خود سے پوچھیں:

- کیا تم ایک واضح طور پر طے کیا ہوا کوئی مقصد رکھتے ہو؟
- کیا تمہارے پاس عمل کا منصوبہ ہے؟
- تم نے تیاری کے لیے کس قدر کوششیں کی ہیں؟
- تم کتنی قربانیاں دینے کے لیے تیار ہو؟ تم کتنی دور جانے کے لیے تیار ہو؟
- کیا تم نکل کے ساتھ نتیجے کا انتظار کر سکتے ہو؟
- کیا تم اعلیٰ کارکردگی کے لیے مشق و ریاضت کر سکتے ہو؟
- کیا تم پختہ اصولوں کے حامل ہو؟
- کیا تمہیں اپنی کارکردگی پر فخر و ناز ہے؟

باب 3- انفرادی زندگی میں استحکام کے لئے چند مشورے شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

□ کیا تم ”کر سکتا ہوں“ رویے کے حامل ہو؟

ماخذ کامیابی کی شاہراہیں، برلن ٹریسی، بک ہوم، مزنگ روڈ، لاہور

3.9 تخلیقی صلاحیتیں

اگر آپ اپنے ذہن کو تخلیقی قوتوں سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں تو ان باتوں کو ضرور یاد رکھیں:

- آپ کو ہر وقت اپنے تمام محسوسات اور قوتوں کو بیدار رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، خصوصاً قوت باصرہ اور قوت سامعہ کو۔
- آپ جو باتیں سنیں انہیں اپنے ذہن کی آنکھ سے بھی دیکھنے کی کوشش کریں۔
- اپنے خیالات کو ایک الگ سادہ کاغذ پر لکھنے کی عادت ڈالیں اس طرح آپ بہت سے مسائل کو آسانی سے حل کر سکیں گے۔
- آپ اپنے تمام خیالات کو جو آپ کے مستقبل پر اثر انداز ہوتے ہوں جلد دوسرے لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔
- اپنے خیالات کا ہر لحاظ سے جائزہ لیں اور پھر اس کے متعلق کوئی فیصلہ کریں۔
- اپنے کسی ناخوشگوار فیصلے کو کاغذ پر لکھنے سے ہرگز نہ بچ جائیں۔
- جب آپ کوئی آخری فیصلہ کریں تو پھر اس پر مضبوطی سے جم جائیں۔

3.10 رہنمائی کا آرٹ

جو شخص دوسرے لوگوں کی رہنمائی کی صلاحیت رکھتا ہے وہ کبھی اپنے ماتحتی میں کام کرنے والوں اور مددگاروں کی کوتاہیوں یا لاپرواہیوں کی شکایتیں نہیں کرتا۔

رہنمائی کیا ہے

رہنمائی اپنی ذاتی صلاحیتوں اور قوتوں پر قابو پانے اور دوسرے لوگوں کو اس طرح متاثر کرنے کی اہلیت کا نام ہے کہ وہ بھی اس طرح سوچنے لگیں جس طرح آپ سوچتے ہیں، وہ بھی اسی طرح محسوس کریں جس طرح کہ آپ محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی ویسا ہی کام کریں جیسا کہ آپ ان سے کام لینا چاہتے

ہیں۔ ایک قدیم یونانی حکیم کا قول ہے کہ ”ہم اس وقت تک دوسرے لوگوں کی رہنمائی کرنے کی توقع نہیں رکھ سکتے جب تک ہم خود اپنے آپ پر حکومت کرنے اور اپنی رہنمائی کرنے کا طریقہ نہ سیکھ لیں۔“
جو شخص دوسرے لوگوں کا رہنما بننا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے دل و دماغ سے شک و شبہ، فکر و مایوسی اور خوف و اندیشہ نکال دے کیونکہ انکی وجہ سے ہمارے اندر حسب ذیل تخریبی اور منفی باتیں پیدا ہوتی ہیں:

- 1- خود ملامتی
- 2- حساسیت
- 3- خود غرضی
- 4- بد مزاجی
- 5- کمزوری
- 6- نفرت
- 7- بے قاعدگی
- 8- بے دلی
- 9- رنج
- 10- غصہ
- 11- حسد
- 12- بغض وغیرہ۔

شائستگی کی ضرورت:

- ایک اچھا سننے والا بنیے۔
- باتیں کرتے وقت ٹھہرنے اور رکنے کی عادت ڈالیے۔
- دوسروں کو بھی گفتگو کا موقع دیجیے۔
- آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لیے ہمارے اندر حوصلہ اور امنگ ہونا نہایت ضروری ہے چنانچہ ماہرین نفسیات نے یہی حوصلہ اور امنگ پیدا کرنے کے لیے ہمیں یہ چار خاص تکنیک بتائی ہیں:
- اپنے لیے ایسے مواقع فراہم کریں جنکی وجہ سے آپ کچھ حاصل کر سکیں۔ سیکھ سکیں اور اپنے حالات کو سدھار سکیں۔
- آپ اپنے مثبت عزائم کا اظہار کریں تاکہ اپنے اندر عمل کا نیا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- آپ اپنے منفی خیالات کو سختی کے ساتھ رد کریں تاکہ مایوسیوں اور بے عملی کا شکار نہ ہو سکیں۔
- اپنے کاموں کو بہتر بنانے کے لیے کچھ بیرونی ذرائع استعمال کریں مثلاً آنکھوں کو بھلے معلوم ہونے والے پروگریس چارٹ اور ہمدرد دوست۔
- کامیاب ہونا بھی آپ کی قسمت ہے۔

باب 3- انفرادی زندگی میں استحکام کے لئے چند مشورے

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

اگر آپ مندرجہ ذیل سات منازل سے گزر جائیں تو یقین کیجئے آپ اپنی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں:

- انتخاب کیجئے۔
- اپنی خواہش کی جانچ پڑتال کیجئے۔
- اپنی تمام تر توجہ کو اس خواہش پر مرکوز کیجئے۔
- ہمت نہ ہاریے۔
- اپنی راہوں سے رکاوٹوں کو دور کیجئے۔
- طریقہ عمل پر توجہ دیجئے۔
- ثابت قدم رہیئے۔

یاد رکھیے صلاحیتوں کی کمی نہیں بلکہ خواہشات کا آپس کا ٹکراؤ ہی آپ کی ناکامی کا اصل سبب ہے۔

- تنہائی خواہشات کو پرکھنے کا اچھا ذریعہ ہے۔
- کام جتنا مشکل ہو گا اتنا اتنی ہی سست ہوگی اور جتنا اعلیٰ مقصد ہو گا اس کا حصول اتنا ہی دشوار گزار ہو گا، اس لیے رکاوٹوں سے پسپا نہ ہوں۔
- دوسروں کی غلطی سے فائدہ اٹھائیے، انکے تجربے کی روشنی میں ایسی تدبیریں اختیار کیجئے کہ آپ سے وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں، اور پھر اپنے سے سوال کیجئے۔

کیا کوئی اور فرد بھی میری راہوں سے مجھ سے زیادہ وقف ہے؟ اگر کوئی شخص نظر آئے تو اسکی زندگی کو اپنے لیے مشعل راہ بنا لیجئے۔ اپنی راہوں کا تعین کرنے کے لیے آپ کو چار باتوں کا خیال رکھنا پڑے گا:

- آپ کو کیسے ساتھیوں کی ضرورت ہے؟
- کونسے حالات سازگار ہیں؟
- آپ کو کونسے طریقے اپنانے چاہئیں؟
- آپ کی اپنی ہستی کن صفات پر مشتمل ہے؟

اور پھر اپنی منزل تک پہنچنے میں دیوانہ وار مشغول ہو جائیے، دن ہو، یارات، آپ جو کچھ بھی کر رہے ہوں اپنی منزل کو نہ بھولیں، شاعر بن کر اپنی محبوبہ (منزل) کے خواب دیکھیے لیکن عمل میں کسان

نیسے جو اپنے بل سے زمین کا سینہ چیرتا ہے اور بیج بو کر اپنے خون پسینے سے اسے پودا بناتا ہے اور پھر بڑے صبر سے پھلوں کا انتظار کرتا ہے۔

آپ آج نہیں تو کل، برسوں، ایک ہفتہ اور ایک سال بعد یقیناً کامیاب ہونگے، رکاوٹیں ہمیشہ وقتی ہوتی ہیں ان رکاوٹوں سے پسپا نہ ہو جائیے اور جدوجہد جاری رکھیے اور یقین رکھیے آپ کامیاب ہو کر رہیں گے۔

3.11 غیر خوش گوار شخصیت کی خصوصیات

درج ذیل چند علامتیں ہیں جن کے باعث آپ کی شخصیت غیر خوش گوار تصور کی جائیگی

- آپ کی شخصیت میں نظم و ضبط کا فقدان ہے اور آپ کو کاموں کے مطلوبہ نتائج نہیں ملتے۔
- مہربانی اور شفقت کا فقدان ہے اور رویہ سے ظلم ظاہر ہوتا ہے غصہ اور ظلم کمزوری کی علامت ہے۔
- آپ کی شخصیت میں برداشت کی قوت نہیں ہے اور بہت جلدی رد عمل اور انتقام کی کوشش کرتے ہیں۔
- غصہ اور انانسان کو مشکل میں پھنسا دیتے ہیں۔ غصہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے غصہ میں آکر وہ تین الفاظ استعمال کیے جن سے ان کا گھر تباہ ہو گیا اور بچے ماں باپ کے ہوتے ہوئے یتیم اور بے سہارا ہو گئے۔
- دوسروں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش آپ کو ہلکا انسان بنا دیتی ہے۔
- زندگی مشکلات کا نام ہے اس میں صبر بہت بڑا ہتھیار ہے۔ زندگی کی مشکلات سے فرار آپ کو ناکام بنا دیتا ہے۔
- غیر مستقل مزاجی اور ہر کام کو شروع کر کے ادھورا چھوڑ دینا آپ کو ناکامی کی طرف لے جاتا ہے۔
- سچ کو تسلیم نہ کرنا۔ اور اپنی بات پر غیر ضروری طور پر قائم رہنا آپ کو ناقابل تسلیم انسان بنا دیتا ہے
- ماضی کے بُرے تجربے اور اس کے باعث آپ کی شخصیت پر اثرات آپ میں ملامت پیدا کرتے ہیں اور پھر آپ زندگی سے ہمت ہار جاتے ہیں
- جب آپ دوسروں کی پرواہ نہیں کرتے تو لوگ بھی آپ کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں۔

اعتبار کی عدم موجودگی کے نتائج درج ذیل ہیں:

- ذہنی تناؤ بڑھتا ہے۔
- ایک دوسرے کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔
- آپ کی شخصیت میں اشتعال انگیزی پیدا ہوتی ہے۔
- آپ کا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور آپ کو کوئی کام بھائی نہیں دیتا۔
- اجتماعی کام کا جذبہ کم پڑ جاتا ہے
- ساکھ مجروح ہو جاتی ہے۔
- عزت نفس پست ہو جاتی ہے۔
- شخصیت میں عموماً شک اور تردد پیدا ہو جاتا ہے۔
- کام کرنے اور نتائج حاصل کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔
- آپ کی شخصیت تنہائی پسند بن جاتی ہے۔
- آپ کی صحت خراب رہنے لگتی ہے۔
- آپ بے اعتبار بن جاتے ہیں۔
- بات بات پر غصہ کرنے لگتے ہیں۔
- تعصب کرنے لگتے ہیں۔
- آپ کا حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے۔
- آپ لوگوں سے عدم تعاون کرنے لگتے ہیں۔
- تصادم اور جھگڑے کے واقعات زیادہ ہونے لگتے ہیں۔
- آپ کی شخصیت میں اضطراب پیدا ہوتا ہے۔
- آپ کی شخصیت ناخوشی محسوس کرتی ہے۔

اور اس انداز سے آپ کامیابی کی سیڑھی سے اوندھے منہ گرنے لگتے ہیں

3.12 احساس کمتری دور کیجیے

اپنے حالات کا اور اپنے دیگر ساتھیوں کے حالات کا ٹھنڈے دل کے ساتھ مطالعہ کیجیے۔

دوسروں کو متاثر کیجیے

اپنی باطنی زندگی کو کامیاب بنالیں، دوسرے لوگ یقیناً آپ سے اثر لیں گے۔ زندگی میں کامیاب ہونے کے لیے آپ کی شخصیت کا پرکشش ہونا ضروری ہے۔

- دوسروں کی خوبیوں کو سراہیں
- اچھی باتوں کی تعریف کریں
- دوسروں کو بولنے کا موقع دیں
- چہرے پر مسکراہٹ رکھیں۔

شخصیت کو جانچیے

- | | |
|--------------------------------------|---|
| کیا آپ خوش ہیں؟ | کیا آپ زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں؟ |
| کیا آپ معاشی طور پر مضبوط ہیں؟ | کیا آپ میں سنجیدگی اور توازن موجود ہے؟ |
| کیا آپ اپنا ذاتی تجزیہ کر سکتے ہیں؟ | کیا آپ اپنی موجودہ زندگی کو اہمیت دیتے ہیں؟ |
| کیا آپ کا اپنا کوئی راز داں بھی ہے؟ | کیا آپ میں مزاح کا بھی کچھ عنصر موجود ہے؟ |
| کیا آپ اپنے کام میں دلچسپی لیتے ہیں؟ | کیا آپ اپنے مسائل پر فوری توجہ دیتے ہیں؟ |
- بہت سی خواہشات کے بیک وقت آرزو مند نہ ہوں؟

خوشی اور مسرت ایک سایہ ہے۔ اسکے پیچھے جتنا بھاگیں گے وہ اتنی ہی دور ہوتی جائے گی۔ آپ آرام و سکون سے اپنے کام میں مصروف ہو جائیے۔ وہ آپ کے سر پر آکر بیٹھے گی۔

3.13 اخلاقیات

درج ذیل فہرست صفات آپ چیک لسٹ کے طور پر استعمال کیجیے اور ہر ہفتے اپنا جائزہ لیجیے۔ نمبر بھی دیں اور اسے کسی چارٹ میں نوٹ کرتے رہیں

ان اوصاف کو اپنانے کی کوشش کیجیے

- اعلیٰ ظرفی
- ضبط۔ مسکراہٹ
- سچائی و راست بازی
- عہد کی پابندی
- امانت داری
- عدل و انصاف
- رحم اور معافی
- نرم مزاجی
- تحمل اور بردباری
- خوش کلامی
- عاجزی و انکساری
- صبر و شجاعت
- قناعت
- روزمرہ کے وعدے
- نفع بخشی
- اچھا گمان
- اخلاص اور حسن نیت

3.14 چند اچھی عادات

اسے آپ چیک لسٹ کے طور پر استعمال کیجیے اور ہر ہفتے اپنا جائزہ لیجیے۔ نمبر بھی دیں اور اسے کسی چارٹ میں نوٹ کرتے رہیں

ان عادات کو اپنانے کی کوشش کیجیے

- اعتدال و میانہ روی
- خاموشی
- نظم و ضبط
- عزم و فیصلہ
- کفایت شعاری
- مشقت
- خلوص
- عدل یا صحیح اندازہ
- سنجیدگی و بردباری
- ستھرا پن

3.15 مثبت طبعی عادات

اسے آپ چیک لسٹ کے طور پر استعمال کیجیے اور ہر ہفتے اپنا جائزہ لیجیے۔ نمبر بھی دیں اور اسے کسی چارٹ میں نوٹ کرتے رہیں

ان مثبت عادات کو اپنانے کی کوشش کیجیے

- وقار
- چستی
- خوش اخلاقی

- تیزی پھرتی اور چاق و چوبند رہنا
- متانت
- صفائی
- اپنی ذات کا احترام
- اطمینان
- بشاشت
- مسکراہٹ

3.16 منفی طبعی عادات

آپ چیک لسٹ کے طور پر استعمال کیجیے اور ہر نئے اپنا جائزہ لیجیے۔ نمبر بھی دیں اور اسے کسی چارٹ میں نوٹ کرتے رہیں

ان منفی عادات کو ترک کرنے کی کوشش کیجیے

- بد وضعی
- کابلی
- بد اخلاقی
- سستی
- ہلکا پن
- گندگی
- سر جھکائے رہنا
- بے اطمینانی
- جنجھلاہٹ
- تیوری چڑھانا

3.17 منفی جذباتی عادات

اسے آپ چیک لسٹ کے طور پر استعمال کیجیے اور ہر ہفتے اپنا جائزہ لیجیے۔ نمبر بھی دیں اور اسے کسی چارٹ میں نوٹ کرتے رہیں

ان منفی عادات کو ترک کرنے کی کوشش کیجیے

- شک
- خوف
- حسد
- کنجوسی
- تنگ نظری
- دروغ گوئی
- بے وفائی
- شدت
- تعصب
- خود غرضی۔

3.18 ایک سنہری اصول

نوجوانوں کے مسائل۔ علی اصغر چوہدری
(ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور)

آپ کو خدا نے بہت سی اعلیٰ صلاحیتیں اور قابلیتیں دے رکھی ہیں مگر پھر بھی آپ کام کرنے سے گھبراتے ہیں اس لیے آپ کو ان کا اندازہ نہیں ہو سکتا ہے اگر آپ حوصلہ اور دلیری کر کے صبر و استقلال سے محنت کرتے جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ چھپی ہوئی طاقتیں ایک ایک کر کے آپ کے سامنے ظاہر ہوتی جائیں گی۔ جو حالات آپ پیدا کرنا چاہتے ہیں جس دماغی قوت کو ترقی دینا چاہتے ہیں، اپنی زندگی کے تمام حالات میں جو تبدیلی آپ کو منظور ہے اور جس چیز کو حاصل کرنے کی آرزو آپ کے دل میں چمکیاں لے

باب 3- انفرادی زندگی میں استحکام کے لئے چند مشورے

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

رہی ہے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ کر کے آپ جوں جوں اس پر غور کریں گے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے جائیں گے اس کی راہیں نکلتی جائیں گی اور منزل قریب آتی ہوئی محسوس ہوگی۔ اگر آپ اسے حاصل کرنے کی خلوص دل سے جدوجہد کریں گے اور اپنے مقصد کی ایک خیالی تصویر اور پروگرام، ایک واضح نقشہ نہایت صفائی اور استقلال کے ساتھ اپنے سامنے رکھیں تو وہ تصویر آپ کے دل و دماغ پر نقش ہو جائے گی اور اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے غرض ہر حال میں آپ کے سامنے رہے گی، اس لیے کبھی کبھی جوش میں آکر بہ آواز بلند کہا کریں:

”میں لائق ہوں۔ خوش قسمت ہوں۔ کامیاب ہوں۔ بہترین کردار کی ایک بڑی شخصیت بننا چاہتا ہوں۔ میں اللہ کے بھروسے پر کوشش کرتا رہوں گا، فتح یقیناً میری ہوگی“

اگر آپ نے اپنے ذہن میں مایوسی، پژمردگی، مردہ دلی اور، بیماری کا خیال رکھا تو واقعی آپ بڑے حقیر انسان بن کر رہ جائیں گے۔ یقین جانئے اپنے ذہن میں اپنی نامکمل ادنیٰ، حقیر اور کمزور تصویر کا نقش قائم کرنا بہت بڑی حماقت ہے۔ اسے فوراً دور کر دیں۔ کیونکہ ہمارے خیالات کی تبدیلی سے ہماری عادتیں بھی بدل جاتی ہیں اور جسم میں بھی تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ لہذا دلی اور دماغی سکون حاصل کرنے کے لیے اپنے خیالات نہایت پاکیزہ، اعلیٰ اور بلند رکھیے۔

یاد رکھیے اگر آپ نے خود کو بہت ادنیٰ اور معمولی قابلیت کا آدمی سمجھا تو آپ زندگی بھر ادنیٰ ہی رہیں گے اور آپ پر احساس کمتری وارد ہو جائے گا۔ اگر آپ خود اپنی عزت نہیں کرتے بلکہ بے بسی کا اظہار کرتے ہیں تو دنیا آپ کی قدر نہیں کرے گی کیونکہ دنیا اس کی قدر کرتی ہے جو خود اپنی قدر کرتا ہے اور جس کا اخلاق عمدہ، خیالات پاکیزہ اور بدن تندرست ہوتا ہے۔ درحقیقت دنیا آپ کو ویسا ہی سمجھے گی جیسا آپ خود کو اپنے دل میں سمجھتے ہیں۔

3.19 ناکامی آپ کا مقدر نہیں

اسے آپ چیک لسٹ کے طور پر استعمال کیجیے اور ہر ہفتے اپنا جائزہ لیجیے۔ نمبر بھی دیں اور اسے کسی چارٹ میں نوٹ کرتے رہیں

پریشانیوں اور الجھنوں کا شکوہ کرنے کی بجائے ہمیشہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا شمار کیجیے۔ آپ کی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں و قوت اور توانائی ضائع ہونے سے محفوظ رہیں گی اور آپ نئی خوشگوار زندگی تعمیر کر سکیں گے۔

- تسلیم و رضا کو سفر حیات کی ضروریات میں اولین اہمیت حاصل ہے۔ (شو پنہار)
- حقائق کو تسلیم کیجیے۔ حقائق کو تسلیم کر کے ان سے لڑنا اور الجھنا چھوڑ دیجیے۔ ناگزیر سے تعاون کیجیے۔ اگر خوشی اور مسرت کے حصول کے متمنی ہیں تو ان چیزوں کے متعلق پریشان ہونا چھوڑ دیجیے جن پر آپ کو کوئی اختیار نہیں۔
- روشن پہلو تلاش کیجیے۔ الجھنوں کا حساب کرنے کی بجائے نعمتوں کا شمار کیجیے۔
- نعمت ایک وحشی جانور ہے اسے شکر کی زنجیروں سے باندھ کر رکھو۔
- پر امید رہیئے۔ ہر مصیبت کی انتہا ہوتی ہے سمجھدار کو چاہیئے کہ وہ حالات کی ناسازگاری سے بدل نہ ہو (حضرت علیؑ)
- اپنے ذہن کو راضی بہ رضا ہونے کی مناسب اور ضروری تربیت دیجیے۔
- قضائے الہی پر راضی ہونا انسان کی بڑی سعادت ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے خیر کی طلب چھوڑ دینا بد بختی ہے (حدیث)
- خدا کی طرف رجوع کیجیے۔ صبر و استقامت کی دعا کیجیے۔
- میں زندگی میں کبھی ناکام نہیں رہا کیونکہ ہر ناکامی سے میں نے کچھ نہ کچھ فائدہ اور سبق ضرور حاصل کیا ہے (ایڈلین)

3.20 مصائب سے گھبرائیے نہیں

- اپنے اندر مصائب کا سامنا کرنے کی جرات پیدا کیجیے۔
- مصائب کی شدت کا اندازہ کرنے کے لیے ایک ایک پہلو کا بغور جائزہ لیں۔
- اپنی ذات اور صلاحیتوں کا کٹا اور بھر پور تنقیدی جائزہ لیں۔
- عملی اقدامات اٹھائیے۔
- دوسروں کا تعاون ضرور حاصل کریں۔
- ہمیشہ زندگی کا خوشگوار پہلو دیکھنے کی کوشش کیجیے۔
- اپنے مصائب اور تکالیف سے کبھی دل لگانے کی کوشش نہ کیجیے۔

مصائب میں ثابت قدم رہیئے۔

ولیم جیمز: عقل مندی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا بخوبی علم ہو کہ ہنگامی حالات میں کون سی شے نظر انداز کرنے کے قابل ہے اور کس چیز کو سنبھال کر رکھنے کی ضرورت ہے۔

3.21 جان کاروگ۔ بددلی

دنیا کی کوئی مصیبت اور بد قسمتی مہلک نہیں ہوتی، انسان کی اپنی سوچ اور فکر اس میں رنگ آمیزی کر کے اسے شدید یا مہلک بنا لیتی ہے۔

- دوسروں کی محبت اور توجہ حاصل کیجیے
- سچے خیر خواہ اور ہمدرد ضرور مل جاتے ہیں۔ بے لوث ہمدردی اور توجہ کے دو بول تمام زخموں کے لیے اکسیر ثابت ہوتے ہیں۔
- اپنی قدر و قیمت پہچانیئے۔
- زہریلے خیالات۔ (اپنے آپ کو سنا اور حقیر سمجھنا) کو ذہن سے جھٹک دیجئے۔
- دوسروں کے کام آنا سیکھیے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروہیاں

□ تاریخ کا مطالعہ کیجیے۔ دنیا دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو رہی ہے۔

□ اچھی باتیں سوچیئے۔

3.22 کیا آپ نروس ہیں

نروس آدمی فطری طور پر زیادہ ذہین ہوتے ہیں لیکن ایسے لوگ جلد ہی دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور کام ادھورا چھوڑ دیتے ہیں۔

نروس لوگ اس قدر تیز اور حساس ہوتے ہیں کہ ان کے لیے حالات و واقعات کا تجزیہ کر کے مستقبل کے لیے لائحہ عمل تیار کرنا پھر اس پر عمل کرنے کے لیے نئی نئی راہیں نکالنا اور وسائل مہیا کرنا چنداں مشکل

نہیں ہوتا۔

- اپنی غذا کو بہتر بنائے۔
- تازہ ہوا کھائے اور ورزش کیجیے۔
- آپ کو آرام کی ضرورت ہے کوئی کام کرنے سے پہلے ذرا استراحت لیجیے۔
- حالات کا مقابلہ کرنا سیکھیے۔ بار بار اس کام کو کیجیے جس سے آپ کو خوف ہوتا ہے۔
- قدرت دعوتِ نظارہ دیتی ہے۔
- نیند بھی ضروری ہے۔
- خود کو مصروف رکھیے۔ بامقصد کام کی تکمیل کے بعد سکون محسوس ہوتا ہے۔
- مستقبل کی منصوبہ بندی کیجیے۔
- احساسِ ظرافت پیدا کیجیے۔

3.23 چند دیگر اشارات

چارتباہ کن آرزوئیں

- حرص و ہوس
- حسد و رقابت
- نمود و نمائش
- ہوسِ اقتدار

وہ افراد جو شہرت پر اقتدار کو ترجیح دیتے ہیں تاریخی واقعات پر زیادہ قوت سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

دوستیاں

- دوستی ایک ضرورت ہے اسے محسوس کیجئے
- چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھیے
- اظہارِ ذات سے گریز نہ کیجئے

- اخلاقیات کو قبول کیجئے
- توقعات کم رکھیے، گنتی نہ گنئیے
- دوستوں کی نوازشوں سے نہ بھاگئے
- دوستوں کے ساتھ مل کر معاملات پر گفتگو کیجئے
- پرانی دوستیاں تازہ کرتے رہیے

ملاقات کے لیے

- مسکراہٹ برقرار رکھیے
- اپنا تعارف کرائیے
- لوگوں میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیجئے
- مثبت رویہ کا اظہار کیجئے
- بہت زیادہ ملنسار نہیے

ممتاز نظر آئیے

- عقل سلیم سے کام لیجیے
- اپنے شعبے کا علم مستحکم کیجیے اور اس میں مسلسل اضافہ کیجیے
- خود انحصاری اپنائیے، دوسروں کے محتاج مت نہیے
- عمومی ذہانت کا مظاہرہ کیجیے
- کام کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے اور کام لینے کی صلاحیت بھی پیدا کیجیے

باب 4- ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

4.1 کیا کریں کہ لوگ آپکو پسند کریں؟

- لوگوں کے نام یاد رکھنے کی کوشش کریں اس سے لوگ اندازہ لگاتے ہیں کہ آپ کو ان میں تھوڑی بہت دلچسپی ضرور ہے۔ شخص کو اپنا نام بڑا عزیز ہوتا ہے۔
- ایک آسان اور تھل مزاج شخص بنیں تاکہ لوگ آپکے ساتھ رہنے میں کسی قسم کا جبر محسوس نہ کریں۔ گھر یلو قسم کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔
- اپنی طبیعت میں بے ساختگی اور متحمل مزاجی پیدا کریں تاکہ ماحول کی مشکلات اور تکالیف آپ کو زیادہ پریشان نہ کر سکیں۔
- خود پسند نہ بنیں۔ یہ تاثر دینے کی کوشش نہ کریں کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں، فطری اور متوازن زندگی گذاریں۔
- دلچسپ بننے کی کوشش کریں تاکہ لوگ آپکے ساتھ رہنا پسند کریں اور آپکی وابستگی سے اپنے اندر تحریک محسوس کر سکیں۔
- اپنی طبیعت سے ہر قسم کے تخریبی عناصر کو باہر نکال پھینکیں ایسے تخریبی عناصر کو بھی جن کے متعلق آپ کو علم نہیں ہے اور جو آپکے تحت الشعور میں پنہاں ہیں۔ یہاں آپ کو کسی ماہر نفسیات کی ضرورت ہوگی۔
- لوگوں کے متعلق اپنی ہر قسم کی رنجش کو مٹادیں۔ لوگوں کا بغور مطالعہ کریں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں۔
- لوگوں کو پسند کرنے کی کوشش کریں۔ ایک مغربی مصنف دل روجہ کے یہ الفاظ یاد رکھیں ”میں کبھی کسی ایسے شخص سے نہیں ملا جسے میں نے پسند نہ کیا ہو۔ دل روجہ بننے کی کوشش کریں۔“
- کسی شخص کی کامیابی پر اسے مبارکباد دینا کبھی نہ بھولیں، مشکلات میں لوگوں کی دلجمعی کرنا اپنا فرض سمجھیں۔
- روحانی تجربات کی بنا پر لوگوں میں وہی احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں جو آپ اپنے اندر محسوس

کرتے ہیں۔ لوگوں کی شخصیت کو نکھارنے اور اُبھارنے میں ان کی مدد کریں اس کے صلے میں وہ آپ سے پیار کریں گے۔

4.2 بیٹھے بول میں جادو ہے

لوگوں سے تعلقات پیدا کرنے کے ضروری اصول:

- اگر تم شہد حاصل کرنا چاہتے ہو تو چھتے پر لات مت مارو۔
- کسی پر خفا ہونے سے بڑھ کر کوئی بے وقوفی نہیں۔
- نکتہ چینی یا عیب جوئی بیکار چیز ہے۔
- تم کوئی فتویٰ نہ دو تا کہ دوسرے تمہارے متعلق فتویٰ نہ دیں (لکنن)۔
- غصہ کا اظہار زبان سے نہ کرو بلکہ تحریر سے کرو۔ اس تحریر کو اپنے ہی پاس رکھو۔
- دوسروں کو سدھارنے سے پہلے اپنے آپ کو سدھار لو۔
- بذریعہ تحریر بھی رنج مت پہنچاؤ۔
- ہر کام میں سوچو کہ اگر حضور ﷺ اس وقت ہمارے درمیان ہوتے تو کیا کرتے۔
- دوسروں کے نظریے کو سمجھنے کی کوشش کرو۔

لوگوں سے نبھانے کا راز:

- جس شخص سے کام لینا ہے اس کو اتنا تیار کر دو کہ وہ کام کرنے پر اپنی خواہش سے آمادہ ہو جائے۔
- کسی سے کام کرانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جو وہ چاہتا ہے وہ دیا جائے۔
- اگر ماضی میں تم پر کسی نے تبصرہ کیا ہے تو اُس کا حوالہ مت دو۔
- مطالعہ کی منصوبہ بندی کا اظہار مت کیا کرو۔
- اپنے ماتحتوں کے کام کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرو۔
- اپنے ماتحتوں کی ان کے سامنے، ان کے پیچھے اور ان کے مرنے کے بعد بھی تعریف کرو "یہ اس شخص کی قبر ہے جو اپنے گرد و پیش اپنے سے زیادہ ہوشیار افراد جمع رکھنا جانتا تھا (اینڈریو کارنگی)۔
- خوشامد اور قدر دانی میں فرق ہے۔

- ہر وہ شخص جس سے میری ملاقات ہو کسی نہ کسی بات میں مجھ سے افضل ہے۔ اس طرح میں اس سے کچھ سیکھ سکتا ہوں۔ (ایمرن)۔
- سینے یا پیٹھ پر تھکی لگائیے۔

جو ایسا کر سکتا ہے اس کے ساتھ ساری دنیا ہوگی:

- زمانہ شناس بنو۔
- اگر دوسرے پر تم کو اثر ڈالنا ہے تو اسکی دلچسپی کی باتیں کرو اور بتلاؤ کہ اس کی خواہش کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔
- کسی کام پر رغب کرنے کے لیے دوسرے میں اس کی احتیاج پیدا کرو۔
- بذریعہ دلائل مخاطب کے فیصلے کو ثابت کرو۔ فائدے اور نقصانات کا جائزہ لو اور پھر اپنی بات پیش کرو۔
- دوسروں کو اپنے قبضے میں لانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دوسرے کے نقطہ نظر کو معلوم کر لو، پھر اس کے اور اپنے نقطہ نظر سے غور کرو۔
- کسی سے پیسوں سے متعلق زیادہ تفصیل سے گفتگو مت کیجیے۔
- مشکل کو پیش نظر رکھتے ہوئے مستقبل کا دلاسا دو۔

4.3 لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے 6 اصول

- خلوص کے ساتھ دوسروں کے معاملات میں دلچسپی لیجیے۔
- لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئیے۔
- لوگوں کے نام یاد رکھو۔ ان کو اچھے ناموں سے پکارو (حضرت عمرؓ)۔
- دوسروں کی بات بغور سنیے، دوسروں کو اپنے متعلق بات کرنے پر آمادہ کیجئے۔ دوسروں کی مشکلات بغور سنیے۔
- دوسروں کی دلچسپی کی باتیں کرو۔ جس کے پاس جاؤ اسکی دلچسپی کی چیزیں دیکھنے کی خواہش کرو۔
- دوسروں سے ایسا کرو کہ ان کو اپنی بزرگی کا احساس ہو اور یہ بات خلوص کے ساتھ ہو۔ سچی چیزوں کی تعریف کرو۔

- شیکسپیر کا مقولہ ہے کہ مغرور انسان تھوڑی سی قوت اور اختیار ہونے پر اپنی اصلیت کو ایسا بھول جاتا ہے کہ اسکے فرشتے اس پر رونے لگتے ہیں۔
- انسان جس چیز پر ذاتی محنت کرتا ہے آپ اسکی تعریف کیجیے۔
- شادی سے قبل عورتوں کی تعریف کرنا ایک رحمان کا معاملہ ہے۔ لیکن شادی کے بعد اس کی تعریف کرنا ایک ضروری بات ہے اور اس میں اپنی بچت بھی ہے۔ شادی میں صاف گوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ یہاں حکمت عملی سے کام لینا چاہیے۔ کسی مرد سے اس کے متعلق بات کرو تو وہ گھنٹوں سنتا رہے گا۔

4.4 لوگوں کو اپنے ساتھ رکھنے کے طریقے

لوگوں کو اپنے ساتھ بڑے کام میں شریک کیجیے

ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جائے اور اس کی حیثیت سے بلند تر کسی کام میں شریک کیا جائے۔ اس ترقی یافتہ دور میں ہر شخص کوئی نہ کوئی بڑا کام مشن کے انداز سے انجام دینا چاہتا ہے۔ اس نفسیاتی ماحول سے استفادہ کیجیے۔

ایمانداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیے

اگر آپ کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے اچھے لوگوں کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں ماحول ایسا ہو کہ ہر معاملے پر کھل کر بات ہو سکتی ہو تب ہر اچھی یا بری خبر واضح طور پر بیان کر دینا درست ہوتا ہے۔

سراہتے رہنے کا طریقہ اپنائیے

ہر شخص اپنی کارکردگی کی تعریف چاہتا ہے۔ کسی کو سراہنے کا مناسب جواز تلاش کیجیے اور تعریف کیجیے۔ جن لوگوں کو آپ زیادہ کھل کر سراہیں گے وہ آپ کی زیادہ عزت کریں گے اور آپ کے ساتھ کام کرتے رہنے کو ترجیح دیں گے۔ جو لوگ آپ کی مجموعی کامیابی میں اہم کردار ادا کریں انہیں ضرور سراہتے رہیے تاکہ وہ آپ کے لیے زیادہ تہدی سے خدمات انجام دیں۔

مقاصد واضح اور قواعد آسان ہونے چاہئیں

آپ کے تمام مقاصد واضح اور تمام قواعد و ضوابط بہت آسان ہونے چاہئیں تاکہ آپ کے تمام متعلقین انہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرتے رہیے

ہر شخص زیادہ سے زیادہ ترقی کرنا چاہتا ہے اور اس کے لیے زیادہ مواقع کا ہونا ناگزیر ہے۔ لوگ ایک بار کم از کم سطح سے مطمئن ہونے کے بعد اضافی آمدنی کی راہ تلاش کرنے لگتے ہیں۔

قائدانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیجیے

لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں بہتر طور پر راستہ دکھایا جائے۔ ایک کامیاب آجر وہ ہوتا ہے جو اپنے ملازمین کی بہتر رہنمائی کرتا ہے۔ اس صورت میں نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ قائدانہ صلاحیت اچھے لوگوں کو اپنے ساتھ رکھنے کے معاملے میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

ترتیب فراہم کرتے رہیے

افراد کی تیاری ایک بہت بڑا فریضہ ہے۔ اگر آپ ترتیب فراہم کرتے رہیں گے تو لوگ آپ کے معاملے میں زیادہ سنجیدہ رہیں گے۔ ترتیب پا کر لوگ آپ کے لیے زیادہ کارگر ہوتے چلے جائیں گے۔

اپنے لوگوں کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کیجیے

جو لوگ آپ کے ساتھ اور آپ کے لئے کام کرتے ہیں ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیجیے تاکہ ان کی مشکلات اور صلاحیتوں سے آگہی رہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ جب آپ کو اپنے لوگوں کے بارے میں زیادہ باتیں معلوم ہوں گی تو وہ بھی بہت سے معاملات میں سنجیدہ ہو جائیں گے اور آپ سے توقع رکھیں گے کہ آپ ان کی ضروریات اور پریشانیوں کا ادراک و احساس کریں۔

تفریح طبع کا اہتمام کیجیے

تنخواہ کے ساتھ خوشگوار ماحول بھی فراہم کرنا ایک آجر اور کامیاب مینیجر کی خوبی ہے۔ کوشش کیجیے کہ

کام کا ماحول ہلکا پھلکا ہے تاکہ ہر شخص خوشی خوشی اپنا کام کرتا رہے۔ زیادہ سے زیادہ تفریح طبع کے مواقع تلاش کیجیے اور مل جل کر ماحول سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

4.5 دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کے 12 اصول

قدرت ہمارے تمام کام سنوارتی ہے خواہ ہم ان کو کتنا ہی بھدا کیوں نہ بنائیں۔

- بحث جیتنے کے بجائے بحث سے پرہیز کرنا ہی جیت ہے۔
- دوسرے کی رائے کی عزت کرو اور اس سے یہ مت کہو کہ وہ غلطی پر ہے۔
- اگر تم غلطی پر ہو تو اس کو بہت جلد اور صدق دل سے مان لو۔
- دوستانہ طور پر گفتگو کی شروعات کرو۔
- ایسا طریقہ اختیار کرو کہ دوسرا شخص ہاں کہنے لگے۔
- دوسرے شخص کو محسوس کرادو کہ خیال اسی کا ہے۔
- دوسرے شخص کو موقع دو کہ وہ زیادہ سے زیادہ گفتگو کر سکے۔
- ایمانداری سے کوشش کرو کہ دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھ سکو۔
- دوسروں کے خیالات اور خواہشات سے ہمدردی کا اظہار کرو۔
- اعلیٰ احساسات سے اپیل کرو۔
- اپنے خیالات کو دلکش انداز میں پیش کرو۔
- دوسروں میں مسابقت کا جذبہ پیدا کرو۔

4.6 لوگوں کے قلب ماہیت کے نو طریقے

جس سے نہ ان کے جذبات مشتعل ہوں نہ وہ ناراض ہوں

- تعریف اور سچی قدر دانی سے شروعات کرو۔
- لوگوں کی توجہ ان کی غلطیوں پر کنایہً مبذول کراؤ۔
- اپنی غلطیوں کا پہلے خود اعتراف کرو پھر دوسروں پر نکتہ چینی کرو۔
- براہ راست احکامات دینے کی بجائے بالواسطہ کام کی طرف متوجہ کرو۔

- دوسرے کو اپنی عزت اور آبرو بچانے کا موقع دو۔
- چھوٹی سے چھوٹی ترقی اور اصلاح کی دل کھول کر تعریف کرو اور پورے حوصلے سے تعریف کرو۔
- دوسرے شخص کو ایسی شہرت دو کہ وہ اس پر پورا اتر سکے۔
- دوسرے کی ہمت افزائی کرو اور ایسا محسوس کراؤ کہ ان کا نقص آسانی سے دور کیا جاسکتا ہے۔
- دوسروں سے جو کام لینا چاہتے ہو وہ اس طرح لو کہ وہ خوش ہو کر کام کریں۔

4.7 باکردار اور خوش گوار شخصیت کا حامل فرد

- وہ متین و باوقار ہوتا ہے۔
- وہ عجز و انکسار کا حامل ہوتا ہے۔
- وہ مستقل مزاج اور ثابت قدم ہوتا ہے۔
- وہ دوسروں کا بہت خیال رکھتا ہے۔
- وہ بہانے بازی نہیں کرتا۔
- وہ جانتا ہے کہ تہذیب و شناسائی کا برتاؤ کرنے کے لیے چھوٹی چھوٹی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔
- وہ ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھتا ہے۔
- وہ دولت اور خاندانی وجاہت کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔
- وہ اپنی تعمیر کے لیے دوسروں کو تباہ نہیں کرتا۔
- وہ کھوکھلا نہیں ہوتا۔
- وہ غریبوں اور امیروں کے ساتھ یکساں تعلق رکھتا ہے۔
- وہ نرم گفتار ہوتا ہے۔
- اس کے سراپے سے مہربانی جھلکتی ہے۔
- وہ اچھی فطرت کا مالک ہوتا ہے۔
- وہ ہر کسی سے مسکرا کر ملتا ہے۔
- وہ جبر و استبداد کا سامنا کرتا ہے۔
- وہ حیران کن کارنامے انجام دیتا ہے۔

- وہ ذمہ داری قبول کرتا ہے۔
- جیت ہو یا ہار، وہ ہر صورت میں باوقار رہتا ہے۔
- وہ پیچیدہ اور الجھا ہوا نہیں ہوتا۔
- وہ نظم و ضبط کا پابند ہوتا ہے۔
- وہ با علم ہوتا ہے۔
- وہ اپنی حدود میں رہتا ہے۔
- ”جب آپ کامیابی حاصل کر لیں تو آپ کو اپنے آپ پر قابو رکھنے، متوازن رہنے،
- عاجزی و انکساری برقرار رکھنے اور اپنی حدود میں رہنے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔“ (ایچ روس پیرو)

کامیابی جتنی مشکل ہوتی ہے اس کو نبھانا اس سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ کامیاب ہو نا تو جانتے ہیں لیکن جب وہ کامیاب ہو جاتے ہیں تو انہیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اسے نبھانا کیسے ہے۔ اسی لیے اہلیت اور کردار کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اہلیت تمہیں کامیابی دلواتی ہے جبکہ کردار تمہیں کامیاب رکھتا ہے۔

ماخذ کامیابی کی شاہراہیں، برلن ٹریسی، بک ہوم، مزنگ روڈ، لاہور

باب 5- اپنے اندر کے موذی کو ماریے

5.1 زندگی کے چند مسائل

آئیے زندگی کے چند نمایاں ترین مسائل کا جائزہ لیں:

تنگ نظری۔ محدود اور تنگ نظری کے ساتھ مسائل کو مت دیکھے۔ مسائل سے گھبرائیے نہیں۔ غیر ضروری خوف۔ ہم ہر وقت اس خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہماری کوششیں ناکامی سے دو چار نہ ہو جائیں۔ یہ بے جا خوف ہمیں ہلکان کرتا رہتا ہے۔۔۔ آج کی زندگی بہت مشکل بھی ہے اور بہت آسان بھی۔ جو لوگ مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار رہتے ہیں ان کے لئے زندگی صرف آسانیوں کا نام ہے۔ ہمیں ہر معاملہ کو زندگی اور موت کا مسئلہ نہیں بنالینا چاہیے۔

آپ منزل اور سمت کے تعین کے بغیر سواری میں بھی نہیں بیٹھتے۔ اپنی منزل کو متعین کیجیے اور زندگی کی ترجیحات کا تعین کیجیے بہتر زندگی کے لئے ترجیحات کا ذمہ دارانہ انتخاب ہمیں خود کرنا ہے۔ اپنے مقاصد اور اہداف کی اہمیت کا ہم سے بہتر اندازہ کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اپنی اقدار کا تعین بھی ہم خود بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔ کسی سے زیادتی کی صورت میں ہمیں فوری طور پر معذرت کر لینی چاہیے اور معاملات کو درست کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ اگر کسی سبب کے بغیر احساس جرم آپ کے دل میں پروان چڑھ رہا ہے تو ذرا سی بھی تاخیر کیے بغیر اس طوق کو اپنے ذہن کی گردن سے اتار چھینئے۔

غیر ضروری شرم اور ہچکچاہٹ تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد ہو گئی ہو تو شرمندہ رہنا اور ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرنا سمجھ میں آتا ہے مگر یہ کیا کہ کوئی غلطی کئے بغیر بھی ہم شرماتے رہیں اور خود کو دوسروں کے مقابلہ میں کمتر اور گرا ہوا محسوس کرتے رہیں۔ کوئی بھی خامی یا کوتاہی آپ میں زیادہ محنت کرنے کا جذبہ ہی پیدا کرتی ہے۔ ہمیں اپنی اور اپنے دوستوں کی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ اس صورت میں ہمیں بہت اچھی طرح اندازہ ہو گا کہ آخر کن لوگوں کے ساتھ ہم بہتر وقت گزار سکتے ہیں؟ کون ہمیں کس قابل گردانتا ہے۔ کیسے لوگوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا ہمارے لئے زیادہ سود مند ثابت ہو سکتا ہے؟

بہت سے لوگ پوری زندگی ایسے گزار دیتے ہیں جیسے وہ دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم ہوں اور یہ

کے جیسے ہر شخص صرف انہی کو نشانہ بنانے پر تلا ہوا ہے اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ جو گزر گیا اسے بھول جائیے۔ زندگی ایسی بے وقعت نہیں کہ اسے ذرا ذرا سی باتوں پر ضائع کیا جائے۔ یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ اس دنیا میں ہر وقت بہترین سلوک کی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ ضروری نہیں کہ لوگ ہر وقت آپ کو چاہتے رہیں۔ ان باتوں سے دل کو ناخوش رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ غصہ بہت سی صلاحیتوں کو دبوچ لیتا ہے۔

بہت سے لوگ اپنی صلاحیتوں پر اس حد تک شک کرتے ہیں کہ ان سے استفادہ کرنے کے بارے میں سوچنا بھی بھول جاتے ہیں۔ اپنے بارے میں شک کرتے رہنے سے انسان نہ تو کسی معاملہ میں ڈٹ کر کوئی موقف اختیار کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ٹھوس فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں آتا ہے۔ اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ محض شکوک و شبہات میں مبتلا رہنے کے بجائے کام کیا جائے، عمل کی دنیا کو گلے لگایا جائے۔ واضح طور پر سوچنے سے بہت سی مشکلات خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ کسی چھوٹے کام سے ابتداء کیجیے مگر اسے پورا ضرور کیجئے۔ اپنی زندگی اور اپنے وجود کے سب سے بڑے ماہر آپ خود ہیں۔ اپنے بل بوتے پر زندہ رہنا سیکھئے۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرنے سے عزت نفس مجروح نہیں ہوتی۔ یہ کردار کی عظمت کا نشان ہے۔ ہٹ دھرمی ایک بڑا مسئلہ ہے جسے حل کرنے کی ایک بہتر صورت یہ ہے کہ آپ اپنے اندر انکسار اور عجز پیدا کریں۔ اپنے آپ کو تبدیل کرنے سے انکار صرف کوئی احمق ہی کر سکتا ہے۔ انسان کو اپنے مزاج اور رویہ میں لچک پیدا کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سیکھتے رہنا چاہیے۔ صورت حال تبدیل ہو تو اس سے مطابقت پیدا کرتے ہوئے آپ بھی تبدیل ہوں۔ یہ ناگزیر ہے۔

اپنی عادات تبدیل کیجئے۔ نئے خیالات کو اپنائیے، نئے سانچے میں ڈھلنے کی کوشش کیجئے۔ اپنی عادات سے کام لینا سیکھئے، ان کے غلام ہو کر نہ رہ جائیے۔

5.2 ذاتی مسائل کو سلجھانے کی قوت

- اس بات پر یقین رکھیے کہ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔
- اپنے آپ کو پرسکون رکھیے، گھبراہٹ اور تذبذب آپ کے خیالات کو روک دیتے ہیں۔ کسی بوجھ کے تلے آپ کا ذہن کبھی کام نہیں کر سکتا۔ اپنے ہر مسئلے کو بڑے آرام سے سلجھائیں۔
- کسی سوال کا جواب یکدم تلاش نہ کریں۔ ذہن کو آرام دہ حالت میں رکھیے۔ ٹھنڈے دماغ سے سوچئے آپ کو صحیح جواب ضرور مل جائے گا۔

- حقائق کا غیر جانبداری اور منصفانہ انداز سے جائزہ لیں۔
- ان حقائق کی ایک فہرست تیار کر لیں اس سے آپ کے سوچنے کا انداز حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ حقائق غیر مرئی سے مرئی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔
- اپنے مسائل کا حل عبادت میں تلاش کیجیے۔ یقین کیجیے کہ خدا کی یاد آپ کی رہنمائی کریگی۔
- خدا کی ذات کے مقدس نور پر اعتماد رکھیے جو زندگی کے اندھیرے میں آپ کے لیے مشعل راہ بن سکتا ہے۔
- اپنی صلاحیتوں پر یقین رکھیے۔
- مسجد میں باقاعدہ جائیں۔ نماز سے کبھی غافل نہ ہوں۔
- اگر آپ پورے اعتقاد کے ساتھ ان تجاویز پر عمل کریں گے تو اس کے بعد آپ کے ذہن میں اپنے مسائل سے متعلق جو کوئی حل آئیگا وہ صحیح ہوگا۔

5.3 کامیابی کے راستے میں حائل حقیقی یا خیالی رکاوٹیں

کامیابی کے راستے میں درج ذیل رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں:

- انا۔ عجب اور تکبر، صرف اپنے آپ کو صحیح سمجھنا اور دوسروں کی عزت اور توقیر نہ کرنا
- ناکامی کا خوف
- عزت نفس کا نہ ہونا
- منصوبہ نہ بنانا
- مقصد کا تعین نہ کرنا اور ترجیحات کا تعین نہ کرنا
- زندگی کے تغیرات اور اس معاملے میں آپ کی غیر مستقل مزاجی
- کاموں کو اتوا میں ڈالنا / آج کا کام کل پر ڈالنا
- گھریلو ذمہ داریوں کو حق سے ادا نہ کرنا
- مالی عدم تحفظ اور خاندان کے قرض
- ذہنی انتشار، پریشانیوں اور مستقل مزاجی کا نہ ہونا
- پیسے کے لیے مقصد زندگی کو ترک کر دینا یا ایمان کے ساتھ سودا کرنا

- اکیلے کام کرنا
- لگن کا نہ ہونا
- تربیت کا نہ ہونا

5.4 زندگی نام نہیں مرمہ کے جئے جانے کا

تجربات کی ندرت، ذہنیت کو بہتر اور کارآمد بنانے میں بڑی مدد دیتی ہے۔

- پہلی مرتبہ کسی کام کے لیے کچھ جھجک محسوس کریں تو اسے زیادہ اہمیت ہرگز نہ دیں کیونکہ اس طرح آپ اپنی بدحواسی کا مظاہرہ کریں گے۔
- کام کو ہاتھ میں لینے سے قبل اس کے خراب ہو جانے کا یقین مت کر لیجیے۔

کامیاب زندگی کسے کہتے ہیں۔

حقیقی کامیابی وہ ہے جس سے ایک شخص ذاتی طور پر مطمئن ہو اور اس نے اپنی تمام تر تعمیری صلاحیتوں سے کام لینے کے بعد اپنا مقصد حاصل کیا ہو۔

آپ جس بات سے ڈرتے ہوں اسے ضرور کیجیے۔

- اس سے آپ میں سے خوف دور ہو جائے گا۔
- مثبت رویہ اختیار کیجیے۔
- افسردگی دور کیجیے۔
- دوسروں کی امداد کرنے اور دوستی پیدا کرنے سے خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- خدمات پیش کیجیے۔
- اپنے جذبات میں پختگی پیدا کیجیے۔

5.5 ذہنی کوفت اور دماغی تکرر کو دور کیجئے۔

اپنے کاموں میں میا نہ روی اختیار کیجئے۔

ذہنی کوفت اور دماغی تکرر کو دور کرنے کے تین طریقے:

- منفی خیالات کو اپنے دماغ سے نکال دینے کی کوشش کیجئے۔
- فرصت کے اوقات میں دلچسپ کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔
- اپنے دماغ اور جسم کو صحیح معنوں میں آرام پہنچانے کی کوشش کیجئے۔
- جب آرام کریں تو آرام کا خیال پوری طرح جائز ہونا چاہئے۔
- اپنے دماغ کو اس عالم میں سکون کی جانب مائل کیجئے جس سے قلبی سکون حاصل ہو۔

5.6 پریشان ہونا چھوڑیے اور خوش ہونا سیکھیے

- اپنی شخصیت کو منفرد بنائیے۔ قابل اعتماد بننے کی کوشش کیجئے۔
- قوتوں اور صلاحیتوں کے جائزے کے بعد کمزوریوں کا بھی جائزہ لیجئے اور انہیں بھی دور کرنے کی کوشش کیجئے۔
- اپنے مقصد اور منزل کو مد نظر رکھیے۔ دوسری طرف دھیان کو تقسیم مت کیجئے۔
- ایک ٹھوس نظریہ حیات پیش کیجئے۔
- جو نظریات و اصول آپ کی روزمرہ کی زندگی میں اخلاقی اقدار کے مطابق کارآمد ثابت ہوں انہیں اپنا لیجئے (ولیم جیمس)۔
- شخصیت انسان کے کردار اور سیرت کا آئینہ ہے۔
- دلکش شخصیت۔ اعتماد زندہ دلی اور خوش اخلاقی سے بنتی ہے۔
- دوسروں کی ذات میں دلچسپی لیجئے۔ نہایت خلیق اور ملنسار بنیے۔ مسکراتے لب اور میٹھے بول کے ساتھ پیش آئیے۔
- انسان کو باعمل اور مشغول رہنا چاہئے۔
- تحمل یا رواداری کی ضرورت ہے۔

□ اچھی عادتیں ڈالیے۔ جب بھی مخالفتوں کا سامنا ہو اندرونی قوتوں کو بروئے کار لا کر مقابلہ کرنا چاہئے۔

□ تمام مشکلات تخیلات کا نتیجہ ہوتی ہیں، آپ جتنا سوچیں گے اتنے ہی الجھتے جائیں گے۔

اپنے لیے اچھے اصول بنا لیجئے۔ خود کو استعمال کرنے کا سلیقہ سیکھیے۔

□ اپنے آپ کو قبول کیجئے۔ اپنے آپ سے محبت کرنا سیکھیے۔

5.7 آپ اپنے کاموں میں غلطیوں سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں

بعض فاش غلطیاں:

□ دوسرے کے اچھے کام کو اپنا کام قرار دینا۔

□ الزام تراشی اور حسد مت کیجئے۔

□ آپ زیادہ تر اپنا منہ بند رکھیں اور جب اسے کھولیں تو کوئی ایسی بات ہرگز نہ نکالیں جس سے کوئی فتنہ پیدا ہو سکتا ہو۔

□ دوسروں کی تعریف کیجئے۔

□ غرور اور تکبر کی بجائے خوش اخلاقی اور خوش مزاجی اپنائئے۔

□ قوت فیصلہ کی کمی یا فیصلہ کرنے میں مشکل ہو رہی ہو تو استخارہ مسنون طریقے سے کیجئے۔

□ غلط اندازے مت لگائیے۔

□ نئے ملنے والوں سے بہت جلد بے تکلف ہو جانے کی عادت ترک کیجئے۔

غلطیوں سے بچنے کے اصول

□ دوسرے ساتھیوں کے اچھے کاموں کی ایمانداری کے ساتھ تعریف کیجئے۔

□ شکایت مت کیجئے۔ چغلی مت کھائیے

□ زبان کو قابو میں رکھیے۔

□ مختصر گفتگو کا طریقہ سیکھیے۔

- سب کی اچھائی بیان کیجیے۔ اپنے دشمن کی بھی برائی مت کیجیے۔
- ہم رتبہ لوگوں سے عاجزی کے ساتھ ملیے۔
- اپنی طرف سے کبھی بھی کسی جانب بھی پہلا پتھر مت پھینکنے۔
- ہمیشہ حقائق کو تسلیم کیجیے خواہ لوگ آپ کو دھمکی کیوں نہ دیں۔
- خود اپنی غلطیوں سے سب سے پہلے سیکھئے۔ تجربہ ایک ایسا استاد ہے جو سزا پہلے دیتا ہے اور سکھا تا بعد میں ہے۔
- دوسرے لوگوں کی غلطیوں سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھئے۔

5.8 دم توڑتی طاقت کو بحال کریں

- یاد رکھیے غصہ ایک جذبہ ہے اور ہر جذبہ گرمی کا پہلو لیے ہوتا ہے لہذا اس جذبے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں مگر آپ اسے کس طرح ٹھنڈا کر سکتے ہیں۔ جب کسی شخص کو غصہ آتا ہے تو اسکی رگیں تن جاتی ہیں اور مٹھیاں خود بخود بھنج جاتی ہیں، اس کی آواز ٹنگ ہو جاتی ہے، تمام جسم میں ایک تناؤ سا آجاتا ہے۔ نفسیاتی زبان میں وہ شخص لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لہذا آپ کوشش کر کے جذبات کی اس گرمی کو سرد کرنے کی کوشش کریں۔ ایسی حالت میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بند نہ ہونے دیں۔ انگلیوں کو سیدھا رکھیں اپنی آواز کو اونچا نہ ہونے دیں۔ آہستہ آہستہ باتیں کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ممکن ہو تو کسی کرسی پر بیٹھ جائیں اور جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیں ایسی صورت میں غصہ آپ پر کبھی جادو نہ کر سکے گا۔
- اپنے آپ سے اونچی آواز میں کہیں ”یونہی احمق بننے کی کوشش مت کرو، اس سے تمہیں کچھ حاصل نہ ہوگا لہذا اسے جانے دو“ ایسے موقع پر دعائے گناہنا مشاغل ہو مگر آپ کوشش تو کریں۔ یہ چیز آپکے جذبات کو دھیمہ کرنے میں مدد دے گی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ غصہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔
- جذبات اور غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ڈاکٹر مسز گرہن نے ایک اور ترکیب بتائی ہے۔ جب آپ غصے میں ہوں تو زیر لب دس تک گنتی کریں اگر غصہ پھر بھی فرو نہ ہو تو بیس تک۔
- غصہ ایک ایسا جذبہ ہے جس میں اور بہت سے غصیلے جذبات شامل ہوتے ہیں، ان چھوٹی رنجشوں

کا اجتماع اثر ہماری شخصیت کے لیے بڑا مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے ہر اس چیز یا بات کی فہرست بنالیں جسے دیکھ کر یا سن کر آپ چڑ جاتے ہیں۔ کوئی چیز خواہ آپ کے لیے کتنی ہی گھٹیا اور باعث شرم کیوں نہ ہو اسے فہرست پر ضرور چڑھالیں اس فہرست کو بنانے کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ اپنے دشمنوں سے باخبر ہو جائیں گے جو چھوٹے چھوٹے نالوں اور ندیوں کی صورت میں غصے کے سمندر کو پایاب نہیں ہونے دیتے۔

□ ہر وہ بات جو آپ کو غصہ دلاتی ہے اس پر عبادت کے ذریعے قابو پانے کی کوشش کریں۔ ایک ایک کر کے ان باتوں پر قابو پاتے چلے جائیں اس طرح خود بخود آپ کے غصے کا عنصر کم ہوتا چلا جائے گا اور اس حد تک پہنچ جائیگا جہاں آپ اسے بخوبی قابو کر سکیں گے۔

□ جب کبھی آپ کو غصہ آئے تو خود سے کہیں ”یہ غصہ جذباتی طور پر جو نقصان پہنچا رہا ہے کہیں وہ بہت زیادہ تو نہیں۔ میں کہیں غصے کے ہاتھوں احمق تو نہیں بن رہا؟ یوں کرنے سے تو میں اپنے احباب کو کھو بیٹھوں گا۔ اس طریقے کو بڑا اثر بنانے کے لیے آپ اپنے آپ سے مندرجہ ذیل الفاظ دن میں تین چار مرتبہ کہتے رہیں ”کسی چھوٹی سے بات پر مشتعل ہو جانادانائی سے بعید ہے۔

□ جب کوئی دل دکھانے والا واقعہ پیش آئے تو اس سے جلدی چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کریں اس پر زیادہ سوچ بچار مت کریں۔ اپنے آپ کو بالکل مصیبت زدہ تصور نہ کریں۔ اپنے ذہن کو غمگین خیالات کی آماجگاہ نہ بننے دیں۔ جب آپ کو کوئی جسمانی چوٹ آجاتی ہے تو آپ فوراً مرہم پٹی کرنے لگتے ہیں اس طرح اگر آپ کے جذبات کو کوئی ٹھیس لگتی ہے تو اس کا بھی آپ کو فوراً سد باب کرنا چاہیئے۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو آپ کی تکلیف روز بروز بڑھتی چلی جائیگی۔ عبادت کے ذریعے اس دکھ کو بھولنے کی کوشش کریں۔

□ دکھ اور غم کے خیالات کو ذہن سے نکال کر ہوا میں منتشر کر دیں، کسی ایسے شخص سے اپنے دل کا حال کہیں جس پر آپ کو بڑا اعتماد ہو۔ اس سے آپ کا دل ہلکا ہو جائے گا۔

□ جس شخص نے آپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہو اسے بددعا دینے کی بجائے اس کے حق میں دعا کریں یہاں تک دعا مانگیں کہ حسد یا رقابت کا جذبہ بالکل ختم ہو جائے اس کے بعد آپ اپنے دل و ذہن پر ایک مقدس سکون کا سایہ محسوس کریں گے۔ آپ خود کو فتح مند اور عظیم شخص سمجھنے لگیں گے آپ کی ہنسی دوسرے لوگوں سے بلند ہوگی۔

- یہ چھوٹی سی دعا زیر لب پڑھیں ”اے خدا، تیری محبت میرے دل میں جاگزیں ہو جائے، پھر ان الفاظ کا اضافہ کر لیں اے اللہ فلاں شخص کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہو جائے۔ یہ طریقہ یقینی طور پر اپنا رنگ لا کر رہے گا۔
- جہاں تک ہو سکے لوگوں کو معاف کرنے کے اصول پر عمل کریں۔ یوں کرنے سے آپکے دل کو بڑا سکون اور اطمینان محسوس ہو گا۔
- غصے کے وحشیانہ جذبات کو قابو کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ خود کو خدا کی ذات کے سپرد کر دیں، خدا سے دعا کریں ”جس طرح تو ہمیں گناہوں سے بچنے کے لیے طاقت عطا فرماتا ہے اسی طرح ہمیں اپنی طاقت پر قابو پانے کی قوت بھی عطا فرما۔ مجھے اپنے غصے پر قابو پانے کی قوت دے، میرے دل اور ذہن پر اپنے سکون کا نزول فرما۔ اس دعا کو دن میں تین مرتبہ دھرائیں۔ بہتر یہی ہے کہ ان الفاظ کو کاغذ پر لکھ کر اپنی میز یا جیب میں ڈال لیں اور وقتاً فوقتاً اسے دیکھتے رہیں۔

5.9 فکر مندی کی عادت کو کس طرح ترک کر سکتے ہیں

- اپنے آپ سے کہیں ”پریشان رہنا بہت بُری ذہنی بیماری ہے مگر خدا کی مدد سے میں اس بیماری کا مداوا کر سکتا ہوں۔“
- پریشان رہنے کی عادت اس صورت میں پڑتی ہے جب آپ پریشان رہنے کی کوشش کریں۔ اگر اس کے برعکس چلیں گے تو یہ عادت چھوٹ سکتی ہے۔ اعتقاد کا سہارا لیں کیونکہ اعتقاد دنیا میں سب سے بڑی طاقت ہے۔
- آپ اعتقاد کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں پہلا قدم یہ ہے کہ صبح بستر چھوڑنے سے پہلے آپ تین مرتبہ اپنے آپ سے کہیں ”مجھے اپنے ہر کام پر کامل اعتقاد ہے۔“
- اس نسخے کے مطابق دعا مانگیں۔ ”میں نے آج کا دن اپنی زندگی اور اپنا کام خدا کے سپرد کر دیا ہے، اب مجھے کسی بات کا خطرہ نہیں اب جو کچھ بھی ہو گا خدا کی مدد اور اس کی رضا سے ہو گا۔“
- جن چیزوں کے متعلق آپ کا رویہ تخریبی ہے ان کے بارے میں تعمیری نظریات سے سوچنا شروع کر دیں۔ آپ کی گفتگو تعمیری ہونی چاہیے مثلاً یوں نہ کہیں کہ ”آج کا دن اچھا نہیں گذرے گا“ اس کی بجائے یوں کہیں ”آج کا دن بڑا شاندار رہے گا“ یہ مت کہیں کہ ”میں فلاں کام نہیں کر سکتا“

- بلکہ یہ کہیں کہ ”میں خدا کی مدد سے یہ کام کر سکتا ہوں“۔
- اپنی گفتگو میں خود اعتمادی کے عنصر کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اگر لوگوں کے ایک گروہ کا طرز فکر تخریبی ہے تو وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہیں گے لیکن اس کے برعکس تعمیری فکر انسان کی زندگی میں مسرتوں اور امیدوں کا باعث ہوتی ہے۔
- آپ کے پریشان رہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کا ذہنی رجحان شکست خوردہ خیالات کو جمع کرنے کی طرف ہے۔ ان خیالات کا مداوا کرنے کے لیے مذہبی کتابوں کا مطالعہ بڑا ضروری ہے۔ خاص کر ان کتابوں کے وہ حصے اپنے ذہن پر نقش کر لینے چاہئیں جن میں خود اعتمادی کا سبق دیا گیا ہو۔ ان حدیثوں کو اس طرح ذہن نشین کر لیں کہ ان کا اثر آپ کے تحت الشعور پر ہونے لگے۔ جب تک آپ کے تحت الشعور کے نظریات تبدیل نہیں ہوں گے آپ کی کوششوں کے ٹھوس نتائج مرتب ہونے مشکل ہیں۔ ہماری عملی زندگی کا دارومدار ہمارے تحت الشعور پر ہوتا ہے، جو کچھ آپ تحت الشعور کو دیں گے وہی وہ آپ کو لوٹائے گا۔ لہذا پریشانی کی بجائے اپنے شعور کو امید کے عناصر سے بھرے رکھیں آپ کی عملی زندگی بڑی پر امید ہونے لگے گی۔
- خوش طبع اور رجائیت پسند لوگوں سے رابطہ رکھیں ایسے لوگوں سے ملیں جلیں جن کے خیالات اور رویے صحت مند اور تعمیری ہوں اس طرح آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی آپ بھی خود کو ان جیسا بنانے کی کوشش کریں گے۔
- اس بات کو مد نظر رکھیں کہ آپ کتنے لوگوں کے دکھ درد کا مداوا کر سکتے ہیں دوسرے لوگوں کی پریشانیوں کا علاج کرنے سے آپ کے اندر ایک ایسی مقدس طاقت آجاتی ہے جس سے آپ اپنی تکالیف پر قابو پانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو خدا آپ کی مدد کو ہر وقت تیار رہیگا۔
- ہر روز یہ تصور کریں کہ آپ کے دن خدا اور اس کے رسول ﷺ کی رفاقت میں گزر رہے ہیں اگر پریشائیاں آپ کے ساتھ چل رہی ہیں تو آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے لہذا اپنے آپ سے کہیں ”خدا کی ذات میرے شریک حال ہے“۔ اس فقرے کو تین مرتبہ بلند آواز سے دہرائیں۔

5.10 آپے سے باہر ہونا اور کڑھنا چھوڑیے

- کسی آرام کرسی پر اطمینان سے بیٹھ جائیے اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیجیے۔ یوں محسوس کریں کہ آپ کے جسم کا ہر حصہ آرام کر رہا ہے۔ اپنے آپ کو یقین دلائیں کہ آپ کا سارا جسم آرام کر رہا ہے۔
- اپنے ذہن کو ایک ایسی جھیل تصور کریں جس کی سطح پر ہوا کے تیز جھونکوں نے ہلچل پیدا کر رکھی ہو۔ پھر یوں سمجھیں کہ ہوا تھم گئی ہے اور جھیل کی سطح بالکل پُر سکون ہو گئی ہے۔
- تین چار منٹ تک ایسے پُر سکون مناظر کے متعلق سوچیں جن سے آپ کبھی لطف اندوز ہو چکے ہوں۔ مثلاً کوئی پہاڑی مقام، پھولوں سے لدی ہوئی کوئی وادی۔

5.11 غیر خوش گوار شخصیت کی خصوصیات

- نظم کا فقدان۔ کسی بھی کام کا صحیح طریقہ سے نہ ہونا
- مہربانی اور شفقت کا فقدان (ظلم کمزوری کی علامت ہے)۔
- عدم برداشت، بے صبری
- غصہ (غصہ اور انا انسان کو مشکل میں پھنسا دیتے ہیں)۔
- دوسروں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا رویہ۔
- فرار پسندانہ رویہ۔
- ذرا سی بات پر غصے میں آجانے والی فطرت۔
- غیر مستقل مزاجی۔ ایک کام شروع کر کے، ختم ہونے سے پہلے دوسرا کام شروع کر دینا
- سچ کو تسلیم نہ کرنا۔
- ماضی کے بُرے تجربوں کو یاد رکھنا اور ہر وقت حوالہ دیتے رہنا
- دوسروں کی پرواہ نہ کرنے کا رویہ۔

5.12 خوف

خوف حقیقی بھی ہو سکتا ہے اور خیالی بھی۔ خوف لوگوں سے عجیب و غریب کام کرواتا ہے۔ خوف میں جینا ایک ”جذباتی زنداں“ میں جینا ہے۔

خوف سے عدم تحفظ کا احساس، اعتماد کا فقدان اور کاموں کو التوا میں ڈالنے کا رویہ جنم لیتا ہے۔ خوف ہماری صلاحیتوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ خوف کی وجہ سے ہم سیدھا نہیں سوچ سکتے۔ خوف ہمارے ذہن کو منتشر کر دیتا ہے۔ خوف رشتوں ناتوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ خوف ہماری صحت کو برباد کر دیتا ہے۔

چند عمومی خوف درج ذیل ہیں:

- ناکامی کا خوف۔
- ان جانے مقام یا چیزوں کا خوف۔
- تیار نہ ہونے کا خوف۔
- غلط فیصلے کرنے کا خوف۔
- رد کر دیئے جانے کا خوف۔

باب 6- عبادت اور اعتقاد کی قوتیں

6.1 عبادت کی قوت

- ہر روز چند لمحے تنہائی میں گزاریں، خاموش بیٹھے رہیں، اپنے دھیان کو خدا کی طرف لگائیں اس سے آپ کا ذہن زوحانی طور پر کشادہ ہو جائے گا اور ہر چیز کو جلد سمجھ سکے گا۔
- پھر آپ سادہ الفاظ میں دعائیں شروع کریں۔ جو کچھ آپ کے ذہن میں ہے خدا سے کہہ دیں۔ اپنی زبان میں خدا سے مخاطب ہوں، وہ ہر بات کو سمجھتا ہے۔
- روزمرہ کے کام کرنے سے پہلے یا کرتے وقت دل ہی دل میں دعائیں اور محسوس کریں کہ اللہ آپ کے بالکل قریب ہے۔ جتنا زیادہ آپ اس طریقے پر عمل پیرا ہوں گے اتنی ہی خدا کی ذات آپ کی طرف کھینچی چلی آئے گی۔
- عبادت کرتے وقت تصور کر لیجیے کہ خدا کی رحمت آپ پر نازل ہو رہی ہے۔
- ایسے طہارتِ قلب سے عبادت کیجیے کہ عبادت اپنا اثر دکھلائے بنا نہ رہے۔
- عبادت کے دوران کوئی تخریبی خیال اپنے ذہن میں نہ لائیں صرف تعمیری خیالات ہی عمدہ نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔
- ہر وقت رضائے الہی کے تحت چلیں جو کچھ مطلوب ہو اس سے مانگیں مگر وہ جو کچھ بخشے اسے قبول کر لیں۔ ہر مسئلے کو حل کرنے کی طاقت اسی سے مانگیں اور نتائج کو پورے پورے بھروسے کے ساتھ اس پر چھوڑ دیں۔
- ہر کام خدا کے سہارے پر چھوڑنے کی عادت ڈالیں۔
- ان لوگوں کے لیے بھی دعا کریں جنہیں آپ نہیں جانتے یا جنہوں نے آپ کے ساتھ بُرا سلوک کیا ہے اس سے آپ کے دل و ذہن کشادہ ہوں گے۔
- جس قدر آپ ان جاننے اور اجنبی لوگوں کے لیے دعائیں گے اتنی ہی جلدی آپ کی عبادت کے نتائج آپ پر ظاہر ہو جائیں گے۔

6.2 اعتقاد کو دکھوں کا مرہم بنائیے

بیماری سے صحت یاب ہونے کے جتنے واقعات نظروں سے گزرے ہیں ان میں مندرجہ ذیل عناصر نمایاں طور پر موجود ہیں:

- اپنے آپ کو خدا کی رضا کے حوالے کر دینا۔
- ہر قسم کے احساس گناہ سے اپنی روح کو پاک کرنا۔
- ڈاکٹری علاج کے ساتھ ساتھ خدا کی مدد پر بھروسہ رکھنا۔
- خدا کی رضا کو بلاچوں و چرا تسلیم کر لینا۔
- اس امر پر بغیر کسی شبہ کے یقین رکھنا کہ خدا کے ہاتھ میں تمام بیماریوں کی شفا موجود ہے۔

باب 7- صحت کا عنصر

7.1 بیماری کے بارے میں رویہ

□ ایک نامور میڈیکل افسر کے ان الفاظ کو کبھی اپنے ذہن سے فراموش نہ ہونے دیں۔ بیماری کے موقع پر کسی روحانی رہنما سے بھی اسی طرح مشورہ کریں جس طرح آپ ڈاکٹر سے کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ کو صحت حاصل کرنے کے لیے روحانی علاج بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا ڈاکٹری علاج۔

□ اپنے ڈاکٹر کے لیے دعا مانگیں، اس بات پر یقین رکھیں کہ خدا اپنی شفا بخش تعمیری قوتوں کے استعمال کے لیے کسی تربیت یافتہ انسان کو وسیلہ بناتا ہے۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ہم مریض کا علاج کرتے ہیں اور خدا اس کی نگہبانی کرتا ہے، اسے صحت دیتا ہے۔

□ آپ جو کام کریں اس میں گھبراہٹ کا اظہار نہ کریں اس کے متعلق دل میں کسی قسم کا خوف نہ پیدا ہونے دیں کیونکہ اس قسم کی ذہنی حالت تخریبی خیالات کو جنم دیتی ہے۔

□ یاد رکھیے کہ خدا کی ذات کوئی کام اصول کے خلاف نہیں کرتی، یہ بھی یاد رکھیے کہ ہمارے چھوٹے چھوٹے مادی اصول اس بڑی طاقت کا ایک حصہ ہیں جو تمام دنیا کے رگ و پے میں سرایت کر رہی ہے۔ بیماریوں پر روحانی اصول بھی لاگو ہوتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بیماریوں کے علاج دو طرح ہو سکتے ہیں۔ اول وہ فطری اصول جو آپ کو سائنس میں ملیں گے دوم وہ روحانی اصول جو ہم اعتقاد کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔

□ اپنے آپ کو یا اپنے عزیزوں کو خدا کے سپرد کر دیں۔ یوں کرنے سے آپ اپنے اعتقاد کی بدولت اس مقدس طاقت کے دھارے میں بہنے لگتے ہیں۔ مریض کے تندرست ہونے میں خدا کی رضا کو بڑا دخل ہوتا ہے۔

□ روحانی ہم آہنگی کا ہونا بڑا ضروری ہے۔ خدا کا فرمان ہے کہ اگر دو شخص مل کر میرے نام پر کوئی کام کریں گے تو میں ان کے ساتھ ہوں گا۔ بظاہر بیماری اور باہمی ناموافقت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

- اپنے ذہن میں اپنے عزیز کی ایک ایسی تصویر بنالیں جس میں آپ یا وہ بالکل تندرست ہو چکے ہوں۔ اسے بالکل مکمل طور پر تندرست تصور کریں اس پر خدا کی رحمت کے نزول کی تصویر ذہن میں بسالیں پھر اس تصویر کو اپنے تحت الشعور میں اتارنے کی کوشش کریں آپ کے تندرست ہونے میں آپ کے تحت الشعور کو بڑا دخل ہے۔ جب تک آپ کے اعتقاد کا آپ کے تحت الشعور پر قابو نہیں ہو گا تب تک تسلی بخش نتائج حاصل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اگر آپ کا شعور تخریبی باتوں سے بھرا پڑا ہے تو آپ کی زندگی بھی تخریبی اعمال سے بھری ہوگی۔ اگر آپ کے تحت الشعور میں تعمیری خیالات جنم لے رہے ہیں تو آپ کی زندگی بھی تعمیری اصولوں کی حامل ہوگی۔
- ہر ممکن طریقے سے فطری زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔ خدا سے سچے دل سے اپنی بیماری دور کرنے کی دعائیں لیں۔ اسکی شفقتوں اور مہربانیوں کا ہر لمحہ شکر ادا کرتے رہیں۔ یہ عمل آپ کی روحانی طاقتوں کے بہاؤ کو تیز کر دیگا۔ اس سے آپ کو خوشی حاصل ہوگی اور آپ کو یاد ہونا چاہیئے کہ خوشی دکھوں اور بیماریوں کا ایک اہم علاج ہے۔

7.2 کام، ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ کا مسئلہ

چند ضروری باتیں

- اپنا کوئی کام شروع کرنے سے قبل جذباتی کنکاش اور ذہنی خلفشار کو دور کیجئے۔
- بھڑاس نکالتے رہیے۔ مگر احتیاط کے ساتھ
- ہمارا فلسفہ حیات اپنے کام سے لطف اندوزی ہے۔
- کام کا سچا جذبہ پیدا کیجئے۔
- تعمیری باتیں سوچیئے۔
- لائحہ عمل مقرر کیجئے۔
- ماحول سے مطابقت، صاف گوئی، جرأت مندی، محنت اور مہارت سے کام لیجئے۔
- اظہار خیال کی قوت۔ تفصیلات میں سے کام کی باتیں نوٹ کریں۔
- اپنی نیت پر یقین رکھیں۔ صلاح، مشورہ اور بہتر منصوبہ بندی کریں۔
- کاموں سے لطف اندوز ہونے کا تہیہ کر لیجئے۔

- ہمت اور شائستگی کے ساتھ۔ کسی کام کے لیے خود کو وقف کر دینے کی کوشش کیجئے۔
- عزم پختہ۔ جوش و جذبہ۔ اظہار تشکر۔ ایمانداری۔ ان عناصر کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا لیجئے۔
- انکساری۔ ہر کمال رازوال۔ ہر زوال را کمال۔
- دلچسپی۔ محبت۔ نیک توقعات۔ کمال حاصل کیجئے۔
- عبادت۔ جذبہ قربانی۔ جذبہ خدمت کے ساتھ کام کیجئے۔
- خاموشی۔ کامیابی = محنت + دلچسپی + خاموشی۔
- سادگی اختیار کیجئے
- رواداری۔ دل کی آنکھوں سے دیکھیں۔ ماتحتوں کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ وہ کام سیکھیں۔ مگر ان کا کام خود مت کیجئے۔
- سچائی کا دامن مت چھوڑیئے
- بے غرضی اختیار کیجئے۔

باب 8- وقت فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے

8.1 کام سے لطف اندوز ہونے کے لیے صحیح رویہ کی ضرورت

- کاموں پر اچھی توقعات کے اثرات۔ پر جوش رہو۔ خوش رکھو۔
- اپنے کسی ساتھی کے آگے نکل جانے پر ہمت مت ہاریے۔
- اپنے اندرونی احساسات کو بھی اہم سمجھیے۔ ضمیر اور نیت کو نقصانات مت پہنچائیے۔ ضمیر کی رہنمائی میں جینے کی کوشش کریں۔
- دوسروں کی قابلیت کے متعلق جلد کوئی رائے قائم نہ کر لیجیے۔ دوسروں کی رائے کا احترام کیجیے۔
- تنگ نظری کا مظاہرہ مت کیجیے۔
- محنتی، صابر، صداقت پسند اور وسیع القلب بننے کی کوشش کیجیے۔ ماتحت افراد سے زیادہ کام کیجیے۔
- وقار بلند ہو گا۔
- جب کوئی غلطی سرزد ہو تو اسے نہایت آزادی سے تسلیم کر لیجیے۔
- اپنے ذاتی عیوب اور کوتاہیوں کی تشہیر مت کیجیے۔
- غیر ضروری ہنسی مذاق سے پرہیز کیجیے۔ زیادہ بولنے والے جلدی تھک جاتے ہیں۔
- غیر متوقع انداز میں خوشی پہنچائیے لوگ آپ سے زیادہ قریب ہو جائینگے۔
- نقالی اور تصنع سے پرہیز کیجیے۔

8.2 کام کا انعام۔ لطف زندگی

اطمینانِ نفس کے طریقے

- تعمیری کام کرنے کی کوشش کیجیے
- خوشگوار تعلقات استوار کیجیے
- عبادت باقاعدگی اور اخلاص سے کرتے رہیے
- حلقہ یاراں میں بریشم کی طرح نرم رہیں۔ غرور اور نخوت سے بچتیے

□ گناہوں سے دور رہیں۔ توبہ اور استغفار کرتے رہیں۔

اپنے کام کے تمام پہلوؤں پر غور کیجیے۔

- مکمل توجہ۔ اپنے کام میں مہارت حاصل کیجیے۔ ہمہ پہلو غور کیجیے۔ خود فراموشی مفید ہے مگر احتیاط کے ساتھ۔
- مثبت رویہ اور صحیح دلچسپی کا نتیجہ عموماً لطف زندگی ہوتا ہے
- کام کو چیلنج بنا لیجیے
- عزم اور تصور کو بلند کیجئے۔
- قوت محرکہ۔ کام صرف معاش کا ہی ذریعہ نہیں بلکہ وہ ہماری زندگی کو نمونہ بننا ہے۔

سرطان کی وجہ بوریٹ اور ذہنی جلن ہے۔

- مصروف رہئے
- آپ کام کو اپنے لیے کیا محسوس کرتے ہیں؟ آپ کا اس بارے میں رویہ کیا ہے؟ اگر بوجھ سمجھتے ہیں تو پھر آپ کے لیے تکلیف دہ ہے۔

آپ کتنا کام کر سکتے ہیں؟

- اپنی قوت کا اندازہ لگائیے۔
- جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے کام اور ورزش دونوں ضروری ہیں۔ مشقت طلب کام کیجیے۔
- قوت اور حالات کے مطابق منصوبہ بندی کیجیے۔
- اپنی ذاتی ترقی کے لیے مناسب حد مقرر کیجیے۔

8.3 کام کرنے کا جذبہ

- کام کرنے کا صحیح جذبہ پیدا کیجیے
- صحیح رویہ اور جذبہ۔ مستعد و چشم براہ۔ نظریہ حیات کے تحت کام کیجیے۔ کام سے محبت کیجیے۔ اپنے دشمن کو تباہ کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسے کسی طرح اپنا دوست بنا لو (ابراہیم لنکن)۔

- غیر ضروری طور پر پریشان ہونا چھوڑیئے۔
- جب کسی کی خدمت کریں تو دل و جان سے کریں۔
- اپنے اندر کبھی بوریٹ نہ پیدا ہونے دیجیئے۔
- کام کو کھیل بنا لیجیئے۔ نہایت توجہ اور دلچسپی سے انجام دیجیئے۔
- بوریٹ دور کرنے کا طریقہ:
- سوشل سرگرمیوں میں بقدر نصف کمی کر دیجیئے۔
- ہر ماہ کم از کم ایک کتاب کا مطالعہ ضرور کیجیئے۔
- یہ احساس دلائیئے کہ جو شخص آپکو پریشان کرتا ہے وہ خود بھی کبھی خوش نہیں رہتا۔
- جو کام آپ نے پسند کیا ہے اس میں لگے رہیئے اور جو کام آپ روزانہ انجام دیتے رہتے ہیں اسے پورا کرنے میں اپنی تمام تر توجہ صرف کیجیئے۔
- ہلکی پھلکی تفریح بھی کیجیئے۔
- منفی خیالات کو ترک کیجیئے۔
- اپنے ہر کام کو چیلنج سمجھیئے۔
- مقصد اور ضمیر کی ہدایت کے مطابق اپنے اندر لچک پیدا کیجیئے۔
- مثبت انداز فکر ایک بہت بڑا سرمایہ ہے Positive thinking is capital

8.4 کام کرنے کی اہلیت یا آپ کا ہاضمہ

- جسمانی اہلیت کا اندازہ لگائیئے۔
- وقت کا زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر استعمال کیجیئے۔ ”میں اپنے وقت کے ایک گیلن میں زیادہ سے زیادہ فاصلہ کیونکر طے کر سکتا ہوں۔“
- کام میں تھوڑی بہت تبدیلی پیدا کیجیئے۔
- کام کو پہلی ہی کوشش میں ختم کیجیئے۔
- با مقصد تصورات ذہن میں لائیئے۔
- ہمہ گیر شخصیت بنیئے

- بیک وقت کئی ستموں کو نہ جائیے۔
- ایک شخصیت کا خاکہ
- جلد بازی نہیں۔ اوقات کی پابندی۔ ڈیک صاف۔
- فیصلوں میں آسانی۔ کانفرنسوں میں شرکت۔ بولے کم۔ اور اپنی مرضی سے ختم کر دیجیے۔ ٹیلی فون کا جواب خود دیجیے۔
- اپنی کمزوریوں اور خوبیوں کو سمجھیے مگر دوسروں کے سامنے اظہار نہ کیجیے۔
- اپنی صلاحیتوں پر یقین رکھیے۔
- ماحول کو اپنے لیے سازگار بنائیے۔
- کام کا اونچا معیار قائم کیجیے۔ قوت برداشت کا اندازہ لگائیے۔ سردیوں میں ذگنی گرمی حاصل کرنے کے لیے آتشدان میں لکڑیاں خود کاٹ کر ڈالیے۔
- اپنی جسمانی قوت کا بھی خیال رکھیے۔
- اپنے جسم کی آج خبر لیجیے کیونکہ ممکن ہے کہ کل تک وہ آپ کے لیے بالکل بیکار ہو جائے۔

8.5 تنخواہوں میں اضافے کے گُر

- اپنے افسروں کو سوچ بچار کی مہلت دیجیے
- مناسب وقت کے منتظر رہیے
- آپ کی درخواست جتو، رحم اور ہمدردی پر مبنی نہ ہو
- ملازمت کی مدت کا سہارا نہ لیجیے
- مستعفی ہونے کی دھمکی نہ دیجیے
- درخواست مدلل اور حقائق پر مبنی ہو
- مقدار کا تعین کر کے بات کیجیے
- صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیے

8.6 معاوضہ سے زیادہ کام کرنے کے فوائد

- آپ خود کو زیادہ قابل قدر بنا لیتے ہیں۔
- اس سے آپ کو زیادہ اعتماد حاصل ہوتا ہے۔
- لوگ آپ کو لیڈر کے طور پر دیکھنے لگتے ہیں۔
- لوگ آپ پر اعتبار کرنے لگتے ہیں۔
- اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد آپ کا احترام کرنے لگتے ہیں۔
- ماتحت اور مالکان آپ کے وفادار بن جاتے ہیں۔
- اس سے باہمی تعاون جنم لیتا ہے۔
- اس سے فخر و اطمینان پیدا ہوتا ہے۔
- جو لوگ محنتی ہوتے ہیں ان کی عمر، تجربے اور تعلیمی اہلیت کی پرواہ کیے بغیر انہیں ہر جگہ کام مل جاتا ہے۔ محنتی لوگ:
- نگرانی کے بغیر کام کر سکتے ہیں۔
- وقت کے پابند ہوتے ہیں۔
- دی جانے والی ہدایات کو غور سے سنتے اور ان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔
- سچ بولتے ہیں۔
- ہنگامی حالت میں بلائے جانے پر بہانے نہیں کرتے۔
- کام نہیں بلکہ نتیجے پر توجہ دیتے ہیں۔
- خوش مزاج اور باادب ہوتے ہیں۔

ماخذ کامیابی کی شاہراہیں، برلن ٹریسی، بک ہوم، مزنگ روڈ، لاہور

باب 9- رفتہ رفتہ، قدم بہ قدم

منزل بہ منزل

9.1 نئے خیالات نئی زندگی

□ اگلے چوبیس گھنٹوں میں اپنے مستقبل، اپنے کام، اپنی صحت غرضیکہ ہر چیز کے بارے میں پُر امید انداز میں باتیں کریں۔ چاہے کچھ بھی ہو ہر چیز کا صحت مند نظر یہ سے ذکر کریں۔ شروع شروع میں یہ آپ کے لیے مشکل ہو گا کیونکہ اب تک تو آپ کا نظریہ زندگی قنوطی رہا ہے۔ یہ نظریہ آپ کو تنگ کرے گا، آپ کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرے گا مگر آپ کو یہاں قوت ارادی سے کام لیکر اس سے اپنا دامن چھڑانا ہے۔

□ ہر چیز کے متعلق چوبیس گھنٹے صحت مندانہ انداز میں ذکر کرنے کے بعد آپ اس مشق کو ایک ہفتہ جاری رکھیں۔ آپ اپنے انداز میں ایک تبدیلی محسوس کریں گے، آپ حقیقت پسند ہونے لگیں گے اور آپ کو اپنی گذشتہ زندگی پر افسوس ہونے لگے گا۔

□ جس طرح آپ اپنے جسم کو خوراک سے پالتے ہیں اسی طرح آپ اپنے ذہن کی پرورش کریں لہذا اپنے ذہن کو صحت مند بنانے کے لیے اسکی پرورش صحت مند خیالات سے کریں۔ بس آج ہی سے تخریبی خیالات کو ذہن سے نکال کر اس خلاء کو تعمیری خیالات سے بھرنا شروع کر دیں۔

□ اپنی مذہبی کتاب کی تلاوت ہر روز کریں اور جن آیات میں خود اعتمادی اور اعتقاد کا ذکر آئے انہیں زبانی یاد کر لیں۔ پھر ان کو اپنے شعور اور لاشعور میں بسالیں۔ یہ چیز کافی وقت لے گی مگر یاد رکھیے اتنا وقت نہیں جتنا آپ نے اب تک تخریبی خیالات کو اپنانے میں لیا ہے۔ ان تخریبی اور پست خیالات سے چھٹکارا پانے کے لیے جدوجہد اور وقت کی ضرورت ہے۔

□ اپنے دوستوں کی ایک فہرست بنالیں۔ ان میں سے جن کا نظریہ حیات بڑا صحت مند ہے، جو زندگی میں بڑے کامیاب ہیں انکی صحبت میں بیٹھنا شروع کر دیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنے قنوطی دوستوں کو بالکل ہی چھوڑ دیں، ان سے ذرا کم ملیں۔ جب آپ صحت مند لوگوں کے نظریات قبول کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو دوبارہ ان سے گہرا میل جول شروع کر دیں اور اپنے صحت مند

- نظریات کا پرچاران میں کر کے ان کے تخریبی خیالات کو بھی تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔
- بخشوں میں زیادہ حصہ نہ لیں مگر جب کوئی تخریبی نظریہ پیش کیا جائے تو اس کی جگہ تعمیری نظریہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔
- خدا کی عبادت کو اپنی زندگی کا اہم اصول بنا لیں، ہر وقت اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہیں، کسی حال میں بھی اس سے بدظن نہ ہوں۔ جس قدر آپ کو اس کی ذات پر اعتماد ہو گا اسی قدر وہ آپ کی مدد کرے گا۔

9.2 آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر طاقت استعمال کریں

- یہ کبھی خیال مت کریں کہ تمام دنیا کی ذمہ داریوں کا بوجھ صرف آپ کی اکیلی جان پر ہے۔ آپ اپنی جان پر یونہی فضول بوجھ نہ ڈالیں رکھیں، اس قدر سنجیدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔
- اپنے کام میں دلچسپی لینے کا پکا ارادہ کر لیں اس صورت میں آپ کا کام مصیبت کے بجائے آپ کے لیے دلچسپی اور مسرت کا باعث بن جائے گا شاید آپ اپنی ملازمت تبدیل نہ کر سکتے ہوں لہذا آپ اپنی ذات کو تبدیل کر لیں۔ یوں کرنے سے آپ کو اپنا کام بالکل مختلف دکھائی دینے لگے گا۔
- اپنے کام کو ایک ترتیب کے تحت لے آئیں، کام کی بے ترتیبی انسان کو جلد تھکا دیتی ہے۔
- ہر کام کو ایک دم کرنے کی کوشش مت کریں آپ کے پاس بہت وقت ہے ہر کام وقت کے مطابق کریں۔ یہ چیز آپ کے خیالات کا شیرازہ بکھرنے نہیں دے گی۔
- صحیح قسم کا ذہنی رویہ اپنانے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کی راہ کی رکاوٹیں یا آسانیاں آپ کے ذہنی نظریے کی پیداوار ہوتی ہیں۔ اگر کسی کام کو آپ مشکل سمجھتے ہیں تو وہ یقیناً آپ کے لیے مشکل بن جائے گا۔ اگر اس کے برعکس آپ اسے آسان سمجھتے ہیں تو عملی زندگی میں وہ آپ کو آسان دکھائی دینے لگے گا۔
- اپنے ہر کام کو سمجھنے کی کوشش کریں، علم طاقت ہے، صحیح طور پر کیا ہو ہر کام آسان دکھائی دیتا ہے۔
- اپنے جسم اور ذہن کو پُر سکون رکھنے کی کوشش کریں۔ ذہن پر کبھی زیادہ دباؤ نہ ڈالیں، یہی چیز آپ کی پریشان خیالی اور جسمانی تھکاوٹ کا باعث ہوتی ہے۔
- جو کام آپ آج کر سکتے ہیں اسے کل پر نہ ٹالیے۔ جمع شدہ کام آپ کو مشکل نظر آنے لگے گا لہذا

- اپنے کام کو آپ بقایا میں نہ ڈالیں۔
- اپنے کام کے سلسلے میں دعا مانگیں یوں کرنے سے آپ اپنے اندر زیادہ تعمیری قوت محسوس کرنے لگیں گے۔
- اپنے غیبی ساتھی کو کبھی نہ بھولیں، خدا کی ذات ہر جگہ آپ کے ساتھ ہوتی ہے۔ وہ آپ کے ہر کام کو آپ سے زیادہ جانتا ہے، اس کی مدد آپ کے کام کو آسان بنا دے گی۔

9.3 اچھے مواقع اور ان سے فائدہ اٹھانے کے طریقے

”اچھے مواقع کبھی آپ کے دروازے پر دستک نہیں دیتے بلکہ آپ کو خود ایسے مواقع کے دروازوں پر جا کر دستک دینی ہوتی ہے۔ اور اگر آپ بغور دیکھیں تو ایسے مواقع آپ کے چاروں طرف موجود ہیں۔
Thomas John Watson کے مطابق:

- اچھے موقع کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔
- اچھے موقع کا انتظار بھی مت کیجیے۔
- اچھے مواقع تلاش کیجیے۔ مصروف رہیے۔
- قیمتی وقت بامقصد گزاریے۔
- دوسرے لوگوں کو بھی موقع دیجیے کہ وہ آپ کے لیے کچھ کریں۔
- آپ اپنے دونوں کان ہمیشہ کھلے رکھیں۔ مثبت جاسوسی کیجیے۔
- زیادہ تفصیلات میں پڑنے سے گریز کیجیے۔ آم کھائیے پیڑ مت گننے۔
- اختصار پسند بنیے۔
- اپنے افسروں کی فرمانبرداری کیجیے۔ خوشامدی پن سے اجتناب کیجیے۔ yes man بھی مت بنیے۔
- اپنے مسائل کے حل میں دوسرے ساتھیوں سے بھی مدد لیجیے۔
- اگر آپ کسی کے ذاتی خیالات سننے کے خواہش مند ہیں تو اس سے مشورہ طلب کیجیے۔ دوست بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے۔
- ان اصولوں کی پابندی کیجیے، جنہیں آپ خود وضع کرتے ہیں۔ عمدہ مثال بنیے۔

- اپنے کام میں پوری مہارت اور فوقیت حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔
- سوچیے اور عمل کیجیے۔
- خیالات آئیں تو منصوبہ بندی کیجیے اور محنت کیجیے۔
- کسی کام کے پیچھے پڑ جانا جا دو کی چھڑی ہے۔ مستقل مزاجی سے کام کیجیے۔
- فاتحانہ رویہ:

آپ کا رویہ ہمیشہ فاتحانہ ہونا چاہیے لیکن آپ کے اندر خود اعتمادی اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ آپ اپنی تمام صلاحیتوں اور کمزوریوں سے واقف ہوں۔ خود شناسی سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

- تحفظ کی فکر مت کیجیے۔ خدا پر بھروسہ کیجیے۔
- کام یا پیشہ تبدیل کرنا:
- جذباتی مت بنیے۔
- مہارت حاصل کریں۔
- اہمیت کو کم نہ سمجھیے۔
- مستقل اور دیر پا فائدہ کے پیش نظر ملازمت چھوڑنے کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے مگر اس سلسلے میں ضروری تحقیق کرنی ہوگی۔
- نئے مالک کے پاس جانے سے قبل مکمل معلومات حاصل کریں۔

مشکل کاموں کی اہمیت:

”اگر آپ آگے بڑھنا اور ترقی کرنا چاہتے ہیں تو کوئی مشکل کام تلاش کیجیے۔ زیادہ محنت اور مشقت سے ہرگز نہ گھبرائیے۔ جن کاموں کی جانب لوگ کم توجہ دیتے ہیں اگر آپ ان کی طرف مائل ہوں تو آپ کو ترقی کا چانس بہت جلد مل جائیگا (B.D. Pont) کامیابی کسی شخص کی اس اہلیت میں پنہاں ہے جس سے وہ سخت کاموں کو دلچسپ مہمات یا ایڈونچر میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ (ڈاکٹر جان بورکسٹن)

9.4 حیات نو حاصل کیجیے

- زندگی اور نئی زندگی کا تصور۔ امیدوں کو عمل۔ عمل کو حقیقت میں تبدیل کر دینا ہے۔
- وہی حقیقی معنوں میں مسرور ہیں جو یقین اور اعتماد کی دنیا تعمیر کرتے ہیں۔ عقیدے اور بھروسے کی دنیا میں رہتے ہیں۔ اپنے وجود پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ دوسروں کی اچھائی پر یقین کرتے ہیں۔ زندگی کے مقصد پر ایمان رکھتے ہیں اور خلوص و محبت کے معتقد ہوتے ہیں۔
- مسرت کے مغالطے۔ چھوٹی چھوٹی خواہشات کی تکمیل کے سلسلے میں پریشان ہونا چھوڑ دیں تو مسرت کے حصول میں کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔
- زندگی کا صرف ایک دن۔ ہر دن کو آخری دن سمجھیے۔
- آج کی مسرت اور آج کے حسن کو ضائع کرنے کا سب سے بڑا سبب کل کی فکر ہوتی ہے۔
- زندگی کے اچھے مواقع سے فائدہ اٹھائیے۔
- زندگی سے لطف اندوزی حاصل کیجئے۔
- ماحول سے خوش گوار باتیں اخذ کیجئے۔
- کسی ہنر یا کام میں کمال حاصل کرنا گویا دوسروں پر فوقیت حاصل کرنے کا گم سیکھنا ہے اور یہ ہماری پر لطف زندگی کے لیے ضروری ہے۔
- زندگی کو مختلف دلچسپیوں سے شناسا کریں۔
- کام کی زیادتی کا احساس اور وقت کی کمی کا خیال پر لطف زندگی کے دشمن ہیں۔ چند منٹ کے لیے پرسکون جگہ پر جا کر سستا لیجئے۔
- مصروف اور اپنے اوقات کے پابند لوگ ہر کام کے لیے وقت نکال لیتے ہیں۔
- بے جا خوف اور اندیشے سے پرہیز کیجئے۔
- اپنی عزت آپ کیجئے۔
- اپنی خواہشات کو حدود میں رکھیے۔ جن افراد کی خواہشات ان کی قدرتی صلاحیتوں سے مطابقت رکھتی ہیں، وہ صحیح معنوں میں اسکے لیے جدوجہد اور کوشش کرتے ہیں۔

9.5 یقین، اعتماد اور ہمت پیدا کیجیے۔

مشہور ماہر نفسیات ڈاکٹر ہر برٹ۔ ایچ کاسن نے اپنی مشہور تصنیف - Tips on Leader- ship میں لکھا ہے کہ ”رہنمائی بجائے خود ایک الگ شے ہے۔ اس کے لیے صرف قابلیت اور صلاحیت کا ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ رہنمائی کی تکنیک سب سے جداگانہ ہے جو سیکھی جاتی ہے۔ اس فن کو بھی دوسرے فنون کی طرح ہر شخص سیکھ سکتا ہے لیکن یہ آرٹ تمام دوسرے فنون سے زیادہ بلند مرتبہ درجہ رکھتا ہے۔ اپنی اس کتاب میں انہوں نے ان تمام افراد کو جو رہنمائی کی تکنیک سے واقف ہونا چاہتے ہیں حسب ذیل اصولوں پر کاربند ہونے کا مشورہ دیا ہے:

- جلد کسی فیصلے پر پہنچنے کے عادی بنیں
- ہمیشہ آزادی کے ساتھ کوئی رائے قائم کریں، اس معاملے میں دوسروں کے پابند نہ بنیں۔
- خوب سوچنے اور سمجھنے کے بعد جو رائے ایک مرتبہ قائم کریں پھر اس پر نہایت سختی کے ساتھ جم جائیں۔
- ہمیشہ اپنی کوشش اور جدوجہد جاری رکھیں۔
- ایسے کام انجام دیں جنکی اہمیت دوسرے لوگ جلد محسوس کر لیں۔
- شکست اور ناکامیوں کو کبھی زیادہ اہمیت نہ دیں بلکہ ان سے سبق حاصل کریں۔
- دوسرے رہنماؤں کی دوستی اور تعاون حاصل کریں۔
- اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے خطرات کی مطلق پرواہ نہ کریں۔
- اپنے مددگاروں کی ایک الگ جماعت بنائیں۔
- اپنے پیچھے چلنے والوں کی بخوبی نمائندگی کریں۔
- ان کی وفاداری کا کچھ نہ کچھ صلہ اور انعام ضرور دیں۔
- ہمیشہ اپنے لیے کوئی اعلیٰ اور عظیم مقصد رکھیں۔
- ایک اچھا رہنما بننے کے لیے آپ کے اندر سوجھ بوجھ، دور اندیشی، عاقبت بینی، قوت حافظہ، مشاہدہ، حالات کے تجزیے کی قابلیت اور تخلیقی و عملی قوتیں موجود ہونی چاہئیں۔

9.6 کامیاب ہونا بھی آپ کی قسمت ہے

اگر آپ مندرجہ ذیل سات منازل سے گزر جائیں تو یقین کیجئے آپ اپنی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں:

- انتخاب کیجئے۔
- اپنی خواہش کی جانچ پڑتال کیجئے۔
- اپنی تمام تر توجہ کو اس خواہش پر مرکوز کیجئے۔
- ہمت نہ ہاریے۔
- اپنی راہوں سے رکاوٹوں کو دور کیجئے۔
- طریقہ عمل پر توجہ دیجئے۔
- ثابت قدم رہیئے۔

یاد رکھیے صلاحیتوں کی کمی نہیں بلکہ خواہشات کا آپس کا ٹکراؤ ہی آپ کی ناکامی کا اصل سبب ہے۔

- تنہائی خواہشات کو پرکھنے کا اچھا ذریعہ ہے۔
- کام جتنا مشکل ہو گا اتنا ہی سست ہوگی اور جتنا اعلیٰ مقصد ہو گا اتنا ہی اس کا حصول دشوار گزار ہوگا، اس لیے رکاوٹوں سے پسپا نہ ہوں۔
- دوسروں کی غلطی سے فائدہ اٹھائیے، انکے تجربے کی روشنی میں ایسی تدبیریں اختیار کیجئے کہ آپ سے وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں، اور پھر اپنے سے سوال کیجئے۔

کیا کوئی اور فرد بھی میری راہوں سے مجھ سے زیادہ وقف ہے؟ اگر کوئی شخص نظر آئے تو اس کی زندگی کو اپنے لیے متعل راہ بنا لیجئے۔ اپنی راہوں کا تعین کرنے کے لیے آپ کو چار باتوں کا خیال رکھنا پڑے گا:

- 1- آپ کو کیسے ساتھیوں کی ضرورت ہے۔
- 2- کونسے حالات سازگار ہیں۔
- 3- آپ کو کونسے طریقے اپنانے چاہئیں۔
- 4- آپ کی اپنی ہستی کن صفات کی متحمل ہے۔

اور پھر اپنی منزل تک پہنچنے میں دیوانہ وار مشغول ہو جائیے، دن ہو، یا رات، آپ جو کچھ بھی کر رہے ہوں اپنی منزل کو نہ بھولیے، شاعر بن کر اپنی محبوبہ (منزل) کے خواب دیکھیے لیکن عمل میں کسان بنے جو اپنے ہل سے زمین کا سینہ چیرتا ہے اور بیج بو کر اپنے خون پسینے سے اسے پودا بناتا ہے اور پھر بڑے صبر سے پھلوں کا انتظار کرتا ہے۔

آپ آج نہیں تو کل، پرسوں، ایک ہفتہ یا ایک سال بعد یقیناً کامیاب ہونگے، رکاوٹیں ہمیشہ وقتی ہوتی ہیں ان رکاوٹوں سے پسپانہ ہوئیے اور جدوجہد جاری رکھیے اور یقین رکھیے آپ کامیاب ہو کر رہیں گے۔

باب 10- بقا کی کوشش اور خاموش جنگ

10.1 لوازمات ترقی

ترقی کار از اعلیٰ کردار ہے۔

- کردار بعض اعلیٰ اقدار پر عمل کرنے اور ان پر قائم رہنے کا نام ہے۔
- اپنی ذہنیت اور اندرونی کیفیت کو سمجھنے کی پوری کوشش کیجیے۔
- ”سوچنا اور کام کرنا“ زندگی میں ان ہی دونوں چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے۔
- جوش و امنگ کی ضرورت۔ جو لوگ اپنے اندرونی جذبات کو قابو میں رکھنے اور ان سے مناسب طور پر کام لینے کا طریقہ جانتے ہیں وہ اپنی زندگی میں ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں۔
- ہماری عادتیں۔ خود کو کسی عادت کا غلام نہ بننے دیں۔
- ہمارا ظاہر و باطن۔ اس میں یکسانیت پیدا کیجیے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی دعا ہے ”اے اللہ تو میرے ظاہر کو اچھا اور شائستہ بنا دے اور میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا کر دے۔“
- جو لوگ محنت اور جدوجہد کے ذریعے ترقی کے بلند ترین مقام پر پہنچ چکے ہیں ان کی زندگی کا راز یہی ہے کہ انہوں نے اپنے ظاہر و باطن میں یکسانیت پیدا کر لی۔
- اپنے اندرون کو بخوبی سمجھنے کی کوشش کریں۔
- اپنے حالات کو اپنے لیے سازگار بنائیے۔
- خود کو پہچانیے۔ اپنی کمزوریوں اور خوبیوں کو پہچانیے۔

کامیابی کا انحصار دوسروں کو متاثر کرنے میں ہے۔ self suggestion کی عادت ڈالیے۔ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے صرف محنت اور جانفشانی ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لیے چند اندرونی قوتوں جیسے خود اعتمادی کا ہونا زیادہ ضروری ہے۔ اپنے مستقبل سے خائف مت رہیئے۔

10.2 آگے بڑھو یا راستہ چھوڑ دو

دنیا کی یہ زندگی دوبارہ نصیب نہ ہوگی اس لیے میں نے تہیہ کیا ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤنگا۔ (سمرسٹ ماہم۔)

دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر کھلاڑی بھرپور جوش اور جذبے کے ساتھ حصہ لے اور اس کے دل میں کامیابی کا احساس و یقین موجزن ہو۔

اگر دنیا میں کامیابی اور سر بلندی کے خواہاں ہیں تو اپنے اندر جھپٹنے اور دبوچنے کی صفات پیدا کیجیے۔ جو فیصلہ یا کام کریں اسے پوری آزادی اور بے خوفی سے سرانجام دیں۔ اپنا راستہ آگے بڑھ کر خود بنائیے۔ کسی قسم کی ہچکچاہٹ یا تذبذب کا شکار نہ ہو جائیے۔ آپ کی طرف سے ذرا سی کمزوری یا ہچکچاہٹ اور تذبذب کا مظاہرہ آپ کو زندگی کے میدان سے خارج کر سکتا ہے۔

- جذباتی سچائی کے اصول کو اپنائیے۔ جو کچھ محسوس کریں اس کے بر ملا اور بلا تامل اظہار میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ یا گریز محسوس نہ کریں۔
- ابروؤں کی ہلکی سے جنبش اور پیشانی پر پھیلی ہوئی شکن آپ کے دل کے تاثرات کی ترجمانی کر سکتی ہے۔

- رد کریں اور پل پڑیں Contradict and attack
- دوسروں سے اختلاف رائے ہو تو آگے بڑھ کر ان کی بات رد کر دیجیے، جھجک کر خاموش رہنے کی ضرورت نہیں۔

- ”میں“ اس کا استعمال کم کیجیے۔
- جب آپ کی تعریف ہو رہی ہو تو تعریف کرنے والے کا ساتھ نہ دیجیے۔
- حال سے نمٹئے۔ مستقبل کو ذہن سے نکال دیجیے، ماضی کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

10.3 آگے بڑھیے اور ترقی کیجیے

آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لیے ہمارے اندر حوصلہ اور امنگ ہونا نہایت ضروری ہے چنانچہ ماہرین نفسیات نے یہی حوصلہ اور امنگ پیدا کرنے کے لیے ہمیں یہ چار خاص تکنیک بتائی ہیں:

- اپنے لیے ایسے مواقع فراہم کریں جنکی وجہ سے آپ کچھ حاصل کر سکیں۔ سیکھ سکیں اور اپنے حالات کو سدھار سکیں۔
- آپ اپنے مثبت عزائم کا اظہار کریں تاکہ اپنے اندر عمل کا نیا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- آپ اپنے منفی خیالات کو سختی کے ساتھ رد کر سکیں تاکہ مایوسیوں اور بے عملی کا شکار نہ ہو سکیں۔
- اپنے کاموں کو بہتر بنانے کے لیے کچھ بیرونی ذرائع استعمال کریں مثلاً آنکھوں کو بھلے معلوم ہونے والے پروگریس چارٹ اور ہمدرد دوست۔

10.4 کامیابی آپ کی منتظر ہے

- کامیابی اور شہرت کسی کی میراث نہیں۔ اپنی ذات کا صحیح ادراک کیجیے اور صحیح قیمت لگائیے۔ اپنی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کیجیے۔ بقول ڈور تھی کا۔ سبکی کردار کی صحیح تعمیر اور اپنی ذات پر اعتماد بحال رکھنے کے لیے چند باتیں نہایت ضروری ہیں:
- تنہائی کے چند لمھے نکال کر اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی کا بغور جائزہ لیں۔
- بری باتوں کے خلاف قوت ارادی کا مضبوط حصار قائم کریں۔ ان کی سرکوبی کے لیے اپنی پوری قوت اور ذہنی وسائل بروئے کار لائیں۔
- زندگی کی گہما گہمی اور کاروبار حیات میں بھر پور حصہ لیجیے۔
- آپ اپنی ذات میں منفرد ہیں۔
- دوسروں کی نقل کر کے اپنے آپ کو ان کے سانچے میں ڈھال کر اپنی شخصیت اور ذات کو مسخ کرنے کی کوشش نہ کریں۔
- آپ دوسروں سے کم تر نہیں۔
- ایسے خیالات کو فوراً جھٹک دیں جو آپ میں خوف پیدا کریں ثابت قدم رہیے اور اپنی ذات پر اعتماد کا نسخہ آزمائیے۔
- قوت ملی نہ بنیے۔ سوچنے کا ڈھنگ بدل کر ساری زندگی کا سانچہ بدلا جا سکتا ہے۔ روشن پہلو دیکھیے۔
- مسائل آپ کی آزمائش کرتے ہیں۔
- مسائل کو فی الفور حل کرنے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو میدان میں لائیے۔ ہمدردی، تاسف، تلخی

اور دل شکستگی کے سارے خیالات چن چن کر اپنی ذات سے نکال دیجئے۔

10.5 مقابلے کے میدان میں

کمپٹیشنز اور مقابلے کاموں کو دلچسپ بناتے ہیں

- تمدنی باد مخالف اونچا اڑانے کے لیے ہوتی ہے۔
- زندگی یکے بعد دیگرے مسلسل مقابلوں کا نام ہے۔
- قابلیت ہر طرح کے کمپٹیشن میں کامیابی عطا کرتی ہے۔

کمپٹیشن میں کامیابی کا فارمولا

- کام کو مہنی خوشی لیں۔ بوجھ نہ بنائیں۔
- تکلیف کو گوارا کیجیے۔ ایمانداری سے کمانے کے لیے رات کو دیر دیر تک کام کرنے اور شب بیداری کی عادت ڈالیں۔ ”محنت تیری جاگیر ہے“ اسے ہوشیاری کے ساتھ استعمال کیجیے۔
- معمولی معمولی چیزوں سے بھی فائدہ اٹھائیے۔
- جن لوگوں سے مقابلہ ہے ان سے بھی مشورہ کیجیے مگر احتیاط کے ساتھ۔
- اپنے کاموں کو مقدم رکھیے، مقررہ اوقات کی پابندی کیجیے۔
- نرمی سے گفتگو کیجیے۔
- کوئی ایسا لفظ نہ نکالے جس سے بعد میں پچھتانا پڑے۔
- اپنی ناکامی کا الزام دوسروں پر مت لگائیں۔
- صرف اپنی ہی ذات سے محبت مت کیجیے۔
- اپنے آئندہ کاموں سے متعلق بہت پہلے سے سوچ لیجیے۔
- جو کام آپ کریں اسے ضرورت سے زیادہ بہتر طور پر انجام دیں۔
- آپ کے کاموں کا معیار عام لوگوں سے بلند ہونا چاہیئے۔
- اپنے اور کام کے درمیان کسی شخص یا شے کو ہرگز حائل نہ ہونے دیں۔
- تجربہ اور قوت حاصل کرنے کے بہتر چانس کو کسی قیمت پر ضائع نہ ہونے دیں۔

- مہارت حاصل کیجیے، خود اعتمادی پیدا ہوگی۔
- دوسرے شخص سے بہتر کام کریں۔
- جذبہ خیر۔ گالی۔ خلوص۔ ایمان داری۔ اعتماد۔ وقار۔ یہ مطلوبہ خوبیاں ہیں۔
- کاروباری حربوں سے محبت کیجیے۔
- اپنے تصورات سے بھی کام لیجیے۔ خیالات کو مؤثر انداز سے پیش کیجیے۔
- سننے والے کے نقطہ نظر سے پیش کریں۔
- اسے اس طرح فروخت مت کریں گویا اس کا تمام نفع خود اپنی ذات کے لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
- طویل مت کیجیے۔
- خیال کی نفع رسائی کے متعلق مبالغہ سے کام نہ لیں۔
- کوئی سرد مہری برتتے تو ہر اسماں نہ ہوں۔
- کچھ بھی ہو اپنے چہرے پر منتان اور وجاہت قائم کیجیے۔
- کامیابی کے لیے یقین کی کیفیت کے ساتھ دعا کیجیے۔

- بحث ختم کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اپنی لاعلمی کا اظہار کیا جائے اور ایسے سوال پوچھے جائیں:
- آپ ایسا کیوں محسوس کر رہے ہیں؟
- کیا آپ اس بات کی مزید وضاحت کر سکتے ہیں؟
- کیا آپ اس بات کو مزید خصوصیت سے بیان کر سکتے ہیں؟
- اگر کوئی تدبیر کام نہ آئے تو شائستگی سے بحث ختم کر دینا مناسب ہوتا ہے۔
- بحث صرف اور صرف حق بات کے لیے ہونی چاہیے جیت اور اپنی انا کی تسکین، بحث کا مرکز مقصد نہیں ہونا چاہیے

11.2 تنقید سننے کا فن

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ تنقید کا نشانہ بن جائیں، بعض اوقات منصفانہ اور بعض اوقات غیر منصفانہ۔ دنیا کے عظیم ترین لوگ بھی تنقید کا نشانہ بنے ہیں۔ منصفانہ تنقید بہت فائدہ بخش ہوتی ہے۔ اسے قبول کرنا چاہیے۔ اسی کو فیڈ بیک (Feedback) کہتے ہیں۔ غیر منصفانہ تنقید حقیقت میں تعریف ہی ہوتی ہے۔ اوسط درجے کے لوگ جینتے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔ جو لوگ کامیاب نہیں ہوتے اور ان کے پاس بولنے کا کوئی موضوع نہیں ہوتا تو وہ مقابل کی بُرائیاں کرنے لگتے ہیں۔ اگر آپ تنقید سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کچھ مت کریں اور کچھ مت کہیں۔

غیر منصفانہ تنقید کی دو وجوہات ہوتی ہیں:

۱۔ لاعلمی: اگر تنقید لاعلمی کی وجہ سے کی گئی ہو تو آپ درست حقائق تنقید کرنے والے کے سامنے لا کر مزید تنقید سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

۲۔ حسد: اگر کوئی حسد کی وجہ سے تنقید کرے تو اسے تعریف سمجھیں۔ ایسے لوگ آپ پر اس لیے تنقید کرتے ہیں کہ وہ آپ کے مقام تک پہنچنا چاہتے ہیں یا آپ کو اس مقام پر دیکھنا نہیں چاہتے۔ جس درخت پر زیادہ پھل ہوتے ہیں اس کو زیادہ پتھر مارے جاتے ہیں۔ میٹھی چیزوں پر کھیاں زیادہ بیٹھتی ہیں بعض لوگ اس وقت تک ہی دوسروں کی مدد کرتے ہیں جب تک کہ وہ ان کے کام آسکتے ہیں۔ ایسے لوگ زندگی کا حصہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے لوگوں کو برداشت کرنا سیکھنا ہوگا۔ دنیا مفاد پرستی کی جگہ ہے۔ یہ خود غرض لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ یہ بددیانت تاجروں کی جگہ ہے

مثبت تنقید برداشت نہ کرنا پست عزتِ نفس کی علامت ہے۔ مثبت تنقید برداشت کرنے کے لیے مشورے:

- تنقید کو درست جذبے سے قبول کریں۔ شکریہ کے ساتھ تنقید قبول کریں، نفرت سے نہیں۔
- کھلے ذہن سے اس کا تجزیہ کریں۔ اگر تنقید درست لگے تو اسے قبول کریں، اس سے سیکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔
- دفاع مت کریں۔ مثبت تنقید فوراً قبول کر لیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے دوسرا فرد غیر مسلح ہو جاتا ہے۔ اگر ہم تنقید قبول نہیں کریں گے تو تنقید کرنے والا مزید مشتعل ہو جائے گا اور مستقبل میں تعمیری تنقید نہیں کرے گا۔

11.3 دوسروں کو تحریک دینے والی تنقید کرنے کے لیے چند مشورے

- کوچ بننے کی کوشش کریں۔۔۔ مدد کرنے والے رویے کے ساتھ تنقید کریں۔ کوچ اپنے کھلاڑیوں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے تنقید کرتا ہے اور انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے
- دوسروں کی بات سمجھیں اور ان کا خیال کریں۔
- آپ کا رویہ اصلاحی ہونا چاہیے۔
- اس قسم کے جملے مت بولیں۔ اس سے خفت پیدا ہوتی ہے۔ “تم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو” یا “تم کبھی نہیں کرو گے“
- حقائق پر مبنی بات کریں۔
- ٹھنڈے انداز میں رہیں لیکن مضبوط رہیں۔
- ڈرانے کے لیے نہیں بلکہ قائل کرنے کے لیے تنقید کریں۔
- طنز مت کریں کیونکہ اس سے خفت پیدا ہوتی ہے۔
- اگر تنقید موزوں ہو تو دہرانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔
- سب کے سامنے نہیں بلکہ علیحدگی میں تنقید کریں۔ یہ تنقید قابل قبول بن جاتی ہے اور اس سے آپ کا احترام پیدا ہوتا ہے اور مقابل کی توہین نہیں ہوتی
- مقابل یا دوسرے فرد کو وضاحت کا موقع دیں۔

- لوگوں کو بتائیں کہ وہ اپنے رویوں میں اصلاح کر کے کیا کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔
- لوگوں کو بتائیں کہ اپنے رویوں میں اصلاح نہ کرنے سے انہیں کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں۔
- مشورے دینے کی بجائے بہتری کی تجاویز مانگیں۔
- عمل پر تنقید کریں، ارادے اور نیت پر نہیں۔ نیت پر تنقید کرنے سے بہتر ہے کہ قطع تعلق کر لیا جائے۔
- کام پر تنقید کریں، کام کرنے والے پر نہیں۔
- ذاتی غصے کا اظہار مت کریں۔
- حد سے زیادہ تنقید مت کریں۔ تنقید کرنا دو اگھلانے کے مترادف ہے۔ دو ہمیشہ مناسب مقدار میں کھلائی جاتی ہے۔ زیادہ مقدار میں دو اگھلائی جائے تو فائدے کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔ اگر تنقید درست انداز سے موزوں مقدار میں کی جائے تو اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔
- جب کسی شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ معافی مانگے تو اس پر مزید تنقید مت کریں اور معاف کر دیں
- تنقیدی گفتگو کے اختتام پر مثبت اور تحریرنی جملے ضرور ادا کریں۔

11.4 جاندار اور موثر تقریر کے لیے چند مشورے

- بہت پہلے سے تیاری شروع کیجئے
- بہت پہلے سے تیاری کر لیجئے۔ مقررہ وقت کے اندر متوازن طریقے سے اپنی بات پوری کرنے کی کوشش کریں
- سامعین کے بارے میں تحقیق کیجئے
- سامعین آپ کے گاہک کی مانند ہیں اور ان کی نفسیاتی ضرورتوں سے واقف ہونے کی صورت میں آپ عمدہ تقریر تیار کر سکیں گے اور یوں آپ کی کہی ہوئی ہر بات میں وزن ہو گا۔
- ”صلیت“ کی فکر مت کیجئے
- اگر آپ بھی اچھی تقریر کرنا چاہتے ہیں تو دل میں جو کچھ بھی ہو وہی بیان کیجئے۔ اگر بات دل کی گہرائی سے نکل رہی ہو گی تو لوگ پلک جھپکتے ہیں محسوس کر لیں گے اور متوجہ ہوں گے۔

- سادگی کی راہ چلیے
- - آسان اور سادہ انداز بیان سب کے دل کو بھاتا ہے۔ ایک بہتر تقریر وہ ہے جس میں حد درجہ سادگی ہو اور جسے سن کر سماعت پر پڑنے والے بوجھ میں اضافہ نہ ہو۔
- گفتگو کا انداز اپنائیے
- - گفتگو کا انداز یہ ہے کہ سامعین سے آپ کا براہ راست رابطہ ہو۔ اس کا ایک مؤثر طریقہ یہ ہے کہ ان نکات کو بیان کیجئے جن کا سامعین سے براہ راست تعلق ہو۔ علاوہ ازیں سوالات پوچھنے سے بھی سامعین اپنائیت محسوس کرتے ہیں۔ کامیاب مقررین وہ ہیں جو سامعین کو براہ راست مخاطب کرتے ہیں یعنی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں اور ان سے مختلف امور پر استفسار کرتے ہیں۔
- سامعین کو پیشکش کیجئے
- ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس سے اس کے بنیادی مسائل کے بارے میں بات کی جائے۔ اس صورت میں مقرر اور سامع کے مابین بہت مضبوط رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔
- سامعین کو تقریر میں شریک کیجئے
- مقرر کے لئے کامیاب ہونے کا ایک کارگر نسخہ یہ ہے کہ جب کبھی وہ تقریر کے نقطہ عروج کی جانب سفر شروع کرے، سامعین کو اپنے ساتھ ملائے اور وہ بات کرے جس سے ان کا مفاد وابستہ ہو۔ سامعین اگر تقریر کا حصہ بن جائیں تو سماں بندھ جاتا ہے۔
- زیادہ سے زیادہ مشق کیجئے
- جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور کوشش بھی کرتا ہے وہ داخل ہو ہی جاتا ہے۔ محنت عام فرد کی جاگیر ہے اور وہ اسی محنت کے ذریعے ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ محنت اور مشقت عام فرد کی کامیابی کے اہم عناصر ہیں
- کسی بھی معیاری تقریر کی تیاری میں زیادہ مشق کیجئے
- کئی لوگ تقریر کی تیاری کے لیے تصوراتی سامعین کے سامنے اپنی مشق کرتے ہیں۔ یہ مشق اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس کے ذریعے آپ کا پیغام عوام الناس تک پہنچتا ہے اور یہ بہت

بڑی ذمہ داری ہے۔

□ ہلکا پھلکا انداز اختیار کیجئے

□ کسی بھی اہم موضوع پر تقریر اگر بوجھل انداز سے کی جائے تو سامعین بہت تیزی سے اکتا جاتے ہیں۔ اچھی تقریر ہلکے پھلکے انداز سے ہی ممکن ہے۔ آپ بھی اگر سامعین کو متاثر کرنا چاہتے ہیں تو ہر اہم نکتہ ہلکے پھلکے انداز سے بیان کیجئے تاکہ سامعین کی سماعت اور ذہن پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ یہ ہلکا پھلکا انداز ایک مقرر کی حیثیت سے آپ کی مقبولیت میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔

باب 12- آپ مجموعہ جواہر ہیں

12.1 کامیاب زندگی کے لیے درکار صلاحیتیں اور مہارتیں

لوگوں کی باتوں کو سننے کا فن سیکھیے۔ دوسروں کی ہر بات پوری توجہ سے سننے کی کوشش کریں اس بات کا اظہار نہ کریں کہ آپ کو کوئی بات اچھی نہیں لگ رہی ہے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کو یاد رکھیں تو ان کی تعریف کرنے کے مواقع تلاش کرتے رہیں۔ لوگ اسی کو یاد رکھتے ہیں جو ان کی تعریف کرے۔ غیر ضروری اور بلاجواز تعریف کھو کھلی ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص میں چند ایک خوبیاں ضرور ہوتی ہیں۔ ان خوبیوں کو تلاش کیجیے اور انہیں بنیاد بنا کر متعلقہ شخص کی تعریف کیجیے۔

دن رات اپنی خوبیوں میں اضافے کے لیے کوشاں رہیں تاکہ لوگ آپ کو سراہتے رہیں۔ بہتر زندگی کے لیے مثبت سوچ بھی بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ کسی بھی معاملے کو منفی نقطہ نظر سے بھی دیکھا جاسکتا ہے مگر اس کا حاصل کچھ نہیں۔ گلاس آدھا خالی ہے اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ آدھا بھرا ہوا ہے جو لوگ ہر معاملے کے مثبت پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہیں وہ عام طور پر مایوس نہیں ہوتے اور کسی بھی ناخوشگوار صورت حال میں اپنے لیے بہتر صورت حال کا راستہ کھلا رکھتے ہیں۔

جو کام آپ کے مقاصد زندگی کے مطابق نہیں ہیں ان سے معذرت کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بہت سے معاملات میں انکار کی جرات بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اگر آپ بلا ضرورت کسی بھی معاملے میں اپنے سر پر ذمہ داری کا بوجھ ڈال لیں تو ظاہر ہے کہ سب سے زیادہ پریشان بھی آپ ہی ہوں گے۔ جس کام کو کرنے کا وقت یا اہمیت نہ ہو تو اس کے حوالے سے انکار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

□ زندگی کی ہر خوشی ان لوگوں کو ملتی ہے جو رات دن غموں کو پیچھے دھکیلتے ہیں اور خود ہی خوش رہنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہلکے پھلکے مزاج کے حامل افراد زندگی بھر خوش رہتے ہیں۔ اس سے ان کی صحت بھی اچھی رہتی ہے اور عمر بھی بڑھتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ اس دنیا میں تشریف لائے ہیں تو خالق کائنات نے آپ کے وجود کا کوئی نہ کوئی مقصد بھی رکھا ہوگا۔ آپ اس زندگی کے مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں اور آپ ہر معاملے کو بہتر بن

ڈھنگ سے نمٹانے کی کوشش کریں اور ہرگزرتے ہوئے لمحے سے پوری طرح لطف اندوز ہوں۔ اس کے لیے اشد ضروری ہے کہ آپ منصوبہ بندی کی عادت کو اپنائیں۔ منصوبہ بندی کی عادت کو اپنائے بغیر آپ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ بہتر زندگی آپ کو گلے یا منہ لگائے گی۔ اگر آپ منصوبہ بندی کرنے میں ناکام ہوئے تو یقیناً آپ ناکامی کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

موقع کی مناسبت سے موزوں ترین سوالات سے بہت سی الجھنوں کو سلجھاتے ہیں۔ کامیابی کی راہ ہموار کرنے میں موزوں ترین سوالات بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عمدہ سوالات علم کی طرف جانے والی راہوں کا سراغ دیتے ہیں۔ اگر آپ بھی بہتر معیار کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو سوالات کرنے سے ہرگز نہ ہچکچائیے بلکہ ذہن میں ابھرنے والے ہر سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کیجیے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس سے کچھ معلوم کر پانے کی امید ہو اس سے سوال کیجیے تاکہ آپ کی لاعلمی میں کمی واقع ہو۔

□ زندگی میں کسی بھی بلند معیار کو حاصل کرنے کے لیے صحت کا اعلیٰ معیار اتنا ہی ضروری ہے جتنا اس مقصد کے لیے علم اور مہارت کا حصول۔ صحت کا عمدہ معیار بھی ایک بنیادی مہارت ہے جس کے حصول کے لیے ہمیں رات دن کوشاں رہنا چاہیئے۔

12.2 نتائج حاصل کرنے کا فن

عموماً اہداف و مقاصد غیر واضح ہوتے ہیں۔ کوئی بھی مقصد آپ کی زندگی کے لیے اس وقت زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے جب وہ بہت واضح ہو اور اس کی کوئی خصوصی اہمیت بھی ہو۔ ہم جب اپنے لیے اہداف کا تعین کرتے ہیں تو عام طور پر اس بات کو اہمیت نہیں دیتے کہ حتمی نتیجہ کیا ہو گا۔ جب ہم متوقع نتائج کی ایک تصویر اپنے ذہن کے پردے پر اتارتے ہیں تو دراصل اپنی مشکلات کو دور کرنے کی راہ ہموار کر رہے ہوتے ہیں۔ ٹھوس نتائج کے لیے ناگزیر ہے کہ آپ اپنے اہداف و مقاصد کے بارے میں بہت زیادہ غور و خوض کریں اور ہر بات کو اپنے ذہن میں واضح کر لیں۔

□ آپ کا ہر مقصد مثبت انداز کا ہونا چاہیئے۔ آپ کے ذہن میں واضح ہونا چاہیئے کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ جو مقصد آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کی سکت کے مطابق ہونا چاہیئے۔

جب تک آپ حتمی نتائج اور ان کے اثرات کے بارے میں ذہن واضح نہیں کریں گے آپ کی کوششیں

بار آور ثابت نہیں ہوں گی۔

جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کے نتائج کے بارے میں پہلے سے اپنے ذہن میں ایک خاکہ تیار کیجیے۔ اپنی ممکنہ کامیابی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ باتیں جزئیات کے ساتھ بیان کیجیے۔

اپنی کامیابی کے بارے میں خود اپنی رائے بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی بیان کرنا ہوگا کہ دوسرے آپ کی کامیابی کی صورت میں آپ میں کیا کیا تبدیلیاں محسوس کریں گے۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ ٹھوس نتائج آپ میں کیا کیا تبدیلیاں لائیں گے۔

اہداف کے بارے میں منطق کے چار سوالوں کے جواب ہمیشہ تیار رکھیں۔ یعنی کیا، کیوں، کیسے اور

کب

□ زندگی مشکلات سے عبارت ہے اور ان مشکلات سے نبرد آزما ہونے میں ہی زندگی کا اصل لطف پنہاں ہے۔ مشکلات پیدا کرنے والے عوامل پر نظر رکھیے تاکہ معیاری حتمی نتائج کے حصول کی راہ ہموار اور آپ کی کارکردگی کا معیار بلند سے بلند تر ہو۔

□ زندگی کے پورے ماحول کو ذہن میں رکھ کر ہی کوئی منصوبہ تیار کیا جاسکتا ہے۔ آپ کو سوچنا چاہیے کہ جو کچھ نتائج آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کی زندگی کے پورے نظام پر کس طرح اپنے اثرات مرتب کریں گے۔

□ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مہیا اور ممکنہ وسائل کا اندازہ لگائیے جو لوگ آپ کی مدد کر سکتے ہیں اور جن چیزوں سے آپ کو آسانی میسر آسکتی ہے ان کے بارے میں آپ کا ذہن واضح ہونا چاہیئے۔ یہ جو کچھ آپ کے پاس ہے اس سے کچھ زیادہ بھی آپ کو درکار ہو سکتا ہے اور اس حوالے سے بھی آپ کا ذہن مکمل طور پر واضح ہونا چاہیئے۔ اپنے ماحول اور صلاحیتوں کا جائزہ لیجیے تاکہ تمام معاملات آپ پر واضح ہوں۔ اس صورت میں بہتر طور پر آگے بڑھ سکیں گے۔

□ کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے آپ کو غیر معمولی تخلیقی صلاحیتوں کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے لیے ہمہ وقت تیار رہیئے۔ جو کچھ آپ کو کرنا ہے اس کے بارے میں بہت زیادہ غورو خوض کرنا ضروری ہے تاکہ کہیں کوئی خامی نہ رہے۔ اپنی تمام خوبیوں اور خامیوں پر نظر رکھیے تاکہ غلطی کا احتمال یا امکان کم سے کم رہے۔

12.3 نظم و ضبط سے کام کا لطف دو بلا ہو جاتا ہے

نظم

نظم تمام لوگوں کو فرد واحد کی طرح احکام بجالانے پر مجبور کر کے اتحاد کی لڑی میں پرو دیتا ہے۔ اچھے نظم کی لازمی شرط یہ ہے کہ احکام کی تعمیل کی جائے۔ انسان کو اس وقت بھی فرمانبرداری کا ثبوت دینا چاہیے جب اس کا ایک ایک عضو چیخ چیخ کر زبان حال سے اسے سرکشی پر آمادہ کر رہا ہو۔ مشکل وقت اور دباؤ کی حالت میں حکم ماننا چاہیے تاکہ خطرات کا سامنا کرتے ہوئے تسلیم خم کیا جاسکے۔ اپنا کام تمام تر مشکلات کے باوجود پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہیے اس طرح ڈھیلے ڈھالے افراد کا ایک گروہ اپنی تمام تر بشری کمزوریوں کے باوجود وقت کی لڑی میں پرو دیا جاتا ہے جو اپنے قائد کے ایک اشارے پر حرکت میں آجانے پر تیار ہوتا ہے۔ (فیلڈ مارشل ٹنگمری)

□ کسی کام سے لطف اندوز ہونے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں:

- منصوبہ بندی
- نظم و ضبط۔

- اپنے آفس میں کسی کو دعوت ملاقات نہ دیجیے۔
- ملاقات یا مطالعہ کی میز یا کمرہ الگ الگ رکھیے۔
- جلد بازی اور ہڑ بونگ سے بچیے۔
- وقت کی پابندی اور قدر کیجیے۔ تھوڑے وقت کو بھی یونہی بیکار ضائع نہ ہونے دیجیے۔
- وقت بچانے کے لیے مناسب تنظیم کی ضرورت:

- آج کا کام آج کیجیے۔
- الارم لگا کر سویئے۔
- کام شروع کرنے سے قبل ذہنی سکون حاصل کیجیے۔
- نوٹ بک لکھیے اور ضروری باتیں نوٹ کرتے جائیے۔
- گھریلو، وقت طلب کاموں کو تقسیم کار کے ذریعے آسان بنائیے۔

□ کام اور اوقات کی تنظیم سے اپنا توازن قائم رکھیے:

- مختلف مواقع پر کیسے عبور حاصل کرنا چاہیے۔
- آپ اپنے کاموں کا بوجھ کس طرح متوازن بنائیں گے۔
- آپ کس طرح اپنے کاموں کو بحسن و خوبی انجام دیں گے۔

□ کاموں کو متوازن بنانے کا طریقہ:

- ترجیحات قائم کیجئے۔
- کون سا وقت کس کام کے لیے موزوں ہے۔
- اپنی بہتر اور تیز کام کرنے والی انرجی کو معمولی درجے کے کاموں میں ہرگز ضائع نہ کریں۔

□ کاموں سے اچھے نتائج برآمد کرنے کا طریقہ:

- تنظیم اور منصوبہ بندی۔
- موجودہ حالات اور معاملات کے بارے میں کچھ سوالات ضرور کیجئے۔
- احتساب کی عادت بھی ڈالیے۔
- ذہنی صلاحیتوں کو پرکھنے کی کوشش کیجئے۔

□ فالٹو وقت کا اندازہ لگائیے اور اسے استعمال کی تنظیم کیجئے۔

□ وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کے طریقے:

- ٹیلی فون پر ملاقات کر لیا کریں۔
- موبائل فون، گولگ ٹاک، اسکائپ کا بھرپور فائدہ اٹھائیے۔
- خط بھی مختصر - مختصر نویسی اختیار کیجئے۔ ای میل اور ٹیکسٹ میسجز کی سہولت سے فائدہ اٹھائیے۔

• اہم کاغذات وقت سے پہلے مکمل کر لیجئے۔ کام کی بھی اسی انداز میں تیاری کیجئے۔

• ضروری باتوں کو نوٹ کرتے جائیے۔

• میز پر ضروری کاغذات رکھیے۔

- جو کام دوسرے افراد کر سکتے ہیں انہیں خود مت کیجیے۔ اس سے ملازمین میں بھی خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔
- پُرکشش مسکراہٹ۔

12.4 اچھا سامع (سننے والا) بننے کے لیے

انگریزی کے ان دو الفاظ کے حروف پر غور کیجیے

SILENT

LISTEN

حروف وہی ہیں مگر الفاظ میں ان کی جگہ بدل دی گئی ہے۔ آپ کی کامیابی کا ایک بڑا راز یہ ہے کہ آپ سننے والا بنیں اسکے لیے آپ کو خاموش رہنے کا فن سیکھنا ہوگا۔

- بولنے والے کو بولنے کا حوصلہ دیں۔
- سوال کریں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بولنے والے میں دل چسپی لے رہے ہیں
- بات کاٹنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ بد اخلاقی میں شمار ہوتی ہے۔
- موضوع کو تبدیل مت کریں۔ یہ تہذیب کے خلاف ہے
- بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور بولنے والے کا احترام کریں۔
- گفتگو کے دوران اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔
- توجہ بھٹکانے والی باتوں سے احتراز کریں
- کھلے ذہن والے نہیں اور تعصب سے دور رہیں۔
- بولنے والے کے بولنے سے پہلے کوئی رائے مت بنائیں۔
- بولنے والے کے الفاظ سے زیادہ اس کے پیغام پر غور کریں۔
- باتوں اور الفاظ کے ساتھ ساتھ چہرے کے تاثرات، آنکھوں کے تاثرات اور جسم کی حرکات و سکنات پر توجہ دیں۔ یہ بھی انسانوں کو سمجھنے کا ایک فن ہے

صرف الفاظ نہیں بلکہ جذبات بھی سنیں۔ الفاظ، پیغام، اشارات کے علاوہ جذبات کو سننے اور سمجھنے

کی کوشش کریں

12.5 وقت سے بہتر طور پر مستفید ہونے کے چند طریقے

وقت کو قابو میں کرنا دراصل اپنے آپ کو قابو میں کرنا ہے

وقت تلوار کی مانند ہے۔ اسے قابو میں کر لینا چاہیے ورنہ آپ تلوار کے قابو میں آجائیں گے۔ انسان اپنے آپ کو کنٹرول کر کے ہی وہ نتائج حاصل کر سکتا ہے جو وقت کو کنٹرول کرنے کے تصور سے وابستہ ہیں۔ کہنے کو ہم وقت گزار رہے ہوتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وقت ہمیں گزار رہا ہوتا ہے۔

بلاک ٹائم ہفتہ وار کیلینڈر استعمال کیجئے

اپنے وقت کو بہتر طور پر گزارنے کے قابل ہونے کے لئے آپ اس کی تقسیم اشدرورت کے تحت کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے بلاک ٹائم ہفتہ وار کیلینڈر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کیلینڈر میں ہر دن کے ہر گھنٹے کے لئے Space ہوتا ہے جس میں مصروفیات درج کی جاسکتی ہیں یہ کیلینڈر آپ کو ہفتہ بھر کی مصروفیات سے باخبر رکھنے میں معاون ثابت ہو گا۔ آپ حالات پر نظر رکھتے ہوئے ہفتہ بھر کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ منصوبہ بندی کے ذریعے مصروفیات کم سے کم رکھنے کی کوشش کیجئے۔ اس صورت میں آپ کو زیادہ ذہنی سکون ملے گا۔

وقت کی سرمایہ کاری کیجئے

اگر آپ کے ذہن میں یہ بات ہے کہ وقت سے قیمتی بھی کوئی چیز ہے تو پھر اپنی سوچ پر غور کیجئے۔ وقت اس کائنات کی سب سے قیمتی چیز ہے۔ آپ تھوڑی سی محنت سے اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کے علاوہ اسے زیادہ سود مند کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔ اسے وقت کی سرمایہ کاری کہتے ہیں۔ جو لوگ وقت کو مستقبل کے حوالے سے استعمال کرتے ہیں وہ فائدے میں رہتے ہیں۔ اس صورت میں وہ مشکل حالات کے پیدا ہونے سے پہلے ان پر قابو پالیتے ہیں۔ اپنے شب و روز کا جائزہ لیجئے اور ٹی وی یا انٹرنیٹ کو دیا جانے والا وقت کم کیجئے تاکہ مستقبل کی تیاری کے لئے وقت میسر ہو۔

□ زیادہ سے زیادہ منصوبہ بندی کیجئے زندگی میں توازن پیدا کیجئے اور ان رشتوں اور تعلقات کو وقت

دیجئے جو آپ کی محبت، وقت کی صورت میں چاہتے ہیں

وقت کو بہتر طور پر اسی وقت گزارا جاسکتا ہے جب اس کے لئے بہتر منصوبہ بندی کی گئی ہو۔ صرف کام دھندے کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ گھر والوں کے ساتھ گزارے جانے والے وقت، تفریح، تفریح، ورزش، کھانے پینے، روزمرہ کے کاموں اور دیگر امور کے حوالے سے بھی زیادہ سے زیادہ منصوبہ بندی کیجئے۔ اپنی فون کا نوا اور ای میلز کا جواب دینے کے لئے آپ کو وقت مختص کرنا چاہئے تاکہ اس سلسلہ میں وقت نہ ضائع ہو اور نہ بہت کم مختص کیا ہوا محسوس ہو۔ آپ کی ساری کی ساری توانائی لمحہ حاضر کے لئے وقف ہونی چاہئے۔ یہ منصوبہ بندی کا حاصل ہے۔

□ منصوبہ بندی کا بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ اس پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ آپ نے جو وقت جس کام کے لئے مختص کیا ہے اس وقت وہی کام ہونا چاہئے اور کسی دوسرے کام کے بارے میں سوچنا بھی فضول ہے۔ مثلاً پیر کی شام 6 سے رات 8 بجے کے دوران آپ نے طے کیا ہے کہ اپنے دوستوں کو یا گاہکوں کو خطوط لکھیں گے تو بہتر یہ ہے اس وقت وہی کام کیجئے

انہماک کو منتشر کرنے والے عوامل کی راہیں مسدود کر دیجئے

اس دنیا میں ایسے عوامل بہت زیادہ ہیں جو آپ کی توجہ اور انہماک میں خلل ڈالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جب آپ منصوبہ بندی کے تحت کوئی کام کرنے بیٹھیں تو انہماک میں خلل ڈالنے والی ہر چیز کی راہ مسدود کریں۔ کمرے کا دروازہ بند رکھیں، ٹیلی فون کی گھنٹی خاموش کر دیں اور اہل خانہ سے کہیں کہ انتہائی ضرورت کے سوا آپ کو نہ disturb کیا جائے۔

تفریح طبع کے لئے وقت ضرور نکالئے

آپ کی زندگی خواہ کتنی ہی مصروفیت زدہ ہو، چند لمحات فراغت کے ضرور نکالئے اور ان سے پورا استفادہ بھی کیجئے۔ ضروری نہیں کہ تفریح طبع کے لئے بہت زیادہ وقت مختص کیا جائے۔ بہت کم وقت کو معیاری طور پر گزار کر بھی آپ اپنے مزاج میں پیدا ہونے والے بوجھل پن کو دور کر سکتے ہیں۔

12.6 دولت کے حوالے سے چند باتیں

ایک عام آدمی زیادہ سے زیادہ سہولتیں اور آسائش چاہتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ دولت کمائے یا حاصل کرے۔ آمدنی کے بعد اخراجات ہوتے ہیں اور اس کے بعد رقم بچتی ہے جو جمع ہو کر دولت بنتی ہے۔ حسب ضرورت دولت جمع کرنے میں کوئی برائی نہیں لیکن صرف دولت ہی کی خاطر زندگی گزارنا کسی بھی صورت میں صحیح نہیں ہے۔ دنیا کے ذریعے آخرت بنانا اچھی بات ہے۔ فرائض انسان کو مفلسی سے بچاتی ہے۔

مالیاتی کامیابی کے حصول کا فیصلہ کیجیے

دولت کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب آپ اپنے آپ سے اس سلسلے میں کمٹ منٹ کریں۔ زندگی کے مالیاتی امور پر کنٹرول کوئی حادثہ یا نصیب کا معاملہ نہیں۔ زیادہ کمانے کے لیے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے، زیادہ مشکلات کا سامنا پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنے مالیاتی امور کی خود مختاری کا فیصلہ کیا بھی ہے یا نہیں؟

دولت سے کیا کام لے سکتے ہیں؟

اگر آپ چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ دولت آپ کے قدموں میں ہو تو اس کے لیے سب سے پہلے اپنے آپ کو تیار کیجیے۔ اگر مالیاتی امور کے بارے میں آپ زیادہ نہیں جانتے تو جاننے کی کوشش کیجیے۔ جو لوگ کامیابی چاہتے ہیں وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔

دولت سے رشتہ مضبوط کیجیے

جو کچھ محنت سے کمایا ہے اس کی قدر کیجیے، احترام کیجیے اور کوشش کیجیے کہ گھر میں ایسی کوئی چیز نہ آئے جو ضرورت یا آسائش کا مقصد پورا نہ کرتی ہو۔ دولت کو تشکر اور احترام کے جذبہ کے ساتھ برتنا سیکھئے۔ دولت کے ہاتھ میں اپنی زندگی کا کنٹرول نہ دیجئے بلکہ اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا سیکھئے۔

حقیقت پسندانہ اہداف مقرر کیجیے

اپنے لئے اہداف کا تعین شروع کر دیجئے۔ طے کر لیجئے کہ آپ ہر ماہ ایک مخصوص رقم بچا کر اپنے

بینک اکاؤنٹ میں ڈالیں گے۔ اسی طرح کسی قرض کی ادائیگی کے لئے ماہانہ یا ہفتہ وار بنیاد پر ہدف مقرر کیا جاسکتا ہے۔

بجٹ بنانا سیکھئے

بجٹ بنانے کا ایک بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی شے یا خدمت صرف ضرورت پوری کرنے یا سہولت پیدا کرنے کی خاطر حاصل کی جائے۔ بجٹ منزل کے نقشے کی مانند ہوتا ہے۔ جو لوگ زندگی کے ہر معاملہ میں بہتری چاہتے ہیں وہ بجٹ بنا کر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بجٹ تیار کرنے کی صورت میں آپ کو اپنے وسائل و مسائل کا بہت اچھی طرح اندازہ ہوتا ہے۔ بجٹ بنانے کے انداز سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اپنے اہل خانہ کو کس معیار کی زندگی دینا چاہتے ہیں۔

اخراجات میں کمی کیجئے

جو لوگ بجٹ بنا کر تمام اخراجات کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ آخر کار ہر معاملہ میں بہت دانش مندی سے خرچ کرنے کے عادی ہوتے چلے جاتے ہیں اور یوں ان کے اخراجات میں کمی واقع ہوتی چلی جاتی ہے۔ بجٹ بنانے کی صورت میں غیر ضروری اخراجات کی راہ مسدود ہو جاتی ہے

سرمایہ کاری شروع کیجئے

اپنی بچتوں کو ان چیزوں میں لگانا شروع کیجئے جنہیں آپ جانتے اور سمجھتے ہیں۔ سرمایہ کاری کے نتائج راتوں رات ظاہر نہیں ہوا کرتے۔ اس معاملے میں تحمل کا بہت اہم کردار ہے۔ انسان جوئے اور سٹے کے ذریعہ بھی دولت حاصل کر سکتا ہے اور کرتا ہے مگر سرمایہ کاری اس سے بہت مختلف چیز ہے۔ جوئے اور سرمایہ کاری کے فرق کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

اثاثوں میں اضافہ کیجئے

جو لوگ مالدار بننے کی راہ پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں وہ آمدنی کو اثاثوں میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دولت کو سیال حالت میں یعنی Cash کی صورت میں رکھنا خطرناک ہے کیونکہ اس صورت میں اس کے استعمال کا امکان قوی رہتا ہے۔ جو لوگ مالی اعتبار سے زیادہ سے زیادہ مستحکم ہونا چاہتے

12.7 تعلقات اور معاملات کی دنیا

اداروں کے لیے مطلوبہ خوبیاں

اسے آپ چیک لسٹ کے طور پر استعمال کیجیے ہر نپٹے اپنا جائزہ لیجیے اور نمبر بھی دیں اور اسے کسی چارٹ میں نوٹ کرتے رہیں

اگر آپ کسی ادارے سے وابستہ ہیں تو اس ادارے کو آپ سے درج ذیل خوبیوں کی توقعات ہوں گی:

- ہدایت سمجھنے اور عمل کرنے کی صلاحیت
- تعاون کرنے کی صلاحیت
- بھروسہ کرنے کی صلاحیت
- امنگ
- سیکھنے کا جذبہ
- پر عزم ہونا
- وفاداری
- ایمانداری
- تنقید قبول کرنے کی صلاحیت

12.8 اپنے ساتھ خود انصاف کیجیے

- فرصت کے اوقات میں اپنی زندگی کے مختلف گوشے ٹٹولیں۔
- جن لوگوں سے شکایات ہیں ان تک شکایات پہنچا دیجیے۔
- زندگی سے فائدہ اٹھانے کے لیے اعتدال کی راہ بہترین ہے۔ احساس برتری کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن میں یہ بات بھی محفوظ رکھیے کہ آپ ہی سب کچھ نہیں ہیں۔ احساس کمتری کے ساتھ ساتھ اس بات کا پختہ یقین ہونا چاہیے کہ چاہے میں سب کچھ نہ سہی تاہم کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوں۔
- مذہبی عقائد کی صحیح معنوں میں پابندی کیجیے۔
- مذہب سے لگن انسان میں اولوالعزمی، ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے پیش بہا و انصاف پیدا کر دیتی

- ہے اور انکی بدولت اسے سکون قلب اور سلامتی طبع کا ایک عجیب احساس اور رُسرور حاصل ہوتا ہے۔
- مذہبی عقائد کی پیروی کر کے وسیع تر ابدی حقیقتوں پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کی سعی کیجیے۔ دنیا کی زیادتیوں اور نا انصافیوں کا احساس از خود تحلیل ہو جائیگا۔

12.9 لوگوں کے ساتھ مسائل اور مشکلات سے کیسے پرہیز کیا جائے

- اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے اور معذرت کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے
- اوقات کی پابندی کیجیے
- اپنے حصہ کا کام ضرور کیجئے۔ احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کیجیے
- دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے
- تنہا کام کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے
- مطابقت۔ نئے حالات میں ڈھلنے کی صلاحیت۔ دور حاضر کی صلاحیتیں پیدا کیجیے
- ہدایات پر عمل کرنے کی صلاحیت۔ پہلے سمجھیے، پھر منصوبہ بندی کیجیے، اس کے بعد عمل کیجیے
- صحیح انداز میں ہدایات دینے کی صلاحیت پیدا کیجیے
- غیر سنجیدہ مذاق / تمسخر مت کیجئے
- حجت بازی سے پرہیز کیجئے
- افواہ بازی سے پرہیز کیجئے
- دوسروں کو پریشان کرنے اور لطف اٹھانے سے باز رہئے
- ناک چڑھے مت بنئے
- اپنے جذبات پر کنٹرول کیجئے

12.10 مثبت رویے

جس طرح بیماری کے نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ فرد کی صحت اچھی ہے۔ بالکل اسی طرح منفیت کے نہ ہونے سے کوئی شخص مثبت نہیں بن جاتا۔ مثبت رویوں کے حامل لوگ ایسے شخصے اوصاف کے مالک ہوتے ہیں کہ انہیں آسانی سے پہچانا جاسکتا ہے۔

- وہ دوسروں کا خیال رکھنے والے ہوتے ہیں۔
- وہ بااعتماد ہوتے ہیں۔
- ان میں عاجزی و انکساری ہوتی ہے۔
- وہ خود سے اور دوسروں سے اعلیٰ توقعات رکھتے ہیں۔
- وہ مثبت نتائج کی توقع رکھتے ہیں۔

مثبت رویوں کا حامل شخص ایسا درخت ہوتا ہے جو ہر موسم میں سرسبز اور پھل دار رہتا ہے۔ اس کا ہمیشہ خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

مثبت رویے کے فائدے

مثبت رویے کے بہت سے فائدے ہیں۔ ان فوائد کو آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے۔ تاہم اس آسانی سے نظر آنے والی حقیقت کو آسانی سے نظر انداز بھی کیا جاسکتا ہے۔ مثبت رویہ درج ذیل فائدے عطا کرتا ہے:

- خوش گوار شخصیت
- توانائی
- مسرور زندگی
- دوسرے لوگ آپ سے متاثر ہوتے ہیں۔

آپ معاشرے کے ایسے فرد بن جاتے ہو جو لوگوں کے کام آتا ہے اور آپ اپنے ملک کا اثاثہ بن جاتے ہو۔

مثبت رویے کے اداروں کے لیے فائدے

- پیداوار بڑھ جاتی ہے۔
- کارکن مل جل کر کام کرتے ہیں۔
- ماحول خوش گوار بن جاتا ہے۔
- کارکن ادارے کے وفادار بن جاتے ہیں۔
- منافع بڑھ جاتا ہے۔

- آجر، اجیر اور گالوں کے مابین عمدہ تعلقات قائم ہو جاتے ہیں۔
- تناؤ اور کشیدگی کم ہو جاتی ہے۔

منفی رویے کے نتائج

زندگی رکاوٹوں سے بھرا راستہ ہے اگر ہمارا رویہ منفی ہو تو ہم خود اپنے راستے کی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ جو لوگ منفی رویوں کے مالک ہوتے ہیں وہ دوستی، ملازمت، کاروبار، ازدواجی زندگی اور دیگر تعلقات کے حوالے سے مشکلات سے دوچار رہتے ہیں۔

منفی رویوں کے درج ذیل نتائج ہوتے ہیں:

- تلخی اور چڑچڑاپن
- شرمندگی و ندامت
- بے مقصد زندگی
- خراب صحت

منفی رویوں کا مالک شخص خود بھی بہت زیادہ تناؤ کا شکار رہتا ہے اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بھی تناؤ کا شکار بنا دیتا ہے۔

منفی رویوں کے حامل لوگ گھر اور کاروبار/ملازمت کی جگہ پر ناخوش گوار ماحول کو جنم دیتے ہیں اور معاشرے کے لیے لعنت بن جاتے ہیں۔ منفی رویوں کے حامل لوگ اپنے منفی رویے کو اپنے ارد گرد موجود دوسرے لوگوں اور آنے والی نسلوں کو منتقل کر دیتے ہیں۔

قنوطیت پسندی

بعض لوگ ہمیشہ منفی پہلو ہی دیکھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قنوطیت پسند کون ہوتا ہے؟ قنوطیت پسند وہ ہوتا ہے جو:

- عیب جوئی کا موقع نہ ملنے پر ناخوش ہوتا ہے۔
- اچھا محسوس کرنے کا موقع ملنے پر بُرا محسوس کرتا ہے۔

- اپنی زندگی کا زیادہ تر وقت ”شکایتی کاؤنٹرز“ پر گزارتا ہے۔
- ہمیشہ یہ جاننے کے لیے روشنیاں بجھا دیتا ہے کہ کتنا اندھیرا ہے۔
- زندگی کے آئینے میں ہمیشہ خراشیں ڈھونڈتا ہے۔
- یہ بات سُن کر بستر میں سونا چھوڑ دیتا ہے کہ زیادہ تر لوگ بستر میں مرتے ہیں۔
- اپنی صحت سے اس وجہ سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا ہے کہ کسی نہ کسی دن وہ بیمار ہو جائے گا۔
- نہ صرف بدترین واقعہ کے رونما ہونے کا منتظر رہتا ہے بلکہ جو کچھ ہوتا ہے اسے بدترین بنا دیتا ہے۔
- وہ ڈونٹ (Doughnut) کو نہیں بلکہ سوراخ کو دیکھتا ہے۔
- اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ سورج صرف پر چھائیوں کو جنم دینے کے لیے چمکتا ہے۔
- حاصل شدہ نعمتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور اپنی پریشانیوں ہی کو شمار کرتا رہتا ہے۔
- اس بات سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے کہ محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی لیکن وہ یہ سوچتا ہے کہ محنت کیوں کی جائے؟

جیتنے والا جیت کے لیے تیاری کرتا ہے۔

- کام فوراً کرنے کی عادت اپناؤ۔
- شکر گزار بنو۔
- اپنے لیے مسلسل تعلیم کا ایک پروگرام تشکیل دو۔
- عزت نفس پیدا کرو۔
- منفی اثرات سے بچو۔
- ضروری کاموں کو کرنا پسند کرو۔

ماخذ کامیابی کی شاہراہیں، برلن ٹریسی، بک ہوم، مزنگ روڈ، لاہور

باب 13- کامیابی اور خوش بختی کے سر بستہ راز

اس باب کا ماخذ- کامیابی کا سفر، مصنف: ڈاکٹر ابراہیم بن حمد العتید
ترجمہ: خدیجہ ترابی، ناشر مکتبہ خواتین میگزین، لاہور

13.1 کامیابی اور خوش بختی - تعارف

- خوش بختی ایک نفسیاتی اطمینان اور خوشی کی کیفیت کا نام ہے جو خدا کے دیئے پر قناعت اور اس کی رضا پر راضی رہنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔
- خوش بختی کا سر بستہ راز خدائے واحد پر ایمان، بندگی کے کلی مفہوم کی صحیح سمجھ اور اس کی عملی تطبیق میں مضمر ہے۔
- بندگی کا مفہوم ایک کلی مفہوم ہے جس میں ایک مسلمان کا ہر شعبہ رنگا ہونا چاہیئے۔
- کامیابی کا تصور اس وقت ایجابی اور صحیح سمت رواں ہو گا جب تک وہ بندگی کے تصور سے پیوستہ رہے گا اور اگر یہ تصور بندگی کے تصور سے مربوط نہیں تو لازماً معنی اور غلط نتیجے تک پہنچ کر رہے گا۔
- کامیابی معینہ اہداف کے حصول کا نام ہے، چاہے وہ دینی ہوں یا دنیاوی، ان کا انسان کی انفرادی، خاندانی یا معاشرتی، غرض زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق ہو سکتا ہے۔
- کامیابی کا جوہر اور اس کا راز بعض اہم بنیادی اصولوں کے جان لینے اور انکی مسلسل مشق کرنے میں مضمر ہے۔
- لگ بھگ چودہ کے قریب ایسے اہم بنیادی اصول موجود ہیں جو انسان کی زندگی کو کامیابی سے آراستہ کر سکتے ہیں۔

13.2 کامیابی اور خوش بختی کے سر بستہ راز

پہلی بنیادی اہمیت کی بات یہ ہے کہ انسان کے سامنے بعض واضح اور معین اہداف ہوں، منزلیں ہوں اور انسان ان کے حصول کے لیے درست لائحہ عمل اختیار کرے۔ دراصل یہ چیز انسانی زندگی کے لیے اس قدر غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کہ اسے بڑی تفصیل کے ساتھ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

دوسری اہمیت: اس بات کو حاصل ہے کہ آپ کی قوت ارادی اس قدر مضبوط ہو کہ آپ اپنے نفس کی لگام کو اپنی مرضی کے مطابق حرکت دے سکیں۔ اپنے معاملات کو منظم کر سکیں۔

تیسری اہم بات: اپنی عادات کا جائزہ لیں۔ انسان عادات کے ذریعے بہت کچھ حاصل کرتا یا گنواتا ہے۔ وقت، مال اور صلاحیتوں کو ضائع کرنے والی خراب عادات کو ترک کر کے ان کی جگہ عمدہ عادات کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا لیں۔

چوتھی بات: آپ کے اندر بہترین حافظہ موجود ہو۔ دوسرے لفظوں میں اپنے حافظے کو پروان چڑھانے کے لیے شعوری کوششیں کریں۔

پانچویں بات: دوسروں سے تعلقات و روابط رکھنے کی مہارت حاصل کریں۔ ان کے تجربہ بات سے سیکھنے کا عمل جاری رکھیں۔

چھٹی بات: اعتماد ذات کی دولت اور اپنی ذات کا احترام آپ کے اندر موجود ہو۔ اس کے علاوہ دوسرے انسانوں کے حوالے سے اور آئے روز پیش آنے والے مختلف حوادث و واقعات کے حوالے سے آپ کی سوچ مثبت ہو۔

ساتویں بات: معاشرتی تعلقات کے بارے میں اتنی حساسیت ضرور ہو کہ بعض اہم معاشرتی آداب آپ کے معمولات کا حصہ بن جائیں۔

آٹھویں بات: اپنی ذات کے خول سے باہر، دوسروں کے جذبات کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہوں، ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں، اپنے معاشرے اور اپنی امت کے مسائل میں شریک ہوں۔

نویں بات: اپنے نفس کو بعض ایسے زریں آداب سے آراستہ کر لیں جو آپ کی زندگی کے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے اور مستقبل کی امیدوں کو بر لانے میں معاونت کر سکیں۔

دسویں بات: معاش اور روزگار کے لیے ایسے مواقع کی تلاش کے لیے کوشاں رہیں جو آپ کو زیادہ ترقی اور زیادہ آمدنی فراہم کر سکیں۔

گیارہویں بات: بعض بلند تر اخلاقی اوصاف اور مہارتیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھیں جن کی بدولت آپ مشکلات میں سے اپنے لیے راہ نکالنا سیکھیں۔ نئی نئی پلاننگز کا نفاذ کر سکیں اور ناکامی کی صورت میں ناکامی کو اپنے اوپر طاری کرنے کے بجائے عزم اور حوصلے سے اس کا مقابلہ کر سکیں۔

بارہویں بات: روحانی، عقلی اور جسمانی صحت کا خاص خیال رکھیں، ان کی حفاظت کے اصولوں پر

عمل پیرا ہیں تاکہ زندگی کی نعمتوں سے صحیح انداز میں لطف اندوز ہو سکیں۔

13.3 اہداف کا تعین اور ان کے حصول کی منصوبہ بندی

انسان کی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والے اصولوں میں سے ایک اہم اصول مضبوط قوت ارادی اور اپنے نفس کو گام دینے کی صلاحیت ہے، جس کا حصول مندرجہ ذیل طریقوں سے ممکن ہے:

- اہداف کو اپنی زندگی میں غیر معمولی اہمیت دینا، ان کو وضع کرنے، ان کو واضح انداز میں سامنے رکھنے، ان کا تعین کرنے اور ان کے اور آرزوں اور تمناؤں کے درمیان فرق روا رکھنے کی ضروری مہارت اپنے اندر پیدا کرنا۔
- مناسب منصوبہ بندی۔
- فعال انداز میں اہداف کا نفاذ۔
- مناسب "جائزہ" لینا۔

اہداف کو غیر معمولی اہمیت دینے سے مراد یہ ہے کہ:

- آپ کے اہداف واضح ہوں۔
- معین ہوں، تنقید کے قابل ہوں۔
- بلند ہوں۔
- قابل عمل ہوں۔

کامیاب منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ:

- منصوبہ بندی انسان کی زندگی کی ترجیحات کا تعین کرے۔
- متوازن ہو۔
- حقیقت حال کے مطابق ہو۔

منصوبہ بندی کے فعال "نفاذ" سے مراد یہ ہے کہ:

- اپنی شخصیت کو منظم کیا جائے۔ اپنی قوت ارادی کی نشوونما کی جائے۔

- اپنے کاموں پر نظر ہو، ان کو بروقت انجام دینے کا اہتمام ہو۔
- اپنے منصوبے پر وقتاً فوقتاً نظر ثانی کی جاتی رہے۔
- منصوبے کے عملی نفاذ کی حتمی کوششیں کر ڈالی جائیں۔
- منصوبے میں کسی حد تک چلک کی گنجائش ضرور رکھی جائے جو غیر یقینی صورت حال سے نبرد آزما ہونے میں معاون ثابت ہو سکے۔

مناسب ”جائزے“ سے مراد یہ ہے کہ:

- ”جائزہ“ دائمی اور مسلسل ہو۔
- وسعت اور شمولیت کا حامل ہو۔ تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہو۔
- نتائج کے حصول کے لیے آپ کی شخصیت پر مثبت اثرات مرتب کرے۔
- اہداف کی منصوبہ بندی اور ان کے حصول کے لیے سات اقدامات کا اٹھایا جانا ناگزیر ہے۔
- ہدف کو لکھ لیا جائے
- ہدف پر غور کیا جائے اور اس پر عمل درآمد کے ممکنہ طریقوں کا تجزیہ کیا جائے۔
- عمومی ہدف تک پہنچنے کے لیے مرحلہ وار اہداف طے کیے جائیں۔
- مرحلہ وار اہداف کے حصول کے لیے تنفیذی (قابل عمل) اہداف طے کیے جائیں۔
- ”تنفیذی“ اہداف کو معینہ مدت اور متعین تاریخ کے تقرر کے ساتھ عملی پروگرام کی شکل دی جائے۔
- عمومی ہدف تک پہنچنے کے لیے ایک متبادل عملی منصوبہ بھی تشکیل دیا جائے جس پر مرحلہ وار اہداف یا تنفیذی اہداف میں سے کسی کا حصول ناممکن ہونے کی صورت میں عمل درآمد کیا جاسکے۔

13.4 انسانی زندگی کی فعال تنظیم کے لیے چند مشورے

لگ بھگ بارہ کے قریب نصیحتیں ایسی ہیں جن پر عمل درآمد کو انسانی زندگی کی فعال تنظیم اور اس کے اہداف کے حصول کی کامیابی کی ضمانت بنایا جاسکتا ہے:

- خُدا پر بھروسہ، نفس کی سرکشی پر لگام اور اس کی مناسب تربیت۔
- اہداف کا تعین اور اپنی اچھی سوچوں کو عمل کارو پ دے ڈالنا۔

- اہداف کے زیادہ ہونے کی صورت میں ترجیحات کے تعین کے ساتھ ان کے حصول کی پلاننگ۔
- معین اہداف کے حصول کی راہ میں روزانہ کچھ نہ کچھ پیش رفت۔
- مشکل اور نفس پر گراں ذمہ داریوں کی ادائیگی میں پہل۔
- اپنے کام کے نتائج کو بلند حوصلے اور کھلے دل سے تسلیم کرنا۔
- جلدی اقدام کی عادت ڈالنا اور دوسروں سے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے یاد دہانی کی امید ترک کر ڈالنا۔
- ذمہ داریوں اور کاموں کی انجام دہی سے فرار کی ان راہوں کو بند کر ڈالنا جن سے نفس بھاگنے کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- وقت کو بچا بچا کر استعمال کرنا، اس اصطلاح کو درحقیقت تضحیح اوقات کا الٹ قرار دیا جاسکتا ہے۔
- اپنی ملاقاتوں، ذمہ داریوں اور معلومات کے لکھنے کے لیے ذاتی ڈائری کا استعمال کیا جائے۔
- گھر اور دفتر کو منظم رکھنے کے لیے مختلف طریقے استعمال میں لانا۔
- اپنے اہداف کے حصول میں رکاوٹیں پیدا کرنے والی عادتوں سے خلاصی اختیار کرنا۔

13.5 اچھی اور فائدہ مند عادات

عادت وہ چیز ہے جسے انسان بغیر کسی خاص مشقت اور خصوصی جدوجہد کے مسلسل اور بار بار کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ انسان کی زندگی اور اس کے رویئے پر نہایت گہرے اور دور رس اثرات مرتب کرتی ہے۔

عادت کی تین اقسام ہیں:

1. نفع بخش اور فائدہ مند عادت۔
 2. نقصان دہ عادت۔
 3. وہ عادت جس کا نفع یا نقصان واضح نہ ہو۔
- ایک عادت سے چھٹکارا حاصل کر کے نئی عادت کا اپنانا ایک مشکل اور کٹھن کام ہے اور اس کے لیے انسان کو اپنے اندر سے تبدیلی کے لیے آواز اٹھانی پڑتی ہے۔
 - نفع بخش اور فائدہ مند عادت وہ ہے جو ہمارے دین کی تعلیمات سے ٹکراتی نہ ہو۔ اور اس سے کسی حرام یا ناجائز کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔ ہماری صلاحیتوں کے نکھارنے میں ہماری ممد و معان

- ہو۔ ہماری ذمہ داریوں کی فعال ادائیگی میں ہماری مددگار ثابت ہو۔
- لگ بھگ دس کے قریب نفع بخش اور فائدہ مند عادتیں ایسی ہیں جو ہماری زندگی کی فعال تنظیم میں ہماری معاون ثابت ہو سکتی ہیں:
 - سحر خیزی۔ (صبح جلدی اٹھنا)
 - صبح سے ظہر تک کا وقت اہم کاموں کے لیے وقف رکھنا۔
 - ذمہ داریوں اور کاموں کی مرحلہ وار ادائیگی، ایک کام کو درمیان میں چھوڑ کر دوسرے کام کی طرف لپک پڑنے یا ایک ہی وقت میں کئی مختلف کاموں میں خود کو پھنسا لینے سے گریز۔
 - ان ذمہ داریوں اور ترجیحی کاموں کا تعین، جنہیں دوسرے کاموں سے پہلے کرنے کی اہمیت ہے۔
 - اپنے آپ کو غیر منقطع سلسلے کے ساتھ طویل وقت کے لیے ایک کام کرنے کا عادی بنانا اور چھوٹے چھوٹے وقفوں کے ساتھ کام کرنے سے اجتناب برتنا۔
 - کاغذات کے ساتھ معاملہ کرنے میں اور انسانوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں فرق روا رکھنا۔
 - ثنائی الذکر کے ساتھ معاملے کے دوران زیادہ وقت اور زیادہ مہارت کو استعمال میں لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔
 - مشکل اور طبیعت پر گراں کاموں کو ابتدا میں اول وقت انجام دینے کی پالیسی اختیار کرنا۔
 - مسلسل اور دائمی انداز میں کاموں کو ایک تنظیم کے ساتھ انجام دینا۔ جذبات اور ہنگامی انداز میں کاموں کی انجام دہی سے پرہیز۔ یہ رویہ وقتی طور پر تو شاید کوئی مہم سر کرنے میں معاون ہو مگر ہو سکتا ہے بعد میں بے دلی یا اصل کام سے ہی دل اچاٹ کر دینے کا موجب بنے۔
 - کام اور ذمہ داری کی انجام دہی کے دوران جزوی تفصیلات کا خیال رکھتے ہوئے فوری اقدام کر ڈالنا۔
 - دوسروں سے تعاون لینے کی صلاحیت اور انہیں ذمہ داریاں تفویض کرنے کی صلاحیت۔

13.6 روابط قائم کرنے کی مہارت

مؤثر ملاقات انسان کی خوشنختی اور کامیابی کا اہم ترین ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ مؤثر ملاقات کے دوران انسان مختلف طریقہ کار اور اسالیب کے ذریعے اپنے جذبات و احساسات مخاطب کو منتقل کرتا ہے۔ ان ملاقاتوں میں ایک تو زبانی اور لغوی عنصر ہے جس میں گفتگو کرنا، سننا اور خط و کتابت وغیرہ شامل ہیں۔ دوسرا عنصر ہے جس میں نفسیاتی رویہ، مختلف اشارات، تاثرات اور جسمانی حرکات شامل ہیں۔ گفتگو سننے کے ساتھ ضروری آداب ہیں:

- دوسروں کے ساتھ ادب و احترام کا رویہ۔
- حسن اخلاق اور مسکراہٹ و خندہ پیشانی۔
- گفتگو سننے کے دوران خاموشی اور پوری یکسوئی سے مخاطب کی طرف توجہ۔
- غیر ضروری حرکتوں مثلاً اخبار بینی، دائیں بائیں دیکھنے یا دوسری چیزوں میں مصروف ہونے سے اجتناب۔
- مخاطب کو اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کا پورا پورا موقع فراہم کرنا۔
- طنز و استہزاء کے تیر استعمال کرنے اور مخاطب کی تحقیر کرنے سے اجتناب۔
- وضاحت طلب امور پر سوال پوچھ ڈالنا اور اس معاملے میں ہچکچاہٹ سے گریز۔

گفتگو کرنے کے 13 ضروری آداب ہیں:

- الفاظ اور عبارت کا بہترین انتخاب۔
- باہمی مکالمے اور ڈسکشن کے پیرائے میں گفتگو کرنا۔
- اپنی زبان پر کنٹرول رکھنا۔
- گفتگو کے دوران جھگڑے، ریا کاری اور اپنے علم کا رعب جمانے والے اسلوب سے گریز۔
- اپنی رائے کو قوت کے ذریعے بزرگ ٹھونسنے سے گریز۔
- اپنے آپ اور دوسروں کے معاملے میں سچائی اور حقیقت پسندی کا رویہ رکھنا۔
- اپنے موضوع کے گرد گفتگو کو مرکوز رکھنا اور کسی نتیجے پر پہنچنے بغیر نئے موضوع میں چھلانگ لگانے سے گریز کرنا۔

- اپنے افکار کو منظم کرنا۔
- غیر ضروری گفتگو ہانکنے سے اجتناب برتنا۔
- اپنی بات سمجھانے اور اس میں تاکید پیدا کرنے کے لیے اختصار سے کام لیتے ہوئے ضروری تکرار اور اعادہ۔
- غیر ضروری تکیہ کلام یا ایک ہی قسم کی غیر ضروری حرکتوں کے استعمال سے اجتناب برتنا۔
- گفتگو کے دوران مخاطب کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھنا۔
- اپنے لباس اور ظاہری شخصیت پر مناسب اور لازمی توجہ دینا۔

13.7 دوسروں کو غلط سگنل دینے والی چند باتیں

- توجہ اور حمایت حاصل کرنے کیلئے لوگوں کی چا پلوسی سے گریز کیجئے
- دوسروں کی فلاح و بہبود میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی مت لیجئے
- آپ کے لئے سب سے زیادہ اہم صرف آپ کی ذات ہے۔ اگر آپ اپنے آپ پر توجہ نہیں دیں گے تو کوئی بھی آپ پر توجہ دینے کی کوشش نہیں کرے گا۔
- کسی معاملے کو درست کرنے کے لئے بلا ضرورت کوئی بہت چھوٹی یا گھٹیا بات مت کیجئے
- آپ فوری رد عمل سے گریز کریں اور ہر وہ کام نہ کر گزریں جو کسی بھی طور پر آپ کے شایان شان نہ ہو۔ جو لوگ کسی معاملہ کو جلد از جلد درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ بہت بھیا نکل غلطی بھی کر بیٹھتے ہیں۔ آپ کو ایسا کرنے سے گریز کرنا ہے، اجتناب برتنا ہے۔
- خواہ مخواہ کسی کے ایک ایک لفظ پر توجہ دینے سے گریز کیجئے اور لوگوں کی باتوں کی کھال نہ اتاریں
- یہ ٹھیک ہے کہ مشاورت کے ذریعہ معاملات کو درست رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے مگر یاد رکھئے کہ اپنے بارے میں ہر فیصلہ خود آپ کو کرنا ہے۔ اسی صورت میں آپ اپنے اندر اعتماد پیدا کر سکیں گے۔ دوسروں سے منظوری لینے یا ان کی تائید حاصل کرنے کے چکر میں آپ اپنے معاملات کو بگاڑ بھی سکتے ہیں۔
- اس بات کی ٹوہ میں مت لگے رہئے کہ کوئی آپ سے خفاء تو نہیں۔ اپنے آپ کو اس جال سے نکالے

- ہر معاملے میں کسی نہ کسی کی ہمدردی کی تلاش میں مت رہئے
- لازمی طور پر کسی نہ کسی کو متاثر کرنے کی کوشش مت کیجئے
- دوسروں کو متاثر کرنے کا ایک موثر طریقہ یہ ہے آپ انہیں متاثر کرنے کی کوشش نہ کریں۔
- بہتر یہ ہے کہ آپ دل جمعی سے اپنا کام کیجئے اور اس فکر میں ہرگز غلطاں نہ رہئے کہ دوسرے آپ سے متاثر ہیں یا نہیں۔ اگر آپ اپنی کارکردگی کا معیار بلند کرنے کی کوشش کریں گے تو لوگ خود بخود آپ سے متاثر ہوتے چلے جائیں گے۔
- فضول گفتگو یا گپ سے شپ سے گریز کیجئے
- جب کبھی کسی سے تبادلہ خیالات کا موقع ملے، ٹھوس انداز سے باتیں کرنے کی کوشش کیجئے تاکہ اس کی نظر میں آپ کی وقعت قائم ہو۔ کوئی بھی گھٹیا اور بے بنیاد بات آپ کے بارے میں فریق ثانی کے مجموعی تاثر کو زائل کر سکتی ہے۔
- اپنے بارے میں خواہ مخواہ وضاحت کرتے رہنے سے اجتناب برتئے
- سیاسی ترجمان بننے کی کوشش نہ کیجئے اور اس رجحان سے اپنے آپ کو نکال لیں۔

13.8 خود اعتمادی

1. اپنی ذات پر اعتماد اور اپنے بارے میں مثبت طرز فکر کا انسان کی خوشنختی اور کامیابی سے نہایت گہرا تعلق ہے۔
 2. اپنی ذات پر اعتماد اور اپنے بارے میں مثبت طرز فکر کا انسان کے اندرونی احساسات سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ یہ اپنی ذات کے بارے میں اچھی رائے رکھنے، اپنی اہمیت سے آگاہ ہونے، اپنی صلاحیتوں سے واقفیت اور ان کے عملی اظہار کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔
- اپنے بارے میں مثبت طرز فکر رکھنے اور اپنی ذات پر اعتماد پیدا کرنے کے لیے جن اہم امور کا خیال رکھنا ضروری ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:

- اس دنیا میں اپنی حیثیت کا صحیح تعین۔ خدائے تعالیٰ کی ذات پر پختہ ایمان اور بھروسہ، خُدا کی عبودیت کا اقرار اور اپنے طرز فکر اور سلوک کو اس عبودیت کے مطابق ڈھالنا۔
- اپنے بارے میں اور دوسروں کے بارے میں حقیقت پسند رویے کا ثبوت دینا اور ہر معاملے میں

- سچائی پر کار بند رہنا چاہے۔ آپ کے مقابل کا مقام و مرتبہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔
- اپنے آپ کو ذمہ داریوں کی ادائیگی اور انجام دہی کا عادی بنانا۔
- اپنی صلاحیتوں، خوبیوں اور خامیوں سے آگاہی حاصل کرنا نیز صلاحیتوں اور خوبیوں کی نشوونما کرنا اور خامیوں اور کمزوریوں کا علاج کرنا۔
- نظریات کو عملی واقعات کا روپ دینا۔
- معاملات کو دھیمی آنچ کے ذریعے آگے بڑھانا اور غیر معمولی جذباتی پن سے اجتناب برتنا۔
- لوگوں کے سامنے اپنی خواہ مخواہ کی تعریف کرنے اور شہتی بھگانے سے پرہیز۔

13.9 معاشرتی تعلقات کے آداب

عمر بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ”اسلام کا کونسا حصہ بہتر ہے“۔

آپ ﷺ نے فرمایا ”بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر کسی کو سلام کرو چاہے تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو“۔

معاشرتی تعلقات کے تین بنیادی کلیات درج ذیل ہیں:

1. حقوق العباد کی ادائیگی
 2. حسن اخلاق
 3. اپنی ذات سے باہر کی دنیا میں لازمی دلچسپی۔
- پہلے اور دوسرے کلمے کی تطبیق کے لیے پانچ نصیحتیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے:

- پہلی نصیحت: نبی کریم ﷺ کی سیرت کی پیروی۔
- دوسری نصیحت: اصولوں پر عدم سمجھوتہ۔
- تیسری نصیحت: نرمی اور حکمت کے طریقے کی پیروی۔
- چوتھی نصیحت: خوش اخلاقی اور خندہ روی سے گفتگو کرنا۔
- پانچویں نصیحت: سلام کرنے میں پہل۔

13.10 معلومات میں مسلسل اضافے کی کوشش

جہاں تک معلومات میں مسلسل اضافے کی کوشش کا تعلق ہے تو اس کے لیے چند باتیں ہمیشہ پیش نظر رہیں:

- ایسی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو جو تمہیں کسی نہ کسی انداز سے نفع پہنچائیں۔ تمہارے ایمان اور فکر کو جلا بخشیں۔
- یہ بات یاد رکھو کہ تمہاری معلومات اور تمہارا علم تمہاری طاقت کا از ہیں۔ یہ تمہارے پیشے اور تمہاری ملازمت کو بھی قوت بخشنے کا ذریعہ ہیں اور تمہارے معاشرتی اثر و رسوخ میں اضافے کا بھی باعث ہیں۔
- اپنے روزمرہ کے اوقات میں کچھ حصہ مطالعے کے لیے مختص رکھو۔
- جو کچھ پڑھو اسے اپنے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ ڈسکس کرنے کی کوشش کرو۔ معلومات اور افکار کی ڈسکشن انہیں پائیداری اور مقصدیت عطا کرتی ہے۔
- بے مقصد اخبارات اور رسائل کے پڑھنے میں زیادہ وقت صرف نہ کرو۔
- اپنی ضروریات سے متعلق معلومات کے اہم نکات کو اپنی خاص ڈائری میں نوٹ کر لو تا کہ بوقت ضرورت ان سے فائدہ اٹھا سکو۔
- اپنی نشستوں کے دوران کامیابی کے جس جوہر کا ہم نے تذکرہ کیا ہے اس کے حصول کے لیے کمر بستہ ہو جاؤ یعنی تمام زیر بحث نظریات کو عملی زندگی کا حصہ بناؤ۔

13.11 دوستیاں

دوستی انسانی جبلت کا تقاضا اور اس کی فطرت کی ضرورت ہے، اس ضمن میں چند اشارے کر دینا کافی سمجھتا ہوں:

- دوستی کی بنیاد خُدا کی ذات ہونا کہ تم دنیا اور آخرت دونوں میں اس سے فائدہ حاصل کر سکو۔
- نیک دوست کی صحبت تلاش کرو جو تمہارے ساتھ نیکی کے معاملے میں معاونت کرے اور بدی سے بچنے کی راہ دکھائے۔

- اپنے دوستوں کے ساتھ معاملات کرتے ہوئے اخوت اور دوستی کے تقاضے پیش نظر رکھو۔
- یہ بات یاد رکھو کہ تحائف کا تبادلہ اور لین دین دلوں کو جوڑنے میں غیر معمولی اثرات رکھتا ہے۔
- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”تم ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو، بے شک تحفہ دلوں کی غلط فہمیاں دور کرتا ہے۔“

نبی ﷺ نے فرمایا ”باہم تحائف کا لین دین کرو تا کہ تمہارے درمیان محبت کے جذبات پروان چڑھیں“ چھوٹی اور معمولی چیز کا ہدیہ دیتے ہوئے بھی کبھی نہ ہچکچاؤ چاہے وہ قلم، کتاب، مسواک یا کیسٹ کی شکل کا ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا تحفہ دینے کی کوشش کرو جو دلوں کو جوڑنے اور دنیا و آخرت کے فوائد کے حصول کا باعث بنے۔

13.12 اپنی ذات کے خول سے باہر نکلیے

- اپنی ذات کے خول سے باہر کی دنیا میں دلچسپی، معاشرتی تعلقات اور آداب کے کلیات میں سے اہم ترین کلیہ ہے اور انسان کی خوش قسمتی اور کامیابی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔
- اپنی ذات کے خول سے باہر کی دنیا میں دلچسپی سے مراد یہ ہے کہ انسان کی تمام مصروفیات اور دلچسپی صرف اس کے اپنے ذاتی مصالح اور مفادات کے گرد ہی نہ گھومتی رہے۔ بلکہ اس میں اس کے اپنے معاشرے اور اس امت کے لیے بھی وافر حصہ ہو، جس سے وہ نسبت رکھتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں انانیت، خود پسندی اور عزلت کی جگہ دوسروں کے مسائل میں شرکت اور باہمی تعاون کی خواہش پیدا کی جائے۔
- یہ وہ چند بنیادی اصول ہیں جن کو اپنی ذات کے خول سے باہر کی دنیا میں دلچسپی کے لیے مدنظر رکھنا ضروری ہے:
- اپنے معاشرے اور امت کے مسائل میں شرکت۔
- نیکی اور بھلائی کے کاموں میں حصہ۔
- مشاورتی فضا کو پروان چڑھانا۔
- تنقید قبول کرنے کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا۔
- تنہائی، عزلت، انانیت اور خود پسندی کی روش کو اپنے اندر سے ختم کرنا۔

- لوگوں سے تعارف حاصل کرنا اور ان پر توجہ دینا۔
- نیک طبیعت، علم دوست اور صالح فطرت لوگوں کو تلاش کرنا اور ان کی صحبت سے فیض اٹھانا۔
- لوگوں کی ضرورت پوری کرنے میں ان سے مدد اور تعاون کرنا۔
- نئی نئی معلومات کے حصول کے لیے کوشاں رہنا۔
- اخوت اور بھائی چارے کی فضا کو پروان چڑھانا۔

اپنے نفس کو اچھے آداب کا خوگر بنانا

اپنے نفس کی تربیت، اسے اعلیٰ ایمانی کیفیات سے آراستہ کرنے اور دنیاوی کامیابی کو آخرت کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے چار ضروری آداب کو اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔

- اپنے نفس کی کڑی نگرانی
- نفس کو مجاہدے کا خوگر بنانا
- نفس کا محاسبہ
- توبہ

13.13 پیشہ ورانہ تعلقات

پیشہ ورانہ زندگی میں کامیابی کے لیے ایک اصول ذہنی اتفق کو بلند کرنا اور اپنے اندر وسعت نظر پیدا کرنا ہے۔ اس کے لیے اپنے اندر بعض خصوصی مہارتیں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً:

- اپنے مقصد کے حصول کے لیے بہترین اور محفوظ ترین طریقہ کار کا انتخاب۔
- وسائل اخذ کرتے ہوئے دونیکیاں سامنے آنے کی صورت میں افضل نیکی کا انتخاب اور دونوں گزیر برائیاں سامنے آنے کی صورت میں کمتر برائی کو اخذ کرنے کی تمیز اپنے اندر پیدا کی جائے۔
- موقعہ بہ موقعہ سختی سے پریز کیا جائے۔ پیش آنے والے احداث و واقعات اور لوگوں کے ساتھ نرم اور چکدار رویہ رکھا جائے۔
- مختلف واقعات پر یا لوگوں پر غیر ذمہ دارانہ تبصرے کرنے سے اجتناب برتا جائے۔ لوگوں کو ذمہ داریاں تفویض کرتے ہوئے مثبت اسلوب اختیار کیا جائے۔

- نئے اقدامات اٹھانے سے پہلے نتائج پر خوب اچھی طرح غور و فکر کر لیا جائے۔
- اپنی زبان کے استعمال میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ زبان کا غیر ذمہ دارانہ استعمال تمہیں نہ صرف دوسروں کی نظر سے گرا سکتا ہے بلکہ خدا نخواستہ خُدا کی ناراضگی کا موجب بن کر آگ میں گھسیٹ ڈالنے کا موجب بھی بن سکتا ہے۔

پیشہ ورانہ زندگی میں کامیابی کا چھٹا اصول فوری اقدام کر ڈالنے کی روش اپنانا ہے اور اس کے لیے بعض پہلو خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً:

- اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور انکی ادائیگی کا اہتمام کرنے میں فوری پیش رفت۔
- مشکلات و مسائل کا سامنا ہونے پر مناسب حل سوچنا اور کسٹل مندی، غفلت اور کاہلی سے گریز کرنا۔
- فوری کاموں کو ساتھ ساتھ نبٹانے کی عادت اپنانا اور کاموں کو لٹکائے رکھنے کی روش سے اجتناب برتنا۔
- اللہ پر بھروسے کے ساتھ پیش آئندہ واقعات سے نبٹنے کی پلاننگ کرنا۔
- کسی بھی نئی صورت حال کے پیش آنے پر سوچے سمجھے معروف اور قابل عمل طریقے کے ساتھ اسے ہینڈل کرنا۔
- لوگوں کو اپنی سرگرمیوں سے مطلع کیے رکھنے کا انتظار نہ کرو۔
- اپنے ساتھیوں کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں اچھے اچھے مشوروں اور جدید و مفید آراء کے ذریعے رہنمائی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔

اپنی ملازمت اور پیشے کی ذمہ داریوں سے کامیابی کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل انتہائی بنیادی اصولوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے۔

پہلا اصول: تین اہم نکات کا خصوصی اہتمام کیا جائے:

- 1- دقت نظر سے معاملات کا جائزہ۔
- 2- کام سر سے اتارنا مقصود نہ ہو بلکہ کام کی احسن ادائیگی کا اہتمام ہو۔

۳۔ کام کی مسلسل نگرانی اور جائزہ۔

دوسرا اصول: یومیہ منصوبہ بندی جس کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کے اہتمام کی ضرورت ہے:

1. وقت کا احترام اور اس کے استعمال کے ضمن میں حساسیت۔
2. اہم کاموں کی انجام دہی کے لیے وقت کی صحیح تقسیم کار۔
3. مطلوبہ کاموں کو ان کے مقررہ وقت میں انجام دینا۔
4. ایک کام مکمل کر لینے کے بعد نئے کام کا آغاز۔
5. کام مکمل کر کے خوشی اور مسرت کے احساسات سے لطف اندوز ہونا۔
6. معین کاموں کے دوران ٹیلی فون کالوں کو سننے سے معذرت تاکہ یہ کام کے لیے مطلوبہ یکسوئی میں حائل نہ ہونے پائیں۔

تیسرا اصول: اپنے لیے ایک خاص شعبے کا انتخاب اور اسی میں آگے بڑھنے کے لیے اپنی صلاحیتوں کا بھر پورا استعمال۔

چوتھا اصول: اپنی صلاحیتوں کے نکھار اور شخصیت کی نشوونما کے لیے مسلسل علم و معرفت کے مواقع کی تلاش اور ان کا بھر پورا استعمال۔

پانچواں اصول: ذہنی افق کو وسعت دینے کی پیہم کوشش ضروریات اور مصلحتوں کو ملحوظ رکھنے کی صلاحیت۔ مختلف طریقوں میں سے بہترین طریقے کے انتخاب کی اہلیت، دو بھلائیوں میں سے احسن تر بھلائی اور دو برائیوں میں سے کمتر برائی کو پرکھنے کی اہلیت۔ مختلف واقعات اور مختلف افراد کے ساتھ ٹھنڈے دل کے ساتھ معاملہ کرنے کی صلاحیت۔ معاملات کی گہرائی میں جانے کی صلاحیت، فوری اور جذباتی رد عمل سے احتراز، زبان اور عبارت کے استعمال میں احتیاط۔

چھٹا اصول: سرعت اقدام یعنی:

1. ذمہ داریوں اور فرائض کی انجام دہی میں جلدی۔
2. مشکلات و مسائل کا بہادری سے سامنا اور ان کے لیے مناسب حل کی تلاش۔
3. فوری فیصلے کی صلاحیت، معاملات اٹکانے سے پرہیز۔
4. اللہ پر بھروسے کے بعد معاملات کی زمام سنبھالنا۔

5. نامناسب صورت واقعہ کو تسلیم کرنے سے انکار۔

6. نئے جدید افکار اور آراء سوچنا اور پیش کرنا۔

ساتواں اصول: دوستوں اور افسروں سے خیر سگالی کے تعلقات۔ ان تعلقات کے لیے دو کارآمد اصولوں کی طرف توجہ دیجائے۔ نمبر ایک حسن اخلاق، جس کا تعلق لوگوں کے ادب و احترام اور ان کے حقوق کی ادائیگی سے ہے۔ نمبر دو پیشہ ورانہ تعلق جس میں عملی اہداف پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔ ذمہ داریوں اور فرائض کی احسن ادائیگی کی طرف توجہ دلوائی جائے۔ زیر تربیت افراد کی صلاحیتوں کو پرکھ کر انہیں کام سپرد کیا جائے۔ زیر تربیت افراد کی مسلسل حوصلہ افزائی، محاسبہ اور نگرانی کا عمل جاری رکھا جائے۔

آٹھواں اصول: بروقت فیصلہ کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کی صلاحیت۔ اس میں درج ذیل امور شامل ہیں:

1. معلومات اکٹھی کرنا، معاملے کے تمام پہلوؤں کا اچھی طرح سے جائزہ لینا۔

2. مختلف قسم کے حل سوچتے ہوئے بہترین حل کا انتخاب۔

3. فیصلے کے نفاذ اور عمل درآمد کا عملی آغاز۔

نواں اصول: جدید وسائل اور ذرائع کا استعمال (3Ts یعنی ٹیکنالوجی، ٹولز اور ٹیکنیکس)

دسواں اصول: مینٹنگ سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کے لیے بعض ناگزیر اصولوں پر عمل درآمد کرنا اور یہ جاننا کہ بعض امور کا مینٹنگ سے پہلے علم میں ہونا ناگزیر ہے۔ بعض دیگر امور کا مینٹنگ کے دوران پتہ چلایا جانا ضروری ہے اور بعض امور مینٹنگ کے اختتام کے بعد لازمی حیثیت اختیار کرتے ہیں۔

گیارہواں اصول: اپنی نیتوں کا، اپنے اہداف کا اور اپنے اعمال کا مسلسل جائزہ اور محاسبہ۔

13.14 پروگرام تشکیل دینے کی مہارت

پروگرام سے مراد وہ پروگرام ہیں جو گہرے اثرات کے حامل ہوتے ہیں اور انسان کی نجی اور معاشرتی زندگی پر اثرات مرتب کرتے ہیں۔ مثلاً عالمی سطح کے پروگرام، امت کی سطح کے پروگرام، وطن و قوم کی سطح کے پروگرام وغیرہ وغیرہ۔۔۔ ذاتی پروگراموں کی نوعیت اس طرح کی ہو سکتی ہے۔ اپنے لئے ملازمت تلاش کرنے کے لئے پروگرام ترتیب دینا، شادی کے لیے پروگرام۔

یہ سارے اقدامات، یعنی معلومات جمع کرنا، مختلف حل سوچنا، بہترین حل کا انتخاب کرنا، استخارہ کرنا،

عملی اقدام اٹھانا۔ انسان کو منظم سوچ کا عادی بناتے ہیں اور اس کے سامنے کامیابی اور سعادت کی راہیں کھولتے ہیں۔

پروگرام تشکیل دینے کی مہارت انسان کی زندگی کو خوشبختی اور کامیابی سے آراستہ کرنے والی ایک ناگزیر مہارت ہے۔

اس مہارت کی نشوونما اور مشق کے لئے درج ذیل اقدامات کی ضرورت ہے:

- معلومات اکٹھی کرنا۔
- مختلف تجاویز سوچنا۔
- اہم ترین تجاویز کا چناؤ۔
- استخارہ۔
- پروگرام کا عملی نفاذ۔

13.15 ناکامی سے نپٹنے کے طریقے

زندگی کو خوشبختی اور کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ناکامی سے نپٹنے کی مہارت سے اپنی شخصیت کو آراستہ کرنا ناگزیر ہے۔

اس مہارت سے خود کو آراستہ کرنے کے لئے بعض لازمی امور کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے:

- اللہ پر بھروسہ ”**لا حول ولا قوۃ الا باللہ**“ اللہ کی توفیق کے بغیر کسی کام کے کرنے یا نقصان سے بچنے کی قدرت نہیں“ کا ورد اور اس کے مفہوم و معانی پر یقین کامل۔
- بہادری کے ساتھ ناکامی کا سامنا اور اضطراب، غم اور دل شستگی کی کیفیت سے چھٹکارا۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور ان پر شکر کا احساس بیدار کرنا۔
- ناکامی کے اسباب اور نتائج کا تجزیہ۔
- مثبت اور پر امید سوچ کا اختیار کرنا۔
- ناکامی سے نپٹنے کے لیے کی جانے والی پے درپے کوششوں کی ناکامی پر مایوس نہ ہونا۔
- دوسرے انسانوں کی مدد کے لیے تیار رہنا۔

13.16 کامیابی کی راہ میں حائل چند رکاوٹیں

زندگی کے سفر میں کئی مسافروں کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا کہ ان کی منزل کیا ہے اور جس سواری پر وہ سوار ہیں وہ کہاں جا رہی ہے۔ کسی واضح منزل کا تعین کئے بغیر سفر شروع کرنے کا جو نتیجہ برآمد ہوا کرتا ہے وہی نتیجہ بہت سے لوگوں کے لئے برآمد ہوتا ہے انہماک و ارتکاز کی کمی بھی انسان کو مقصد اور کامیابی سے دور کر دیتی ہے۔ کسی مقصد کا واضح تعین اچھی چیز ہے مگر اس حوالے سے بہتر تیاری نہ کرنے، اپنی کوششوں کو مربوط نہ کرنے، بہت زیادہ اور غیر متعلق باتوں میں الجھ جانے سے کامیابی کا حصول مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ کسی ایک نقطہ پر توانائی کا ارتکاز حیرت انگیز نتائج پیدا کرتا ہے۔ اسباب یا وجوہ کا نہ ہونا بھی بہت بڑی رکاوٹ ہے۔۔

یہ مسند عزت نفس کی کمی ہے۔ عزت نفس کی کمی سے انسان اپنے آپ کو کسی بہتر مقام کے لائق سمجھتا ہی نہیں۔ اور جب ایسا ہو گا تو آگے بڑھنے کی خواہش نہیں پیدا ہوگی اپنے آپ کو بلند تر مقام کے لئے تیار کرنا خود آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے بارے میں بلند ترین سوچ رکھنا کامیاب ہونے کے لئے ناگزیر ہے۔ اس سلسلے میں خوب پڑھنے کی عادت ڈالنے۔ ان لوگوں سے زیادہ میل جول رکھئے جو آپ کے بارے میں واضح طور پر مثبت رائے رکھتے ہیں اور ہر قدم پر آپ کو زیادہ سے زیادہ معاونت فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ کامیابی آپ کا حق ہے مگر اس کے لئے تیار ہونا اور تیار رہنا آپ کا فرض بھی تو ہے۔

یقین کی کمی سے انسان میں بہت سی نفسیاتی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ آپ کو اپنے آپ پر، اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور حالات کی موزونیت پر یقین ہونا چاہئے۔ جو لوگ فتح پر نظر رکھتے ہیں وہ ہمیشہ کام کرتے رہنے پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ پر بھی بہت زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ جو اپنے آپ پر یقین نہیں رکھتے وہ عام طور پر کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے شدید تذبذب میں مبتلا رہتے ہیں اور عموماً وہ موقع ملنے پر بھی کام کی ابتدا نہیں کرتے۔ اپنے آپ پر زیادہ یقین نہ رکھنے والے عام طور پر مواقع ضائع کر دیتے ہیں اور پھر شارٹ کٹ تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اس صورت میں ان کی کامیابی کے رہے سبے امکانات بھی دم توڑ دیتے ہیں۔

اگر آپ کا علم ناقص ہو گا تو کامیابی کی راہ پر سفر بہتر ڈھنگ سے شروع نہیں ہو سکتا۔ جس طرح ایک مصنف کسی موضوع پر لکھتے وقت تمام متعلقہ امور کے بارے میں ٹھوس اور درست معلومات فراہم کرتا ہے اسی طرح آپ کو بھی اپنے شعبے کے بارے میں تمام اہم امور کا بالکل درست علم ہونا چاہئے۔ چند بنیادی اور ناگزیر مہارتوں کا حامل نہ ہونا آپ کے لئے مضرت ثابت ہو سکتا ہے۔ ان بنیادی مہارتوں کے بغیر آپ

ادھورے ہیں۔ اپنے شعبہ کی بنیادی مہارتوں کے حصول کے لئے کوشش کا آغاز آج ہی کر دیجئے۔ اس معاملہ میں تاخیر آپ کے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ آج کے دور میں چند مہارتیں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں مثلاً انگریزی میں اچھی خاصی شہد بد، کمپیوٹر کے استعمال کا طریقہ، انٹرنیٹ سے آگہی، اپنے وقت کا درست استعمال وغیرہ۔ رویہ درست رکھنا بھی ایک بہت اہم مہارت ہے۔ ٹاگزیر اور بنیادی مہارتیں حاصل کرتے رہئے۔ یہ آپ کے لئے سرمایہ کاری کا عمل ہے جس کے فوائد آپ کو حاصل ہوتے رہیں گے۔ کامیابی صرف اور صرف ولولہ اور لگن کا کھیل ہے۔ اگر آپ میں آگے بڑھنے کی لگن ہوگی تو آپ ضرور آگے بڑھیں گے۔ کامیابی نئے تصورات اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ مانگتی ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی جاندار آئیڈیاء ہو گا تو سرمایہ کاری کرنے والے خود ہی آپ سے رابطہ کریں گے۔

ہمیں بزدلی سکھانے والے عوامل میں تھکن سب سے نمایاں ہے۔ زیادہ سے زیادہ کامیابی کے لئے ہمیں بہتر جسمانی حالت کی ضرورت پڑتی ہے۔ جسمانی تھکن نمایاں ہو تو آرام کیجئے، اچھی غذائیں کھائیے اور نقصان دہ طرز فکر سے گریز کیجئے۔ جسم، ذہن اور وجدان سے ہمارا وجود تشکیل پاتا ہے۔ اگر ہم اپنا خیال نہیں رکھیں گے تو کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔

بہت سے لوگ محض اس لئے کامیاب نہیں ہو پاتے کہ وہ یا تو ضرورت پڑنے پر بھی کسی سے مدد نہیں مانگتے یا پھر انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا کہ مشکل حالات میں کس سے مدد مانگی جائے۔ جس طرح مدد نہ کرنے والے لوگوں کی کمی نہیں اسی طرح مدد کرنے والوں کی بھی کمی نہیں دوسروں کی صلاحیتوں، توانائی اور تجربہ سے استفادہ کرنے کی صورت میں آپ اپنے مشکل حالات کو ٹھکست دینے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ ان لوگوں کی تلاش میں رہئے جو آپ کی مدد کر سکتے ہوں۔

13.17 صحت عامہ

- اچھی صحت کے بغیر کامیابی کی منزل پر پہنچنا اور اس سے لطف اندوز ہونا ممکن نہیں۔
- اسلام میں اچھی صحت، روحانی، عقلی اور جسمانی بہتر صحت کا احاطہ کرتی ہے۔
- روحانی صحت سے مراد عقائد و افکار کی سچائی اور روح کا اللہ تعالیٰ سے تعلق خاطر ہے۔ عقلی صحت سے مراد حق و باطل کے درمیان فرق، تدبیر انتظام اور نئی چیزوں اور نئی راہوں کی ایجاد و اختراع ہے اور ہر اس چیز سے دوری ہے جو عقل کو زائل کرنے کی سرگرمیوں پر اثر انداز ہونے،

نشے اور خرافات کی طرف دھکیلے جانے کا باعث بنتی ہے۔ جسمانی صحت سے مراد جسم کی پھرتی، تازگی اور امراض سے دوری ہے۔

- جسمانی صحت کی حفاظت کے ضمن میں بارہ کے لگ بھگ مفید نصیحتیں کی جاتی ہیں:
- اولاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق کی استواری۔
- اچھے کاموں اور مفید کاموں میں خود کو مصروف رکھنا۔
- اپنے آپ کا تجزیہ۔
- غیر مستند نوعیت کے طبی مشوروں کو تسلیم نہ کرنا۔
- جاو کی چھڑی کی مانند فوری علاج کی توقع نہ رکھنا۔
- بعض لازمی امراض سے سمجھوتے کی راہ نکالنا۔
- غذائی عادات کی اصلاح۔
- لازمی اور ضروری آرام و راحت کی قربانی دینے سے اجتناب۔
- جلد سونے اور جلد جاگنے کی عادت۔
- طبعی حالات کی تبدیلی سے رو نما ہونے والی تبدیلیوں کے ساتھ سمجھوتے کے لیے لازمی اقدامات۔
- اضطراب و قلق سے دوری۔
- پابندی سے ورزش۔

باب 14- کامیابی کے 100 اصول

اس باب کا ماخذ- کامیابی کا سفر، مصنف: ڈاکٹر ابراہیم بن حمد العتید
ترجمہ: خدیجہ ترابی، ناشر مکتبہ خواتین میگزین، لاہور

14.1 کامیابی کے ایک سو اصول

ایک نوجوان نے سفر سے واپس آ کر تین ہفتے مسلسل اپنے مرشد سے ڈسکس کیے گئے ٹاپکس پر غور و فکر کرنے اور انہیں اچھی طرح سمجھنے میں گزارے۔ ان کو عملی زندگی میں برتنے اور مشق کرنے کے لیے خصوصی پلاننگ کی۔ بعض خصوصی نوعیت کے ٹاپکس کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے اس نے متعلقہ ٹاپکس پر لکھی گئی کتب حاصل کر کے ان کا سیر حاصل مطالعہ کیا۔

وہ نوجوان ایک کامیاب اور خوش قسمت انسان کی سی زندگی گزارنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے معاشرتی اور خاندانی تعلقات کو کامیابی سے نبھانا چاہتا تھا۔ اسی طرح وہ اپنی ملازمت اور پروفیشن کو بھی کامیاب خطوط پر استوار کرنا چاہتا تھا۔ وہ سمجھتا تھا اس کے پاس معلومات اور مطالعے کی کمی نہیں تاہم اپنے مطالعے کو اور اپنے مرشد کے ساتھ کی گئی تفصیلی نشستوں سے اخذ شدہ معلومات کو عملی زندگی کا حصہ بنانے کے لیے کمر ہمت باندھ لینا چاہیے۔

اس نوجوان نے اس موضوع پر خوب خوب سوچا بالآخر اس نے اپنے کھرے افکار مجتمع کرنے اور ایک منظم لٹری میں پروانے کے لیے سو نکات پر مشتمل ایک ٹیبل تیار کیا۔

اس نوجوان کے لیے اس کا ٹیبل بڑی قیمتی متاع تھا۔ اس میں اس نے پورے فلسفہ حیات کو سمو دیا تھا۔ زندگی کی نئی راہوں پر قدم اٹھانے کے لیے کئی سنگ میل اس نے اس میں مرقوم کر لیے تھے۔ وہ سمجھتا تھا کہ کامیابی اور خوشحالی کے میدان میں قدم رکھنے کے لیے ان راہوں سے گزرنا بڑا ضروری ہے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ روزانہ صبح اٹھ کر اس ٹیبل کو دیکھے گا اور اس کی روشنی میں قدم آگے بڑھائے گا۔ اس طرح اسے بھولی بسری چیز یاد آتی رہیں گی اور اس کے لیے روشنی و رہنمائی کا سامان کرتی رہیں گی۔ وہ ان کی روشنی میں اپنے رویے کی تعمیر کرے گا۔ ناپسندیدہ طریقوں کو زندگی سے نکال کر پسندیدہ طریقوں کو اپناتا چلا جائے گا۔ اس نوجوان نے ٹیبل کچھ یوں تحریر کیا:

میں اپنی خوشنختی اور کامیابی کو اپنے خالق کے ساتھ مضبوط اور گہرے تعلق اور اس کے شایان شان اس کی بندگی کے ساتھ مربوط رکھوں گا اور ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء اور پیروی کے لیے کوشاں رہوں گا۔

- میں تمام فرض نمازوں کو مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی پابندی کروں گا۔
- میں اپنے تمام دینی فرائض اور ذمہ داریاں ادا کروں گا۔
- میں حقوق العباد کی ادائیگی کروں گا۔
- میں اپنے دینی عقائد اور اقدار پر کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کروں گا۔
- دوسروں کے ساتھ معاملہ روار کھتے ہوئے حکمت اور نرمی کے اسلوب اختیار کروں گا۔
- اپنے نفس کا سختی کے ساتھ محاسبہ اور نگرانی کروں گا۔
- توبہ کو اپنے لیے لازمی قرار دیتے ہوئے ہمیشہ اس پر کاربند رہوں گا۔
- اللہ پر پورا بھروسہ رکھوں گا، اسی سے مدد چاہوں گا۔ اپنی ذات پر پورا کنٹرول رکھوں گا، اپنے نفس کو لگام دوں گا۔ اس کی تربیت کروں گا اور اسے پابندی کا غلامی بناؤں گا۔
- اپنے اہداف کو پوری وضاحت اور باریک بینی کے ساتھ تحریر کروں گا اور ہر ماہ ان کا جائزہ لوں گا۔
- اپنے اہداف کو جوں کا توں سامنے رکھ کر ان کے حصول کے لیے روزانہ جزوی پلاننگ کروں گا۔
- اپنے اہداف کے لیے صورت واقعہ پر مبنی چکدر اور متوازن پلاننگ لکھ کر کروں گا۔
- میری پلاننگ ہمیشہ میری ذاتی، خاندانی، معاشرتی اور پیشہ ورانہ زندگی کی ترجیحات کی عکاس ہوگی۔
- میں سالانہ پلاننگ کر کے اس کی روشنی میں ماہانہ، ہفتہ وار اور روزمرہ کے کاموں کی پلاننگ کروں گا۔
- اپنے پروگرام کا فعال نفاذ کروں گا۔ اہم ترامور سے کام کا آغاز کر کے اہم اور کم اہم کاموں کی طرف بتدریج قدم بڑھاؤں گا۔
- روزانہ دن کے اختتام پر میں اپنے آپ سے یوں سوال کروں گا۔ کیا میں نے کچھ قدم اپنے ہدف کے حصول کی جانب اٹھائے ہیں؟ اپنے ہدف تک پہنچنے کے لیے میں نے کونسا کام کیا؟
- یکے بعد دیگرے چھوٹی چھوٹی کامیابیوں کے ذریعے قدم آگے بڑھاتا چلا جاؤں گا۔
- اپنی پلاننگ کی جزوی تفصیلات کا نفاذ کرتے ہوئے قدم آگے بڑھاتا چلا جاؤں گا مگر لچکدار انداز میں۔
- ہر چھوٹی بڑی کامیابی سر کرنے کے بعد اس کی خوشی محسوس کروں گا اور اس کا مناسب اظہار کروں گا۔

گ۔

- نئے نئے معاملات کا سامنا کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کروں گا۔
- میں ہمیشہ اپنے آپ سے پوچھتا ہوں گا۔ ”اپنے وقت کے استعمال کا بہترین طریقہ میں کیا اختیار کر سکتا ہوں؟“ اور اس کا جواب تلاش کر کے فوراً عملی قدم اٹھانا شروع کر دوں گا۔
- اپنے کاموں اور ذمہ داریوں کا مسلسل جائزہ لیتا چلا جاؤں گا اور نسیان اور بھول سے بچتے ہوئے قدم آگے اٹھاتا جاؤں گا۔
- اپنی ذمہ داری کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد ہر کام اپنے وقت پر کرنے کے لیے تیار رہوں گا۔
- اپنے کاموں اور ذمہ داریوں کا دن میں کم از کم ایک مرتبہ ناقدانہ جائزہ لوں گا۔
- پرانی ناکامیوں پر افسوس کرنے اور آہیں بھرنے میں ٹائم ضائع نہیں کروں گا۔
- اپنے اوقات، اپنی ملاقاتوں اپنے کاغذات اور فائلوں کو منظم کروں گا۔
- غیر ضروری کاغذات کی وقتاً فوقتاً چھانٹی کرتا رہوں گا اور اپنے کام کی جگہ یا دفتر کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھوں گا۔
- اپنی گھڑی کو ہمیشہ تین منٹ آگے رکھوں گا تاکہ ہر جگہ وقت سے پہلے موجود ہوں وقت گزرنے کے بعد نہیں۔
- ہمیشہ انتظار کی کیفیت سے بچنے کی کوشش کروں گا۔ تاہم کبھی لا محالہ اس کیفیت سے دوچار ہونا پڑا تو تلاوت قرآن، ذکر و استغفار، مطالعے یا لکھنے میں اور اپنی ذاتی پلاننگ کرنے میں اس وقت کا استعمال کروں گا۔
- اپنی صلاحیتوں اور مواقع کے استعمال کی بھرپور کوشش کروں گا۔
- مشکل تر ذمہ داریوں کو ترجیحاً پہلے ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔
- اپنی سرگرمیوں پر اثر انداز ہونے والے نتائج کا سامنا بہادری سے کروں گا۔
- اپنی ذمہ داریوں اور کاموں کی انجام دہی کے لیے پہل میں خود ہی کروں گا اور دوسروں سے یاد دہانی کی توقع اور امید میں ٹائم ضائع نہیں کروں گا۔
- ذمہ داریوں اور کاموں کی انجام دہی کے دوران فرار کے رستوں پر قفل چڑھا کر بند کر دوں گا۔
- اپنی ذمہ داریوں، ملاقاتوں اور معلومات وغیرہ کی یادداشت کے لیے ہمیشہ اپنے پاس ایک پاکٹ

سازنڈاٹری رکھوں گا۔

□ زندگی کو منظم ترین بنانے والے سارے اصولوں کو گھر بیلو اور دفتری زندگی میں استعمال کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا اور اس سلسلے کے نئے نئے طریقے سیکھنے کی طرف مسلسل توجہ دوں گا۔

□ اپنی عادات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لوں گا اور ناپسندیدہ اور اپنے اہداف کی راہ میں حائل عادات سے چھٹکارا حاصل کروں گا۔

□ سحر خیزی کی عادات اپناؤں گا اور نماز فجر اپنے وقت پر اور باجماعت مسجد میں ادا کیگی کروں گا۔

□ دن بھر میں سے صبح سے دوپہر تک کا وقت اپنی اہم ذمہ داریوں اور کاموں کی انجام دہی کے لیے وقف رکھوں گا۔

□ اپنے کام کو پوری ذمہ داری سے انجام دوں گا۔ ایک کام مکمل کر لینے سے پہلے دوسرا شروع کرنے سے گریز کروں گا سوائے اس کے کہ کوئی غیر معمولی مجبوری ہو۔

□ ایک ہی وقت میں بہت سے کاموں میں ہاتھ ڈالنے سے گریز کروں گا۔

□ کبھی کبھار دوسرے لوگوں کی وجہ سے میرے وقت کا کچھ حصہ اگر ضائع ہو جائے تو اس پر زیادہ قلق اور اضطراب کی کیفیت میں مبتلا نہ ہوں گا۔

□ لمبی مدت تک مسلسل ایک کام کرتے رہنے کی عادت اپناؤں گا اور مختصر وقفوں میں تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے کام کرنے سے اجتناب برتوں گا۔

□ مشکل اور نفس پر گراں کاموں کو پہلے انجام دوں گا۔

□ جب کبھی مجھے اپنے وقت کے ضائع ہونے کا احساس ہونے لگے گا میں فوراً اپنے سے سوال کروں گا۔

□ ”مجھے کونسا کام چھوڑ کر وقت کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیے؟ اور پھر فی الفور وہ کام چھوڑ دوں گا۔

□ وقتی جذبات اور عیب جانی کیفیت میں آکر کام کرنے کی بجائے مستقل اور دائمی انداز میں کام کرنے کی پلاننگ کروں گا چاہے کام کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو۔

□ ٹھنڈے انداز میں معاملات کو نمٹاؤں گا۔

□ بعض مشکل تر کام اور ذمہ داریاں انجام دے لینے پر اپنے آپ کو مناسب آرام اور انعام دوں گا۔

□ ویک اینڈ پر آنے والی چھٹی میں کام کرنے کے بارے میں سوچنے سے گریز کروں گا سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری ہو۔

- کام کے دوران جزوی تفصیلات کی انجام دہی کا دھیان رکھوں گا۔
- دوسرے افراد سے اپنے کاموں کے سلسلے میں مددلوں کا اپنے بعض کام اور سرگرمیاں قابل اعتماد افراد کے ذریعہ انجام دلوں گا۔
- سیکھنے کے خاموش عمل کو استعمال میں لاؤں گا اور اپنی یادداشت سے بہترین فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دوں گا۔
- اپنی ذات پر اعتماد کو پروان چڑھاؤں گا اور مایوسی کی کیفیت کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دوں گا۔
- کام کے دوران اپنی ذہانت و فطانت سے کام لینے کی بھرپور کوشش کروں گا۔
- سیکھنے کے دوران درجہ بدرجہ اخذ کردہ معلومات کو ہضم کرتے ہوئے آگے بڑھوں گا۔
- اپنی معلومات کو یادداشت کا دائمی حصہ بنانے کے لیے انہیں وقتاً فوقتاً دہراتا رہوں گا۔
- یادداشت کو پروان چڑھانے اور بہتر طور پر استعمال میں لانے کے لیے قانون ربط سے کام لوں گا۔
- سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کروں گا۔
- اچھے اخلاق اپناتے ہوئے دائمی مسکراہٹ اور بشارت کو اپنی ذات کا جزو بناؤں گا۔
- گفتگو کے دوران پوری یکسوئی سے مخاطب کی گفتگو سنوں گا اور مخاطب کی گفتگو کے دوران ادھر ادھر دیکھنے، اخبار وغیرہ پڑھنے، موبائل فون استعمال کرنے اور اس قسم کے دوسرے مشاغل اختیار کرنے سے گریز کروں گا۔
- دوسروں کو اپنے بارے میں بات کرنے اور اپنے جذبات اور خیالات کے اظہار کرنے کا بھرپور موقع دوں گا۔
- دوسروں کا احترام کروں گا اور ان کا مذاق اڑانے یا ان کی تمغیر کرنے سے گریز کروں گا۔
- کسی ایسے کام کے بارے میں پوچھنے یا سوال کرنے سے ہچکچاؤں گا نہیں جسے میں جانتا نہ ہوں۔
- اپنی زبان کی شناسائی کی طرف خصوصی توجہ دوں گا اور مناسب گفتگو کے لیے مناسب عبارت کا استعمال کروں گا۔
- لوگوں سے شکوے شکایات کرنے کا رویہ یکسر ترک کروں گا۔
- باہمی گفتگو اور ڈسکشن کے ذریعہ معاملات سلجھانے کا اسلوب اختیار کروں گا۔
- اپنی زبان پر قابو رکھوں گا اور غیر ضروری گفتگو سے گریز کروں گا۔

- جھگڑے، ریا کاری اور علم کے پندار پر غرور کے رویے سے بچوں گا۔
- لوگوں کے سامنے اپنی تعریفیں کرنے اور شیخیاں بگھارنے سے اجتناب برتوں گا۔
- اپنی رائے کو بزور، جاہرانہ انداز میں نافذ کرنے سے گریز کروں گا۔
- سچ بولنے پر کاربند رہوں گا اور جھوٹ بولنے سے اجتناب برتوں گا۔
- اپنے افکار کو منظم انداز میں شائستہ گفتگو کے پیرائے میں پیش کروں گا۔
- گفتگو کے دوران کسی لفظ یا جملے کو تکیہ کلام بنانے یا کوئی ایک ہی قسم کی حرکت مسلسل کئے چلے جانے سے گریز کروں گا۔
- اپنے لباس اور ظاہری حلیے پر توجہ دوں گا۔
- لوگوں سے بہترین پیرائے میں، نرم انداز میں گفتگو کا اسلوب اپناؤں گا۔
- اپنی امت اور معاشرے کے مسائل پر توجہ دوں گا اور ان میں بھرپور شرکت کروں گا۔
- نیکی کے کاموں اور رفاہی کاموں میں بھرپور حصہ لوں گا۔
- تمام اہم معاملات کے لیے مشورہ کی عادت ڈالوں گا خصوصاً متعلقہ شعبوں میں خصوصی مہارت رکھنے والے افراد سے رابطہ کروں گا۔
- عزت، تنہائی پسندی اور لیے دیئے رہنے کی عادت کو اپنے اندر سے نکال کر باہر کروں گا۔
- لوگوں سے تعارف حاصل کرنے اور ان پر لازمی حد تک توجہ دوں گا۔
- اچھے، نیک صاحب علم اور صالح لوگوں کا تعارف حاصل کر کے ان کی صحبت اختیار کروں گا۔
- بقدر استطاعت لوگوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان کی مشکلات دور کرنے میں ان کی معاونت کروں گا۔
- اپنی معلومات میں مسلسل اضافہ کرتے چلے جانے کی کوشش کروں گا۔
- کاموں اور ذمہ داریوں کو سر سے اتار مارنے کے بجائے ان کی بہترین اور کامیاب انجام دہی کی طرف توجہ دوں گا۔
- کاموں سے واسطہ پڑتے ہوئے اضطراب اور پشیمانی کی کیفیت میں مبتلا ہونے سے گریز کروں گا۔
- اپنی زندگی میں کسی ایک پہلو میں تخصص حاصل کرنے کی طرف توجہ دوں گا۔

- مسلسل ترقی اور آگے کی طرف بڑھنے کا عمل جاری رکھنے کی طرف توجہ دوں گا۔
- کاموں کو لڑکائے رکھنے سے گریز کروں گا۔ جن کاموں کو نہ کر سکا ان پر آنسو بہانے میں وقت ضائع نہ کروں گا۔
- غیر مناسب صورتحال کے سامنے جھکنے اور گھٹنے ٹیک دینے سے گریز کروں گا تاہم حالات کو بدلنے کے لیے ٹھنڈے اور حکیمانہ انداز میں پیش رفت کروں گا۔
- نئے اور جدید وسائل کو استعمال میں لانے کی طرف توجہ دوں گا۔
- میٹنگز اور اجتماعات سے مطلوبہ فوائد حاصل کرنے کے لیے ان کا بھرپور استعمال کروں گا۔
- مشکلات کا بہادری سے سامنا کروں گا اور مشکلات کے حل کے لیے سوچ سمجھ کر لائحہ عمل ترتیب دوں گا۔
- مختلف کاموں کے لیے پروگرام تشکیل دینے کی طرف توجہ کروں گا۔ پروگرام کو عمل کا روپ دینے کے لیے طے شدہ خطوط کی طرف قدم بڑھاؤں گا۔
- شکست اور ناکامی کا بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے اللہ کی توفیق سے اسے کامیابی میں تبدیل کرنے کی طرف توجہ دوں گا۔
- مثبت طرز فکر اختیار کرتے ہوئے معاملات کا روشن اور امید افزا پہلو دیکھنے کی طرف توجہ مبذول کروں گا۔
- کوشش، کوشش اور مسلسل کوشش کو کامیابی کی سیڑھی کا پہلا قدم سمجھوں گا۔
- اپنے آپ کو مسلسل فائدہ مند اور نفع بخش کاموں میں مصروف رکھوں گا۔ بے فائدہ اور غیر نتیجہ خیز سرگرمیوں سے فوری چھٹکارا حاصل کروں گا۔
- اپنی صحت کی طرف خصوصی توجہ دوں گا۔
- عمدہ اور صحت بخش غذائی عادات اختیار کروں گا۔
- ورزش کو اپنی زندگی کا لازمہ بنائے رکھوں گا۔
- اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اپنے معاملات کی بہتری، دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے روزانہ نشوونما و خضوع کے ساتھ دعا مانگوں گا۔

14.2 کامیابی کی کلید

ایک نوجوان نے سقراط سے پوچھا کہ کامیابی کا راز کیا ہے؟ سقراط نے اسے کہا مجھے کل صبح دریا کے کنارے آکر ملنا۔ اگلی صبح ان کی ملاقات ہوئی تو سقراط نے کہا آؤ میرے ساتھ دریا کی طرف چلو۔ وہ چلتے چلتے دریا میں اتر گیا مگر آگے بڑھتا رہا۔ جب پانی گردن تک پہنچا تو سقراط نے نوجوان کو پکڑ کر اسے پانی میں غوطہ دے دیا۔ نوجوان نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی لیکن سقراط اس سے زیادہ طاقتور تھا اس لیے نوجوان کامیاب نہیں ہوا۔ سقراط نے اسے پانی میں ڈبوئے رکھا۔ جب نوجوان کا حال خراب ہو گیا تو سقراط نے اسے پانی سے نکال لیا۔ نوجوان نے پانی سے سر نکالتے ہی منہ کھول کر لمبا سانس لیا۔ سقراط نے پوچھا، جب تم پانی کے نیچے تھے تو تمہیں سب سے زیادہ کس چیز کی خواہش تھی؟ نوجوان نے کہا، ہوا۔ سقراط نے کہا، یہی ہے کامیابی کا راز۔

جب تم کامیابی کی اس طرح شدید خواہش کرتے ہو جس طرح پانی میں ڈوبے ہوئے نوجوان نے ہوا کی خواہش کی تھی تب تم کامیاب ہو جاتے ہو۔ جس طرح تھوڑی سے آگ زیادہ حرارت نہیں دے سکتی اسے طرح کمزور خواہش عظیم نتائج کو جنم نہیں دے سکتی۔

آپ اپنی صلاحیت سے منصوبہ بندی کریں اور پھر ان منصوبوں کو اپنے ہنر اور صلاحیت سے پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ یہ صلاحیت مسلسل عمل سے بڑھتی ہے۔ آپ اپنی کامیابی کے لیے ہر وہ ہنر اور صلاحیت استعمال کریں جو آپ نے سیکھی ہوئی ہے۔

90/10 اصول کے مطابق آپ اپنا 10 فیصد وقت جو منصوبے پر صرف کرتے ہیں اس سے آپ 90 فیصد منصوبہ مکمل ہو جاتا ہے۔

ایک بہت ہی سادہ اور طاقتور اصول ہے کہ آپ اپنا مقصد کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

- فیصلہ کریں کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ فیصلے کا درست اور واضح ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ فیصلے کا درست اور واضح ہونا کامیابی کی طرف پہلا قدم ہے۔
- فیصلے کی تفصیل لکھ لیں اور پھر منصوبے کی کامیابی کے لیے وقت کا تعین کریں۔
- اپنی تعلیمی صلاحیت، ہنر اور دوسری مددگار صلاحیتوں کو منصوبے کی تکمیل کے لیے ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

- آپ کو منصوبے کی تکمیل اور کامیابی کے لیے مصمم ارادے سے پیش آنے والی رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔
- ان لوگوں، اداروں وغیرہ کی مکمل تفصیل اپنے پاس رکھیں جن کی آپ کو منصوبے کی تکمیل کے لیے ضرورت ہے۔
- ایسے لوگوں اور اداروں کے ممبران کو ممکنہ مدد کے لیے ذہنی طور پر تیار رکھیں۔
- منصوبے کی تمام تفصیل کو کام کی ترتیب کے مطابق رکھیں، جو کام اہم ہوں ان پر خاص نشان لگائیں، جو کام پہلے کرنا ہے اس پر نشان لگائیں۔
- اپنے منصوبے پر فوراً کام شروع کر دیں۔ منصوبے کے لیے ہر روز کچھ نہ کچھ کام ضرور کریں۔ اپنی زندگی میں جب بھی آپ کو ضرورت ہو آپ نئے منصوبہ جات بنائیں اور ہر منصوبے کے کم از کم سات نکات ضرور لکھیں۔ اپنی ضرورت کے مطابق منصوبے میں تبدیلی بھی کر سکتے ہیں جس سے منصوبے کی کامیابی زیادہ یقینی ہو۔ منصوبے کی کامیابی تک کام جاری رکھیں اور کوئی وقفہ نہ کریں، صرف یہی کامیابی کا راستہ ہے۔
- ”ہمارے مقاصد کی کامیابی ہمارے یقین پر ہے، پھر پوری کوشش سے منصوبے کی تکمیل کے لیے ڈٹ جائیں۔“

سٹیفن اے براؤن (Stephon A Brannen)

کامیاب لمبی زندگی گزارنے کے لیے سات سنہری اصول:

- ایک دفعہ ارستو نے لکھا تھا۔
- عقل تجربات اور تصورات کے نچوڑ کا نام ہے
- ہم تصور اور خیال کے بغیر عقل کو حاصل نہیں کر سکتے اور عقل کے بغیر ہم زندگی میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔
- عقل اور فہم کے بغیر ہم زندگی کی مشکلات کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے۔
- تجربات سے عقل کو نچوڑ لینا چاہیے۔
- جو لوگ تجربات سے نہیں سیکھتے، وہ غلطی پر غلطی کرتے ہیں۔ تجربات سے سیکھ کر ہم بڑے سے بڑا کام

سرا انجام دے سکتے ہیں۔

ایمٹ فاکس نے لکھا ہے:

عظیم لوگ چھوٹے چھوٹے تجربات سے بڑے بڑے سبق سیکھتے ہیں

- کسی بھی کامیابی کو حاصل کرنے کے لیے اہم ترین قدم فیصلہ کرنا ہے فیصلے کے بعد ہی آپ کامیابی کی جانب کوشش شروع کرتے ہیں۔ فیصلے پر عمل کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ اپنے ذہن میں رکھیں کہ آپ کے پاس کامیابی کی کوئی ضمانت نہیں ہے لیکن پھر بھی آگے بڑھنا ہے۔
- جب آپ اپنے مقصد کی طرف بڑھیں تو ناکامی کو ذہن سے نکال دیں۔

ایک جرمن کہاوت ہے۔

ہمیشہ آگے کی جانب بڑھیں کبھی پیچھے نہ ہٹیں۔

ہر شخص جب کامیابی حاصل کرتا ہے تو وہ کامیابی کو اپنے لیے اہم خیال کرتا ہے۔

نا کامیاں آپ کو سبق سکھا کر آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہیں جب آپ خود اپنے ذہن اور دل سے فیصلے کرتے ہیں تو پھر کامیابی آپ کا مقدر بن جاتی ہے۔

جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ آپ کی ذات کے اندر ہوتا ہے اور عمل اسی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

- دنیا کا بڑے سے بڑا کام کیا جاسکتا ہے لیکن آپ کے ذہن میں اس کا ایندھن ہونا چاہیے۔

کسی مغربی مصنف نے لکھا ہے۔

ہماری زندگی کا مقصد دور سے چیزوں کو مدہم سادیکھنا نہیں ہے بلکہ ان چیزوں کو حاصل کرنا ہے۔

کسی چیز کو دور سے دیکھنے کی بجائے آگے بڑھ کر اس کے قریب جانا چاہیے۔

مقاصد کے حصول کے لیے مشکلات اور ناکامیوں سے پنپنا بھی ضروری ہے ورنہ کامیابی زیادہ خوشی

نہیں دے گی۔

آپ کو اپنے مستقبل کے لیے حال کو بہتر بنانا ہو گا۔ ورنہ مستقبل شاندار نہ ہو گا۔

- ناممکن کہنے سے گریز کریں، ایسے لوگوں سے گریز کریں جو آپ کے ناکام ہونے کے بارے میں

کہتے ہیں کہ تم نہ کر پاؤ گے تم یہ کام چھوڑ دو۔ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ منفی سوچ رکھتے ہیں۔

صرف ان لوگوں سے ملیں جو آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور آپ کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ یاد رکھیں لوگوں کا انتخاب کرتے وقت کامیاب لوگوں کا انتخاب کریں۔

□ مشکلات اور رکاوٹوں کو خوش دلی سے قبول کریں۔ یہ مشکلات اور رکاوٹیں آپ کو کامیابی کی سیڑھی پر چڑھنے میں مدد دیں گی۔

یہ مشکلات اور رکاوٹیں آپ کو سبق سکھانے کے لیے ہوتی ہیں جب آپ کسی کارنامے کے پس منظر کو دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں بہت سی مشکلات سے سبق بھی حاصل کیا گیا ہے۔

مشکلات آپ کی کامیابی کی قیمت ہوتی ہیں۔
فلسفی سنیکانے لکھا ہے۔

آگ سونے کی آزمائش کرتی ہے رکاوٹیں انسان کو مضبوط بناتی ہیں۔

□ اپنے مقصد کو واضح کر کے اس کے حصول کے لیے کچھ اصولوں کو اگر بدلنا پڑے تو بدل لیں۔

ہمیشہ کچھ نیا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے ذہن کو کھلا رکھیں حالات کے مطابق راستہ تلاش کریں اور منزل تک پہنچ جائیں اعلیٰ کارکردگی میں اصولوں کو بدلنا ضروری ہوتا ہے یا پھر اس کی گنجائش رکھنا چاہیے۔ یہ بھی امید رکھیں کہ کچھ غلط بھی ہو سکتا ہے پھر اس غلط کو درست کریں اور منزل پر پہنچیں۔
آپ کے پاس کیا ہے یہ کوئی سوال نہیں بس دیکھنا یہ ہے کہ آپ کیا کر سکتے ہیں۔ کامیابی اور ناکامی بعد کی بات ہے۔

آپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آتا ہے اور آپ اس کو کس طرح سے ڈیل کرتے ہیں یہ حالات پر منحصر ہوتا ہے۔

ایک دفعہ یونانی فلسفی ایپیک ٹیٹس نے لکھا ہے۔

حالات آدمی کو نہیں بناتے بلکہ وہ تو آدمی کی ذات کو اس پر ظاہر کرتے ہیں۔

جب آپ کو کسی مشکل یا رکاوٹ کا سامنا ہو تو کیا آپ ناکامی کو قبول کر لیں گے یا صبر سے کام لیں گے؟ یہ آپ کا امتحان ہوتا ہے اب اس کو پاس کرنا آپ کی ذات پر منحصر ہے وقت پر کیا گیا فیصلہ آپ کو کامیابی کی جانب لے جائے گا۔

□ کوئی بھی فرد اکیلا کچھ نہیں کر سکتا بلکہ ہر قدم پر آپ کی مدد لوگ کرتے ہیں کوئی آپ کو رقم فراہم کرتا ہے کوئی آپ کی رہنمائی کرتا ہے۔

فیاضی، خلوص اور محبت آپ کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔ جارج شان نے لکھا ہے۔
کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو سیلف میڈ ہو بلکہ آپ دوسروں کی مدد سے کامیابی کی منزل تک پہنچتے ہیں۔
اس لیے کبھی بھی دوسروں سے مدد حاصل کرنے میں عار محسوس نہ کریں اس سے حوصلے بڑھتے ہیں
آپ بھی دوسروں کے ساتھ فیاضی سے کام آئیں۔

آپ کو سب سے پہلے اپنی ذات کے صحراء کو عبور کرنا چاہیے ہر شخص کے صحراء میں مشکلات کے پہاڑ اور روح کے اندر اندھیری راتیں ہیں ان راتوں کو روشن کر لو اور پہاڑوں کو عبور کر لو تو آپ کو ستاروں بھرا آسمان اپنی ذات کے اندر نظر آئے گا۔

آپ کو بتایا نہیں جاسکتا کہ کامیابی آپ کے کتنا نزدیک ہے، جو کہ آپ کو بہت دور نظر آتی ہے۔

آپ کو آخری لمحوں تک جنگ جاری رکھنا چاہیے
جو کچھ آپ کے خلاف ہے صرف چند لمحوں میں آپ کے حق میں ہو جائے گا۔
کچھ لوگ اس وقت ہمت کھودیتے ہیں جب وہ منزل کے بالکل قریب ہوتے ہیں جبکہ منزل کے قریب پہنچ کر ہی زیادہ ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہیروڈوٹس (Herodotus)

ماخذ کامیابی کی شاہراہیں، برلین ٹریسی، بک ہوم، مزنگ روڈ، لاہور

باب نمبر 15- خبردار ہوشیار مکار اور چالباز لوگوں سے ہوشیار

15.1 48 خطرناک چالیں

دفتری، خاندانی اور معاشرتی زندگی کے سیاسی کھیل اور ہوشیاری کی ضرورت

ان اٹالیس قوانین میں سے کئی قوانین ایسے ہیں جن کے باعث نئے مذاہب، گندی سیاست، منافقت اور تفرقات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ محض آپ کی معلومات کے لیے فراہم کی جا رہی ہیں تاکہ آپ کو علم ہو، آپ محتاط ہوں اور آپ ایسے لوگوں سے ہشیار رہیں۔

جب آپ اجتماعی زندگی میں کام کرتے ہیں، چاہے وہ معاشی ہو یا معاشرتی اور بعض اوقات گھر، خاندان اور خاندانی کاروبار میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی کے رویے، عمل، حرکتوں اور چالوں سے پریشان ہوتے ہیں اور آپ کو سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے جا رہا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس سلسلے میں لوگ مطالعہ کرتے ہیں اور چالاکوں کا فن سیکھتے ہیں۔ یہ افراد عموماً گندہ کھیل کھیلتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سمجھنے کے لیے اس موضوع پر مطالعہ کی ضرورت ہے۔ گذشتہ دہائی میں شائع ہونے والی کتاب ”طاقتور بننے کے 48 اصول“ کی فہرست مضامین دی جا رہی ہے۔ براہ کرم اس مطالعہ سے ایسے لوگوں کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ یہ آپ کے سمجھنے کے لیے ہے عمل کے لیے نہیں ہے۔ آپ کو اس لیے بتائے جا رہے ہیں کہ آپ محتاط رہیں اور ہشیار رہیں، ایسا نہ ہو کہ ٹکوا چلے ہنس کی چال، اپنی بھی بھول جائے“

حسین سانپ کے نقش و نگار پے نہ جا
نگاہ زہر پر رکھ، خوشمارنگ پے نہ جا

قانون 1- اپنے آقا کی شان کبھی مت گھٹائیں

اپنے اعلیٰ حکام کو ان کے اعلیٰ و برتر ہونے کا احساس دلانے رکھیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ سے خوش رہیں اور متاثر ہوں تو اپنی ذہانت و فطانت اور صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کرنے سے گریز کریں۔ آپ کے ایسے اظہار سے ان کے احساس برتری کو ٹھیس لگ جائے گی۔ وہ خود کو غیر محفوظ محسوس کریں گے،

آپ سے خوفزدہ ہو جائیں گے جس سے وہ آپ کے مخالف ہو جائیں گے لہذا بہتر ہے ان کا احساس برتری قائم رہنے دیجیے تاکہ وہ خود طاقت و اختیار کے بھرپور مزے لیں۔

قانون 2- دوستوں پر بہت زیادہ بھروسہ اور اعتماد کرنا چھوڑ دیں اپنے دشمنوں کو استعمال کرنا سیکھیں

اپنے دوستوں سے خبردار رہیں وہ آپ کی کامیابیوں کے اندرونی طور پر حاسد ہوتے ہیں۔ وہ بہت آسانی سے آپ کے اعتماد کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ بگاڑ کی صورت میں وہ بہت ظالم اور بے رحم ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے بجائے ایک دشمن کا دل جیت لیجیے، وہ آپ کے دوستوں سے زیادہ وفادار اور مخلص ثابت ہوگا۔ دوستوں سے بچ کر رہیں وہ دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی دشمن نہیں تو کوشش کر کے کسی نہ کسی کو اپنا دشمن ضرور بنالیں۔

قانون 3- اپنے حقیقی مقاصد کو پردہ اٹھائیں رکھیں

اپنے حقیقی مقاصد کو لوگوں سے چھپا کر رکھیں، اپنے ظاہری عمل سے اپنے اصلی اہداف کو عیاں نہ ہونے دیں بصورت دیگر لوگ اپنا دفاع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اپنے حریفوں کو غلط راستوں پر دور تک لے جائیں انہیں غلط اندازے قائم کرنے کی راہ پر لگادیں۔ اپنے ارد گرد گہری دھند کی چادر پھیلائے رکھیں جس وقت آپ کے حریف آپ کے حقیقی مقاصد کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوں گے اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

قانون 4- ہمیشہ ضرورت سے بھی کم بولیے، کم گوئی ہزار نعمت ہے

لوگوں کو اپنی گفتگو سے متاثر کرنے کے لیے کم گوئی کو اپنا شعار بنائیں زیادہ بولنے سے آپ کی شخصیت عامیانا ہو کر رہ جائے گی۔ آپ کم گوئی سے کام لیں تو آپ کی عامیانا گفتگو بھی حقیقی، معنی خیز اور عالمانہ متصور ہوگی۔ گفتگو جس قدر مبہم اور ذومعنی ہوگی سامع کو اتنی ہی زیادہ متاثر کرے گی۔ متفرد اور طاقتور لوگ ہمیشہ کم گوئی سے کام لیتے ہیں۔ اس طرح نہایت آسانی سے وہ اپنی عوام کو بے وقوف، بزدل بنا کر متاثر کر لیتے ہیں۔ زیادہ بولنے میں کوئی نہ کوئی بے وقوفی کی بات کر جانے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ کم گوئی آپ کے عیبوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

قانون 5- شہرت پر سب کچھ منحصر ہے۔ یہ زندگی سے بھی قیمتی متاع ہے۔ جان پر کھیل کر اس کی حفاظت کریں شہرت قوت و طاقت کا ستون ہے۔ صرف شہرت کے زور پر آپ دشمن کو ہراساں کر کے جیت سکتے ہیں۔ شہرت خراب ہو جائے تو پھر آپ دشمنوں کے لیے تر نوالہ ثابت ہو گئے۔ شہرت کی حفاظت کیجیے، اس کو ناقابلِ تسخیر بنائیے، ہمیشہ ہوشیار رہنے اور اپنی شہرت پر کیے جانے والے خفیہ حملوں کا وقت سے پہلے تدارک کر لیجیے۔ اپنے دشمنوں کو تباہ و برباد کرنے کے لیے ان کی شہرت کو انداز کر کے پیچھے ہٹ جائیے۔ اب عوام کے ہاتھوں ان کی درگت بنتے ہوئے دیکھیے۔

قانون 6- توجہ کا مرکز بننے کے لیے سب کچھ داؤ پر لگادیں

ہر بات کا فیصلہ ظاہری شکل و صورت اور طور اطوار سے کیا جاتا ہے جو عیاں نہیں ہے، وہ فیصلہ کن نہیں ہو سکتا۔ اپنے آپ کو کبھی جھوم میں گم کریں نہ گمنامی اور خاموشی کی تہہ میں۔ بلکہ ہر قیمت پر خود کو ہمیشہ نمایاں رکھیں اور نمایاں نظر آئیں۔ ہر حال میں اپنے آپ کو توجہ کا مرکز بنائے رکھیے۔ اپنی تمام توانائیاں اس پر خرچ کر ڈالیں۔ کامیابی کا سنہری اصول جداگانہ حیثیت میں پنہاں ہے۔ عام اور بزدل لوگوں کے جھوم میں زیادہ بہتر، رنگین اور پراسرار نظر آکر ممتاز اور منفرد حیثیت اختیار کریں لوگ آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔

قانون 7- دوسروں سے کام لیں لیکن ہمیشہ کامیابی کا سہرا اپنے سر سجائیں۔ دوسروں کی محنت کا ثمر سمیٹنے میں پیش پیش رہیں۔

دوسروں کی ذہانت، علم اور محنت اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کریں اس طرح نہ صرف آپ کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچ جائے بلکہ آپ کی انرجی (قوت) کی بھی بچت ہوگی اور اس پر مستزاد یہ کہ آپ ہمیشہ قوت کار اور استعداد کے بادشاہ کہلا سکیں گے۔ آپ کے لیے کام کرنے والوں کو لوگ بھول جائیں گے لیکن آپ کا نام زندہ رہے گا۔

قانون 8- چاہیے کہ دوسرے لوگ چل کر آپ کے پاس آئیں وہ آپ پر انحصار کریں، اس ضمن میں اگر تخریص و ترغیب کلڈر فریب جال بھی بچھانا پڑے تو دریغ نہ کریں

جب آپ دوسرے لوگوں کو “کچھ کرنے” پر مجبور کر دیتے ہیں تو ان کی لگام آپ کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ کنٹرول ایک قوت ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ چاہیے کہ آپ کے مخالف، اپنے منصوبے کو

ادھورا چھوڑ کر آپ کے پاس آئیں۔ انہیں سبز باغ دکھائیے اور مناسب موقع پر ان پر حملہ آور ہو جائیں۔ پتے آپ کے ہاتھ میں ہیں۔

قانون 9- اپنے عمل سے جیت کر دکھائیں دلائل و براہین کو رہنے دیں

اگر آپ باتوں اور دلائل و براہین سے کوئی معرکہ سر کر بھی لیتے ہیں تو وہ جیت لھاتی جیت ہو گی کیونکہ آپ اپنے دلائل کے باوصف اپنے مخالفین کو وقتی طور پر تو چپ کر سکتے ہو لیکن ہمیشہ کے لیے نہیں۔ جوں جوں وقت گزرے گا وہ اپنی شکست کی ذلت کا بدلہ چکانے کے لیے خوب مستعدی دکھائیں گے کیونکہ ان کے جذبات مجروح ہیں اور وہ مشتعل زبان سے ایک لفظ ادا کیے بغیر اپنی عملی برتری سے اپنے حریف کو زیر کریں گے۔ قول کے بجائے اسے اپنے فعل سے شکست دینا زیادہ مؤثر اور پائیدار امر ہے۔

قانون 10- متعدی امراض سے اپنے آپ کو بچائیں۔

بد قسمتی اور ادا سی متعدی امراض ہیں۔ بد قسمت اور ادا اس لوگوں سے دامن بچائیں۔ آپ کسی دوسرے کے روگ سے اپنی زندگی کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ جذباتی لگاؤ ایسا ہی خطرناک ہے جیسا کہ بیماری۔ آپ کسی ڈوبتے ہوئے آدمی کو بچاتے بچاتے کہیں خود نہ ڈوب جائیں۔ کچھ بد قسمت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بد نصیبی اپنے دوستوں میں بانٹتے رہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ خوش قسمت اور خوش باش لوگوں سے رابطہ استوار رکھا جائے۔

قانون 11- آپ دوسرے لوگوں کی ضرورت بن جائیں

چاہیے کہ دوسرے لوگ آپ پر انحصار کریں انہیں اپنا محتاج بنا کر رکھیں اپنی آزادی عمل برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کی ضرورت بن جائیں۔ جس قدر زیادہ آپ دوسروں کے لیے ناگزیر ہوں گے اسی قدر زیادہ آپ آزاد ہوں گے، پس لوگ جب آپ پر اپنی خوشی اور خوشحالی کی خاطر انحصار کریں گے تو آپ ہر خوف سے آزاد ہوں گے۔ لوگوں کو کبھی بھی اپنے ”گر“ مت سکھائیے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آپ پر انحصار کرنے کے ضرورت مند نہ رہیں۔

قانون 12- اپنے حریف کو "غیر مسلح" اور بے بس کرنے کے لیے ہمیشہ "مخصوص" ایمانداری اور سخاوت کا حربہ استعمال کریں

ایک پر خلوص اور ایماندارانہ روش ہر قسم کی بے ایمانی پر بھاری ہوتی ہے۔ کھلے دل سے برتی گئی ایمانداری اور سخاوت مشکوک سے مشکوک آدمی کو بھی متاثر کر جاتی ہے۔ مخصوص ایمانداری اور سخاوت کا مظاہرہ کر کے آپ اپنے حریف کے دفاعی حصار میں ایک قابل ذکر دروازہ ڈال سکتے ہیں۔ اب بہت آسانی سے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق اپنے حریف کو قابو کر کے اس سے اپنی مطلب براری کر سکتے ہیں۔ مناسب وقت پر دیا جانے والا تحفہ آپ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے "ٹروجن ہارس" ثابت ہو گا۔

قانون 13- آپ کسی سے مدد کے طالب ہیں تو اس شخص کے ذاتی مفادات کے نام پر اپیل کریں نہ کہ اس کے جذبہ رحم یا سپاس گزاری کے نام پر

اگر آپ کبھی کسی دوست یا حمایتی سے مدد کے خواہاں ہوں تو بھول کر بھی اس کے ساتھ کی گئی اپنی مہر بانوں کا ذکر نہ کریں بصورت دیگر وہ آپ سے نظریں چرائے گا۔ بلکہ بہتر ہے کہ آپ اپنی درخواست میں کسی ایسی چیز کا ذکر کریں، جس سے اس کا مفاد بھی وابستہ ہو۔ آپ دیکھیں گے وہ چڑھ کر آپ کی مدد کو آئے گا۔

قانون 14- دوست کے بھیس میں جاسوس کا کردار اپنائیں

اپنے حریف کے بارے میں باخبر رہنا بہت ضروری ہے۔ اپنے جاسوسوں کے ذریعے اپنے حریف کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کریں۔ اس عمل سے آپ اس پر سبقت لے جائیں گے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ بذات خود جاسوسی کریں۔ دھیمے اور مہذب انداز میں سراغ رسانی کریں، سوالات ہمیشہ بالواسطہ طریقہ پر کریں۔ لوگوں کی کمزوریوں سے آگاہ ہو جائیں لیکن اپنی نیت کو کبھی ظاہر نہ ہونے دیں۔ یاد رکھیں سراغ رسانی (جاسوسی) کے لیے ہر موقع سازگار ہوتا ہے۔

قانون 15- اپنے دشمن کو مکمل طور پر تباہ و برباد کریں

تمام عظیم رہنما اس بات پر متفق ہیں کہ خوفزدہ دشمن کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیں۔ اگر ایک سلگتی ہوئی چنگاری بھی بج گئی تو یقینی طور پر اس سے ایک بڑی آگ بھڑک اٹھے گی۔ آدھی تباہی بڑی بادی کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ آپ کا دشمن اس طرح نئی زندگی پائے گا اور بالآخر آپ سے انتقام لے گا سے تباہ کر دیں،

نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر بھی۔

قانون 16- عدم دستیاب رہ کر اپنی عزت اور توقیر میں اضافہ کریں۔ لوگوں کی پہنچ سے دور رہیں وہ آپ کا زیادہ احترام کریں گے قدر کھودیتا ہے ہر روز کا آنا جانا۔

بار بار کا سامنا بالآخر آدمی کو ”عام“ بنا دیتا ہے اگر آپ کسی طبقے سے اس طرح منسلک ہو چکے ہیں تو عارضی طور پر اپنے ”تعلقات“ منقطع کر لیں۔ آپ کی عدم حاضری، آپ کے بارے میں تجسس جنم دے گی، آپ کو زیادہ سراہا جائے گا۔ تاہم ایسے عمل کو کب کرنا چاہیئے اس فن سے اپنے آپ کو ضرور روشناس کر لیں۔ آپ کی عدم دستیابی آپ کی عزت و توقیر بڑھانے کا باعث ہوگی۔

قانون 17- دوسروں کو ہمیشہ معلق خوف میں مبتلا رکھیں۔ اپنے گرد ایسی فضا قائم کریں کہ لوگ آپ کی کسی چال کی پیش بندی کرنے سے قاصر رہیں

دوسروں کے بارے میں تجسس انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ اگر آپ اپنے حریف کی کمزوریوں اور خامیوں سے آگاہی حاصل کر لیں تو آپ نہایت آسانی سے اسے اپنا مطیع و فرمانبردار بنا سکتے ہیں۔ اپنے افعال اور کردار کی ایک مستقل شناخت قائم کرنے سے ہمیشہ اجتناب کریں۔ ایسی مستقل شناخت آپ کو اپنے دشمن کا آسان شکار بنا دے گی جبکہ ایسی شناخت کی عدم موجودگی آپ کے دشمن کے دل میں آپ کا خوف بٹھا دے گی، ایک خوفزدہ دشمن کو قابو کرنا نہایت آسان کام ہے۔

قانون 18- اپنے بچاؤ کے لیے اپنے ارد گرد حصار نہ کھینچیں۔ قلعے مت تعمیر کریں۔ یہ قلعے آپ کو تنہا کر دیتے ہیں۔ تنہائی بہت خطرناک بلا ہے

دنیا بہت خطرناک ہے اور دشمن جا بجا۔ ہر شخص تحفظ چاہتا ہے۔ قلعہ ایک محفوظ ترین جگہ ہے لیکن تنہائی، علیحدگی آپ کو جتنا تحفظ دیتی ہے اس سے کہیں زیادہ خطروں کو جنم دیتی ہے۔ یہ آپ کو قیمتی معلومات سے محروم کر دیتی ہے۔ آپ سازشوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان رہیں ان میں سے اپنے دوست تلاش کریں۔ اس ہجوم میں آپ اپنے دشمنوں سے محفوظ رہیں گے۔

قانون 19- جس کسی کے ساتھ آپ کو کوئی معاملہ درپیش ہو اس کی پہچان اچھی طرح سے کر لیں۔ ایسا نہ ہو آپ کسی غیر متعلق شخص کی دل شکنی کا ارتکاب کر بیٹھیں

دنیا میں کئی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ کبھی یہ خیال نہ کریں کہ تمام لوگ آپ کے کسی عمل پر یکساں رد عمل ظاہر کریں گے۔ کسی شخص کے ساتھ انجانے میں کی جانے والی زیادتی آپ بھول جائیں گے لیکن وہ شخص جب تک زندہ ہے اپنی تمام توانائیاں جمع کر کے آپ سے بدلہ لے گا۔ ایسا شخص بھیڑ کے حلے میں بھیٹا ہے۔ اپنے حریف اور اپنے دشمن کا احتیاط سے انتخاب کریں۔ کبھی کسی غلط شخص کو دھوکہ دیں نہ ناراض کریں۔

قانون 20- کسی کی طرف داری کرنے کی حماقت کبھی نہ کریں

کسی کے ساتھ فریق بن جانا پرلے درجے کی بیوقوفی ہے۔ کسی فریق کی حمایت کرنے کی حماقت نہ کریں۔ غیر جانبدار رہ کر اپنی آزادی عمل برقرار رکھیں اس طرح آپ دوسروں کی قسمت کے مالک بن جائیں گے۔ لوگوں کو آپس میں الجھائے رکھیے وہ آپ کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

قانون 21- مطلب براری کے لیے اپنی حیثیت کم تر ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بوقت ضرورت گدھے کو باپ کہہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں

کوئی بھی شخص خود کو دوسروں کے مقابلے میں بیوقوف نہیں سمجھتا۔ لیکن آپ اپنے مقابل کو احساس دلائیں کہ وہ آپ سے نہ صرف سہاڑ ہے بلکہ تیز تر ہے۔ جب اس کو اس بات کا یقین آ گیا تو وہ آپ پر اعتماد کرنے لگے گا۔ اب آپ اپنا الو سیدھا کر لیں۔

قانون 22- اطاعت قبول کر لینے کا داؤ آزمائیے۔ اپنی کمزوریوں کو اپنی طاقت میں بدل لیں۔ اپنی کایا پلٹ لیں

جب آپ مڑوس کریں کہ اپنے حریف سے کمزور ہیں تو محض اپنی عزت اور نمود و نمائش کے لیے اس سے لڑائی نہ مول لیں بلکہ اپنی شکست بظاہر خوش دلی سے تسلیم کر لیں، اپنے حریف کی اطاعت قبول کر لیں۔ اب آپ کو اپنی توانائی مجتمع کرنے کا موقع ہاتھ آ گیا ہے۔ اس موقع اور مہلت سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی کمزوریوں کا علاج کر کے انہیں اپنی طاقت و قوت میں تبدیل کر دیں۔

قانون 23- اپنی تمام قوتوں کو ایک مقام پر مرکوز رکھیں۔ انہیں منتشر ہونے سے بچائیں

اپنی قوتوں اور توانائیوں کو مضبوط ترین مرکز پر مرکوز کر دیں، آپ کے لیے یہ اور زیادہ منافع بخش ہے کہ ایک ہی کان کو زیادہ گہرائی تک کھودا جائے۔ بجائے جا بجا قسمت آزمائی کرنے کے۔ مرکز قوت ہمیشہ بکھری ہوئی اور منتشر قوتوں کو شکست سے دوچار کرتی ہے۔ طاقت جو آپ کو عروج تک پہنچانے کا باعث ہو کسی ایک مضبوط منبع سے حاصل کی جانی چاہیے۔ یہ ایک صحت مند گائے ہے، جس سے لمبی مدت تک دودھ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

قانون 24- ایک اکل ترین ”درباری“ کا کردار اپنائیں

ایک اچھا درباری سیاسی قوت و اختیار کے گرد گردش کرنے والوں کے درمیان نہایت کامیابی سے پھلتا پھولتا ہے۔ وہ بلا واسطہ اثر انداز ہونے کے فن کا ماہر ہوتا ہے۔ وہ اپنے آقا کی خوشامد کرتا ہے، اس کے سامنے جھکتا ہے لیکن دوسرے لوگوں پر انتہائی شاندار طریقے سے حکمرانی کرتا ہے۔ شاہی درباروں کے قوانین سیکھے اور اپنایے پھر اپنی پرواز کی بلندی دیکھیے۔

قانون 25- اپنی تخلیق نو کریں، خود کو نئی شناخت دیں۔ معاشرے نے جو کردار آپ کے ذمے کیا ہے، اسے تسلیم کریں

اپنی تخلیق نو کریں، اپنی ایسی شناخت پیدا کریں جو لوگوں کی توجہ کا مرکز ہو، ان کی بے انتہائی کا شکار نہ ہو۔ اپنا منہج خود بنائیں نہ کہ دوسرے لوگ۔ عوام کے سامنے ڈرامائی کردار و افعال کا مظاہرہ کریں یہ آپ کی قوت میں اضافے کا سبب بن جائے گا اور آپ کا کردار زندگی سے بھی برتر نظر آئے گا۔

قانون 26- اپنے ہاتھ ہمیشہ صاف رکھیے۔ اپنے آلہ کار بروئے کار لائیے

آپ ہمیشہ شائستگی اور اعلیٰ کارکردگی کا نمونہ نظر آئیں۔ آپ کے ہاتھ اور دامن غلطیوں اور کوتاہیوں سے پاک ہونا چاہیے۔ دوسروں کو اپنا آلہ کار اور قربانی کا بکرا بنائیں۔ اپنا دامن و انداز نہ ہونے دیں۔ حکایت ہے کہ عقلمند بندر اپنی دوست بلی کے پنچے سے چلتی آگ میں سے شاہ بلوط نکال کر ان کی بھنی ہوئی گری کھا جاتا ہے اور اپنے ہاتھ بھی جلنے سے بچا لیتا ہے۔

قانون 27- "اعتقاد" ہر انسان کی ضرورت ہے، انسانوں کی اس ضرورت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی نئے مذہب یا مسلک کے بانی بن کر اپنے عقیدت مند پیروکاروں کے رہبر بن جائیے۔

ہر انسان کی ضرورت ہے کہ وہ کسی نہ کسی پر اعتقاد رکھے، لوگوں کی اس ضرورت کو استعمال میں لانے کے لیے کسی نئے مسلک یا دین کی بنیاد رکھیں، لوگ آپ کی طرف دوڑے چلے آئیں گے۔ اپنا انداز تکلم مبہم رکھیں، سہانے خواب دکھائیں، دلکش وعدے کریں، خرد مندی، جواز اور تعقل کے بجائے جوش و جذبے پر زور دیں، آپ کے گرد عقیدت مندوں کا ہجوم ہو جائے گا۔ اپنے عقیدت مندوں کو اپنے لیے جانی و مالی قربانی کا حکم دیں، مذہبی رسومات کا احیاء کریں۔ کسی بڑے مذہب اور عظیم مقصد کی عدم موجودگی کے باوجود آپ کا مسلک دن دو گنی اور رات چو گنی ترقی کرے گا۔ لوگ آپ پر جان و مال نچھاور کر کے آپ کی قوت و طاقت میں اضافہ کر کے فخر محسوس کریں گے۔ (یہ غریبی نظریات ہیں جن کے باعث مشرقی ممالک ہیں نئے نئے فرقے اور نئی تنظیمیں بنتی ہیں تاکہ مسلمانوں میں افتراق پیدا ہو)

قانون 28- ہمیشہ جرات مندانہ اقدامات کریں

اگر آپ کو اپنے لائحہ عمل کی کامیابی کا یقین نہ ہو تو اسے فوری طور پر ترک کر دیں۔ شکوک اور تذبذب آپ کو ناکامی سے دوچار کر دیں گے۔ بزدلی خطرناک مرض ہے، بہتر ہے کہ جرات مندانہ رویے کا اظہار کریں۔ آپ کی کوتاہی بہادری کے باوصف درست متصور ہوگی۔ ہر آدمی بہادری اور جرات کی عزت کرتا ہے جبکہ بزدلی کو بُرا جانتا ہے۔

قانون 29- اپنی جدوجہد کو منطقی انجام تک پہنچانے کی منصوبہ بندی کریں۔ اپنے مقصد کو اپنی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیں

انجام ہی اصل حقیقت ہے مقصد کی تکمیل کے لیے مکمل منصوبہ بندی کریں۔ راستے میں حائل ہونے والی رکاوٹوں اور مشکلات پر قابو پانے کے لیے خوب غور و خوض کریں۔ امکانی نتائج کو بھی مد نظر رکھیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی محنت کا بیٹھا پھل اور اس کی عظمت کوئی دوسرا اچک کر لے جائے اور آپ ہاتھ ملتے ہوئے رہ جائیں۔ آپ کو اپنی جدوجہد کے دوران کہاں رکنا ہے۔ کہاں توقف کرنا ہے اس بات کا کما حقہ ادراک ہونا چاہیے۔ تکمیل مقصد تک کی منصوبہ بندی آپ کو راستے کی مشکلات سے نبرد آزما ہونے کا گرسکھادیتی ہے۔ اپنے مستقبل کا تعین اپنی پیش بینی کی قوت اور معتدل خوش نصیبی کے ذریعے سے کیجیے۔

قانون 30- آپ کے کارنامے بلا کوشش نظر آنے چاہئیں

آپ کے تمام کام بالکل فطری انداز میں نہایت آسانی کے ساتھ انجام پذیر ہوتے نظر آئیں۔ جتنی بھی کوشش اور محنت آپ اپنے کام کی تکمیل میں کرتے ہیں وہ لوگوں سے پوشیدہ رکھیں۔ جب آپ کوئی کام کریں تو ایسے نظر آئیں جیسے آپ نے بغیر کسی خاص محنت یا کوشش کے اسے انجام دیا ہے بلکہ آپ اس سے زیادہ کر کے دکھا سکتے ہیں۔ لوگوں کو یہ بتانے سے اجتناب کریں کہ آپ کو اپنی ہنرمندی کے لیے کتنی شدید محنت اور جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ اگر ایسا کہیں گے تو یہ عمل بہت سے سوالات کو جنم دے گا۔ اپنے کرتب اور داؤ کسی کو مت سکھائیں ورنہ یہی داؤ آپ کے خلاف لامحالہ استعمال ہوں گے۔

قانون 31- مختلف آپشنز اپنے ہاتھ میں رکھیں۔ دوسروں سے اپنے مطلب کی چال چلوائیں

بہتریں حکمت عملی یہ ہے کہ اپنے ”شکار“ کو چوائس دیں وہ خود اپنی پسند سے اپنا لائحہ عمل اختیار کرے اور سمجھے کہ وہ اپنی پسند میں آزاد ہے لیکن درحقیقت وہ آپ کی ”کٹھ پتلی“ کے طور پر کام کر رہا ہو۔ لوگوں کو ان کی پسند کا آپشن چننے دیں۔ انہیں باور کرائیں کہ انہوں نے دو برائیوں میں سے کم تر برائی کو اپنا لیا ہے جبکہ ہر دو آپشنز مقاصد کی تکمیل کرتے ہوں، انہیں دوراے پر لا کر چھوڑ دیجیے۔ ایسا دوراہ جس کا ہر راستہ آپ کی بہتری اور ان کی بربادی کی طرف جاتا ہو۔

قانون 32- لوگوں کے نازک تصورات سے بھلیں

سچائی سے اکثر لوگ گریز کرتے ہیں کیونکہ سچ کڑوا اور بد صورت ہوتا ہے۔ اگر آپ کو کسی کے غصے اور ناراضگی کا ڈر نہیں ہے تو بیشک سچ بولیں۔ زندگی دکھوں، تکلیفوں اور پریشانیوں کا مجموعہ ہے۔ ان دکھوں کے خاتمے کے لیے جو کوئی ”رومانس“ اور خوابوں کو تخلیق کرتا ہے لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص پیاسے صحرا میں ایک ماٹھ کی مانند ہوتا ہے۔ لوگوں کے خوابوں سے، احساسات اور نازک تصورات سے آپ کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔

قانون 33- ہر انسان کی گردن کا ایک شکنجہ ہوتا ہے، اسے تلاش کیجیے

ہر آدمی کی کمزوریاں ہوتی ہیں، ہر محل کی دیوار میں دراڑ ہوتی ہے۔ یہ کمزوری عدم تحفظ، بے قابو جذبہ یا کوئی اہم ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کمزوری کوئی خفیہ مسرت بھی ہو سکتی ہے۔ کمزوری کسی قسم کی بھی ہو

یہ ایک شگفتہ ہے جس سے آپ اپنے حریف کو قابو کر کے اپنا مفاد حاصل کر سکتے ہیں۔

قانون 34- شاہانہ انداز اختیار کیجیے، خود کو بادشاہ کی طرح پیش کریں تاکہ لوگ بھی آپ کے شایان شان آپ سے برتاؤ کریں

انسان اپنے آپ کو جس بات کا اہل ثابت کرتا ہے، اس کے شایان شان سلوک کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ آپ خود کو جس انداز میں پیش کریں گے لوگ اسی کے مطابق آپ کے احترام میں کمی کر دیں گے۔ ایک بادشاہ اپنی عزت خود کرتا ہے اس لیے دوسرے بھی اس کی عزت کرتے ہیں۔ انسان کی عزت اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے، انسان اپنی عزت خود کراتا ہے۔ اس لیے شاہانہ اور پر اعتماد رویہ اختیار کر کے ہی آپ اپنے سر پر تاج شاہی رکھ سکتے ہیں۔

قانون 35- ہمیشہ بروقت اقدام کریں۔ وقت شناسی کے فن میں مہارت حاصل کیجیے

جلد بازی سے کبھی کام نہ لیں۔ جلد بازی، خود اعتمادی کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔ ہمیشہ تحمل کا مظاہرہ کریں۔ جیسے آپ کے علم میں ہو کہ ہر بات صحیح طور پر وقوع پذیر ہوگی۔ صحیح لمحے کا سراغ لگائیں، وقت کی اصل روح کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ رجحان آپ کو درست سمت میں لے جائے گا۔ مناسب وقت کا انتظار کریں۔ اگر آپ کو واقعی پسپائی اختیار کرنا پڑے تو درلغ مت کیجیے لیکن جب صحیح لمحہ آپہنچے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ یا تاخیر کے پوری شدت سے حملہ آور ہوں۔ وقت شناسی کے فن میں مہارت حاصل کریں۔

قانون 36- حقارت آمیز رویوں کو نظر انداز کرنا مناسب سے بہتر انتقام ہے

غیر اہم مسائل کو نظر انداز کر دیں۔ ان پر بے جا توجہ دی جائے تو یہ سرائٹھانے لگتے ہیں۔ اسی طرح اپنے حریف کو نظر انداز کریں، آپ اسے جتنی زیادہ اہمیت دیں گے، وہ اتنا ہی طاقت ور ہو جائے گا۔ ایک عام غلطی زیادہ توجہ دینے سے بہت اہم غلطی ثابت ہو سکتی ہے۔ کبھی کبھی اپنی غلطی کو نظر انداز کر دیں، اس کی توجیہ پیش کرنے کی مکرر غلطی نہ کریں۔ ہاتھ نہ پہنچے تو ”انگور کھٹے ہیں“ کہہ کر انہیں پائے حقارت سے ٹھکرا دینے کا اظہار کریں نہ کہ اپنی غلطی یا ناکامی کا اعتراف۔ آپ اس طرح برتر نظر آئیں گے۔

قانون 37- بے بس کر دینے والے نظارے تخلیق کریں

متاثر کن لفظی تصویریں اور عظیم علامتی اشارات طاقت کا مخزن ہوتے ہیں۔ ہر آدمی ایسی چیزوں سے متاثر ہوتا ہے، ان کی طرف خوب متوجہ ہوتا ہے۔ اپنے ارد گرد موجود لوگوں کے لیے ایسے دکش اور سحر انگیز مناظر تخلیق کرتے رہا کریں۔ اس طرح آپ اپنی موجودگی کا بھرپور احساس دلانے میں کامیاب ہوں گے۔ ایسے سحر انگیز اشارات آپ کو زیادہ نمایاں اور ممتاز کر دیں گے۔ اپنی ظاہری وضع قطع کو دکش بنائیں۔ لوگ اس چمک دمک سے متاثر ہو کر آپ کے حقیقی ”کارناموں“ سے صرف نظر کریں گے۔ آپ جو کچھ حقیقت میں کر رہے ہوں گے وہ اس کی طرف توجہ ہی نہ دے پائیں گے۔ ان نظاروں کی روشنی سے لوگوں کی آنکھیں چندھیا جائیں گی، وہ آپ کی اصلیت جاننے میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ان کی اس بے بسی سے جب تک جی چاہے کھیلتے رہیں۔

قانون 38- سوچیں اپنی پسند کے مطابق لیکن عمل بظاہر دوسروں جیسا ہی کریں، حمیسا دیس ویسا بھیس اپنائیں

اگر آپ وقت کے تقاضوں کو خاطر میں نہ لا کر غیر روایتی انداز فکر اور نامقبول، منفرد طرز عمل اپنائیں گے، تو لامحالہ لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ آپ دوسرے لوگوں کو اپنے سے کم تر سمجھتے ہیں اور عام لوگوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لہذا لوگ اپنی توہین کا انتقام لینے کی خاطر آپ کو کسی نہ کسی طرح مستوجب سزا ٹھہرا دیں گے۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ آپ عام لوگوں کی روش اپنائیں رکھیں۔ اپنے خیالات کو اپنے تک محدود رکھیں یا اپنے قابل اعتماد دوستوں تک جو آپ کے منفرد خیالات کی قدر کر سکیں۔

قانون 39- مچھلی پھانسنے کے لیے پانی میں بلچل مچائیں

جذبات اور غصہ مصلحت کے منافی اور غیر مفید نتائج کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ انسان کو بے جا طور پر مشتعل کر دیتے ہیں۔ غصے اور اشتعال سے بچیں، پرسکون اور غیر جذباتی رہیں۔ خود پرسکون رہ کر اگر آپ اپنے دشمن کو مشتعل کر دیں تو یقینی کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ اپنے دشمنوں کو اعتدال کے راستے سے ہٹا دیجیے۔ ان کے تکبر، خود پسندی اور غرور کے جذبات میں موجود شکاف تلاش کیجیے۔ اس شکاف میں انگلیاں ڈال کر اپنے دشمنوں کی لگام اپنے ہاتھ میں تھام لیجیے۔ اپنے دشمن کو اپنی پسند کے میدان میں دھکیل کر اپنے مقاصد کی تکمیل کیجیے۔

قانون 40- مفت کا لکھنا بھی حقارت سے ٹھکرا دیں

مفت کی پیشکش ہمیشہ خطرناک ہوتی ہے کیونکہ ایسی پیشکش دھوکے یا زیر احسان لانے کے لیے کی جاتی ہے۔ قیمت چکا دینے سے آپ دھوکے، احسان یا احساس گناہ سے بچا جاتے ہیں۔ عقلمندی یہ بھی ہے کہ پوری قیمت ادا کر دیجیے۔ اس کا کوئی جواب ہی نہیں۔ اپنی دولت سے خوب عیش اڑائیے۔ بڑھ چڑھ کر سخاوت کیجیے، اسے سرکولیشن میں رکھیے۔ سخاوت خود ایک قوت ہے اور طاقت و اختیار کے لیے ایک مقناطیس کا درجہ رکھتی ہے۔

قانون 41- عظیم لوگوں کے نقش قدم پر چلنے سے گریز کیجیے

جو کچھ پہلے وقوع پذیر ہو چکا ہو اسے دہرانے میں کوئی فائدہ نہیں۔ جو پہلے ہو چکا ہے دوسری بار کیے جانے سے بہتر اور زیادہ قدرتی نظر آتا ہے۔ اگر آپ کے والد یا آپ کا پیش رو ایک عظیم آدمی تھے تو آپ کو ان کے عظیم کارناموں سے دوچند عظیم کام کر کے دکھانا ہوں گے تب کہیں آپ کے نام کو یاد رکھا جائے گا۔ عظیم لوگوں کے سایے میں خود کو کبھی گم نہ کریں اور نہ ہی خود کو ماضی کے ساتھ وابستہ کریں بلکہ اپنا نام اور شناخت خود پیدا کریں، دوسروں کا راستہ اپنانے کی بجائے اپنا راستہ خود بنائیں۔ باپ کے بڑے نام یا ورثے کو باعث افتخار نہ سمجھیں اس سے خلاصی حاصل کریں۔ اگر اس عظیم نام اور ورثے سے اپنا دامن نہ بچا سکے تو آپ کبھی ترقی نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ ”بڑ“ کے درخت کے نیچے پودا لگا تو جاتا ہے لیکن بڑھ کبھی نہیں سکتا۔ اپنے قوت بازو سے اپنا مقام پیدا کیجیے۔ ”پدرم سلطان بود“ کہنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

قانون 42- چرواہے پر وار کریں، بھیڑیں خود بخود منتشر ہو جائیں گی

مشکلات کا باعث ہمیشہ صرف ایک طاقتور فرد ہوتا ہے۔ اشتعال دلانے والا متکبر انسان جو نیک خواہشات کو زہر آلود کرنے والا کماشتہ ہوتا ہے۔ اگر ایسے فرد کو کچھ کام کرنے کا موقع مل جائے تو دوسرے لوگ اس کے برے اثرات کی تاب نہ لا کر چل بسیں۔ اگر آپ مشکلات و مصائب سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ گفت و شنید کی کوشش کریں نہ ان کو ایسا کوئی موقع دیں کہ وہ آپ کو ہاتھ دکھا جائیں۔ اور ایسے لوگ لا علاج ہوتے ہیں۔ ان کے اثر و نفوذ کو زائل کرنے کے لیے انہیں تنہائی کے غار میں دھکیل دیں۔ مصائب و مشکلات کے منبع پر کاری ضرب لگائیں بھیڑیں (مصائب و مشکلات) خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

قانون 43- لوگوں کے دل و دماغ مسخر کریں

تشداد آمیز کاروائی کا شدید رد عمل ہوتا ہے۔ لہذا اس کا بہتر لائحہ عمل یہ ہے کہ آپ اپنے حریف کو دلفریب حیلوں سے اپنی پسند کے راستے پر لگانے میں کامیابی حاصل کریں۔ اس طرح وہ آپ کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن کر رہے گا۔ دوسروں کو اپنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی نفسیات اور کمزوریوں کو سمجھ کر ان کمزوریوں سے فرار واقعی فائدہ اٹھایا جائے۔ ان کے جذبات کو بروئے کار لا کر ان کی مزاحمت کو ختم کر دیں۔ ان کی پسند اور ان کے اندر کے خوف سے کھیل کر ان پر اپنا اختیار قائم کریں۔ اگر آپ دوسروں کے دل و دماغ کو نظر انداز کریں گے تو یاد رکھیں وہ آپ سے نفرت کرنے لگیں گے۔ لوگوں کے دل و دماغ مسخر کریں۔ یہی کامیابی کا سرستہ راز ہے۔

قانون 44- اپنے حریف پر اسی کے داؤد آزما کر اسے نہتا کریں وہ مشتعل ہو جائیگا

آئینہ حقیقت کو آشکار کرتا ہے لیکن اس کے ذریعے لوگوں کو بہت آسانی سے فریب بھی دیا جاسکتا ہے۔ جب آپ اپنے دشمنوں کو آئینہ دکھا دیتے ہیں یعنی انکے داؤد پر آزما دیتے ہیں تو آپ کے دشمن آپ کی اصل حکمت عملی کو سمجھ نہیں پاتے، وہ اس ناکامی پر جھجھلاہٹ اور پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دشمن کی نفسیات کو آئینہ دکھا کر آپ انہیں فریب نظر کا شکار کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ آپ ان کی اقدار میں برابر کے شریک ہیں۔ دشمن کی حرکات و عمل کی مماثلت اختیار کریں، ان پر انہی کا داؤد آزما کر آپ انہیں بڑا سبق سکھا سکتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو آئینہ دکھائی کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

قانون 45- تبدیلی کی ضرورت پر شدید زور دیں لیکن بہت زیادہ اصلاحات ایک ہی وقت پر کبھی بھی نافذ نہ کریں

ہر فرد تجلیات و تصورات میں تبدیلی کی ضرورت کا ادراک رکھتا ہے۔ لیکن روزمرہ کے معاملات میں لوگ اپنی عادت کے غلام ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ تجدید پریشان کن ہوتا ہے جو بالآخر بغاوت کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اگر آپ اقتدار کے سنگھاس پر نئے نئے بیٹھے ہیں۔ لوگوں کے لیے آپ اجنبی ہیں اور اپنی طاقت و قوت کے ماخذ کو ترقی دینا چاہتے ہیں تو قدیم روایات کا احترام کرنے کا اظہار کریں۔ اگر تبدیلی ناگزیر ہو تو لوگوں کو ایسا محسوس کرائیں کہ پرانی روایات کے طریقہ کار میں ٹھوڑی سے بہتری لائی جا رہی ہے۔

قانون 46- ایک مکمل ترین فرد کے طور پر خود کو ظاہر نہ کریں

دوسروں سے بہتر نظر آنا ہمیشہ خطرناک ثابت ہوتا ہے مگر اس سے بھی زیادہ خطرناک، کسی کمزوری یا کوتاہی سے مبرا ہونا، یا بے عیب نظر آنا ہے۔ کیونکہ حسد کی وجہ سے لوگ آپ کے خاموش دشمن

بن جاتے ہیں ایسے دشمن جو آپ کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ بہتری اس میں ہے کہ کبھی کبھی آپ بے ضرر کو تاہیوں اور خطاؤں کا ارتکاب کر لیں تاکہ اس خاموش دشمنی اور ضرر رساں حسد کا تدارک ہوتا رہے اور آپ ایک انسان جو خطا کا پتلا ہوتا ہے، نظر آئیں، جو ناقابل رسائی ہو، بے عیب تو صرف خدا کی ذات ہے، یا پھر مردے، زندہ انسان نہیں۔

قانون 47- اپنے مقصد میں حصول کامیابی کے بعد مزید پیش قدمی نہ کریں۔ خاص طور پر فتح کی صورت میں، مناسب وقت پر رک جانے کا فن سیکھیے

فتح یابی کا لمحہ، بہت بڑے خطرے کی گھڑی ہوتا ہے۔ کامیابی کا نشہ تکبر اور بے جا اعتماد انسان کو اپنے مقصد سے آگے دھکیل دیتے ہیں۔ اس طرح جتنے دشمنوں کو شکست سے دوچار کیا جا چکا ہوتا ہے، اس بے مقصد پیش قدمی سے ان سے زیادہ دشمن بنا لیے جاتے ہیں۔ کامیابی کے نشے کو سر پر مت چڑھائیے۔ منصوبہ بندی اور حکمت عملی کا بدل کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک ہدف مقرر کیجیے اور اسے حاصل کر لینے کے بعد رک جائیے۔

قانون 48- بے ہیبت بن کر رہیں۔ ایک مستقل صورت اپنانے سے بچیں

مخصوص وضع قطع اور مستقل شناخت اپنانے اور صاف طور پر دکھائی دینے والے منصوبے تیار کرنے کا صاف مطلب ہے۔ ”آئیل مجھے مار“ دشمن سے محفوظ رہنے کے لیے بے شکل و صورت نظر آئیں، سیما پائی کو اپنا شعار بنائیں۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں دیر نہ لگائیں کہ کوئی امر یقینی ہے نہ کوئی قانون غیر متبدل۔ اپنی حفاظت کی خاطر پانی کی طرح بے رنگ، بے شکل، بے ذائقہ اور سیال بن کر رہیں دنیا کی ہر شے تغیر پذیر ہے۔ آپ بھی تغیر پسندانہ طرز عمل اپنائیے۔ ”پل میں تولہ پل میں ماشہ“ فطرت اختیار کریں ایک ہی انداز پر اڑے رہنا چھوڑ دیجیے۔ کیونکہ

ع۔ ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں۔

ماخذ: طاقت حاصل کرنے کے 48 قوانین۔ تحریر رابرٹ گرین اینڈ جو سٹ ایلفرڈ، تہذیب و ترجمہ محمد قیوم اعوان۔ ناشر ساگر پبلشرز۔ لاہور۔

باب 16- دیندار افراد کے لیے چند نصیحتیں

(ماخذ- ہم سے عہد لیا گیا ہے۔ یعنی الدر المنضود عبد الوہاب شمرانی۔ ترجمہ مولانا فخر احمد عثمانی)

16.1 دیندار افراد کے لیے چند نصیحتیں

کامیابی کے اصول

- اپنے آپ کو ہر مسلمان سے کم سمجھیں۔
- اگر آپ کو اللہ والوں کے گروہ میں شامل ہونے کی خواہش ہو تو اپنے نفس کو بلاؤں اور تکالیف کے لیے آمادہ کر لیں۔
- تمام احکام کی صبح و شام حفاظت کیا کریں اور دل سے ان کا خیال رکھیں۔
- مسلمان بھائیوں کے ہاتھ میں نرم ہو کر رہیں۔
- ذکر سے فارغ ہو کر فوراً خلوت میں پہنچ جائیں۔
- قرآن حفظ کرنے والوں کو حکم کریں کہ اپنی زبانوں کو جھوٹ اور غیبت سے بچائیں۔
- جس شخص کی عادت لڑنے جھگڑنے کی ہو اس کے ساتھ مناظرہ نہ کریں۔
- مخالفین سے اپنا بھلائی والا برتاؤ منقطع نہ کریں۔
- اپنے حقیقی رتبہ کو عند اللہ ہر مومن کے رتبہ سے کم سمجھیں۔
- دنیا کی کسی چیز پر مزاحمت اور جھگڑا نہ کریں۔
- عبادات شریعہ پر تنخواہ نہ لیا کریں۔
- کفار، ظالموں اور فاسقوں کے ہدایا قبول نہ کیا کریں۔
- جب مقامات سلوک میں ترقی کرنے لگیں تو پہلے سے زیادہ شیطان سے ڈرتے رہیں۔
- بعبارت عربی جس کا مطلب سمجھ میں نہ آئے۔ علماء سے ملاحظہ کریں۔
- مال وقف سے ضیافت قبول نہ کریں۔
- اپنے دل کو دنیا کی طرف متوجہ نہ کریں۔
- دنیا اور اس کی لذت کی طرف رغبت سے نہ دیکھیں۔

- اپنے نفس کے ساتھ اس قدر مجاہدہ کریں کہ ظاہر و باطن یکساں ہو جائے۔
- ریاست اور سرداری کے کاموں میں اپنے بھائیوں پر پیش قدمی نہ کرنا چاہیئے۔
- جملہ اقوال و افعال وغیرہ میں توحید خالص حاصل کریں۔
- اپنے شیخ میں جو بات نقصان و عیب کی نظر آئے اس کو اپنا عیب سمجھیں۔
- اپنے دل میں دنیا کی محبتوں میں سے کسی کو جتنے نہ دیں۔
- کتاب اللہ و حدیث نبویؐ کی حقیقی مراد کو اپنے سمجھے ہوئے مطلب میں منحصر نہ کریں۔
- جس قدر حقوق اللہ و حقوق العباد ہمارے ذمہ ہیں ہمیشہ ان میں نظر کرتے رہیں۔
- اگر مال دار لوگ کھلم کھلا زکوٰۃ نہ نکالتے ہوں تو ان سے بدگمان نہ ہوں۔
- دوست اور دشمن کی پہچان پیدا کریں۔
- اپنے دوست احباب سے پہلے مخالفین کے ساتھ زیادہ میل جول کریں۔ اپنے مخالفین کو تحفے دے کر ان کے دل جیتنے کی کوشش کریں
- گنہگاروں کے ساتھ نرمی سے گفتگو کیا کریں۔
- سفر میں اپنے ساتھیوں کو لے کر ایسے شخص کے گھر نہ اتریں جو مہمان نوازی میں مشہور ہو۔
- جو طالب علم عمل میں کوتاہی کرتا ہو اس کو پڑھانے سے رک جائیں۔
- اپنے دوستوں کو مقامات عالیہ حاصل کرنے کی ہدایت کرتے رہا کریں۔
- جس شخص کے دل کو دین کے بارے میں مضبوط دیکھیں اس کو نصیحت کرنے کے لیے کسی خاص وقت کا انتظار نہ کریں۔
- اپنے دوستوں کو ہدایت کرتے رہیں کہ ہم جنسوں میں سے جس کی حالت بدل جائے اس پر رحم کیا کریں نہیں نہیں۔
- جہاں تگمکن ہو اپنے بھائیوں سے ممتاز ہو کر نہ رہیں۔
- خدا کی راہ کو ہمیشہ اپنی راہ پر ترجیح دیا کریں۔
- اپنے آپ کو کسی سید سے زیادہ کبھی نہ سمجھیں۔
- اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے رہا کریں۔
- کسی مصیبت زدہ کی حاجت روائی سے چھپ کر نہ بیٹھیں۔

- امور متعلقہ سلطنت و حکومت میں دخل نہ دیا کریں۔
- جنابت کی حالت میں ہرگز نہ سویا کریں۔
- بے وضو بھی کبھی نہ سویا کریں۔
- بغیر باطنی طہارت کے بھی نہ سویا کریں۔
- اگر ہماری عدم موجودگی سے مجلس ذکر میں لوگ کسی دن جمع نہ ہوں تو ہم خود اس کی قضا کریں۔
- اگر کسی کو کسی پر اعتراض کرتے دیکھیں تو حکمت سے اس کا علاج کریں۔
- رات کے پچھلے تہائی حصے میں کبھی نہ سویا کریں۔
- تمام اصحاب خدمت کی امداد کرتے رہیں۔
- مسلمانوں کے ہر غم میں شریک ہونا چاہیئے۔
- مسلمان سے قطع تعلق کرنے میں جلدی نہ کریں۔
- کبھی یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے حق تعالیٰ کا کوئی بھی حق ادا کیا ہے۔
- جو کوئی ہماری مدح کرے اس کو ڈانٹ دیا کریں۔
- جو شخص بغیر علم کے بحث کرتا ہو اس سے ہرگز مقابلہ نہ کریں۔
- جو لوگ ظالموں اور فاسقوں کے ہدایا اور مشتبہ مال قبول کرتے ہیں ان پر جلدی اعتراض نہ کریں۔
- اپنے دوستوں میں سے کسی کو دوسروں کے منصب میں بیجا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرنے دیں۔
- اپنے کسی دوست کو خالی وظیفہ یا منصب کے لیے بے ضرورت کوشش نہ کرنے دیں۔
- اگر سید ہم سے کوئی چیز مانگے تو فوراً دے دیا کریں۔
- ہمارے ہم عصر مخالف کی اگر کوئی تعریف کرے تو ہم کو بھی اس کی تائید کرنا چاہیئے۔
- جس شخص کا علم نفس ہی میں رکھا ہو اس سے تہذیب اخلاق کی امید نہ رکھیں۔
- خدام مسجد اور مؤذن وغیرہ سے دشمنی پیدا نہ کریں۔
- چغل خور سے تعلق قطع کر دیں۔
- مجاہدہ نفس کو علوم زائدہ پر مقدم کریں۔
- ختنہ وغیرہ کی تقریب میں نہ جایا کریں۔
- عروسوں کی دعوت قبول نہ کیا کریں۔

- بیباک لوگوں کا کھانا نہ کھائیں۔
- حاجت مند سائل کو خالی واپس نہ کریں۔
- جب کوئی دوست قید ہو جائے اس کی ملاقات کو زیادہ نہ جائیں۔
- ٹیکس ادا کرنے میں جلدی کریں۔
- جو کوئی قرب خداوندی کا دعویٰ کرے اور علامات موجود ہوں تو اس کے دعویٰ کو تسلیم کر لیا کریں۔
- اپنی طبی صفات بشریہ کے مشاہدے سے غافل نہ رہا کریں۔
- اپنے پر خوشی کی ضیافتوں اور ولادت کی تقریبات میں جانے کا دروازہ نہ کھولیں۔
- نذرو منت اور تعزیت میت کا کھانا نہ کھایا کریں۔
- غریب، مزدور پیشہ آدمی کا کھانا کھانے سے پہلے مخفی طور پر اس کی امداد کریں۔
- اپنے اعمال پر اس لحاظ سے ثواب طلب نہ کریں کہ یہ ہمارے کیے ہوئے ہیں۔
- ہمیشہ یہ اعتقاد پیش نظر رکھیں کہ حق تعالیٰ ہماری مصلحتوں کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔
- سفارش کے لیے پیادہ پا جایا کریں۔
- بدون ظاہری اور باطنی طہارت کے کسی کی سفارش کے لیے حکام کے پاس نہ جایا کریں۔
- حکام کو اپنی صحبت میں داخل کرنے کی کوشش نہ کریں۔
- تنگی کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی راضی رہیں جیسا کہ فراخی کی صورت میں۔
- حق تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔
- بالغ نوکروں میں سے کسی کو اہل و عیال کے سامنے جانے کی اجازت نہ دیں۔
- اپنے بھائیوں کو صحبت اولیاء کے آداب بتلاتے رہیں۔
- دنیوی غرض کے لیے کسی کو اپنی صحبت میں داخل نہ کریں۔
- اپنے بھائیوں میں سے کسی کو فقیروں پر انکار نہ کرنے دیں۔
- دوستوں کو تکلیف پہنچانے والے سے خلاصی کا طریقہ سکھلائیں۔
- اپنے دوستوں کو حکم کریں کہ بڑوں کی سفارش قبول کریں۔
- اپنے دوستوں کو قرضداروں اور قرض خواہوں کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم کریں۔

- تمام لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم کریں۔
- صدقہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے دیا کریں۔
- ہمیشہ رہنے والے اور بڑھنے والے نیک اعمال کو مقدم کریں۔
- کسی کو کوئی چیز دے کر اس کو بدلہ سے بے فکر کر دیں۔
- اہل و عیال اور خدام کو ساتھ لے کر کسی کی ملاقات کو نہ جایا کریں۔
- مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ یکسوئی اختیار کریں۔
- کسی سے مشورہ لیں تو اپنے دل میں چھپی ہوئی بات کو اس کے سامنے آراستہ کر کے بیان نہ کریں۔
- اپنے تجارت پیشہ دوستوں کو حکم کریں کہ ظالم تاجروں کا طریقہ اختیار نہ کریں۔
- کسی کا مال چھڑانے کی ذمہ داری نہ لیا کریں۔
- کسی شخص کو عدالت میں حاضر کرنے کا ضامن نہ بنیں۔
- جو لوگ ہمارا کہنا مانتے ہوں ان کو کرایہ بلا ضرورت زیادہ نہ لینے دیں۔
- جو تاجر ہمارا کہنا مانتے ہوں ان کو دنیا میں زیادہ منہمک ہونے سے روکیں۔
- اپنے شاگردوں، مریدوں کے مال میں سے اپنی ذات کے واسطے کوئی چیز قبول نہ کریں۔
- بغیر شرعی قدرت کے ہم نکاح اور حج نہ کریں۔
- ہم کوئی وقف کریں تو اس میں ایسی شرطیں نہ لگائیں جو مستحقین کے اوپر گراں ہوں۔
- غلاموں کے اوپر بہت زیادہ بندش نہ کیا کریں۔
- اپنے دوستوں کو کسی کے ساتھ ہرگز نہ جھگڑنے دیں۔
- درمیانی چال اختیار کریں۔
- اپنے دوستوں کو وجوب و زکوٰۃ سے بچنے کے لیے حیلے نہ کریں۔
- اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بہت زیادہ احسان کیا کریں۔
- اپنی اولاد کو ضروریات دین کی تعلیم دینے کے بعد کوئی ہنر و پیشہ بھی سکھلا دیں۔
- اپنی اولاد اور غلاموں کی مدد کیا کریں۔
- ہمارا جو مقروض قرض ادا کرنے پر قادر ہو اس سے سختی سے قرض کا مطالبہ کریں۔
- اپنے تاجر دوست کو تاکید کریں کہ زیادہ فائدہ کی امید پر سامان تجارت کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔

- اپنے دوستوں میں سے کسی کو تجارت کے لیے سیاحت کرنے کا مشورہ نہ دیں۔
- صنعت و پیشہ میں مخلوق کو نفع رسائی کا قصد کریں۔
- ہمارے اوپر کسی کا حق ہو اور ہم اس کو نہایت احتیاط کے ساتھ ادا کر دیں تب بھی یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس حق سے پوری طرح سبکدوش ہو گئے۔
- اوقات ضرورت کے سوا قرض مانگنے والے کو قرض نہ دیا کریں۔
- فراخی کی صورت میں اسراف کے بجائے محتاجوں کی امداد کریں۔
- گھوم پھر کے بیچنے والے اور راستوں کی دکانوں کا کھانا نہ کھایا کریں۔
- جتنی عبادت کی تو فیق مل رہی ہے اس پر شکر کرتا رہے۔
- اپنے دوستوں میں سے کسی کو خزانوں کی تلاش اور تحصیل مقاصد کے دھندوں میں مشغول نہ ہونے دیں۔
- اپنے دوستوں میں سے کسی کو کیمیاگری کے علم میں مشغول نہ ہونے دیں۔
- اپنی وسعت کے موافق اچھے سے اچھا لباس جو ہم کو ملے وہ پہنا کریں۔
- مقرض آدمی سے ہدیہ قبول نہ کریں۔
- معزول آدمی کی ایسی تعظیم نہ کریں جیسی تعظیم معزول سے پہلے کرتے تھے۔
- اپنے دوستوں میں سے کسی کو راگ باجہ اور گانے کی طرف کان نہ لگانے دیں۔
- قواعد سلف کے خلاف قرآن شریف پڑھنے سے منع کریں۔
- جب لوگوں میں کچھ عزت حاصل ہو جائے تو اپنی سابقہ حالت کو نہ بھولیں۔
- واعظ اور خطیب سے جو باتیں سنیں سب کو اپنے نفس پر محمول کریں۔
- جو ہم سے نفرت کرے اور ہماری تنقیص کرے تو ہم اس پر رحم کرتے ہوئے اس کے ساتھ شیریں کلامی اور بکثرت آمد و رفت کر کے اس کا علاج کریں۔
- ہمارے شہر میں اگر کوئی شیخ یا واعظ ایسا آجائے جس کی طرف ہمارے سارے معتقدین ڈھل جاویں تو ہم کو اس سے خوش ہونا چاہیئے۔
- خدا تعالیٰ کا ذکر محض تعیل حکم کی غرض سے کیا کریں۔
- جب تک ہم دنیا میں رہیں اس وقت تک راحت نہ ڈھونڈیں۔

□ کسی رات نیند کے غلبہ سے اگر وظیفہ چھوٹ جائے تو ہم کو تقدیر کی وجہ سے ٹکدر و رنج نہ ہونا چاہیئے۔

□ اپنے دوستوں کو یقین حاصل کرنے کے طریقے بتلاتے رہیں۔

□ اپنے نفس کے لیے ان مقالات کو تسلیم نہ کریں جن کے حصول کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔

□ ہر جاہل کے ساتھ بردباری سے کام لیا کریں۔

□ ہر دعا میں اجابت اور قبولیت کا اعتقاد رکھیں۔

□ اپنے دوستوں میں سے کسی کو اس کے ہمعصر کے ساتھ حسد نہ کرنے دیں۔

□ حق تعالیٰ مخلوق کے سامنے ہمارے عیوب ظاہر کر دیں تو ہم حق تعالیٰ کا شکر بجالائیں۔

□ اپنے نفس کو ان لوگوں کی باتوں کا جواب دینے میں مشغول نہ کریں جو ہماری آبروریزی اور تنقیص کرتے ہیں۔

□ ہمارے دوستوں میں سے کوئی شخص حاکم کی عدالت میں بلایا جائے تو اس کو ان آداب کی تعلیم دیں جو مصائب و تکالیف کے متعلق ہیں۔

□ اپنے دوستوں کو امر کریں کہ وہ اپنے نفس کو حق تعالیٰ کی مرضی کے کاموں پر مجبور کیا کریں۔

□ حق تعالیٰ کی رحمت کو کسی مسلمان سے بھی دور نہ سمجھیں۔

□ اپنے زمانہ کے آدمیوں کے ساتھ انہی کی روش پر چلتے رہیں۔

□ اپنے ہم عصر لوگوں کے حالات کو زمانہ گذشتہ کی میزان سے موازنہ نہ کیا کریں۔

□ اس زمانہ میں اپنے علم و عمل کے نقصان کی وجہ سے رحمت الہی سے ناامید نہ ہوا کریں۔

□ حق تعالیٰ سے ہمیشہ یہ درخواست کیا کریں کہ وہ ہماری کوئی بددعا امت محمدیہ کے کسی فرد کے حق میں کبھی قبول نہ فرمائے۔

□ مسجد میں رتھ ہرگز نہ نکالیں۔

□ روٹی کا حجم چھوٹا کیا کریں۔

□ کھانے پینے کے وقت اپنے دل میں یہ مضمون حاضر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔

□ کھانے پینے کی چیز سامنے ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ شبہ والی چیز سے بچالے۔

□ جب اپنے دل میں قبولیت دعا کی تلاوت پائیں اس وقت اپنے دوستوں کے لیے پیٹھ پیچھے دعا

کریں۔

- کھانا اس طرح نہ کھائیں کہ کوئی آنکھ ہم کو دیکھ رہی ہو۔
- خوب پیٹ بھر کر نہ کھایا کریں۔
- حتی الامکان ہر شخص کا کھانا نہ کھایا کریں۔
- اپنی حالت کے درست ہو جانے سے دھوکہ نہ کھائیں۔
- اپنی تربیت کے لیے علماء صالحین میں سے کوئی نہ ملے تو شریف لوگوں سے ادب حاصل کریں۔
- مجذوبوں سے میل جول نہ رکھیں۔
- اہم کام میں اپنے دوستوں سے مشورہ کرنا نہ چھوڑیں۔
- صبح و شام استغفار کثرت سے کیا کریں۔
- اپنے دوستوں کو قبل و قال کی مجلسوں میں نہ بیٹھنے دیں۔
- فتنہ کے دنوں میں اپنے گھر میں رہا کریں۔
- کوئی ظالم یا اس کا نوکر ہمارے سلسلہ میں داخل ہو تو اس کو ادب کا طریقہ سکھانا چاہیے۔
- کسی زمین میں ہم سے خدا کی نافرمانی ہو جائے تو اسی زمین میں کوئی نیک کام بھی کر لیں۔
- ہمارا کوئی دوست کسی بد کی صحبت میں بیٹھنے لگے تو اس سے قطع تعلق کرنے میں جلدی نہ کریں۔
- ہمارے گھر میں جس قدر غیر موزی جانور و کیڑے وغیرہ رہتے ہوں ان کی خبر گیری کریں۔
- اپنے احوال اور حالات میں سے کسی میں بھی کمال کا دعویٰ نہ کریں۔
- تلاوت قرآن یا مطالعہ حدیث کو منقطع کرنے کا ایک ادب یہ ہے کہ کہہ کر یا الہی میں اجازت چاہتا ہوں۔
- جماع کے وقت اپنے دل سے حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہا کریں۔
- جن ایام میں حمل قرار پانے کی توقع ہو ان میں اپنی بیوی سے اس وقت تک جماع نہ کریں جب تک ہمارا معاملہ حق تعالیٰ کے ساتھ درست نہ ہو۔
- اپنی بیوی اور باندی کی نگاہ میں اپنی عزت کو محفوظ رکھا کریں۔
- ہمارے دوستوں میں سے کوئی بھی ایسے شخص کو ایذا نہ پہنچانے پائے جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی ہو۔

- ہر نو وارد مہمان کا اکرام کیا کریں۔
- کسی مہمان کے لیے کبھی تکلف نہ کیا کریں۔
- تمام موجودات پر رحم کرنے کی عادت اختیار کریں۔
- سلام کرنے میں پہل کریں۔
- سید زادی سے نکاح اس وقت کریں جب آپ اپنے آپ کو اس کے خدام میں سے سمجھ لیں۔
- ہماری مالدار بیٹی یا بہن کے لیے کوئی غریب سید زادہ پیغام دے تو رد نہ کریں۔
- سوال کرنے والے سید کو جس قدر ممکن ہو ضرور دیں۔
- کسی قوم پر کسی کام میں آگے بڑھنے اور بڑا بننے کی کوشش نہ کریں۔
- مواقع غفلت میں جیسے بازار اور سیر و تفریح کی جگہ حق تعالیٰ کو ضرور یاد کریں۔
- جب ہماری برائیاں مخلوق پر ظاہر ہو جائیں تو ہم مخلوق کے ساتھ زیادہ احسان کیا کریں۔
- احادیث فضائل پر عمل کیا کریں۔
- کسی کو مشورہ نہ دیا کریں، مگر جب کہ اس معاملہ میں ہماری نظر مشورہ لینے والے سے زیادہ کامل ہو۔
- قراءت قرآن اور ذکر کے لیے بدون طہارت کے کبھی نہ بیٹھا کریں۔
- اپنے ساتھ حسد رکھنے والے سے مکدر نہ ہوا کریں۔
- ان لوگوں کا اکرام کیا کریں جن کے سپرد ہمارے دنیوی معاملات ہیں۔
- دنیا کی ہر چیز کو عبرت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔
- اگر کوئی شخص کسی کو ہمارے موافق مشورہ نہ دے تو اس سے مکدر نہ ہوں۔
- جب تک ہم باطن میں کسی امر مذموم کے مرتکب ہوں اس وقت تک تلقین ذکر اور بیعت کرنے کے درپے نہ ہوں۔
- کسی سے اس وقت تک بیعت نہ لیں جب تک ہم کو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کو علم میں ہم سے کم سمجھتا ہے۔
- کسی کاراز ظاہر نہ کیا کریں۔
- جو باتیں ہم نے کسی عالم سے سیکھی ہیں ان پر خود عمل کریں اگرچہ وہ عمل نہ کرتا ہو۔

- انصار کی نیک اولاد سے بغض نہ رکھیں۔
- ایک کپڑے میں لپٹ کر کسی مرد کے ساتھ کبھی نہ سوںیں۔
- سنن شرعیہ کو سستی اور کابلی سے کبھی ترک نہ کریں۔
- اپنے دوستوں کو ضرورت سے زیادہ سونے نہ دیا کریں۔
- حرافت کرنے والوں میں جب کوئی ہم سے مرید ہو تو ہم اس کو اسی پیشہ پر قائم رہنے کا امر کریں۔
- جب ہماری لڑکی بالغ ہو جاوے تو اس کے نکاح میں جلدی کریں۔
- اپنے دوستوں میں سے کسی کو بھی اس کی بیٹی کے جہیز کے متعلق یہ دعویٰ نہ کرنے دیں کہ یہ اس کی ملک نہیں ہے۔
- اگر کوئی شخص ہماری بیٹی سے نکاح کا پیغام دے تو اس کو سامان نکاح و مقدمات شادی میں طاقت سے زیادہ خرچ کرنے کی تکلیف نہ دیں۔
- اگر ہماری لڑکی اپنے خاوند کی شکایت کرے تو اس کے مقابلہ میں اپنی بیٹی کی حمایت و طرف داری میں جلدی نہ کریں۔
- جماع میں اچھی نیت کیا کریں۔
- حمل قرار پانے کے بعد جہاں تک ممکن ہو حفظ صحت کے لیے جماع کم کیا کریں۔
- جب کوئی شخص کسی مسئلہ میں علماء کی نقل کی مخالفت کرے تو اپنے دوستوں کو اس پر اعتراض میں جلدی کرنے سے روکیں۔
- جب عہدہ داران سلطنت تک ہماری رسائی ہو جائے تو ہم کسی کے لیے عہدہ حکومت کی سعی نہ کریں۔
- جو شخص کسی عہدہ حکومت سے معزول ہو جائے تو اس کو صبر کی وصیت کریں۔
- اپنے دوستوں کو تاکید کریں کہ جب کسی عالم یا درویش کے پاس جانا چاہیں تو اپنی عقل کی ترازو کو توڑ کر ان کے پاس جایا کریں۔
- اپنے نصیحت کرنے والے دوستوں کو حکمت و تدبیر کے طریقے بتائیں۔
- کفار کو بھی نصیحت کیا کریں۔
- جو پڑوسی ہمارے سامنے گناہ کرتا ہو تو جہاں تک ہو سکے ہم اس کی پردہ پوشی کریں۔

- اپنے دوستوں میں سے علماء ظاہر کو ذاکرین کی تعظیم کا امر کریں۔
- کتاب اللہ اور احادیث میں جو امور از قبیل تشابہات ہیں ہم ان کے معانی کی تلاش میں اپنے آپ کو پریشانی اور تعجب میں نہ ڈالیں۔
- اس زمانہ میں اگر کوئی ہم سے کسی کی حالت دریافت کرے تو صرف اتنا کہیں کہ وہ ہم سے اچھا ہے باقی پوری حالت کسی اور سے دریافت کرو۔
- جن اولیاء پر بعض لوگوں نے اعتراض کے ساتھ کلام کیا ہے ان کا تذکرہ انہی لوگوں کے سامنے کیا کریں جو ان کے معتقد ہیں۔
- اپنے اہل و عیال اور بیوی بچوں کو آداب شرعیہ خود سکھلایا کریں۔
- حدیث اس وقت تک نہ پڑھا کریں جب تک کچھ صدقہ نہ کر دیں۔
- ان منکرات کے ازالہ میں زیادہ سختی کریں جن کی حرمت پر اتفاق ہے۔
- جو استاد ہمارے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتا ہو اس کی خوب تعظیم کیا کریں۔
- سلف صالحین سے جو آداب منقول ہیں ان پر عمل کریں۔
- تلاوت قرآن اور قرأت حدیث کے وقت کسی کو شور و شغب اور آواز بلند نہ کرنے دیں۔
- جس جگہ شرعاً جہر کرنا افضل ہے وہاں اپنے سب افعال و اقوال کو علانیہ کیا کریں۔
- جن مسلمانوں کے ہاتھ میں منافع عامہ ہیں ان کی عزت و حرمت کا لحاظ رکھا کریں۔
- جس شخص کا نام اللہ تعالیٰ اور انبیاء اور اکابر اولیاء کے ناموں سے مشابہ ہو اس کی تعظیم زیادہ کیا کریں۔
- امت محمدیہ کے تمام آدمیوں کی خطا کو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی خاطر معاف کر دیا کریں۔
- اپنے دوستوں کو دھوکہ دہی اور فریب بازی سے بچنے کی نصیحت کریں۔
- گناہ گاروں سے صرف اللہ کے واسطے نفرت و بغض کیا کریں۔
- جب کسی مسلمان پر کوئی طعن کیا جاوے تو ہم ان کی طرف سے جواب دیا کریں۔
- مسلمانوں میں سے کسی کے ساتھ بدگمانی نہ کیا کریں۔
- جو شخص ہم سے بڑا بننا چاہے ہم اس سے بڑا بننے کی خواہش نہ کریں۔
- ہمارے پاس جس قدر مال ہو اس کو خالص اپنا مال نہ سمجھیں۔
- اپنے دوستوں کو کثرت ایثار کا حکم کریں۔

- جس شخص کے ساتھ بھی تعلق و صحبت پیدا کریں خالصتاً بوجہ اللہ پیدا کریں۔
- دنیا سے بے تعلقی اور زہد اس واسطے نہ اختیار کریں کہ دل کو راحت زیادہ حاصل ہوگی۔
- کھانے پینے کی ہر چیز کے استعمال کے وقت اپنے قلوب کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھیں۔
- اپنے احباب حفاظ قرآن کو سختی کے ساتھ تاکید کریں کہ وہ اپنے اوپر مردوں کے ایصال ثواب کی دعوتیں قبول کرنے کا دروازہ نہ کھولیں۔
- جو درویش ہماری تربیت میں ہوں انہیں قبروں وغیرہ پر پیسوں کے معاوضہ میں قرآن خوانی سے منع کریں۔
- امراء اور ارکان دولت کا قرب اختیار نہ کریں۔
- اہل فضل و اہل علم کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کریں۔
- جب تک ہم دنیا میں ہیں اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے فتنہ میں مبتلا ہونے سے بھی مطمئن نہ ہوں۔
- شیطان سے ڈرتے رہیں۔
- اپنے بھائیوں اور ہم عصروں سے بڑا بننے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔
- اپنے دوستوں کو جو نامرد اور بلند حوصلہ بننے کی ترغیب دیں۔
- اپنے دوستوں کو دنیا کی رونق اور دنیا داروں کی چیزوں کی طرف نظر اٹھانے سے منع کریں۔
- مسجد جاتے ہوئے اچھے کپڑے پہننے میں سستی نہ کریں۔
- جب ہم سے کوئی ایسی بات صادر ہو جس سے عذر خواہی کرنا ضروری ہو تو عذر خواہی کر لیا کریں۔
- اعمال مستحبہ کو ایسے موقع پر اعلان کیا کریں جہاں اسکی امید ہو کہ لوگ ہماری اتباع کریں گے۔
- جو شخص اپنے ہدیہ کو بہت قیمتی اور قابل قدر سمجھتا ہے اس کا ہدیہ کبھی قبول نہ کریں۔
- جو شخص ہم کو فقراء میں تقسیم کرنے کے لیے کچھ مال دے تو اس کو منظور نہ کریں۔
- جو جماعت ہماری زیر تربیت ہے اس کے واسطے کسی سے کچھ مال اسباب قبول نہ کریں۔
- اپنے تمام صدقات نافلہ اور مستحب خیرات و ہدایا کو چھپایا کریں۔
- اپنے نفس اور اہل و عیال پر زیادہ توسع نہ کریں۔
- کسی مسلمان کے ساتھ مکرو فریب نہ کریں۔

- کسی ایسی چیز سے اپنے کو افضل نہ سمجھیں جس کی طرف ہم کو کسی وقت احتیاج ہوتی ہے۔
- ہم کسی مسلمان سے کسی دوسرے شخص کی وجہ سے بدون شرعی سبب عداوت نہ کیا کریں۔
- جب دو شخص ہم کو دعوت دیں اور دونوں کے گھر فاصلہ میں برابر ہوں تو اس شخص کی دعوت قبول کریں جس کی دعوت رد کرنے سے دل شکنی کا زیادہ خطرہ ہو۔
- جس محفل میں بڑے طبقہ کے لوگ شریک ہوں خصوصاً مناظرہ کی مجلس اس میں ہرگز نہ جائیں۔
- جب ہم کسی مجلس میں حاضر ہوں تو جب تک ہو سکے خود گفتگو شروع نہ کریں۔
- مجمع عام میں یا درس و مجلس ذکر سے فارغ ہونے کے وقت کسی کو اپنے ہاتھ چومنے نہ دیں۔
- اپنے کو اس قابل نہ سمجھیں کہ کوئی ہمارے پاس بیٹھے یا ہماری بات کا جواب دے۔
- اگر کوئی ہمارا نام بغیر القاب کے لے کر پکارے تو اس سے ملکر نہ ہوں۔
- گناہوں سے صرف خدا سے شرمناک بھاگا کریں۔
- بزرگوں کا سالباں پہن کر جاہلوں، متکبروں، فاسقوں جیسے کام نہ کریں۔
- اگر نیک لوگ ہمارے سامنے اپنا ایسا کوئی واقعہ بیان کریں جو عقلاً ناممکن ہو تو اگر خلاف شریعت نہ ہو تو انکار نہ کریں۔
- جس کا جو حق بھی ہمارے ذمہ واجب ہو اس کو حق دار کے مطالبہ سے پہلے ادا کر دیا کریں۔
- اگر ہم کسی جگہ دینی کام میں مشغول ہوں پھر کوئی شخص اس کام کو انجام دینا چاہے اور وہ اس کا اہل بھی ہو تو ہم خوشی سے چھوڑ دیں۔
- کسی شخص کے سامنے اپنی تعریف کبھی نہ کریں، مگر یہ کہ شرعی ضرورت ہو۔
- ہمارے دوستوں میں سے جو شخص سلسلہ سے نکال دیئے جانے کا مستحق ہو اس کو اپنے دل سے دور کر دیا کریں نہ کہ زبان سے۔
- حکام کی اصلاح کے درپے اس وقت تک نہ ہوں جب تک ہم کو ان کے اندر تصرف کی قدرت نہ ہو۔
- لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کر کے اپنے دوستوں کے پاس شکر یہ ادا کرنے بھیج دیا کریں۔
- حکام کے پاس لوگوں کی سفارش نہ لے جایا کریں۔
- عالم وجود کی ہر اچھی بات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں۔

- آج کل کے قاضیوں کے فیصلے اور گواہوں کی شہادتوں کو باطل نہ کہا کریں۔
- اپنے دوستوں کو ہدایت کریں کہ وہ اپنے معاملات میں ہوشیاری سے کام لیا کریں۔
- اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں سے جو ہمارے شامل حال ہیں دھوکہ نہ کھائیں۔
- جن چیزوں کا واقع ہونا ہم کو کشف سے معلوم ہو جائے اس کو ظاہر نہ کریں۔
- کسی مرید کو فقہاء سے جھگڑنے اور ان پر انکار کرنے کی اجازت نہ دیں۔
- کوئی دن رات ایسا نہ گزرنے پائے جس میں ہم نے چوبیس ہزار بار اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا ہو۔
- کسی کی پوشیدہ حالت کا تجسس نہ کریں۔
- بڑے درجے کے لوگوں کے پاس نشست و برخاست زیادہ نہ کیا کریں۔
- اپنے متعلقین کو اس بات کی گنجائش نہ دیں کہ وہ ہم کو ہمارے ہمسروں پر ترجیح دیں۔
- اپنے نفس کو سب ہمسروں سے زیادہ علم و معرفت کا دعویٰ کبھی نہ کرنے دیں۔
- جب کوئی مصیبت نازل ہو تو اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر فریاد کریں۔
- اپنے دوستوں اور متعلقین کو تعویذات و نقوش وغیرہ میں مشغول نہ ہونے دیں۔
- اس زمانہ میں اپنے پیٹ کی حفاظت سے غفلت نہ کریں۔
- جو ہم پر ظلم کرے اس پر بددعا کبھی نہ کریں۔
- امت محمدیہ کے بدکاروں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا معاملہ کریں۔
- اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لیے اعمال صالحہ کثرت سے کیا کریں، مگر ان پر بھروسہ نہ کریں۔
- کبھی کبھی عمدہ لذیذ غذائیں کھا کر اور نفیس کپڑے پہن کر اپنے نفس کا علاج کیا کریں۔
- جب ہم حسن و جمال والی عورت سے نکاح کریں تو اس سے مقصود صرف لذت جماع نہ ہونا چاہیے۔
- جب اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے ہم کو بعض اسرار پر مطلع فرمادیں تو ان کو ظاہر نہ کریں۔
- جب اپنے شیخ کو اس کے درجہ سے گرا ہوا دیکھیں تو شیخ سے اپنی عقیدت کو نہ بدلیں۔
- پڑوسی کو حکام کی گرفت سے بچانے کی تدبیر کیا کریں۔
- اگر ہم کسی علم کا درس دے رہے ہوں اس وقت کوئی مشہور عالم آجائے تو اس کو کتاب کی تقریر کرنے پر مجبور نہ کریں۔

- ہمارے پاس کوئی بشارت آئے تو اس کو قبول کر لیا کریں۔
- تلاوت قرآن کرتے ہوئے خصوصاً نماز میں پوری توجہ کریں۔
- اپنے ان دوستوں کو جو بچوں کو پڑھاتے ہیں اس بات کی ہدایت کریں کہ جب تک ممکن ہو بچوں کی روٹی میں اپنا حصہ نہ لگائیں۔
- جب ایسے شخص کے سامنے سے ہمارا گذر ہو جس کے ساتھ صلح کرنے سے ہم عاجز ہو گئے ہیں تو سر جھکا کر گذریں۔
- جس مسلمان سے مخلوق کو جس قدر نفع پہنچتا ہو اسی کے موافق ہم اس کا اکرام زیادہ کریں۔
- جب ہم چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو نیند کا بستر لپیٹ کر رکھ دیں۔
- اگر کسی وقت ہم طالبان علوم کے استاد یا مریدین کے شیخ بنا دیئے جائیں تو اپنے کو ان سے عند اللہ زیادہ مرتبہ والا نہ سمجھیں۔
- اپنے دوستوں کو مسجد کی دہلیز اور صحن میں بھی جوتا پہن کر نہ چلنے دیں۔
- اسلامی فرقوں میں سے کسی فرقہ کے پیچھے اس طرح ہاتھ دھو کر نہ پڑیں کہ ان کو کافر ہی بنا کر چھوڑیں۔
- اگر کوئی جھگڑنے والا بدون سمجھے بوجھ ہم سے بحث کرنے لگے تو ہم کو خود ہی اپنی غلطی کا اعتراف کر کے قصہ ختم کر دینا چاہیئے۔
- اپنے دوستوں میں سے کسی کو ناجائز کام کا ارتکاب کرنے کے بعد ارادہ الہی سے حجت پکڑنے کا موقع نہ دیں۔
- اپنے دوستوں کو تاکید کریں کہ زمانہ اور اہل زمانہ کے ساتھ چلتے رہیں۔
- اگر ہم کو کسی بادشاہ یا حاکم یا سردار سے ملنے کا اتفاق ہو تو اپنے لیے دعا کی درخواست کریں۔
- جنازہ کی نماز پڑھانے کے لیے آگے نہ بڑھیں۔
- جب اللہ تعالیٰ سے دنیوی خواہشوں یا منصوبوں کے لیے دعا کریں تو تقویٰ کے ساتھ کریں۔
- ہر نعمت اور مصیبت کے دونوں رخ دیکھا کریں۔
- کسی مرید کو اس کے شیخ سے نہ بگاڑیں۔
- علماء و صالحین کو عمدہ کپڑے پہننے اور لذیذ غذائیں کھاتے دیکھ کر جلدی سے ان پر اعتراض نہ

- کیا کریں۔
- جب ہم کسی حاکم یا رکن سلطنت سے ملیں تو اپنے ہم عصر علماء اور درویشوں کو اس کی نظر میں بڑھائیں۔
- اگر ہم کو ارکان دولت میں سے کسی کی صحبت کا اتفاق ہو تو اپنے کشف کو کبھی ظاہر نہ کریں۔
- اپنے دوستوں کو مجذوبوں اور مغلوب الحال لوگوں کی حالت کو عقل و نقل کی ترازو میں وزن کرنے سے منع کریں۔
- دنیا سے تصرف و کرامت کے ذریعہ سے اپنی شہرت کے طالب ہرگز نہ ہوں۔
- شریعت کی آسانوں پر بھی بعض اوقات شوق سے عمل کیا کریں۔
- اپنے ان دوستوں کو جو ہماری زیر تربیت ہیں خطیب بننے کی اجازت نہ دیں۔
- اپنے دوستوں کو ان باتوں پر انکار نہ کرنے دیں جو مسلمانوں نے بطور قربت الہی ایجاد کیں۔
- اپنے دوستوں کو اہل برزخ کے احوال کے متعلق گفتگو کرنے کی اجازت نہ دیں۔
- اپنے دوستوں کو حضرات انبیاء علیہم السلام کی خطاؤں اور قضاء و قدر کی حقیقت میں گفتگو کرنے کی اجازت نہ دیں۔
- اپنے دوستوں کو ہدایت کریں کہ توحید کی باریکیوں کو سمجھنے کے لیے اپنے آئینہ دل کی صفائی کریں۔
- اپنے دوستوں کو ایسے شخص کی بھی غیبت نہ کرنے دیں جس نے ان کے حق میں ظلم کیا ہے۔
- اس زمانہ میں جو کوئی ہمارے ساتھ برائی سے پیش آئے اس سے زیادہ ان لوگوں سے بچنا چاہیئے جو ہم پر احسان کرتے ہیں۔
- جب کسی محفل میں لوگ ہماری تعریف کریں تو خاموش رہا کریں۔
- جب ہم کسی جگہ جانا چاہیں تو اپنے دوستوں کے لیے خیر کی دعا کریں۔
- کوئی ایسا کام نہ کریں جس میں حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑے۔
- کسی کو بھی اپنے زمانہ کے علماء و مشائخ کی زیارت سے نہ روکیں۔
- فقراء، ضعفاء اور ضرورت مندوں کے پاس بیٹھنے سے غفلت نہ کریں۔
- جب ہم مسلمانوں کے علماء میں شمار ہونے لگیں تو اپنے شہر والوں میں سب سے زیادہ کریم اور صاحب ایثار بن جائیں۔

- اگر ہم اپنے مشائخ کے بعد ان کے جانشین بن جائیں تو اپنے کو ان کے طریقہ پر ہرگز نہ سمجھیں۔
- اپنے دوستوں میں سے کسی کے اندر ولایت وغیرہ کا دعویٰ پائیں تو اس کو متنبہ کریں۔
- خانقاہوں اور مدرسوں کی روٹیوں میں اپنا حصہ نہ لگائیں۔
- وعظ سے پہلے پوری توجہ کے ساتھ اپنے کو رسول اللہ ﷺ اور علماء و اولیاء کا نائب سمجھیں۔
- جب کسی ولی یا عالم یا کسی بڑے آدمی کے پاس جائیں تو اس سے زیادہ عاجزی ظاہر نہ کریں۔
- جو کوئی ہم سے آشنائی پیدا کرے اس کو طریق فقراء کا شوق اور ذکر اللہ کی ترغیب دیں۔
- اس زمانہ میں جس شخص کو کسی بلا میں گرفتار دیکھیں تو اس کو اس سے خلاصی پانے کا طریقہ بتلائیں۔
- جب ہم کو کسی حاکم یا قاضی وغیرہ کے ہاں مرتبہ حاصل ہو جائے تو اس کو نصیحت کرنے اور لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے سے غفلت نہ کریں۔
- جب کسی مصیبت زدہ کی کوئی حاجت پوری کریں تو اس کے بدلہ میں کوئی ہدیہ قبول نہ کریں۔
- جب ہم کسی حاکم یا بڑے آدمی کو علم دین سکھلائیں تو مجمع میں تعلیم نہ دیں۔
- اللہ کے بندوں کو باہم ایک دوسرے کا محبوب بنا دیں۔
- اپنے دوستوں کو وضو اور نماز میں وسوسہ کرنے سے منع کریں۔
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس عالم کی تمام موجودات کے ساتھ ادب کا لحاظ رکھیں۔
- ہمارے دوستوں میں سے اگر کسی کو بازار کا سردار بنا دیا جائے تو اس کو سرداری کے آداب اور ان کی تفصیل بتلائیں۔
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھے۔
- جب کوئی کتاب تصنیف کریں یا سبق پڑھائیں تو الفاظ کی تحقیق اور شیرینی میں مبالغہ نہ کریں۔

ماخذ: ہم سے عہد لیا گیا ہے۔ یعنی الدر المنضود۔ عبد الوہاب شہرانی
ترجمہ مولانا ظفر احمد عثمانی، ادارہ اسلامیات، اردو بازار، کراچی

باب 17- گھریلو زندگی میں کامیابی کے راز

مکان کو گھر بنائیے

17.1 سُبُلُ السَّلَام

یہ مضمون، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات و فرمودات پر مبنی ہے، جنہیں مسعود احسن علوی نے اپنی تالیف ماہر حکیم الامت موسومہ بہ افادات عارفیہ میں قلم بند کیا ہے

□ وقت۔ زندگی کا بڑا قیمتی سرمایہ ہے۔ اس لیے اس کی قدر کرنا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ صبح سے شام تک زندگی میں جس قدر مشاغل ہیں ان کے لیے نظام الاوقات مرتب کیا جائے تاکہ ہر کام مناسب وقت پر آسانی سے ہو جائے۔

□ کچھ وقت بلکہ سب سے بہتر وقت نماز فجر کے بعد ذکر اللہ کے لیے اور اوراد و وظائف تلاوت کلام پاک۔ ماثورہ دعاؤں کے لیے مقرر کرنا چاہیے۔ یہ معمولات اس قدر مختصر ہونا چاہئیں کہ ان پر بلا تکلف دوام ہو سکے۔

□ اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے کچھ وقت اپنے گھر کے اندر اپنے اہل و عیال کے ساتھ صرف کرنا چاہیئے اس سے ان کو تقویت اور انشراح رہتا ہے اور خود اپنی زندگی میں بھی ان کے ساتھ انس و محبت پیدا ہونے سے نشاط خاطر رہتا ہے اور بہت سے امور خانہ داری اور حسن انتظام میں مدد ملتی ہے حضور ﷺ نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ شفقت و محبت اور حسن سلوک کے لیے خاص طور پر بہت تاکید فرمائی ہے۔

□ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق واجب کیے ہیں۔ ان کی زندگی میں ان کی خدمت کرنا، ان کو دماغی و جسمانی راحت پہنچانا، ان کو ہر طرح سے خوش رکھنا اور ان کی دعائیں حاصل کرنا شرعاً واجب ہے۔ ان کی وفات کے بعد التزماً ان کے لیے ایصال ثواب کرتے رہنا، تلاوت کلام مجید، نوافل اور دیگر اوراد مسنونہ سے بھی اور مالی صدقہ و خیرات سے بھی خصوصاً

خیرات جاریہ سے۔ اولاد کا صالح ہونا اور نیک اعمال کا عادی ہونا خود مرحوم والدین کے لیے خیرات جاریہ کا درجہ رکھتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر ہفتہ اولاد کے اعمال ان کے والدین کے سامنے عالم برزخ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اچھے اعمال سے ان کو خوشی اور برے اعمال سے رنج ہوتا ہے۔ اس لیے بڑے اہتمام کی ضرورت ہے کہ والدین کی روح کو اذیت نہ پہنچے بلکہ اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ نیک اعمال سے اور ایصالِ ثواب سے ان کو نفع پہنچے۔

□ بھائیوں میں آپس میں محبت قائم رکھنا بہت ہی ضروری ہے ورنہ تمام زندگی لطفِ زندگی حاصل نہیں ہوتا اور زندگی میں قوت محسوس نہیں ہوتی۔ بڑی تباہی کی علامت ہے کہ بھائی بھائی آپس میں اتفاق نہ رکھ سکیں۔ سارا فساد بچوں سے، بیویوں سے شروع ہوتا ہے اور آپس میں غلط فہمی اور بد مزگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ خوب سمجھ لیا جائے عقل اسی واسطے ہے کہ پہلے سے اندازہ کر لے کہ یہ فتنہ شروع ہی نہ ہونے پائے ورنہ آخر میں جب دل برے ہونے لگتے ہیں اس وقت جذبات سے متاثر ہو کر عقل بھی ماؤف ہو جاتی ہے اور یہی خانہ بربادی کا باعث ہوتی ہے۔ ہر شخص کو فردِ فرداً رواداری، ایثار، چشم پوشی اور معمولی معمولی باتوں کو درگزر کرنے کی عادت ڈالنا چاہیے۔ اس طرح آپس میں محبت قائم رہتی ہے اور جو معاملہ غلط فہمی پر مبنی ہو اس کو فوراً صاف کر لینا چاہیے۔ اور تصور ہو تو اعتراف کر لے اور معافی مانگ لے۔

□ اولاد کی پرورش و نگہداشت بہت اہم ذمہ داری ہے۔ ان کو ابتدا ہی سے جب ان میں سمجھ پیدا ہونے لگے۔ اللہ اور رسول کا نام سکھانا شروع کر دینا چاہیے۔ پھر ابتدائی عمر میں قرآن شریف کا ختم کرانا اور ضروری مسائلِ پاکی و ناپاکی کے، جائز و ناجائز، حلال و حرام چیزوں سے ضرور مطلع کر دینا چاہیے۔ پھر ابتدا ہی سے نماز کی عادت ڈالنا چاہیے۔ ان کا لباس پوشاک صرف اسلامی طرز کا رکھنا چاہیے۔ ان کے اخلاق کی نگرانی رکھنا چاہیے، ان کو نشست و برخاست اور کھانے پینے کے آداب سکھانا چاہیے۔ دین و دنیا کی ضروری تعلیم و تربیت کا خاص طور پر اہتمام رکھنا چاہیے۔ بری صحبتوں سے ان کو خاص طور پر بچانے کی فکر رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے۔

□ گھر کا معاشرہ بالکل اسلامی طرز کار رکھنا اس زمانے میں واجب ہے۔

□ تصاویر، ریڈیو اور ٹیلی ویژن ہرگز گھروں میں نہ ہونا چاہیے۔ اس سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں

کا اخلاق ضرور خراب ہوتے ہیں۔

□ شریف گھر کی عورتوں میں آج کل کے معاشرے میں آزادی بہت بڑھتی جا رہی ہے۔ روایات شرم و حیا اور پردہ داری ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ محرم و نامحرم کا امتیاز ختم ہوتا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ناگفتنی واقعات کثرت سے رونما ہو رہے ہیں۔ جنسی قانون فطرت کبھی نہیں بدل سکتا، اس لیے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

□ جن عزیزوں و اقارب سے صلہ رحمی کا تعلق ہے ان کا حق ادا کرنا بھی واجب ہے اور شریعت میں اسکی بڑی اہمیت ہے۔ ایک حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ صلہ رحمی صرف یہی نہیں ہے کہ آپس میں حسن سلوک رکھا جائے یہ تو غیر شخص سے بھی کرنا چاہیئے۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ اگر ایک فریق رشتہ توڑ دے تو تم رشتہ جوڑ دو۔ ایک شخص نے اگر حق ادا نہیں کیا تو دوسرا اپنے حق ادا کرنے سے بڑی نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی رشتہ دار نے معاملات خراب کیے یا کوئی اذیت پہنچائی تو یہ اس کا فعل ہے تم کو چاہیئے کہ تم اس کو درگزر کرو اور اس سے انتقام نہ لو۔ اس کی بدگوئی نہ کرو اور اگر اس پر کوئی وقت پڑے تو سختی سے درمے اور اس کی مدد کرو۔ یہی طریقہ حق ادا کرنے اور رشتہ جوڑنے کا ہے۔ اگر ہو سکے تو جلد اس سے مفاہمت کر لو۔ اس میں بڑی عافیت ہے اور بڑا ثواب ہے۔ شریعت میں حقوق العباد کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ احادیث میں اس کے لیے بہت تاکید آئی ہے۔ اگر کوئی عزیز (یا صاحب معاملہ) اپنے قصور کا اعتراف کر کے معافی چاہے تو شریعت کا حکم ہے کہ ضرور معاف کر دینا چاہیئے ورنہ سخت گناہ ہے۔ اسی طرح اگر اپنا قصور ہو تو ضرور معافی مانگ لینا چاہیئے خواہ کتنا ہی نفس تاویل کرے اور خفت محسوس کرے۔ اگر معافی مانگنے پر دوسرا فریق معاف نہ کرے تو وہ گنہگار ہو گا اور معافی مانگنے والے سے اب کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔

□ پڑوسیوں سے بھی بہت خوشگوار تعلقات رکھنا چاہیئے اور ہمیشہ اس کا اہتمام رکھنا چاہیئے کہ تمہاری وجہ سے ان کو کسی طرح کی اذیت نہ پہنچے اور اگر ان سے تم کو کوئی اذیت پہنچے تو ضبط و تحمل سے اور درگزر کرنے سے کام لیا جائے اور جلد ان سے خوش اسلوبی سے مفاہمت کر لی جائے۔

□ شادی اور غم کی تقریبات میں جہاں ہر طرح کی بدعات اور خلاف شرع باتیں ہوتی ہیں، جہاں تک ممکن ہو سکے ان میں شرکت سے اجتناب کیا جائے اور خود اپنے یہاں سختی سے شرع پر عمل کیا جائے۔ کیونکہ خلاف شرع امور میں کبھی برکت نہیں ہوتی بلکہ بیشتر دنیاوی نقصان کے علاوہ

مواخذہ آخرت کا باعث ہوتے ہیں۔

□ اپنے گھر کے ماحول کو تمام تر اسلامی بنانا چاہیئے ورنہ آئندہ نسلیں اس سے بالکل بیگانہ ہو جائیں گی اور اس سے دین و دنیا کے بے شمار مفاسد پیدا ہوں گے۔ اپنا رہنا سہنا، لباس پوشاک، وضع قطع، کھانا پینا سب شریعت و سنت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ گھر کے استعمال کا سامان بھی سادہ اور پاک و صاف ہونا چاہیئے۔ حیثیت سے زیادہ قیمتی سامان جو محض نمائش کے لیے ہو اس کا مہیا کرنا اصراف بیجا ہے اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ اس کی حفاظت کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ کبھی ان میں اضافے کی ہوس اور کبھی ان کے خراب ہو جانے کا خدشہ قلب کو مشوش رکھتا ہے۔ قناعت تو ضروری سامان ہی میں نصیب ہوتی ہے۔ مغربی تہذیب کی لعنت ہمارے معاشرے کو اس قدر مسموم کرتی جا رہی ہے کہ ہم غیر شعوری طور پر اس میں مبتلا ہو کر اپنے شعائر اور شعور اسلامی سے محروم ہوتے جا رہے ہیں، وقار اسلامی اور روایات خاندانی اور لوازمات شرافت کو ضرور برقرار رکھنا چاہیئے ورنہ دنیا میں بھی خواری ہے اور آخرت میں بھی خسران ہے۔ اگر انجام کار پر غور کیا جائے تو یہ بات خود عقل تسلیم کر لے گی۔

□ جسمانی صحت و تندرستی بڑی قابل حفاظت نعمت ہے اس کے زائل ہونے سے طبیعت میں سکون باقی نہیں رہتا۔ اس کے تحفظ کے لیے خاص اہتمام رکھنا چاہیئے اور اس کے اہتمام کے لیے نظم الاوقات کا قائم رکھنا نہایت ضروری ہے یعنی وقت کے تعین کے ساتھ کھانا، پینا، سونا، آرام کرنا، تفریح کرنا، کچھ ہلکی سی ورزش کرنا۔ ان سب کے لیے روزمرہ کی زندگی میں وقت کا تعین ضروری ہے۔ تاکہ ہر بات اپنے وقت پر ادا کرنے کی عادت ہو جائے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس سے بے فکری نہ کی جائے اور جلد اس کا تدارک کر لیا جائے۔ ورنہ بعض وقت مرض پیچیدہ اور دشوار علاج ہو جاتا ہے۔

□ تعلقات زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں، لیکن ان کو بھی بہت ہی ضروری تعلقات پر بقدر ضرورت محدود رکھا جائے۔ غیر ضروری تعلقات خواہ اعزہ اور اقربا سے ہوں یا دوست و احباب سے ہوں یا کاروباری زندگی میں ہوں کسی نہ کسی درجے میں ضرور پریشان کن ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ سب کا حق ادا کرنا عادت دشوار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے قلب مشوش رہتا ہے کیونکہ ایسے غیر ضروری تعلقات میں اکثر اپنے کسی عذر کی وجہ سے دوسرے کی توقعات کو پورا نہ کر سکنے کی وجہ سے تو

اس کو رنج و شکایت ہوتی ہے اور پھر خود اپنے کو بھی ندامت و خفت ہوتی ہے۔ محض رسمی تعلق اور دوستی رکھنے والے اکثر بیچارے موت سے فائدہ اٹھاتے ہیں جن سے بعض اوقات مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے یا عافیت سوز معاملہ درپیش ہو جاتا ہے، ہر شخص پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔

□ جہاں تک ممکن ہو احکامات شریعت اور اتباع سنت کے ہر معاملہ کا زندگی میں اہتمام رکھنا چاہیئے۔
□ ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا چاہیئے۔ دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ظاہری اخلاق سے متاثر نہ ہونا چاہیئے بلکہ اصل معیار صداقت و خلوص، دینداری اور صفائی معاملات ہے۔

□ جن لوگوں سے زندگی میں برابر سابقہ پڑتا ہے ان کو بھی خوب سمجھ کر منتخب کرنا چاہیئے۔ مثلاً ڈاکٹر، حکیم، وکیل، تاجر وغیرہ۔

□ اپنے خانگی حالات اور راز کی بات ہرگز کبھی کسی سے نہ کہنا چاہیئے۔ خصوصاً عورتوں سے۔
□ غیر ضروری مشاغل بھی جمعیت خاطر کو برباد کرنے والے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً خواہ مخواہ دوسروں کے معاملات میں دخل دینا یا کسی کی خاطر موت سے کسی کام کی ذمہ داری لے لینا یا مروتا امانت رکھنا یا کسی کی ضمانت کرنا کیونکہ فی زمانہ یہ چیزیں بھی اکثر مفسدہ سے خالی نہیں ہوتیں۔ توقعات کے خلاف ہونے سے باہمی شکایات کے دفتر کھل جاتے ہیں لہذا اپنی جمعیت خاطر برباد ہو جاتی ہے۔
□ مشغلہ اخبار بینی یا غیر ضروری کتابوں کا مطالعہ کرنا یا رسمی تقریبات میں شرکت کرنا یا فضول و لا یعنی تفریحات میں وقت صرف کرنا، ان امور میں جو وقت ضائع ہوتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضروری باتیں سرانجام دینے سے رہ جاتی ہیں اور طبیعت میں فکر و تشویش پیدا ہو جاتی ہے۔
□ اپنے کسی اہم کام کو پورا کرنے کے لیے کسی نا تجربہ کار آدمی کے مشورے پر بلا سمجھے عمل کرنا یا کسی اجنبی آدمی پر محض حسن ظن کی وجہ سے اعتبار کر لینا اکثر دل کی پراگندگی کا باعث ہوتا ہے اور نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

□ بغیر شدید ضرورت کے قرض لینا اور خصوصاً جبکہ وقت پر ادائیگی کا کوئی یقینی ذریعہ نہ ہو تو بجائے قرض لینے کے کچھ دنوں تنگی و کلفت برداشت کر لینا زیادہ بہتر ہے یا مروتا قرض دینا جبکہ خود اس کی استطاعت نہ ہو اکثر شدید خفت اور کلفت کا باعث ہوتا ہے اس لیے شروع ہی میں کچھ بے مروتی سے کام لیا جائے، اسی میں مصلحت ہے۔

□ دین و دنیا کا اگر کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو کسی ہمدرد مخلص اہل علم و اہل تجربہ سے ضرور مشورہ کر لینا چاہیئے اور سب سے زیادہ ضروری بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مسنونہ استخارہ کر لینا چاہیئے یعنی بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے۔

□ اس زمانے میں جبکہ دلوں میں خلوص نہیں ہے اور معاملات میں صفائی نہیں ہے کسی کی مالی امانت رکھنا بھی بعض اوقات پریشانی خاطر کا باعث ہو جاتی ہے اس لیے رسمی تعلقات والوں کی امانت کبھی نہ رکھنا چاہیئے اور جو امانت رکھی بھی جائے تو امانت رکھانے والے کی تحریری یادداشت مع تاریخ کے ضرور لے لینا چاہیئے۔

□ اسی طرح اس زمانے میں ہر شخص کی ضمانت بھی نہ کرنا چاہیئے۔ کسی کی بیجا مروت سے بعض اوقات ضمانت کر لینے سے بہت سے خطرات و پریشانی سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔

□ روزمرہ کی زندگی میں کچھ ایسے حالات و واقعات وابستہ رہتے ہیں جو بالکل غیر اختیاری ہوتے ہیں اس لیے ان میں ابتلا کے وقت ضرور قلب مشوش اور متفکر ہو جاتا ہے مثلاً بیماری کا لاحق ہونا، اپنی یا اپنے متعلقین کی بیماریاں یا غیر اختیاری طور پر تنگی معاش یا کسی عزیز و اقارب یا کسی اور شخص کا بربناء حسد یا خبث باطن کے باعث آزار ہو جانا، یا غیر متوقع طور پر کاروبار میں یا اپنے مال میں نقصان واقع ہو جانا یہ سب باتیں بھی انسان کے خیالات اور جذبات کو پرانگندہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ لہذا ایسے حالات کے صدور کے وقت رفع ترددات اور حصول سکون قلب کے لیے جو تدابیر بتائی گئی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیئے اور وہ تدابیر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے بتلائی ہوئی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ پریشانی اور رنج و فکر خواہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری ہماری زندگی کا سکون و اطمینان ضرور زائل کر دیتی ہے لیکن قلب مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیت استعداد رکھی ہے کہ ایسی پریشانیوں کے وقت میں جب وہ اپنے کارساز حقیقی کی طرف کسی نہ کسی صورت سے متوجہ ہو جاتا ہے، خواہ یہ رجوع الی اللہ کسی درجے کا بھی ہو عقلاً اس کو ضرور سکون حاصل ہو جاتا ہے گو طبعاً تکلیف کا اثر باقی رہے لیکن یہ طبعی تکلیف بھی قابل تحمل و برداشت ہو جاتی ہے، ایسے مواقع پر جو لوگ اللہ والوں کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کو ضرور نفع ہوتا ہے، ان کی دعاؤں اور ہمدردی سے قلب کو تقویت ہوتی ہے۔ ویسے بھی جو لوگ پاک و صاف زندگی بسر کرتے ہیں جن کے دل میں دین کی عظمت و محبت ہوتی ہے اور جن کے معمولات میں نماز کی پابندی اور دیگر اوروں و وظائف شامل رہتے ہیں اور اگر ان کا تعلق کسی بزرگ سے بھی ہوتا ہے تو ایسے

لوگوں کے دل دنیاوی پریشانیوں سے بہت کم متاثر ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بندے کو اپنی دنیاوی الجھنوں اور پریشانیوں کے تدارک کے لیے اپنے مالک اور کارساز حقیقی کی طرف رجوع ہونے سے ہی سہارا ملتا ہے اور اللہ جل شانہ خود اپنے کلام پاک میں اور رحمت اللطیفین ﷺ نے اپنے ارشادات میں ہمارے افکار و مصائب کو دور کرنے کے لیے بہت موثر تدابیر اور دعائیں تعلیم فرمائی ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے اور صدقہ و خیرات کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے مصائب و آلام گو صورتاً قائم رہیں لیکن رضائے الہی پر دل ضرور مطمئن ہو جاتا ہے اور یہ بڑی نعمت ہے۔

□ دینی معلومات کا حاصل کرنا بھی نہایت اشد و ضروری ہے کیونکہ بغیر اس علم کے زندگی کا مقصد متعین نہیں ہوتا۔ چند کتابوں کا مطالعہ بہت اہم اور ضروری ہے۔ مثلاً سیرت رسول ﷺ، حالات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حالات بزرگان دین، تاریخ اسلام حضرت حکیم الامتہ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ العزیز کی تصانیف و خصوصاً موعظ و ملفوظات بہشتی زیور وغیر ان کے مطالعہ سے دین و دنیا کی بہت گرانقدر کافی و شافی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ فضول اور بے مصرف کتابیں مثلاً اخبار، ناول، رسالے وغیر پڑھنے میں وقت ضائع نہ کرنا چاہیے۔ ان سے قلب میں ظلمت اور عقش و فہم میں پستی پیدا ہوتی ہے اور دوسرے مذاہب کی کتابیں تو ہرگز نہیں پڑھنا چاہئیں کیونکہ بغیر اپنے مذہب کے علم کے راسخ ہونے کے دوسرے مذاہب کے عقائد اور فلسفہ سے ذہن ضرور منتشر ہوتا ہے اور گمراہی کا اندیشہ ہے۔ اپنے مذہب میں اگر کوئی اشکال و شک پیدا ہو تو ضرور کسی اہل علم سے حل کر لینا چاہیے۔

چند اہم اعمال باطنی

□ اپنے موجودہ حالات پر قناعت کر کے ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا۔ اپنے رہنے سہنے اپنی ضروریات زندگی۔ اپنے ماحول۔ اپنے اہل و عیال پر ہر وقت نظر رکھے، اور سمجھے کہ جو بھی موجودہ حالت ہے اس میں سب سے بڑی نعمت تو سلامتی ایمان و دین اسلام پر ہونا ہے۔ جو بغیر استحقاق کے اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمایا ہے۔ پھر اپنے وجود کی نعمتوں پر نظر کرے۔ اپنے ماحول کی راحتوں پر نظر ڈالے۔ اپنے اہل و عیال کی عافیت کو دیکھے۔ دوسروں سے اپنے تعلقات کی خوشگواہی کا اندازہ کرے اور پھر دل کی گہرائیوں کے ساتھ ان انعامات الہیہ پر شکر ادا کرے۔ اس کے جو بھی

موجودہ حالات ہیں اگر غور کرے تو لاکھوں مخلوق خدا اس سے محروم ہیں اس حالت کو محض اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر شکر ادا کرے، اسی طرح ایک ایک چیز پر قدر کے ساتھ نظر ڈالنے کی عادت ڈالے۔ یہ کیمیا کا نسخہ ہے اس پر عمل کر کے دیکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تم ہماری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو ہم ان نعمتوں میں ضرور اضافہ، برکت اور ترقی عطا فرمائیں گے۔

□ اپنی کوتاہیوں، لغزشوں، غفلت اور معاصی کا احساس کر کے ہمیشہ استغفار کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو بندے اپنے اعمال پر نادم ہوتے رہتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ استغفار ایک بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی پناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے شرمسار گنہگار بندوں کو بہت پسند فرماتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ بڑا رحمت اور مغفرت کا معاملہ ہوتا ہے۔ ان کے سامنے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کا اقرار کرتے رہنا چاہیے۔ توبہ و استغفار خاتمہ بالخیر ہونے کے لیے بڑی قوی علامت ہے۔

□ اس زمانے میں فتنہ و فساد اس قدر کثرت سے ہو گئے ہیں اور ہر شعبہ زندگی میں غیر محسوس طریقے سے بددینی اور دنیا کے ہلاکت کے سامان پیدا ہوتے جا رہے ہیں جس کا اندازہ مشکل ہے۔ مزید برآں اور بھی ہزاروں قسم کے فتنے ہیں جو صریحاً دین اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے دنیا کی عافیت بھی خراب کر رہے ہیں۔ معاملات گندے اور خود غرضی کے اور دوسروں کو نقصان رسانی کے ہو رہے ہیں۔ معاشرے میں مغربی تہذیب کی لعنت دن بدن مسلط ہوتی جا رہی ہے۔ رہنا سہنا، کھانا پینا، لباس پوشاک سب نمائشی اور پر تکلف اور اقتصادی اور معاشی اعتبار سے نہایت تباہ کن ہیں۔ ہزاروں بیماریاں نئی نئی پیدا ہو رہی ہیں۔ غذائیں، ہوائیں، فضائیں سب گندی ہو رہی ہیں۔ نئی نئی دواؤں اور انجکشنوں سے بیماریاں پیچیدہ تر ہوتی جا رہی ہیں۔ ہر طرف دھوکہ، فریب، وعدہ خلافی، اخلاق سوز اعمال رونما ہو رہے ہیں۔ سب سے زیادہ خطرناک فتنے دین کے فتنے ہیں۔ روز بروز نوجوان طبقہ خصوصاً دین اسلام سے بیگانہ ہی نہیں بلکہ اپنی جہالت و حماقت اور اپنی نفسانی و شہوانی لذات میں مدہوشی کے سبب سے دین کا مخالف اور دشمن ہوتا جا رہا ہے۔ پاکلی و طہارت کا فقدان ہی نہیں بلکہ اس کی اہمیت ہی سے ذہن خالی ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ و رسول کے ارشادات سے کما حقہ ناواقفیت ہونے کی وجہ سے اسلام کو ناقابل عمل مذہب تصور کیا جاتا ہے۔ تہذیب حاضرہ کی ہر محرب اخلاق بات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ عُریانی، بے شرمی، بے

پرہیز، رخصت و سرور، بخش و عریاں تصاویر کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ ہر نوجوان جس نے کچھ بھی انگریزی اور مغربی تہذیب کا اثر لیا ہے، مذہب میں ترمیم کرنے پر آمادہ ہے، یا اس کے اصول پر بے تکلف اعتراضات و شبہات پیدا کرنے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول سے بالکل ہٹ کر ایک ملحدانہ زندگی کی لہر معاشرے میں روز بروز ترقی کے ساتھ رگ و پے میں سرایت کرتی جا رہی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ، خوب غور سے دینی کتب کا کیا جائے۔ خصوصاً صحت عقائد جن امور پر منحصر ہے، پھر معاملات و عبادات و اسلامی معاشرہ اسلامی اخلاقیات کو اچھی طرح ذہن نشین کیا جائے اس کے لیے سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی چار جلد سیرۃ النبی اور خطبات مدراس ضرور قابل مطالعہ ہیں۔ اس کے مطالعے سے رسول اللہ ﷺ کا صحیح مقام نبوت و منصب تبلیغ واضح ہوتا ہے۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ موعظ پڑھنا دین اسلام کا صحیح علم حاصل کرنے کے لیے اس زمانے میں بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح و شام نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے ہر ظاہری و باطنی اور ارضی و سماوی فنون سے اپنے لیے اور اپنے متعلقین کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے پناہ مانگتا رہے۔ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ رہے گا۔

- امور متنذرہ بلا پر عمل کرنے کے لیے ضروری بات یہ ہے کہ بار بار ان کو پڑھا جائے خصوصاً جن باتوں پر اب تک عمل نہیں ہے ان پر نشان لگایا جائے اور ان پر عمل کرنے کا اہتمام شروع کر دیا جائے۔ کسی بات کو بار بار پڑھنا یا اس کی تکرار کرتے رہنے سے عادتاً ایسا ہوتا ہے کہ وقت پر وہ بات یاد آ جاتی ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہمت کر کے اس پر عمل کر لیا جائے۔ کچھ دنوں تک ایسا کرنے سے پھر خود بخود طبیعت میں اس پر عمل کرنے کا داعیہ پیدا ہونے لگتا ہے۔
- تجربہ شاید ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر کوئی علم یا فن حاصل کرنا ہے تو کسی تجربہ کار مربی کی سخت ضرورت ہے تاکہ اس کی تعلیم و تربیت سے مقصود حاصل ہو سکے۔ ایسا علم و فن ہمیشہ معتبر اور مستند اور بلا ضرر ہوتا ہے۔ اس لیے دنیا و آخرت کا صحیح علم حاصل کرنے کے لیے کسی اللہ والے سے ضرور تعلق رکھنا چاہیے۔ اللہ والے کی شناخت یہ کہ وہ بزرگ بظاہر متبع شریعت و سنت ہوں اور صاحب علم ظاہر و باطن ہوں۔ شفیق و خیر خواہ ہوں۔ بزرگوں سے تعلق رکھنے کے معنی ہیں کہ ان کی صحبت میں گاہے گاہے حاضر ہوتا رہے۔ اگر دور ہوں تو ان سے خط و کتابت رکھنا۔

ان سے دین کی بات دریافت کرتے رہنا اور ان کے مشورے پر عمل کرنا، اپنے باطن کے نقص ان کو لکھنا اور ان کے دور کرنے کی تدابیر پر عمل کرنا ہر حال میں ان سے دعا کرتے رہنا، اپنی روز مرہ کی زندگی میں جو شرعی خلاف ورزی ہو اس کے متعلق دریافت کرنا اور وہ جو کچھ تجویز کریں اس پر اہتماماً عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم سلیم عطا فرمادیں اور اپنی زندگی کو خوشگوار، پرسکون اور پر عافیت بنانے کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین۔

17.2 دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راز

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ہر انسان کی عزت کا دار و مدار خود اس کے اپنے رویے پر ہے اور اللہ بھی اسے ہی عزت دیتا ہے جسے خود اپنی عزت (Self respect) کا احساس ہو۔ اگر آپ دوسروں کی عزت کریں گے تو لوگ بھی آپ کی عزت کریں گے اور اگر آپ دوسروں کی تذلیل میں خوش ہیں تو آپ بھی دوسروں کی نگاہ میں ذلیل ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھیے ہر انسان اپنے اعمال اور اپنی زبان کی بدولت عزت حاصل کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو چند ایسی باتیں بتا دوں جن کی وجہ سے آپ سوسائٹی میں ہر جگہ عزت و احترام کا درجہ حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی آپ پر ظاہر کر دوں کہ وہ کون کون سی بڑی باتیں ہیں جن کی وجہ سے آپ کی عزت ہمیشہ کے لیے برباد ہو سکتی ہے۔ اگر آپ نے ان باتوں کو یاد رکھا اور ان پر عمل کیا تو یقیناً جانے کامیابی انشاء اللہ آپ کے قدم چومے گی۔ وہ مفید باتیں مندرجہ ذیل ہیں:-

- ہر وقت اللہ کا خوف دل میں رکھیے کیونکہ مومن تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ اپنے رب پر توکل کریں۔ ایسے ایماندار لوگ ہی بہتری حاصل کر سکیں گے۔
- خاندانی اعتبار سے بھی اپنی بڑائی مت بیان کرو کیونکہ تم سب ایک ہی باپ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو۔ یہ خاندان، اور قبیلے تو محض پہچان کے لیے ہیں اور اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو متقی (پرہیزگار) ہے۔
- صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد مانگو۔ یہ کام ہے تو بہت بھاری مگر ان لوگوں کے لیے آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور یہ دھیان رکھتے ہیں کہ رب سے ملاقات کرنی ہے اور اس کے پاس پلٹ کر جانا ہے۔

- کسی مصیبت کے وقت صبر کرنا اور ثواب کی امید رکھنا جنت میں لے جاتا ہے۔
- ایسی بات کرو جو بہتر ہے ورنہ خاموش رہو۔
- جس چیز کا علم نہ ہو اس کے لیے زبان نہ کھولو۔
- جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ ہی حق کو چھپاؤ۔
- لوگوں سے اچھی باتیں کرو۔
- دوسروں کو جواب میں ایسی بات کہو جو ان کی بات سے بہتر ہو پھر تم دیکھو گے کہ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں ایسے تعلقات قائم ہو جائیں گے گویا وہ تمہارا گہرا دوست ہے۔ لیکن یہ بات صبر کرنے والوں اور نصیب والوں کو ملتی ہے۔
- اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔
- سچ کو اختیار کرو۔ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔
- مسلمان بھائی سے مسکرا کر بات کر لینا بھی صدقہ ہے۔
- سب گناہوں سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ زبان روک لو یعنی فضول، بے معنی اور بے وقت باتیں نہ کرو۔
- مسلمانوں کو السلام علیکم کہا کرو۔
- جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو السلام علیکم کہو یہ اللہ کی طرف سے نیک، ستھری اور برکت والی دعا ہے۔
- جب تم دوسرے کے مکان پر جاؤ تو مکان کے پرے ہی سے چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ دروازے پر دستک دینے کے بعد صاحب خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو اور بغیر اجازت لیے اور گھر والوں کو سلام کیے اندر داخل مت ہو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر اندر سے تم کو کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس آ جایا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ پابگیر ہے۔
- جب کسی مشورہ کے لیے جمع ہو تو امیر کی اجازت کے بغیر اٹھ کر نہ جاؤ۔
- تم کو چاہیے کہ بھلائی کو اللہ کا فضل سمجھو اور بُرائی کو اپنے اعمال کی شامت۔
- جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر بڑائی دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔ کیونکہ ایسا کر کے تم حسد کی آگ میں جلنے اور دوسروں کو گرانے کی فکر میں رہنے لگو گے۔ بلکہ اللہ سے اس کا فضل

- مانگو کیونکہ ہر کسی کو اپنی کمائی کا حصہ ملتا ہے اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔
- اگر دشمن کو دوست بنانا اور خود اقبال مند بننا چاہتے ہو تو بدی کا جواب نیکی سے دو۔
- معافی اور صلح کا بہت بڑا ثواب ہے۔
- نماز پڑھو اور یاد رکھو کہ لوگوں میں صلح کرانے اور حسن سلوک سے پیش آنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔
- وعدے کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہہ لیا کرو، اگر بھول جاؤ تو جب یاد آئے اس وقت کہہ لیا کرو۔
- یاد رکھو انشاء اللہ نہ کہنے والے عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔
- حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ جب ایک چیز گئی تو سمجھو کہ دوسرے بھی گئی۔
- اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔
- زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ کیونکہ تم اپنی اس تکبرانہ چال سے زمین کو نہیں پھاڑ سکتے۔
- ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ چڑانے والے نام رکھو۔
- نیک کاموں میں ریا کاری کا ہونا ان اعمال کو اس طرح ضائع کر دیتا ہے جیسے بارش پتھر کی گرد کو دھو کر صاف کر دیتی ہے۔
- کسی کے ساتھ نیکی کرنے کے بعد احسان مت جتاؤ اس سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔
- غصے کو پی جاؤ اور لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرو۔
- سخت دل اور تنگ خونہ ہو ورنہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے۔
- حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو جلا دیتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ظالم کو دوست نہیں رکھتا۔
- مظلوم کی بددعا سے بچو یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔
- بدگمانی سے بچو اور دوسروں کے بھید نہ ٹٹولو۔
- جو شخص دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہے اور طعنہ دیتا ہے اس کے لیے تباہی ہے۔
- ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، نہ ہی کسی پر تہمت لگاؤ۔
- خدا کی بدترین مخلوق چغٹل خور ہے۔
- غیبت اور چغٹل خوری دونوں ایمان کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح کوئی چرواہا پتوں والی

ٹہنی کو جھاڑ دیتا ہے۔

- دو آدمی تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو رنج ہوگا۔
- جب کسی فاسق یا منافق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آجاتا ہے اور اس کا عرش بل جاتا ہے۔
- جب کوئی شخص اپنے مسخرہ پن سے لوگوں کو ہنساتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوتا ہے اور جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کر دے راضی نہ ہوگا۔
- منافق کی چار نشانیاں ہیں:
- جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
- وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔
- کسی سے جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔
- جب کسی کی امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے۔

یہ سب باتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہماری بہتری کے لیے بتائی ہیں تاکہ ہم ان پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔ لہذا آپ بھی ان پر عمل کر کے دونوں جہانوں کی سُرخروئی حاصل کریں۔

ماخذ۔ نوجوانوں کے مسائل اور ان کا حل۔ علی اصغر چوہدری،
ملکتیہ تعمیر انسانیت، اردو بازار، لاہور، فون 042-37310530

17.3 گھر کے اندر سکون کس طرح پیدا ہوتا ہے

- ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔
- بیوی کی جائز ضروریات کو پورا کرتے رہیں مگر اسے فضول خرچ نہ ہونے دیں اور خرچ کے لیے تنگ بھی نہ کریں۔
- میاں بیوی کو ایک دوسرے کی عزت کا احساس ہونا چاہیے۔
- اگر بیوی کسی بات پر روٹھ جائے تو اسے نرمی سے سمجھا دینا چاہیے کیونکہ خواہ مخواہ ذرا ذرا سی بات پر جھڑکنے اور ڈانٹنے سے تعلقات خراب ہو کر محاذ آرائی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ حضور ﷺ

- نے فرمایا ہے۔ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو یہ ٹوٹ جائے گی۔ مطلب یہ ہے کہ برداشت اور صبر و تحمل سے کام لیں۔
- نرمی اور ہمدردی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اپنی بیوی کے غلام بن کر رہ جائیں اور جو کچھ وہ کہے وہی کرنے لگیں۔ یاد رکھیں بیوی کی ہر خواہش کو پورا کرنے والے غلام (زن مرید) ساری عمر تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں۔
- خشک رعب ڈالنے، ہر وقت تیوری چڑھائے رہنے، بات بات پر کاٹ کھانے، بد مزاجی اور بے پروائی سے پیش آنے سے عورت کو اس بات کا موقع مل جاتا ہے کہ وہ آپ کا ساتھ چھوڑ کر گمراہ ہو جائے اس لیے اس سے خوش مزاجی سے پیش آنا چاہیئے۔
- اگر عورت میں کوئی خوبی ہو تو اس کی قدر کرنی چاہیئے اور اگر کوئی کمزوری ہے تو اسے دُور کرنے کے لیے اس کی مدد کرنی چاہیئے۔
- اگر بیوی ان پڑھ ہے تو اسے خود پڑھائیے یہ بہت نیکی کی بات ہے اور گھر میں سکون پیدا کرنے کا باعث ہے۔ لیکن اگر عورت پڑھی ہوئی ہے تو اسے دینی کتابیں پڑھنے کو دیا کریں۔ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا، ثواب ملے گا۔ آپ کی بیوی گھر کا انتظام زیادہ اچھے طریقے پر سنبھال سکے گی۔
- بال بچوں کی پرورش کرنا اور انہیں موزوں تربیت دینا بھی اس کے لیے آسان ہو جائے گا۔ اسے حلال اور حرام کی تمیز ہو جائے گی جو بہت ضروری چیز ہے۔ وہ فرمانبردار اور نیک ہو جائے گی۔
- بیوی کو کبھی سینما دیکھنے یا ناچ گانے کی دعوت نہ دیجیے ورنہ آپ کے گھر کا سکون برباد ہو جائے گا۔
- اگر آپ کو کوئی خوشی کا موقع ملے یا کامیابی حاصل ہو یا آپ دور دراز کے سفر سے واپس آئیں تو بیوی کے لیے تحفہ لایا کریں خواہ تھوڑی قیمت کا ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔
- گھر کے معاملات میں بیوی سے بھی مشورہ کریں تاکہ اسے اپنی اہمیت کا احساس رہے اور وہ آپ کی قدر کرنے لگے۔ مگر اس کا مشورہ قبول کرنا ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر مشورہ عمدہ ہو تو بے شک قبول کر لیں۔
- بیوی کو بُری عورتوں اور غیر مردوں کے ساتھ ملنے سے سختی سے روک دیجیے اور اس میں کسی قسم کا لحاظ نہ کیجیے۔ ورنہ اس کا نتیجہ بہت خطرناک ہوگا۔
- اپنا چال چلن نہایت اعلیٰ اور بے داغ رکھیے۔ کسی غیر عورت کا خیال مت کیجیے۔ ورنہ آپ کی بیوی

- آپ سے نفرت کرنے لگے گی اور اس طرح آپ کے تعلقات خراب ہو کر گھر برباد ہو جائے گا۔
- بیوی کی صحت کا خیال رکھیے ایسا نہ ہو کہ وہ بیمار پڑے اور آپ اس کا علاج ہی نہ کرائیں یا شرم کے مارے کسی سے بات بھی نہ کریں۔
- بیوی کی چھوٹی موٹی کمزوریوں پر غصہ مت کریں بلکہ ضبط و تحمل سے کام لیں۔ ہاں اگر اس کے چال چلن میں کوئی خرابی دیکھیں تو سختی سے روک دیں بلکہ اگر اسے سزا دینے کی ضرورت ہو تو ضرور سزا دیں۔
- اپنے گھر کے راز اور بیوی کی باتیں کسی دوست سے بھی نہ کریں۔ گھر کا بھید خود ہی دوسروں کو بتا دینے سے رسوائی اور ذلت کے ساتھ ساتھ بدنامی ہوتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے میاں بیوی کی پرائیویٹ باتیں دوسروں کو بتانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔
- آپس کی سچی محبت ایک دوسرے پر اعتماد۔ ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھنا اور درگزر سے کام لینا ایسی باتیں ہیں جن سے سکون میسر آتا ہے۔
- بیوی کو فلم ایکٹریس یا ناچ گانے والی عورت نہ سمجھیں اور نہ ایسا بنانے اور دیکھنے کا خیال ہی دل میں لائیں ورنہ آپ کی رسوائی ہوگی۔
- کبھی کبھی بے وقت گھر آ کر دیکھ لینا کہ بیوی کس حال میں ہے اسے گمراہ ہونے سے باز رکھتا ہے۔
- بیوی کو بہت عمدہ کپڑے پہناتے رہنا، حیثیت سے زیادہ عیش و آرام میں رکھنا اور چسکے دار چیزیں کھلانا، آخر کار خرابی کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے آپ حرام کی کمائی کی طرف راغب ہو جائیں گے اور بیوی فضول خرچ اور عیاش ہو جائے گی۔
- اگر کوئی جھگڑا ہو جائے تو طلاق دینے سے پہلے والدین اور سسرال کی معرفت معاملے کو نمٹا دینا چاہیے شاید معاملہ سلجھ جائے اور پھر عمر بھر پچھتاتے کی ضرورت نہ پڑے۔ کیونکہ بعض اوقات غصے کے عالم میں طلاق دے دینے کے بعد دونوں میاں بیوی ساری عمر روتے رہتے ہیں اور بچے الگ پریشانی کے عالم میں وقت گزارتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میاں بیوی میں ناچاقی ہو کر حالات خراب ہو جائیں تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کی طرف سے مقرر کیا جائے جو مل جل کر اس الجھن کا حل تلاش کریں۔ اور اگر ان کی نیت صاف ہوگی تو اللہ تعالیٰ اصلاح کی صورت پیدا فرمادیں گے۔

□ یاد رکھیے طلاق کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دینے کے ساتھ ساتھ ناپسند بھی فرمایا ہے اس لیے حتی الامکان طلاق نہ دی جائے۔ عام طور پر نوجوان غصے کے عالم میں بغیر سوچے سمجھے بیوی کو فوراً تین طلاق دے دیتے ہیں مگر جب غصہ رفع ہو جاتا ہے تو پھر پچھتاتے ہیں۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ لہذا طلاق دینے کا ارادہ کرنے سے پہلے بار بار سوچنے اور سدھارنے کی کوشش کریں۔ والدین اور سسرال کو ثالث بنائیں۔ اور اس کوشش کے بعد قابل احترام اور سمجھدار افراد کو بیچ میں ڈال کر مصالحت کی کوشش کریں۔

□ دیندار بیوی خواہ گھمی اور کالی ہی کیوں نہ ہو، خوبصورت، بے دین اور آوارہ عورت سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

□ عورت اگر دیندار ہے تو آپ کی خوش نصیبی ہے کیونکہ اس سے بہتر کوئی شے نہیں ہے اور اگر وہ دیندار نہیں ہے تو کوشش کر کے اسے دیندار بنائیں اور اس معاملے میں کوئی رعایت نہ کریں۔ اس طرح ایک تو آپ کو اس دینی خدمت کا ثواب ملے گا اور دوسرے آپ کی زندگی بڑے مزے سے گزرے گی۔

□ دین کے معاملے میں عورت کو آزاد چھوڑ دینا گناہ ہے۔ اس سے گھر کی تباہی ہو سکتی ہے اور عزت و ناموس کا جنازہ نکل سکتا ہے۔

□ حقیقتاً اچھے ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات ان کی اپنی بیویوں سے اچھے ہیں۔

□ دنیا کی نعمتوں میں سے بہترین نعمت نیک بیوی ہوتی ہے اگر ایسی نعمت مل جائے تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

□ اگر ساس اور بہو میں جھگڑا ہو جائے تو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ معاملہ بہت نازک ہے۔ ماں کے بھی حقوق ہیں اور بیوی کے بھی ہیں۔ اس لیے کسی کی حق تلفی نہیں ہونی چاہیئے۔ عام طور پر ساس اور بہو کے جھگڑوں کی بنیاد اقتدار کی خواہش ہوتی ہے۔ ساس چاہتی ہے کہ میرا اور صرف میرا حکم چلے اور بہو چاہتی ہے کہ اس کی اہمیت کو محسوس کیا جائے اور اس کی بات بھی مانی جائے۔ کچھ نا تجربہ کاری اور ناچنگٹگی کی وجہ سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔

□ ساس بہو کی اس جنگ میں ہر روز لڑائی جھگڑے کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور بیٹے کی پوزیشن بہت نازک ہو جاتی ہے۔ کبھی تو ماں اسے ڈانٹتی ہے کہ تم نے بیوی کو سر پر چڑھا رکھا ہے اور کبھی بیوی

روتی ہے کہ تمہاری ماں نے میری زندگی حرام کر رکھی ہے۔ اس طرح لڑکا لکھن میں پڑ جاتا ہے کہ کس کا ساتھ دوں۔ اگر صبر کرتا ہے اور غیر جانب دار رہتا ہے تو جھگڑا اور بڑھتا ہے اور اگر کسی کو کچھ ہوتا ہے تو وہ ناراض ہو جاتی ہے۔ ماں کو کچھ کہے تو وہ بد عائن دینے لگتی ہے، بیوی کو کچھ کہے تو وہ روٹھ جاتی ہے اور جوانی میں بیوی کی ناراضگی برداشت نہیں ہوتی۔ اس طرح روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آ کر لڑکا یا تو سب سے متنفر ہو جاتا ہے۔ یا گھر چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے یا ٹی بی کا مریض ہو جاتا ہے یا بیوی کو لے کر الگ ہو جاتا ہے اور ماں باپ سے قطع تعلق کر لیتا ہے یا مایوس، اداس اور پریشان رہ رہ کر احساس کمتری کا مریض ہو جاتا ہے۔ اور گھر کا سارا سکون اور انتظام برباد ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ گھر جنت کی بجائے جہنم بن جاتا ہے۔

□ سچ پوچھیے تو آپ کی عقل مندی، شرافت، فرمانبرداری اور دانش مندی کے امتحان کا یہی صحیح وقت ہے۔ اگر آپ ایسے نازک لمحات سے بچیں و خوبی گزر گئے اور آپ نے دونوں کو راضی رکھا تو یقیناً آپ کامیاب و کامران ہوں گے اور مسرت آپ کے قدم چومے گی۔

□ یاد رکھیے۔ جنت ماں کے پاؤں تلے ہے۔ اس کی خدمت کے بغیر جنت میں جانا ممکن نہیں ہے اور اس کا بھی خیال رکھیے کہ بیوی کے بھی آپ پر حقوق ہیں۔ اس نے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنا نفس آپ کے حوالے کر دیا ہے۔ اس کی حق تلفی بھی نہ ہونے پائے۔ پس دونوں کو نرمی، محبت، اخلاق اور دلیل سے قائل کرنے اور سمجھانے سے کام لیں اس طرح انشاء اللہ معاملہ سلجھ جائے گا۔ ایسے جھگڑوں کے حل کرنے میں ”کچھ لو اور کچھ دو“ کا اصول بڑا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ماں کو سمجھائیں کہ یہ آپ کی بیٹی ہے اور بیٹیاں غلطی کرتی ہیں تو انہیں نرمی سے سمجھایا جاتا ہے۔ ان کی خطاؤں سے درگزر کی جاتی ہے اور ان کی رہنمائی آپ جیسی بزرگ خاتون کا کام ہے۔ اور بیوی کو سمجھائیں کہ تمہاری ساس تمہاری ماں کا درجہ رکھتی ہے اور ماں کی خدمت کرنا عین سعادت ہے۔ وہ تمہاری بزرگ ہے اور بزرگوں کی عزت کرنا، ان کا حکم ماننا اور انہیں خوش رکھنا تمہارے لیے دین اور دنیا دونوں میں کامیابی اور خوشی کا باعث ہے۔ لہذا ہٹ دھرمی، ضد اور گستاخی و نافرمانی سے کام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ خوش دلی، بردباری اور ضبط و تحمل سے کام لے کر ایسے جھگڑوں کو سلجھانے کی کوشش کریں گے تو اللہ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کامیاب ہوں گے۔

□ شادی کے کچھ عرصہ بعد تک تو میاں بیوی میں جذباتی محبت کا دور چلتا رہتا ہے۔ اس لیے ایک

دوسرے کی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مگر جب یہ جوش ذرا ٹھنڈا ہوتا ہے تو اکثر بد گمانیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اگر بیوی سے کوئی غلطی ہوگئی اور میاں نے ڈانٹ دیا تو بیوی نے اپنی غلطی کی طرف دھیان نہ دیا۔ بلکہ یہ فرض کریں کہ اب میاں بیوی میں وہ محبت اور گر مجوشی نہیں رہی اور میاں نے یہ فرض کر لیا کہ بیوی میں اب پہلے جیسی الفت و بے تابی نہیں رہی، حالانکہ یہ صرف بدگمانیاں ہی بدگمانیاں ہیں جن کو اگر رفع نہ کیا جائے تو معاملہ خراب بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ محبت اور شک میں چوٹی دامن کا ساتھ ہے اس لیے شروعات میں ایک دوسرے کی حد سے بڑھی ہوئی تعریفیں نہ کریں اور نہ ہر گھڑی اپنی محبت اور بے تابی کا اظہار کریں۔ لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ آپ اپنی بیوی سے محبت کا بالکل ہی اظہار نہ کریں۔ کیونکہ دو پیٹھے بول اور پیار بھری گفتگو کے چند جملے بیوی کا دل موہ لیتے ہیں اور اس کے دل میں بھی آپ کے لیے محبت کے طوفان اٹھ سکتے ہیں۔

□ بیوی کو سلیقے اور گھر بنانے سنوارنے کے متعلق چھوٹی موٹی باتیں سکھاتے رہیں تاکہ گھر صاف ستھرا اور خوبصورت نظر آئے اور آس پڑوس والے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

ماخذ۔ نوجوانوں کے مسائل اور ان کا حل۔ علی اصغر چوہدری،
ملکتیہ تعمیر انسانیت، اردو بازار، لاہور، فون 042-37310530

17.4 مثالی مسلمان مرد کا تعلق

خاندان کی خوشگواہری اور استحکام کے لیے چند مشورے
مثالی مسلمان مرد اور مثالی عورت کی قابل قدر خصوصیات

(ان اشارات کو آپ چیک لسٹ کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں اور آپ اپنی ہفتہ وار گریڈنگ پر بھی لکھ سکتے ہیں)

- بہتر
- بہتری کی کوشش
- سخت محنت کی ضرورت
- ناکامی کے دائرے میں ہیں۔ سختی سے عمل کی ضرورت ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنے رب کے ساتھ

- مسلمان بیدار قلب اور روشن بصیرت کا حامل ہوتا ہے۔
- حکم الہی کی اطاعت کرتا ہے۔
- اپنے متعلقین کے بارے میں جوابدہی کا احساس رکھتا ہے۔
- اللہ کے فیصلہ اور تقدیر پر راضی رہتا ہے۔
- توبہ و استغفار کرتا رہتا ہے۔
- رضائے الہی کا حصول اپنا مقصد زندگی سمجھتا ہے۔
- فرائض و ارکان اور نوافل ادا کرتا ہے۔
- اس کی زندگی سراپا بندگی اور عبادت ہوتی ہے۔
- قرآن کی کثرت سے تلاوت کرتا ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنے ذات کے ساتھ

ا۔ جسم

- کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیتا ہے۔
- جسمانی ورزش کرتا رہتا ہے۔
- اپنا بدن اور کپڑے صاف رکھتا ہے۔
- اپنی ہیئت درست رکھتا ہے۔

ب۔ عقل

- علم کو مسلمان فضیلت اور شرف سمجھتا ہے۔
- علم کا حصول موت تک جاری رکھتا ہے۔
- اپنے خاص موضوع میں مہارت رکھتا ہے۔
- فکر کے درتچے کھولے رکھتا ہے۔
- کوئی بیرونی زبان جانتا ہے۔

ج-روح

- عبادت کے ذریعے روح کو جلا بخشتا ہے۔
- نیک دوست کے ساتھ رہتا ہے اور ایمان کی مجلسوں میں شریک ہوتا ہے۔
- بکثرت مسنون دعائیں دہراتا رہتا ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنے والدین کے ساتھ

- والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔
- ان کی قدر و منزلت اور ان کے حقوق پہچانتا ہے۔
- ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے خواہ وہ غیر مسلم ہوں۔
- ان کی نافرمانی سے بہت ڈرتا ہے۔
- پہلے ماں کی خدمت بجالاتا ہے پھر باپ کی۔
- ان کے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنی بیوی کے ساتھ

- اپنی ازدواجی زندگی میں اسلامی طریقہ کا التزام کرتا ہے۔
- حقیقی مسلمان مثالی شوہر ہوتا ہے۔
- کامیاب شوہر ثابت ہوتا ہے۔
- اپنی بیوی کے ساتھ زیرکی اور دور اندیشی سے کام لیتا ہے۔
- اس کے نقص کو دور یا برداشت کرتا ہے۔
- بیک وقت بیوی کو بھی خوش رکھتا ہے اور ماں کے ساتھ بھی نیک برتاؤ کرتا ہے۔
- عورت کی بہترین نگہداری کرتا ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنی اولاد کے ساتھ

- مسلمان اپنی اولاد کے سلسلے میں اپنی اہم ذمہ داری کا احساس رکھتا ہے۔
- ان کی تربیت میں بہترین اسالیب اختیار کرتا ہے۔

- ان کو اپنی محبت و شفقت کا احساس دلاتا ہے۔
- ان پر برضا و رغبت دل کھول کر خرچ کرتا ہے۔
- شفقت و مہربانی اور نفقہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان فرق نہیں کرتا۔
- ان کی شخصیت کی تعمیر اور ذہن سازی پر اثر انداز ہونے والی چیزوں کی نگرانی رکھتا ہے۔
- ان کے درمیان مساوات کا برتاؤ کرتا ہے۔
- ان کے اندر بلند اخلاق کی نشوونما کرتا ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ

- مسلمان اسلامی تعلیمات کے مطابق صلہ رحمی کرتا ہے۔
- اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔
- صلہ رحمی کا وسیع مفہوم پیش نظر رکھتا ہے۔
- رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے خواہ وہ لوگ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کریں۔

مسلمان کا تعلق اپنے پڑوسیوں کے ساتھ

- مسلمان اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بہترین معاملہ کرتا ہے۔
- پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش نظر رکھتا ہے۔
- سچا مسلمان اپنے پڑوسی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔
- جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے پڑوسی کے لیے پسند کرتا ہے۔
- مسلمان حتی الامکان اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے۔
- پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک میں مسلم اور غیر مسلم کی تفریق نہیں کرتا۔
- اپنے حسن سلوک میں قریب ترین پڑوسی کو مقدم رکھتا ہے۔
- سچا مسلمان بہترین پڑوسی ہوتا ہے۔
- برا پڑوسی ایمان کی نعمت سے بے بہرہ ہے۔
- بُرے پڑوسی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔
- سچا مسلمان اپنے پڑوسی کے ساتھ کسی گناہ میں مبتلا ہونے سے بچتا ہے۔

- پڑوسی کے ساتھ خیر کا معاملہ کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔
- اپنے پڑوسی کی لغزشوں اور اذیتوں پر صبر کرتا ہے۔
- اپنے پڑوسی کی برائی کا جواب برائی سے نہیں دیتا۔
- اپنے پڑوسی کے حقوق پہچانتا ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنے بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ

- مسلمان اپنے بھائیوں اور دوستوں سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔
- مسلمان اپنے بھائیوں سے مقاطعہ اور ترک تعلق نہیں کرتا۔
- ان کے ساتھ فراخ دلی اور عنف و درگزر سے کام لیتا ہے۔
- ان سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملتا ہے۔
- ان کی خیر خواہی کرتا ہے۔
- حسن سلوک اور وفاداری کو اپنا شعار بناتا ہے۔
- اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے۔
- ان کی غیبت نہیں کرتا۔
- ان سے تنازعہ کرنے، بے جا ہنسی مذاق کرنے اور وعدہ خلافی کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔
- فیاضی اور ایثار سے کام لیتا ہے۔
- اپنے بھائیوں کے لیے غائبانہ طور پر دعا کرتا ہے۔

مسلمان کا تعلق اپنے معاشرہ کے ساتھ

- مسلمان سچ بولتا ہے۔
- دغا بازی، دھوکہ دہی اور غداری سے احتراز کرتا ہے۔
- حسد نہیں کرتا۔
- خیر خواہ ہوتا ہے۔
- وعدے کا پکا ہوتا ہے۔
- اچھے اخلاق کا حامل ہوتا ہے۔

- حیا سے متصف ہوتا ہے۔
- لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے۔
- رحم و کرم کا برتاؤ کرتا ہے۔
- عفو و درگزر سے کام لیتا ہے۔
- فیاض اور فرما خد مل ہوتا ہے۔
- خندہ روئی سے ملتا ہے۔
- خوش طبع اور ظریف ہوتا ہے۔
- حلیم اور بردبار ہوتا ہے۔
- گالی گلوچ اور بدگوئی سے اجتناب کرتا ہے۔
- کسی کو ناحق فسق یا کفر کی تہمت نہیں لگاتا۔
- شرمیلا ہوتا ہے اور عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے۔
- لایعنی چیزوں میں نہیں پڑتا۔
- غیبت اور چغسل خوری سے دور رہتا ہے۔
- جھوٹ بولنے سے احتراز کرتا ہے۔
- بدگمانی سے بچتا ہے۔
- دوسروں کے راز افشا نہیں کرتا۔
- تیسرے آدمی کے ہوتے ہوئے کسی کے ساتھ سرگوشی نہیں کرتا۔
- تکبر نہیں کرتا۔
- تواضع اختیار کرتا ہے۔
- کسی کا مذاق نہیں اڑاتا۔
- بڑوں اور اہل فضل کی تعظیم کرتا ہے۔
- نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے۔
- لوگوں کو نفع پہنچانے اور نقصان سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔
- مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرتا ہے۔

- حق کی طرف دعوت دیتا ہے۔
- معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے روکتا ہے۔
- اپنی دعوت میں حکمت اور خوش اسلوبی کو ملحوظ رکھتا ہے۔
- منافقت کا رویہ نہیں اختیار کرتا۔
- ریا اور مباہات سے دور رہتا ہے۔
- استقامت اور ثابت قدمی کو اپنا شعار بناتا ہے۔
- بیمار کی عیادت اور مزاج پر سی کرتا ہے۔
- جنازہ میں شریک ہوتا ہے۔
- احسان کا بدلہ دیتا ہے اور اس پر شکریہ ادا کرتا ہے۔
- لوگوں کے درمیان گھل مل کر رہتا ہے اور انکی اذیتیں برداشت کرتا ہے۔
- لوگوں کو خوش رکھتا ہے۔
- خیر کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔
- نرمی سے پیش آتا ہے اور سختی سے اجتناب کرتا ہے۔
- فیصلہ کرنے میں انصاف سے کام لیتا ہے۔
- کسی پر ظلم نہیں کرتا۔
- بلند مقاصد کو پیش نظر رکھتا ہے۔
- مبالغہ آرائی اور تکلف سے گفتگو نہیں کرتا۔
- کسی کی مصیبت پر خوش نہیں ہوتا۔
- سخی اور فیاض ہوتا ہے۔
- جن لوگوں پر خرچ کرتا ہے ان پر احسان نہیں جتانا۔
- مہمان نواز ہوتا ہے۔
- دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے۔
- تنگدست قرض دار کو مہلت دیتا ہے۔
- دست سوال دراز کرنے سے احتیاط کرتا ہے۔

- وہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔
- اپنی عادتوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالتا ہے۔
- کھانے پینے میں اسلامی آداب کا خیال رکھتا ہے۔
- سلام کو رواج دیتا ہے۔
- دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہوتا۔
- مجلس کے آداب کا خیال رکھتا ہے۔
- مجلس میں جھائی لینے سے حتی الامکان احتراز کرتا ہے۔
- چھینک آنے کے وقت اسلامی آداب کا خیال رکھتا ہے۔
- کسی دوسرے کے گھر میں نہیں جھانکتا۔
- عورتوں کی مشابہت نہیں اختیار کرتا۔

17.5 مثالی مسلمان عورت کا تعلق

اپنے رب کے ساتھ

- اپنے رب کی عبادت گزار رہتی ہے۔
- نماز پنج گانہ کو قائم رکھتی ہے۔
- کبھی کبھار وہ مسجد میں نماز باجماعت کو بھی حاضر ہوتی ہے۔ (اگر مسلک نے اجازت دی ہے)
- نماز عیدین میں بھی حاضر ہوتی ہے۔ (اگر مسلک نے اجازت دی ہے)
- وہ سنن موکدہ اور نوافل بھی ادا کرتی ہے۔
- نماز کی ادائیگی کو اچھا بناتی ہے۔
- اپنے مال کی زکوٰۃ بھی دیتی ہے۔
- ماہ رمضان کے روزے رکھتی اور اس کی راتوں کو قیام کرتی ہے۔
- نفلی روزے بھی رکھتی ہے۔
- وہ بیت اللہ کا حج بھی کرتی ہے۔
- وہ عمرہ بھی کرتی ہے۔

- اپنے پروردگار کے حکم کی اطاعت گزار ہوتی ہے۔
- کسی اجنبی کے ساتھ خلوت نشینی نہیں کرتی۔
- شرعی حجاب کی پابندی کرتی ہے۔
- وہ آزادانہ اختلاط سے اجتناب کرتی ہے۔
- غیر محرم مردوں سے مصافحہ نہیں کرتی۔
- محرم کے بغیر سفر نہیں کرتی۔
- اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر راضی رہتی ہے۔
- وہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوتی ہے۔
- اپنے افراد خانہ کی بابت اپنی مسؤلیت کو خوب سمجھتی ہے۔
- اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی ہوتا ہے۔
- معنوی عبودیت کی حقیقت کو جانتی ہے۔
- دین الہی کی نصرت میں کام کرتی ہے۔
- اپنی اسلامی شخصیت اور سچے دین کے ساتھ سر بلند رہتی ہے۔
- اس کی جاں نثاری اور محبت فقط اللہ واحد ہی کے لیے ہے۔
- وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام بھی کرتی ہے۔
- کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ہوتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنی ذات کے ساتھ

(الف) اپنے جسم کے ساتھ

- وہ اپنے خورد و نوش میں اعتدال پسند ہوتی ہے۔
- جسمانی ورزش کا مسلسل اہتمام کرتی ہے۔
- وہ جسم اور کپڑے صاف رکھتی ہے۔
- وہ اپنے منہ اور دانتوں کی صفائی کا بھی خیال رکھتی ہے۔
- وہ اپنے بالوں کو سنوار کر رکھتی ہے۔

- ظاہری شکل و صورت میں بہترین بنتی ہے۔
- زیبائش کے معاملے میں نمود و نمائش نہیں کرتی۔

(ب) اپنی عقل کے ساتھ

- وہ اپنی عقل کو علم سے آراستہ کرتی ہے۔
- جن امور میں مہارت حاصل کرنی ضروری ہے۔ اس میں مہارت حاصل کرتی ہے۔
- خرافات سے دور رہتی ہے۔
- مطالعہ سے لاتعلق نہیں ہوتی۔

(ج) اپنی روح کے ساتھ

- عبادت گزار اور تڑکھیس کا التزام کرتی ہے۔
- نیک ساتھی اختیار کرتی اور ایمانی مجالس اختیار کرتی ہے۔
- اذکار مسنونہ و ادعیہ ماثورہ کا بکثرت اہتمام کرتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنے والدین کے ساتھ

- اپنے والدین سے نیکی کرتی ہے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔
- ان کی نافرمانی سے حد درجہ ڈرتی رہتی ہے۔
- اپنی ماں سے پھر اپنے باپ سے نیکی کرتی ہے۔
- ان سے نیکی کرنے کا احسن اسلوب اختیار کرتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنے خاوند کے ساتھ

- اپنے خاوند کی اطاعت گزار ہوتی ہے۔
- اپنے خاوند کے اہل خانہ بالخصوص اپنی ساس سے نیک سلوک کرتی ہے۔
- خاوند کی جان جاننا بن کر اس کی رضامندی کی متلاشی رہتی ہے۔
- وہ شوہر کے راز افشا نہیں کرتی۔

- اس کے ساتھ مشورہ میں شامل ہوتی اور اس کا ساتھ دیتی ہے۔
- وہ اسے فی سبیل اللہ خرچ کرنے پر ابھارتی ہے۔
- اطاعت الہی پر اس کی معاونت کرتی ہے۔
- اس کے دل کو محبت اور خوشی سے بھر دیتی ہے۔
- اس کے لیے تزئین و آرائش کرتی ہے۔
- اسے خوشی، انس و محبت اور شکرگزاری کے انداز سے ملتی ہے۔
- اس کی خوشیوں اور غموں میں برابر شریک ہوتی ہے۔
- اس کے علاوہ دوسروں سے نگاہیں نیچے رکھتی ہے۔
- اس کے سامنے غیر عورت کے اوصاف بیان نہیں کرتی۔
- اس کے لیے آرام، راحت اور سکون کو یقینی بناتی ہے۔
- چشم پوشی اور درگزر کرنے والی ہوتی ہے۔
- اعلیٰ کردار کی حامل اور شخصیت کی قوی ہوتی ہے۔
- کامیاب بیوی ثابت ہوتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنی اولاد کے ساتھ

- اولاد سے متعلقہ اپنی ذمہ داری کا ادراک رکھتی ہے۔
- ان کی تربیت میں نفع مند اسلوب اختیار کرتی ہے۔
- ان پر اپنی محبت و مہربانی بھرا کر کرتی ہے۔
- اپنے بچوں اور بچیوں کے درمیان مساوی سلوک کرتی ہے۔
- وہ بچوں اور بچیوں کے درمیان شفقت و نرمی میں امتیاز نہیں کرتی۔
- اپنی اولاد کو بد دعائیں نہیں دیتی۔
- ان کی رہنمائی و کردار سازی میں ہر ممکن و موثر کام بجالاتی ہے۔
- ان میں مکارم اخلاق کے بیج بونتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنی بہو اور داماد کے ساتھ

(الف) اپنی بہو کے ساتھ

- اپنی بہو کے لیے اس کا نقطہ نظر مثبت ہوتا ہے۔
- بہو کے انتخاب کرنے میں اچھائی کو اختیار کرتی ہے۔
- ازدواجی گھر میں اس کے وجود کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔
- وہ نصیحت تو کرتی ہے لیکن بہو کی شخصی زندگی میں دخل نہیں دیتی۔
- بہو کی عزت نفس کا خیال کرتی ہے۔
- اپنی بہو کے متعلق حکمت اور عدل سے فیصلہ کرتی ہے۔

(ب) اپنے داماد کے ساتھ

- داماد کے متعلق اس کا نقطہ نظر مثبت ہوتا ہے۔
- اس کا حسن انتخاب کرتی ہے۔
- اس سے نیک رویہ اپناتی ہے۔
- بہترین ازدواجی زندگی گزارنے کے لیے اپنی بیٹی کی مدد کرتی ہے۔
- اپنی بیٹی کی طرفداری کرنے کے بجائے عدل کرتی ہے۔
- مشکلات کا سامنا کرنے میں حکمت و مہارت کو کام میں لاتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنے عزیزوں اور رشتے داروں کے ساتھ

- صلہ رحمی کے اکرام و مقام کا خیال رکھتی ہے۔
- مسلمان خاتون اسلامی ہدایات کے مطابق صلہ رحمی کرتی ہے۔
- وہ غیر مسلموں سے بھی صلہ رحمی کرتی ہے۔
- وہ صلہ رحمی کو اس کے وسیع تر مفہوم میں لیتی ہے۔
- وہ صلہ رحمی جاری رکھتی ہے خواہ رشتہ دار نہ بھی ملیں۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنی پڑوسنوں کے ساتھ

- ہمسائیوں کے متعلق اسلامی ہدایات پر کاربند رہتی ہے۔
- اپنے پڑوسنیوں کے لیے وہی چیز پسند کرتی ہے جو اپنے لیے کرتی ہے۔
- بقدر ہمت اپنے ہمسایوں سے حسن سلوک کرتی ہے۔
- وہ اپنے غیر مسلم ہمسایوں سے بھی حسن سلوک کرتی ہے۔
- ہمسایوں کے ساتھ نیکی کرنے میں قریبی اور زیادہ قریبی کا خیال رکھتی ہے۔
- سچی مسلمان خاتون بہترین ہمسائی ہوتی ہے۔
- بری ہمسائی نعمت ایمان سے محروم ہوتی ہے۔
- ہمسایوں سے برا سلوک رکھنے والی کے عمل برباد ہو جاتے ہیں۔
- اپنے ہمسایوں سے نیکی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتی۔
- اپنی ہمسایوں کے فتنوں اور اذیتوں پر صبر کا دامن تھام کر رکھتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنی بہنوں اور سہیلیوں کے ساتھ

- ان سے اللہ کے لیے محبت کرتی اور بھائی چارہ رکھتی ہے۔
- اللہ کے لیے محبت رکھنے والیوں کے مقام و مرتبہ کا احساس رکھتی ہے۔
- مسلمانوں کی زندگی میں اللہ کے لیے محبت رکھنے کے اثرات کا احساس رکھتی ہے۔
- اپنی بہنوں سے قطع تعلق نہیں کرتی۔
- ان کی غلطیوں سے چشم پوشی کرنے والی ہوتی ہے۔
- اپنی بہنوں سے خندہ پیشانی سے ملتی ہے۔
- ان کی خیر خواہی کرتی رہتی ہے۔
- نیکو کار اور وفا شعار ہوتی ہے۔
- ان سے شفقت و نرمی برتنے والی ہوتی ہے۔
- ان کی غیبت نہیں کرتی۔
- وہ جھگڑے، اذیت و مزاح اور وعدہ خلافی سے اجتناب کرتی ہے۔

- اپنے بہنوں کے ساتھ فیاضی و سخاوت کا برتاؤ کرتی ہے۔
- بہنوں کی عدم موجودگی میں ان کے لیے دعائیں کرتی ہے۔

مثالی مسلمان عورت کا تعلق اپنے معاشرہ کے ساتھ

- اخلاقِ حسنہ کی خوگر ہوتی ہے۔
- راست گو ہوتی ہے۔
- جھوٹی گواہی نہیں دیتی۔
- خیر خواہی کرتی ہے۔
- خیر کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔
- ملاوٹ کرتی ہے اور نہ ہی دھوکا دے اور فریب کرتی ہے۔
- وعدے کا پاس کرتی ہے۔
- نفاق سے اجتناب کرتی ہے۔
- حیا داری سے متصف رہتی ہے۔
- صاحبِ عفت اور خود دار ہوتی ہے۔
- لالچئی اور بے مقصد امور میں دخل اندازی نہیں کرتی۔
- وہ بہتان بازی اور عیب جوئی سے دور رہتی ہے۔
- ریا کاری سے دور رہتی ہے۔
- اپنے فیصلے میں عدل و انصاف سے کام لیتی ہے۔
- وہ ظلم نہیں کرتی۔
- جس سے محبت نہ بھی ہو اس سے بھی انصاف کرتی ہے۔
- کسی کی مصیبت پر خوش نہیں ہوتی۔
- بدگمانی سے اجتناب کرتی ہے۔
- وہ غیبت اور چغلی سے اپنی زبان پر قابو رکھتی ہے۔
- دشنام طرازی اور بد زبانی سے اجتناب کرتی ہے۔

- کسی سے استہزاء بھی نہیں کرتی۔
- لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کرتی ہے۔
- وہ سراپا رحمت ہوتی ہے۔
- لوگوں کی منفعت اور دفع مضرت کے لیے کوشاں رہتی ہے۔
- تنگ دست مقروض کو مہلت دیتی ہے۔
- کریم اور سخی ہوتی ہے۔
- عطیہ دے کر احسان نہیں جتاتی۔
- برد بار ہوتی ہے۔
- فراخ دل ہوتی ہے کسی سے حسد و کینہ نہیں رکھتی۔
- وہ رنج آفرین نہیں راحت رساں ہوتی ہے۔
- وہ حسد نہیں کرتی۔
- نام و نمود اور ظاہر پسندی سے دور رہتی ہے۔
- غلو اور تکلف سے اجتناب کرتی ہے۔
- اس کی شخصیت لوگوں کے لیے محبوب و پسندیدہ ہوتی ہے۔
- الفت کرنے والی اور الفت پانے والی ہوتی ہے۔
- وہ کسی کا راز فاش نہیں کرتی۔
- خندہ پیشانی والی ہوتی ہے۔
- ہنس کھلے طبیعت والی ہوتی ہے۔
- دلوں میں مسرتیں داخل کرتی ہے۔
- وہ سخت گیر اور انتہا پسند نہیں ہوتی۔
- وہ تکبر اور نخوت میں مبتلا نہیں ہوتی۔
- وہ متواضع ہوتی ہے۔
- اپنے لباس اور روپ میں معتدل رہتی ہے۔
- اعلیٰ و بلند امور کا اہتمام کرتی ہے۔

- مسلمانوں کے کاموں میں بھی دلچسپی لیتی ہے۔
- مہمان نواز ہوتی ہے۔
- اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتی ہے۔
- اپنی عادتوں کو اسلامی بیبانوں اور سانچوں میں ڈھالتی ہے۔
- خور و نوش میں اسلامی آداب کو ملحوظ رکھتی ہے۔
- السلام علیکم کا التزام و اہتمام کرتی ہے۔
- وہ کبھی دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل نہیں ہوتی۔
- مجلس میں جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جاتی ہے۔
- دوسری عورت سے سرگوشی نہیں کرتی جب وہ تین ہوں۔
- عمر میں بڑی اور صاحب فضل کی تعظیم کرتی ہے۔
- کسی دوسرے کے گھر میں جھانکتی نہیں ہے۔
- حٹی المقدور مجلس میں جمائی لینے سے اجتناب کرتی ہے۔
- بوقت چھینک اسلامی آداب کو ملحوظ رکھتی ہے۔
- کسی کی طلاق کی توقع اور آرزو نہیں کرتی، تاکہ اس کی جگہ خود لے۔
- اپنی نسوانیت کے موافق عمل اختیار کرتی ہے۔
- مردوں سے مشابہت اختیار نہیں کرتی۔
- وہ حق کی دعوت دیتی ہے۔
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی کرتی ہے۔
- اپنی دعوت میں عقلمندی اور حکمت کا مظاہرہ کرتی ہے۔
- صالح خواتین سے میل جول رکھتی ہے۔
- مسلمان خواتین کے مابین صلح کروانے کی کوشش کرتی ہے۔
- عورتوں میں میل جول رکھتی ہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتی ہے۔
- احسان کی قدر کرتی اور اس پر شکر یہ ادا کرتی ہے۔
- بیماروں کی تیمارداری کرتی ہے۔

- میت پر نوحہ خوانی نہیں کرتی۔
- وہ جنازے کے پیچھے نہیں چلتی۔

* یہ فہرست مثالی مسلمان مرد اور مثالی مسلمان عورت (اسلامی زندگی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں) تحریر ڈاکٹر محمد علی ہاشمی۔ ترجمہ محمد رضی الاسلام ندوی۔ شائع کردہ الہدیر پبلی کیشنز۔ 23 راحت مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور سے لی گئی ہے۔

فون:- 042.37225030 37245030

ای میل: ali538a@hotmail.com

17.6 مسلمان عورت کی پچاس خوبیاں

- وہ کبھی نہیں بھولتی کہ وہ صنف نازک ہے۔
- وہ ترجیحات کا خیال رکھتی ہے۔
- وہ اپنے مطالبات میں مقبولیت پسند ہوتی ہے۔
- وہ بناوٹی چڑچڑے پن کا اظہار نہیں کرتی۔
- وہ اپنی خوبصورت شکل کی نگہداشت کرتی ہے۔
- وہ سلیقہ شعاری سے آراستہ ہوتی ہے۔
- وہ نئے نئے تجربات حاصل کرنے کی خواہش مند رہتی ہے۔
- اس کی اپنی ماں سے علیحدہ ایک مستقل شخصیت ہوتی ہے۔
- وہ خاوند کے گھر والوں کے ساتھ بڑے عمدہ طریقے سے پیش آتی ہے۔
- وہ زیب و زینت اور فیشن کی پیروی میں اعتدال پسند ہوتی ہے۔
- وہ امانتدار اور مخلص ہوتی ہے۔
- وہ ہمسایوں کے ساتھ زائد از ضرورت میل ملاپ نہیں رکھتی اور نہ کسی کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل ہونے کی اجازت دیتی ہے۔
- یہ صرف زمانہ حال میں جیتی ہے۔
- وہ مال کی محبت کو سچی دلیل نہیں سمجھتی۔
- وہ اپنے کھانے پینے میں اصراف نہیں کرتی۔

- وہ لاپرواہ نہیں ہوتی۔
- ہر معاملے کو بقدر ضرورت اہمیت دیتی ہے، خوبی کو خامی میں نہیں بدلتی۔
- یہ اپنی عقل میں سیاہ رجسٹر نہیں رکھتی۔
- وہ اپنے اور خاوند کے عیوب کے سامنے مثبت موقف اختیار کرتی ہے۔
- وہ لڑائی جھگڑے سے دور رہتی ہے۔
- وہ اپنے خاوند کو ناقابل اندیشی پر مجبور نہیں کرتی۔
- وہ دھوکہ باز نہیں ہوتی۔
- وہ احسان جتلانے والی نہیں ہوتی۔
- وہ نہ تو آہ و زاری کرتی رہتی ہے نہ ہی بیماری کا ڈھونگ رچاتی ہے۔
- وہ باتونی یا منہ پھٹ نہیں ہوتی۔
- وہ زرق برق نہیں ہوتی۔
- وہ ہر چیز کو گھور کر دیکھنے والی نہیں ہوتی۔
- وہ اپنے آپ کو تہمت کے مقامات سے دور رکھتی ہے۔
- وہ راز افشا نہیں کرتی۔
- وہ اپنے خاوند کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔
- وہ گھریلو معاملات میں ماہر اور گھڑ ہوتی ہے۔
- وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے بہانے خاوند کا حق ضائع نہیں کرتی۔
- وہ زندگی کے بیٹھے کڑے حالات میں اس کا ساتھ دیتی ہے۔
- وہ محبت بھری گفتگو کے فن میں ماہر ہوتی ہے۔
- وہ اپنے احساسات کا اظہار کرتی ہے اور خاوند کو بھی اپنے احساسات کے اظہار کا موقع دیتی ہے۔
- وہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہتی ہے۔
- وہ غیرت میں افراط کا شکار نہیں ہوتی۔
- وہ منتکبر نہیں ہوتی۔
- وہ اپنے رب کی نعمتیں بیان کرتی ہے یا کم از کم ان کا انکار نہیں کرتی۔

- وہ اپنی اولاد کو نوکروں یا سٹرکوں کے حوالے نہیں کرتی۔
 - وہ اپنی زندگی میں ایک ہی روٹین کے مطابق نہیں چلتی بلکہ ہمیشہ مزاق زمانہ کے مطابق جدت اختیار کرتی ہے۔
 - وہ خاوند کی گفتگو بڑی توجہ سے سنتی ہے۔
 - وہ مرد پر سایہ بن کر چھائی نہیں رہتی۔
 - وہ بہت زیادہ اصرار کرنے والی نہیں ہوتی۔
 - وہ بہت زیادہ صبر والی ہوتی ہے۔
 - وہ حاوی ہونے اور تسلط جمانے کا رجحان نہیں رکھتی۔
 - وہ خاوند کا حصول اہداف میں ساتھ دیتی ہے۔
 - بحر انوں میں وہ خاوند کا بہترین سہارا ہوتی ہے۔
 - وہ شکست کے وقت اسے چھوڑتی نہیں بلکہ اس کا حوصلہ بڑھاتی ہے۔
 - وہ آدمی میں امید اور دلیری کی روح پھونک دیتی ہے۔
- ماخذ: کامیاب شادی کے سنہری اصول۔ فضیلت الشیخ محمد عبدالرحمن عمر
مترجم: پروفیسر حافظ عبدالجبار، مکتبہ بیت الاسلام، ریاض

17.7 خواتین کی مصروفیات

ہمارے معاشرے میں خواتین کی کئی ذمہ داریاں ہیں جن میں سے عموماً یہ ہیں: ان ذمہ داریوں کو حق کے ساتھ نبھانا اور ان میں توازن قائم رکھنا ایک بہت بڑا کام ہے۔

- خانہ داری
- صفائی
- گھر کی ترتیب اور سجاوٹ
- کھانا پکانا اور کھانے کا ہفتہ واری نظام قائم رکھنا
- مہمان داری
- امین خانہ

- بچوں کی پرورش
- بچوں کی تربیت
- شوہر کی نگہداشت
- سماجی پروگراموں میں شرکت
- خریداری
- لانڈری
- ٹیلی فون پر جواب دینا / فون کرنا
- پڑھنا / لکھنا
- اپنے آپ کو بہتر بنانا
- مذہبی اور دینی مصروفیات
- سونا۔

اگر اس کے ساتھ ساتھ خواتین ملازمت بھی کرتی ہیں اور ذریعہ معاش میں گھر میں شریک ہیں تو ان کی زندگی بہت سخت ہو جاتی ہے۔

درج ذیل رویہ سے گھر کی زندگی زیادہ فرحت بخش ہو سکتی ہے

- جھڑکنے سے پرہیز کرو۔
- اپنی رفیق زندگی کو غصہ نہ دلاؤ۔
- نکتہ چینی نہ کرو۔
- دل سے قدر دانی کرو۔
- معمولی سے معمولی باتوں کا خیال رکھو۔
- خوش اخلاقی برتو۔
- کوئی اچھی کتاب جو شادی کا جنسی رخ پیش کرتی ہو پیش کرو۔ (۲)

(۱) ماخذ خواتین کا انسائیکلو پیڈیا، مصنف ابوالفضل نور احمد، اسلامیا فاؤنڈیشن، کراچی

(۲) یہ اشارات ڈیل کاریگی کی کتاب بیٹھے بول میں جادو سے ماخوذ ہیں۔

باب 18- صحت کے تقاضے

(ماخذ) اسلام کا ہمہ گیر نظام صحت اور فطری طریقہ علاج
انجینئر سلطان بشیر الدین محمود مسلم میڈیکل ریسرچ فورم

18.1 صحت مند زندگی کے لیے رہنما اصول

ذیل میں نہایت اختصار کے ساتھ اسلامی نظام صحت کی جھلکیاں دکھائی جا رہی ہیں تاکہ آپ کا گھرانہ ان کو اپنی بود و باش کی عادت بنالے:

- بھوک کے بغیر کھانا نہ کھائیں اور ابھی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں۔
- دسترخوان پر آئی ہوئی کسی چیز کو ناپسندیدہ قرار نہیں دینا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مزے لیکر کھانا ہے اور کھانے میں ہرگز جلدی نہیں کرنی۔
- ہر موسم میں وہ خوراک استعمال کی جائے جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے علاقے میں وافر مقدار میں پیدا کیا ہے۔ وہ سستی بھی ہوگی اور آپکے جسم کے لیے زیادہ موزوں بھی ہوگی۔
- صاف تھرا پانی خوب پینا ہے۔ پانی کھانے سے ایک گھنٹے پہلے اور ایک گھنٹے بعد پینا ہے البتہ کھانے کے بعد گرین ٹی یا تھوہ لیا جاسکتا ہے۔ کافی پینے سے بچنا ہے۔
- جس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو وافر بنایا ہے اسی نسبت سے آپ جسم میں ہوا کو لیکر جائیں اور نکالیں۔ اس میں کنجوسی نہ کریں۔ لمبے لمبے سانس لینے کی عادت ڈالیں۔
- دن میں دو چار دفعہ کام چھوڑ کر چند منٹوں کے لیے لمبے لمبے سانس لیں۔ سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مراقبہ کریں۔
- وضو سنت کے مطابق کریں۔ کوشش کریں کہ سارا دن وضو میں رہیں۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو اگلی دفعہ ہاتھ روم جانے کے ساتھ ہی وضو کر لیں۔
- نماز باجماعت پڑھیں، پیدل جائیں اور تیز چلیں۔ کار یا سواری کا استعمال کم سے کم کریں۔
- سستی کو نزدیک نہ آنے دیں۔ جسم میں ڈھیلا پن نہ لائیں۔ چاق و چوبند زندگی گزاریں۔ نبی کریم ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب چلتے تو تیز چلتے تھے۔ جب کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے

ہوتے۔ جب کسی کا ہاتھ پکڑتے تو ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے۔ کسی سے بات کرتے تو مسکراتے، غصہ اور حسد بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں نہیں تھا۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ ایک صحت مند روحانی اور جسمانی زندگی کے لیے ضروری ہے کہ ہم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں۔

□ رات کا کھانا مغرب کی نماز کے بعد فوراً کھالیں۔ عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جائیں اور تہجد کے لئے ضرور اٹھیں اور جتنا ممکن ہو کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ قیام اور رکوع و سجود کو لمبا کریں۔

□ قیام کے دوران دھڑسیدھا ہو، رکوع میں کمز زمین کے متوازی سیدھی 90 ڈگری پر ہو، سجدے میں جسم کو لمبا کر کے پیشانی اور پاؤں کی انگلیوں سے زمین کو دبائیں۔ تشہد میں پورا بیٹھیں اور سلام پوری گردن گھما کر کریں۔

□ تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر ذکر و اذکار میں مشغول ہوں اور پھر فجر کی نماز مسجد میں جا کر ادا کریں۔ اشراق پڑھیں اور دو، تین کلومیٹر کی سیر کے بعد گھر جائیں اور ہلکا پھلکا ناشتہ لیں۔

□ دن کے مشاغل میں بھی اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں۔ ہر کام میں محنت کریں لیکن نتیجہ رب تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اس سے آپ ذہنی پریشانیوں سے بچے رہیں گے اور غم و حزن سے محفوظ رہیں گے۔

□ دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرتے رہیں۔ لوگوں کو اپنا دوست بنائیں۔ دشمنی سے بچیں۔ اگر ہم لوگوں سے دنیا کی خاطر دشمنی رکھیں گے تو فطرت کے ردعمل کے طور پر وہ دشمنی بیماری کی شکل میں ہم پر حملہ آور ہوگی۔ ان سے صلح کریں۔

□ بیماری میں یا اپنی غلطیوں اور گناہوں کی تلافی کے لیے آیت کریمہ کا ورد کرتے رہیں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہی صحت دینے والا ہے، اگر اس نے بیماری دی ہے تو صحت بھی وہی دے گا۔ سوچیں کہ یہ بیماری میرے گناہوں کا نتیجہ میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے میرے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

□ اس کتاب میں دیئے گئے صحت کے اصولوں پر سختی سے عمل کریں پھر بھی اگر بیمار ہو جائیں تو بیماری کو لمبانا ہونے دیں۔ جیسے ہی کوئی بیماری شروع ہو اس کتاب میں دیئے گئے طریقوں کے مطابق فوری اپنا علاج شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بیماری سے شفاء کے لیے اللہ تعالیٰ سے

- خوب دُعا کریں۔ اگر افاقہ نہ ہو تو کسی ماہر طبیب سے مشورہ کریں۔ علاج کرانا بھی سُنت ہے۔
- بیماری میں صبر سے کام لیں۔ زندگی کے مثبت پہلوؤں کو یاد رکھیں اور یقین ہونا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا تو وہ مجھے ضرور صحت یاب کرے گا۔
- زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہے اس لیے موت ڈرنے والی چیز نہیں البتہ اپنے اعمال سے ڈریں اور بیماری کی حالت میں خوب استغفار کریں۔
- جہاں تک ممکن ہو بیماری سے جنگ کریں۔ اس کے سامنے مت جھکیں بلکہ مقابلہ کریں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ کی آخری بیماری جس میں بہت زیادہ تکلیف تھی، اس میں بھی ماسوائے چند اوقات کے آپ ﷺ مسجد میں جا کر امامت کراتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کی جنگ اُحد والی مثال بھی یاد رکھیں۔ آپ ﷺ خود بھی شدید زخمی ہوئے اور بہت سے مسلمان بھی زخمی تھے۔ 72 ساتھی شہادت پا چکے تھے لیکن اگلی ہی صبح رسالت مآب ﷺ اور صحابہ کرام زخموں پر مرہم پٹی باندھ کر دوبارہ دشمنوں کے مقابلے پر چلے گئے۔
- بسیار خوری سے ہر صورت میں بچیں۔ زیادہ کھانا پینا مکروہ ہے۔
- انتہائی ضروری ہے کہ خوراک میں حلال اور حرام کا بہت خیال رکھا جائے۔ ماسوائے بھوک سے جان کا خطرہ ہو، حرام کے قریب تک بھی نہیں جانا۔ اس حکم میں حرام کی کمائی سے خریدی گئی خوراک بھی شامل ہے۔
- طہارت، صفائی اور پاکی کی عادت اپنائیں۔ گھر کے ماحول، برتنوں اور جسم پر کپڑوں کی صفائی بھی ضروری ہے۔ گند ماحول، گند پانی، گندی ہوا یہ سب مکروہات میں شامل ہوتا ہے۔
- کھانا ہمیشہ سادہ ہونا چاہیے۔ دسترخوان پر بیک وقت زیادہ کھانا پینا نہیں ہونا چاہیے۔ گوشت کا استعمال کم سے کم ہو۔ گوشت اور سبزیوں کی نسبت ایک اور دس مناسب رہے گی۔ یعنی اگر آپ 10 کلو سبزی کھاتے ہیں تو آپ 1 کلو گوشت کھا سکتے ہیں۔
- ڈبوں میں بند خوراک، جنگ نوڈ، کوکا کولا، پیپسی وغیرہ اور تمام مشروبات جن میں رنگ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس ڈالی گئی ہو، یہ سب مکروہات میں سے ہیں۔ ان میں سے اکثریت زہر آلود ہیں۔ ان سے اجتناب کریں۔
- ہر قسم کی نشہ آور اشیاء خواہ وہ مائع ہوں، ٹھوس یا ہوائی، حرام ہیں۔ ان میں الکحل، افیم، بھنگ غرض

- ہر طرح کے نئے اور پرانے نشے، نشہ آور گولیاں، ہیروئن اور پوڈرو وغیرہ شامل ہیں۔ ہرگز ہرگز ان کے قریب تک بھی نہیں جانا۔
- تمباکو کا استعمال، سگریٹ، حقہ سبھی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کے نزدیک مکروہ فعل ہیں۔
 - فضول خرچی کے زمرے میں آتے ہیں۔ ان کو گناہ سمجھیں اور چھوڑ دیں۔
 - اللہ تعالیٰ فضول خرچوں سے محبت نہیں کرتا۔ اس لئے خوراک میں اسراف نہ صرف منع ہے بلکہ بہت بڑا گناہ بھی ہے۔ صرف مزے کے لئے چیزوں کو کھانا پینا بھی اسراف ہے۔
 - کھانے پینے کے متعلق مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کرنے سے انشاء اللہ زندگی صحت مند اندر رہے گی لیکن پھر بھی ماحول کی وجہ سے بیماری آجاتی ہے۔ اُس سے بچنے اور علاج کے لئے علاج بالغذا کے طریقوں پر عمل کریں

18.2 جملہ بیماریوں کا علاج بالغذا اور پرہیز

عام بیماریاں جن میں ذہنی تفکرات، جوڑوں کے درد، دانتوں کا درد، نزلہ، زکام، معدہ کا خراب ہو جانا، دل، گردہ، جگر کی بیماریاں، جلدی بیماریاں اور جلدی بوڑھے ہو جانا شامل ہیں۔ مندرجہ ذیل طریقوں کے مطابق زندگی کو ڈھال کر ان سے بچا جاسکتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ کے نام کا خوب ذکر کریں، دل میں اللہ اللہ کہتے رہیں اور ایک نَعْبُدُ وَوَأِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طلبگار ہیں“، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ”اپنی رحمت سے مدد فرما“ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔

□ اپنی خوراک میں جو، کاربوہائیڈریٹ کے لیے باجرہ، جوار، ان چھنا گندم کا آٹا اور غیر پالش شدہ چاول استعمال کریں۔

□ سالن میں لہسن، ادراک، پیاز، ہلدی، دارچینی، کلونچی اور میتھی دانہ جتنا عام حالات میں استعمال کرتے ہیں اس سے ڈبل کر دیں۔

□ سبز پتوں والی سبزیاں مثلاً پالک، ساگ، میتھی جن میں فائبر زیادہ ہو ان کا استعمال بڑھائیں اور گوشت کا استعمال کم سے کم کریں۔ اگر 1 کلو گوشت کھائیں تو کم از کم 10 کلو سبزیاں بھی کھائیں۔

- صحت مند زندگی کے لئے زیادہ سے زیادہ موسمی فروٹ خاص طور پر گاجر، موٹی، لیموں، کینو، مالٹا، انجیر، سیب، انگور اور کھجور کا استعمال بڑھائیں۔
- زیتون کا تیل کچا بھی پی سکتے ہیں اور سالن میں بھی ڈال سکتے ہیں اگر یہ میسر نہ ہو تو سرسوں کا تیل یا سن فلاور کا آئل برابر مقدار میں ڈال کر استعمال کریں۔
- پانی ایک گھنٹہ کھانے سے پہلے اور بعد میں دو، تین گلاس پیئیں۔ دن بھر میں دس پندرہ گلاس پانی ضرور پی لیں۔
- چائے اور کافی کم سے کم کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک دفعہ، ان کی جگہ تھوہ جات، جن کے نسخے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں، لیں۔
- گہرے لمبے سانس لینے کی عادت ڈالیں۔
- بھوک کے بغیر کھانا نہ کھائیں اور پیٹ کو بہت زیادہ نہ بھریں۔
- بازاری مشروب، کاکولا، پیپسی کولا اور کاربن ڈائی آکسائیڈ والے دیگر مشروبات اور مصنوعی جوس بند کر دیں۔
- شوگر، سالٹ، سموکنگ، سٹریس، جنک (Junk) فوڈ خطرناک ہیں۔ انہیں بالکل چھوڑ دیں یا ان کا استعمال کم سے کم کر دیں۔
- ہر طرح کا نشہ اور سگریٹ نوشی مکمل طور پر چھوڑ دیں۔
- زندگی میں جلدی (Hurry) اور پریشانی (Worry) سے بچیں۔ ہر کام کرنے کے لیے مناسب وقت دیں تاکہ پریشانی سے بچے رہیں۔ ہفتے میں ایک دن مکمل چھٹی کریں اور بچوں کے ساتھ خوب کھیلیں۔
- کھانا اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق کھائیں۔ (اسکی تفصیل اس کتاب میں دی جا چکی ہیں)۔ ٹی وی پر زیادہ وقت گزارنے کی بجائے کوئی ایسا مشغلہ (Hobby) رکھیں جس کا آپ کو یا کسی کو فائدہ ہو۔ وقت کی قدر کریں۔
- غصہ اور جذبات کی رو میں بہہ جانے سے بچیں۔ اگر خدا نخواستہ غصہ آجائے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کریں۔ دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔
- انگریزی دوائیوں میں ڈسپین ایک قدرتی تحفہ ہے اس لیے ہر روز آدھی صبح اور آدھی گولی شام

- کھانے سے فائدہ ہوگا۔ اگر دل کا حملہ محسوس ہو تو ڈسپیرین کی گولیاں استعمال کریں۔
- انگریزی دوائیاں کم سے کم لیں۔ اپنے آپ کو ان دوائیوں کا عادی نہ بنائیں۔ خاص طور پر انٹی بائیوٹک اور درد روکنے والی گولیاں کم سے کم کریں۔ اپنا علاج، علاج بالغذا اور بالذعا کرتے رہیں۔

18.3 بڑھاپے کے اثرات سے بچیں

مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کرنے سے آپ ایک صحت مند زندگی کے مالک ہوں گے۔ لیکن بڑھاپے کے اثرات کو روکنے کے لیے ان احتیاطوں کے علاوہ مندرجہ ذیل پر بھی عمل کرنا ضروری ہے:

- خوب مسکرائیں اور ہنسیں اور بچوں کے ساتھ بچہ بن کر کھیلیں۔
- مہینے میں کم از کم تین روزے رکھیں۔ رسول اکرم ﷺ عموماً پیر، جمعرات اور جمعہ کے نقلی روزے رکھتے اور کئی دفعہ آپ ﷺ کئی کئی دن مسلسل روزے رکھتے اور صحابہ کرامؓ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایسا ہی کرتے۔ روزے جسم سے زہروں کو نکالنے اور ختم کرنے کے لیے نہایت فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں۔

- اگر آپ خوراک سے مکمل اجتناب والا روزہ نہیں رکھ سکتے تو چولہے کی بکی ہوئی چیزوں کا روزہ رکھ لیں۔ چند دن صرف پھلوں پر گزارا کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی جلد تروتازہ ہو جائے گی اور آپ چاق و چوبند ہو جائیں گے۔

- بڑھاپے کے اثرات کو کم کرنے کے لیے انجیر اور زیتون کا استعمال بہت زیادہ فائدہ مند ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں انجیر کی قسم کھا کر ان کی قدر بڑھادی ہے۔ زیتون کا اچار استعمال کریں۔ ہر کھانے سے پہلے زیتون کا تیل ایک ٹیبل اسپون پی لیں یا سالن میں ڈال لیں یا روٹی پر لگا لیں۔ اگر زیتون کے تیل سے جسم کو مالش کریں تو جلد جوان رہتی ہے۔

- سر کے بالوں اور چہرے کو زیتون کا تیل روزانہ لگانے سے بال کالے رہتے ہیں اور گرتے بھی نہیں۔

- زیتون کے ساتھ ساتھ انجیر کا استعمال بھی صحت کے لیے فائدہ مند ہے۔ تازہ انجیر مل جائے تو کیا بات ہے۔ 5 عدد انجیر کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے کھالیں۔ اگر تازہ انجیر میسر نہیں تو خشک انجیر کو رات بھر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح مع پانی کھالیں۔ ہر طرح کی بیماریوں سے نجات کے

لیئے یہ شافی نئے ہیں۔

□ ان کے علاوہ دسترخوان کے اوپر گلونجی، سونف، دارچینی، خشک ادراک کا پوڈر اور ہلدی رکھیں اور کھانے پر چھڑک کر کھائیں۔

□ شہد میں شفاء ہے اور کھجور بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ یہ بہترین سویٹ ڈش ہے۔ اگر کھانے کے بعد مُنہ میٹھا کرنے کی حاجت ہو تو کھجور کھائیں۔

□ شہد کو پانی اور لیمن کے ساتھ شربت بنا کر پیئیں اس سے جسم کی طاقت اور قوت مدافعت بڑھتی ہے۔

□ عام جسمانی کمزوری نامناسب خوراک کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ غذا میں کاپر (Copper)، پوٹاشیم، کیشیم اور سیلیسیم کی کمی کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لیئے معدنیات والے ملٹی وٹامن لیں۔ غذا میں مونگ پھلی، بادام، کالی مرچ، گہرے سمندر کی مچھلی، میوہ جات، گنے کارس، دلیہ، بند گوبھی، پھول گوبھی، سبز پتوں والی سبزیاں، گاجر، مولی، چھلکے والی دالوں کا استعمال بڑھائیں۔

□ پسے ہوئے بازاری آئیوڈین ملے نمک کی بجائے قدرتی نمک (نمک لاهوری) استعمال کریں۔
□ انگور اور انگوروں کارس، انجیر اور زیتون کے تیل کاروزانہ استعمال جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لیئے بھی بڑا فائدہ مند ہے۔

□ کھانا گرم کرنے کے لیئے مائیکرو ویو استعمال نہ کریں۔ ان سے کھانے کی قوت کم ہو جاتی ہے۔
□ ڈیپ فریزر یا فریج چھ چیزیں ہیں لیکن ان میں زیادہ دیر خوراک رہنے سے اس کی طاقت کم سے کم ہو جاتی ہے۔ اس لیئے کوشش کریں کہ جہاں تک ممکن ہو تازہ خوراک کھائیں۔ ڈبہ بند خوراک سے بھی اجتناب برتیں۔

□ جہاں تک ممکن ہو تازہ غذا کھائیں۔ ڈیپ فریزر میں رکھی گئی کئی ماہ پرانی خوراک خطرناک ہے۔
□ چائے، کافی وغیرہ کم کی جائے۔ دہی، لسی، دودھ کو بطور خوراک بڑھایا جائے۔

ماخذ: اسلام کا ہمہ گیر نظام صحت اور فطری طریقہ علاج، انجینئر سلطان بشیر الدین محمود مسلم میڈیکل ریسرچ فورم

باب 19- کامیاب زندگی کے لیے

چند دیگر عناصر

19.1 چند تجربات زندگی

زندگی فیز نہیں۔ کئی بار میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ ہر قدم اس بات کی امید نہیں رکھی جاسکتی کہ سب کچھ بالکل درست ڈھنگ سے ہوتا چلا جائے گا۔ ہمیں بہت کچھ درست کرنا پڑتا ہے۔ ہاں، اتنا ضرور ہے کہ ہر قدم پر زندگی بہت زبردست ثابت ہوتی جاتی ہے۔

□ ہم میں سے کون ہے جو یہ بات نہیں جانتا کہ انسان کو بہت کم بولنا چاہئے؟ کم بولنے سے انسان طرح طرح کی زحمتوں سے بچ جاتا ہے تاہم یہ کوئی ایسا آسان کام نہیں۔ اس معاملے میں ضبط نفس کی بہت اہمیت ہے۔

□ وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پریشان اور فکر مند ہونا یا فکر مند رہنا کوئی خوبی ہے۔ میں سوچا کرتا تھا کہ جو لوگ پریشان نہیں ہوتے وہ دراصل اپنی ذمہ داریاں نبھانے سے کتراتے ہیں۔ اب میں اس بات کو سمجھ پایا ہوں کہ پریشان ہونا دراصل دعا کرنے کے برعکس ہے۔ جو لوگ پریشان ہوتے اور پریشان رہتے ہیں وہ دراصل اپنے حق میں علی بددعا کر رہے ہوتے ہیں۔ مستقل پریشان رہنے کی صورت میں مستقل پریشانی ہی ملتی ہے۔

□ صحت کے بارے میں صحت مند رائے رکھنے سے بھلی بات کیا ہوگی! میں نے دیکھا ہے کہ وزن بڑھانا اتنا بڑا مسئلہ نہیں جتنا بڑا وزن گھٹانا ہے۔ جو لوگ موٹاپے کی زد میں آجاتے ہیں وہ ہمیشہ صحت کے بارے میں منفی انداز سے سوچتے رہتے ہیں۔

□ بحث سے گریز کئے بغیر بہتر زندگی گزارنا ممکن نہیں۔ بیوی یا گھر کے کسی اور فرد سے کسی بھی معاملے میں بحث سے گریز کرنا گھر کے سکھ اور سکون کے لئے ناگزیر ہے۔ بحث کو جاری رکھنے سے صرف اختلافی آراء پیدا ہوتی ہیں۔

□ مذہبی ہونے اور روحانی ہونے میں بہت فرق ہے۔ بہت سے لوگ مذہبی رسوم پر سختی سے کار بند

رہتے ہیں مگر ان کے وجود سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ جو لوگ اپنے مذہبی ہونے کا ثبوت دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اس سلسلے میں بہت قسمیں کھاتے ہیں ان پر یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایک بڑی تعداد دین کے نام سے دنیا سمیٹ رہی ہوتی ہے

□ لوگ کہتے عمر کا فکر و عمل کی پختگی سے کوئی تعلق نہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کی عمر اور فکر و عمل کی پختگی میں مکمل مطابقت پائی جاتی ہے۔ میں نے بہت چھوٹی عمر میں انتہائی ٹھوس انداز کی زندگی گزارنے والے لوگ دیکھے ہیں جبکہ ایسے دس سالہ بچوں سے بھی میری ملاقات ہوئی ہے جو چالیسویں سالگرہ بھی منا چکے ہیں!

□ جو کچھ کہا ہوا ہے واپس لینے سے کہیں زیادہ آسان کام ہے خاموش رہنا۔ جو لوگ سوچے سمجھے بغیر بولتے ہیں وہ ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں۔ جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا بالکل اسی طرح کہی ہوئی بات (خواہ درست ہو) واپس نہیں لی جاسکتی۔ ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ ہم پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے بہت سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے تاکہ پچھتاوے کی گنجائش کم سے کم رہے۔

□ عام طور پر توازن سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ کوئی شے گر نہ رہی ہو۔ حقیقت یہ کہ توازن اس سے کہیں آگے کی منزل ہے۔ کسی بھی شے کی زیادتی بہت بری بات ہے۔ کسی بہت اچھی چیز کا بھی زیادہ ہونا اور زیادہ استعمال کرنا انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

□ محض خیالات کے حامل ہونے سے ہم سوچنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ جو لوگ سوچنا چاہتے اور سوچنا جانتے ہیں ان کے ڈھنگ الگ ہی ہوتے ہیں۔ سوچنا بہت مشکل اور پیچیدہ عمل ہے اس لئے بہت کم لوگ اس عمل میں حصہ لیتے ہیں۔ عام طور پر دوسروں کی آراء کو اپنے ذہن میں بسا لینے سے بھی لوگ خوش رہتے ہیں۔

□ کسی بھی معاملے میں، "کاش" کا استعمال انتہائی نقصان دہ ہے۔ جو کچھ ہم کر سکتے تھے اور نہ کر سکے اس پر افسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک بار "کاش" کو اپنی زندگی میں شامل کر لیجئے اور پھر دیکھئے کہ آپ کس طرح ہر نام معاملے میں ساری ذمہ داری اس پر ڈالنے لگیں گے۔ "ایسا ہوتا" یا "ویسا ہوتا" کرتے رہنے کے بجائے ہمیں زیادہ توجہ اس امر پر مرکوز رکھنی چاہیے کہ اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔ دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانے کے بجائے ہمیں صرف کوتاہیوں پر نظر رکھنی چاہئے۔

□ دل کو نرم اور جلد کو سخت رکھ کر ہی معیاری زندگی گزارنی جاسکتی ہے۔ جو لوگ اس ترتیب کو الٹ دیتے ہیں وہ سدانا کام رہتے ہیں۔ حالات کا جبر سہنا کوئی آسان کام نہیں تاہم اس کے باوجود دل کو نرم ہی رکھنا پڑتا ہے۔

□ زندگی میں شارٹ کٹ نام کی کوئی شے نہیں ہوتی۔ ایک مغربی مصنف بیورلی سلز نے بڑی پیاری بات کہی ہے کہ اگر مقام تک جانے کا کوئی شارٹ کٹ ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ کوئی ایسا مقام نہیں جسے منزل بنایا جاسکے۔

□ انفرادی ذمہ داری قبول کرنے کا وصف بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ ہر معاملے میں اپنی ذمہ داری قبول کرنے والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ مسائل کو حل کرنے کے بجائے صرف الزام تراشی میں زندگی ضائع کر دیتے ہیں۔

□ اگر آرام کی خواہش ہے تو چند ایک بے آرامیاں ضرور راہ میں حائل ہوں گی۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ چند ایک بڑی قابل ذکر مشکلات کو دور کرنے پر ہی زندگی اس قابل ہو پاتی ہے کہ ڈھنگ سے گزاری جائے۔

□ ہر معاملے میں آپ کا ذہن بہت واضح ہونا چاہئے۔ کسی بھی اہم معاملے کو اگر تحریری معاہدے یا سمجھوتے کی شکل دی جائے تو اس پر عمل کرنا قدرے آسان ہو جاتا ہے۔ کسی واضح تحریری سمجھوتے کے بغیر زندگی گزارنا محض ہوا میں تیر چلانے کے مترادف ہے۔

□ غلاظت سے ہر حال میں دور رہنا چاہئے کیونکہ اس میں پھسلنے کا خطرہ تو رہتا ہی ہے، اس کی بدبو بھی آپ کے بارے میں بہت کچھ بتاتی ہے۔

□ کوئی بھی شخص ایسی یادداشت کا حامل نہیں ہوتا کہ کبھی نہ کبھی اپنے ہی جھوٹ کے جال میں نہ پھنسے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کے بارے میں بالکل درست اور مثبت رائے رکھیں تو لازم ہے کہ آپ جھوٹ بولنے سے گریز کریں۔

□ کامیابی محض اتفاق یا حادثہ نہیں بلکہ واقعہ ہے۔ جو لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں اور ہر معاملے میں مقدر کو کوستے ہیں وہ کبھی کامیابی کا چہرہ نہیں دیکھ پاتے۔ کامیابی سراسر مقدر کی بات ہے، یقین نہیں آتا تو کسی بھی ناکام انسان سے پوچھ لیجئے۔

□ اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہر معاملے میں صرف ہماری رائے درست ہے اور پھر ہم لوگوں کو مجبور بھی کریں کہ

- وہ ہماری ہر بات کو درست تسلیم کر لیا کریں تو ہم بہت سی خوشیوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ضروری نہیں کہ لوگ ہمیشہ آپ کا ساتھ دیں اور آپ کی ہر بات کو سوچے سمجھے بغیر درست تسلیم کر لیں۔
- پوچھ لینے میں کچھ ہرج نہیں۔ بہت سے معاملات آخر میں اس لئے الجھ جاتے ہیں کہ ہم نے کسی سے کچھ پوچھا نہیں ہوتا۔ معلومات نہ ہوں تو طلب کرنے میں قباحت ہی کیا ہے؟
- حقائق بہت عمومی سی چیز ہیں۔ معلومات سے چند ایک امور واضح ہو جاتے ہیں جبکہ علم سے انسان کو بہتر زندگی گزارنے کا شعور نصیب ہوتا ہے۔ منظم علم ہی اس دنیا میں ترقی کا واحد راز ہے۔
- اگر کوئی سچ بول رہا ہو تو انسان کو کبھی بیزاری محسوس نہیں ہوتی۔ سچ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسے سن کر بیزاری محسوس نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہو رہا ہو تو کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ لوگوں کو سچ بولنے دیجئے۔
- بہتر ڈھنگ سے زندگی گزارنے کے لئے کسی نہ کسی تحریک کی ضرورت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ جو لوگ کسی مقصد یا تحریک کے بغیر زندہ رہتے ہیں وہ بیزاری سی محسوس کرتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان سے تعلق رکھنے والے بھی بیزار ہوتے چلے جاتے ہیں۔
- اگر کوئی انتہائی پر لطف مشغلہ تلاش کرنا ہے تو مطالعے سے بڑھ کر پر لطف مشغلہ بھلا کون سا ہو سکتا ہے؟ جو لوگ پڑھتے ہیں وہی جانتے ہیں کہ اس میں کیا لطف مضمر ہے۔ فارغ لحات میں زیادہ سے زیادہ مطالعہ کیجئے۔
- کسی کو اپنا بنانے کا ایک بہتر طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کی بھی خوبی یا معاونت کی بنیاد پر اس کا شکر یہ ادا کیجئے۔ لوگ جذبہ تشکر کا اظہار کئے جانے پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کا آپ شکر یہ ادا کریں گے وہ لازمی طور پر آپ میں غیر معمولی دلچسپی لیں گے اور یوں آپ میں اور ان میں تعلق مستحکم تر ہوتا چلا جائے گا۔ جو کچھ زندگی سے ملا ہے اس پر اگر آپ خدا کا شکر ادا کریں گے تو محسوس ہو گا کہ پہلے سے ملی ہوئی نعمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔
- ناکام ہونے پر حوصلہ ہارنے سے کیا حاصل؟ بہتر یہ ہے کہ آپ ناکامی سے سبق سیکھیں، اپنی کوتاہیوں پر نظر رکھیں اور اصلاح کے لئے کوشاں رہیں۔ ناکامیوں سے بڑا استاد کوئی نہیں۔ اگر انسان محنت کرتا رہے اور اپنی خامیوں اور کوتاہیوں سے سیکھتا رہے تو اندھیرے سے اجالے کی کرن خود بخود پھوٹی ہے۔

□ انسان کے لئے اس کے اہل خانہ اور خاندان کے لوگ بھی بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ حالات کے دباؤ میں آ کر تعلقات ختم یا معطل کر دینا کوئی بہت اچھا عمل نہیں۔ بہتر ہے کہ انسان اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملتا رہے۔ اس صورت میں شخصیت کا خلاء پر ہوتا رہتا ہے اور زندہ رہنے کا حوصلہ بھی جوان رہتا ہے۔

□ خود اعتمادی کوئی ایسی صفت نہیں جسے آپ دیکھ سکیں یا دکھا سکیں۔ یہ تو آپ کے پورے وجود پر محیط کیفیت کا نام ہے۔ جن میں خود اعتمادی ہوتی ہے ان کے اطوار نرالے ہوتے ہیں۔ خود اعتمادی اپنا پتہ خود دیتی ہے۔

□ خواب کبھی نہیں مرتے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اب ان کی آنکھوں میں خواب نہیں وہ سنّتِ غلطی پر ہیں کیونکہ خوابوں کے سہارے ہی تو انسان آگے بڑھتا ہے۔ خوش اور خوش نصیب ہیں وہ جو اپنے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں اور اس کی قیمت ادا کرنے کو بھی بے تاب رہتے ہیں۔

□ سنجیدہ ہونا اچھی بات ہے مگر ایسا بھی نہیں ہونا چاہئے کہ آپ ہر وقت سنجیدگی کا نقاب چہرے پر چڑھائے رہیں۔ زندگی غیر معمولی سنجیدگی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ جو لوگ زندگی کو بہت زیادہ سنجیدگی سے لیتے ہیں وہ بالآخر پریشانی کا سامنا کرتے ہیں۔

□ کامیاب دن کیا ہے؟ کوئی نئی بات سیکھنا یا سکھانا، کسی کی مدد کرنا، کسی چھوٹے مگر اہم ہدف کو حاصل کرنا، امن، سکون اور صبر کا مظاہرہ کرنا، اپنے اور دوسروں کے لئے کام کرنا اور زندگی سے ملنے والی تمام نعمتوں پر خدا کا شکر ادا کرنا۔

□ ہمیں کبھی کسی بھی معاملے میں محض وقتی طور پر لطف اندوز ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے بلکہ حقیقی معنوں میں خوش ہونا چاہئے۔ لطف جاتا رہتا ہے اور خوشی رہ جاتی ہے۔

□ بہت زیادہ طلسماتی شخصیت بھی کسی کام کی نہیں ہوتی۔ جو لوگ اپنے وجود کی حد سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں یا نکل جاتے ہیں ان کے لئے زندگی عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

بہت زیادہ شہرت اور مقبولیت پانے والے اسی لئے بسا اوقات اپنے آپ میں الجھ جاتے ہیں۔

□ اگر آپ کسی سے کچھ طلب کریں اور وہ جب آپ کو آپ کی طلب کے مطابق دے نہ سکے اور دکھ ہو تو سمجھ لیجئے کہ آپ نے مطالبہ کیا تھا، گزارش نہیں۔

□ ترقی کرنے کا اہم ترین راز یہ ہے کہ جہاں آپ اس وقت ہیں اس مقام کی اہمیت کو تسلیم کیجئے۔

ماضی کو بھول کر حال پر توجہ دیجئے تاکہ بہتر مستقبل کی راہ آسانی سے ہموار ہو۔ آپ جہاں ہیں وہاں سے آگے بڑھنے کے لئے تگ و دو کرنی پڑے گی۔ محض کڑھتے رہنے سے آپ کبھی آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔

□ کوئی بھی خیال یا ارادہ کچھ نہیں اگر اس کی پشت پر کوئی باضابطہ منصوبہ بندی اور، اس سے بھی ایک قدم آگے جا کر، کوئی عمل نہ ہو۔ اصل اہمیت سوچ کی نہیں، عمل کی ہے۔ جو لوگ عملی زندگی گزارتے ہیں ان کی زندگی میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ خود کو عمل کے لئے تیار کیجئے تو کامیابی نصیب ہوگی۔

□ روحانیت ہر انسان کے وجود کا حصہ ہوتی ہے۔ ہم اسے اپنی مرضی کے مطابق منفی یا مثبت مقاصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہیں جو اپنی روحانیت کو مثبت انداز سے استعمال کر پاتے ہیں۔

□ ہم آج جو کچھ کر رہے ہیں وہی کل ہمارے لئے عادت کا درجہ اختیار کر جائے گا۔ ایسے میں کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ ہم ہر کام سوچ سمجھ کر کیا کریں؟ عقل کا تقاضا تو یہی ہے۔ خیال سے عمل جنم لیتا ہے، عمل سے عادت بنتی ہے۔ عادت بڑھ کر کردار کے سانچے میں ڈھلکتی ہے اور کردار سے مقدر وجود پاتا ہے۔ یہی مقدر کی اصلیت ہے۔

□ پاگل پن موروثی ہوتا ہے۔ یہ وصف ہم اپنے بچوں سے حاصل کرتے ہیں۔ بہتر ہو گا کہ ہم پاگل پن کو جنون کہا کریں۔

□ ہم ہر وقت یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ بہت کچھ ہم کرنا نہیں چاہتے مگر کرنا پڑ رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم وہی کچھ کرتے ہیں جو دراصل ہم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم وہ کیا کریں جو کرنا پڑ رہا ہو تو یقین کیجئے کہ ہمارے نصف مسائل بڑی آسانی سے حل ہو جائیں!

□ کامیابی کی کوئی نہ کوئی قیمت ضرور ادا کرنی پڑتی ہے۔ مگر یاد رکھیے کہ ناکامی کی صورت میں ادا کی جانے والی قیمت کہیں زیادہ ہوگی!

□ اگر ہمیں زندگی سے کچھ درکار ہے تو کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت اپنانی ہوگی کیونکہ زندگی انہیں کچھ نہیں دیتی جو کچھ بھی نہیں کرتے۔

□ قدم قدم پر شک اور تذبذب انسان کے لئے کوئی انوکھی بات نہیں تاہم کچھ نہ کچھ تو کرنا ہم ہوتا ہے۔ جب کبھی کسی معاملے میں کوئی شک پیدا ہو رہا ہو، صرف عمل پر توجہ مرکوز رکھنی چاہئے۔ اس

صورت میں زیادہ بگاڑ پیدا نہیں ہوتا۔

□ خود کو اہم ثابت کرنے کے لئے کوئی شعوری کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں وہی ہمارے بارے میں سب کچھ بتانے کے لئے کافی ہے۔

□ ہم اس دنیا میں صرف حقیقی مسرت کیلئے آئے ہیں۔ اپنی حدود میں رہ کر ہمیں حقیقی مسرت کے حصول کیلئے کچھ بھی کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ یہی زندگی کا حاصل ہے۔ حقیقی مسرت محض اتفاق سے

نصیب نہیں ہوتی بلکہ اسے ایک واضح آپشن کے طور پر اپنانا پڑتا ہے۔ خوش رہنا یا نہ رہنا ہمارے اختیار کی بات ہے۔ اور جب خوشی اختیار کی بات ہے تو پھر ہم کیوں نہ خوشی کو ہی اپنایا کریں؟

□ حقیقی مسرت ہدف کا نام ہے جس کا تعین کر کے اس کے حصول کے لئے محنت بھی کرنی پڑتی ہے۔

کسی واضح ہدف کے بغیر زندگی گزارنا زندگی کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ جو لوگ مسرت کا حصول چاہتے ہیں وہ اسے زندگی کا حصہ بناتے ہیں اور اس کے لئے تگ و دو بھی کرتے رہتے

ہیں۔ کسی ہدف کے بغیر کوئی کامیابی نہیں ملتی اور کامیابی کے بغیر زندگی ادھوری اور پھکی ہے۔ انسان کو کامیابی کے حصول کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

□ جو لوگ پڑھتے ہیں وہی آگے بڑھتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرتے رہنے کی صورت میں ہمیں ہر معاملے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوتی رہتی ہیں اور یوں زندگی نئے نئے نقطہ

ہائے نظر سے روشناس ہوتی رہتی ہے۔ پڑھنے والے خود کو تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

□ لکھنے والوں کے لئے بہت سی باتیں نہایت آسان ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ زندگی کے بیشتر معاملات کو ضبط تحریر میں لاتے ہیں وہ کبھی کسی معاملے میں الجھتے نہیں۔ لکھتے رہنے کی عادت سے سوچنے

کی صلاحیت پروان چڑھتی رہتی ہے۔ جو لوگ زیادہ لکھتے ہیں ان کے خیالات میں روانی بڑھ جاتی ہے۔

□ ہمیں ہر معاملے میں عقل استعمال کرنی چاہئے تاہم اس کا غلام ہو رہنا کسی طور درست نہیں۔ ہمیں زندہ تو اپنے دل میں ہی رہنا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ جذبات انسان کو پریشان بھی کرتے ہیں تاہم

دل کبھی دھوکا نہیں دیتا۔ دل کے بجائے صرف ذہن سے کام لیتے رہنے کی صورت میں ہم بہت سی نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

□ کسی بھی چیز کی خواہش رکھنا کوئی بری بات نہیں تاہم یہ سوچ لینا غلط ہے کہ اس کے بغیر گزارا نہیں ہو

- سکتا۔ جو لوگ کسی بھی خواہش کو اپنے دل و دماغ پر مسلط کر لیتے ہیں وہ ہمیشہ مشکل میں رہتے ہیں۔
- انسان کو حقیقی خوشی کسی ہنر کے سیکھنے سے ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ خوشی اسے وہ ہنر دوسروں تک منتقل کرنے سے ہوتی ہے۔ اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو سیکھیے اور سکھائیے۔
- ہر سوال کے اندر جواب بھی چھپا ہوا ہوتا ہے۔ سوال پوچھنے کا صحیح ڈھنگ ہی جواب کی راہ ہموار کرتا ہے۔
- کسی بھی معاملے میں خوف بے جا ہوتا ہے۔ اگر ہم خوف پر فتح نہ پائیں تو وہ ہم پر فتح پالیتا ہے۔ دنیا میں خواہوں کی سب سے زیادہ اموات صرف خوف کے ہاتھوں واقع ہوتی ہیں۔ خوف سے ہی ناکامی کی راہ نکلتی ہے۔
- یاد رکھیے کہ گھر کے لوگ کبھی آپ پر بہت زیادہ توجہ نہ دیں گے اور کبھی آپ کی حقیقی قدر دانی گھر کی چار دیواری میں نہیں ہوگی۔ آپ کو اپنی عظمت تسلیم کرانے کے لئے دنیا کے سامنے جانا اور کچھ نہ کچھ کر دکھانا پڑے گا۔
- اگر ہم زندہ ہیں تو پھر بہتر معیار زندگی کیلئے کام کیوں نہیں کرتے؟ سانسوں کا تسلسل اس بات کا ثبوت ہے کہ ابھی کرنے کو بہت کچھ باقی ہے یعنی یہ کہ ہمارے لئے مواقع کی کوئی کمی نہیں۔
- بہتر زندگی صبر کی طالب ہے۔ جو لوگ صبر کرتے ہیں وہی کامیاب ہو پاتے ہیں۔ ہم کوئی بھی کام کبھی نہ کبھی پہلی بار کرتے ہیں۔ اور پھر صبر سے کام لیتے ہوئے نتیجے کا انتظار کرتے ہیں۔ زندگی میں صرف ہمت ہی سب کچھ نہیں بلکہ صبر کی بھی غیر معمولی اہمیت ہے۔
- بہت زیادہ اور بہت تیزی سے بولنا کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ ابلاغ نہ ہو تو کبھی بھی کہنے کا کیا فائدہ؟ جو لوگ پرسکون رہ کر بات کرتے ہیں ان کی بات سمجھنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔
- محض سوچتے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ انسان کو عمل پر بھی یقین رکھنا چاہئے۔ بہت سے لوگ آسانی یا کائناتی ذہن لیکر پیدا ہوتے ہیں مگر بہر کیف وہ زمین کے خدا تو نہیں ہوتے!
- کسی بھی درست کام کو پوری ایمانداری اور صحت سے کرنے کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بھی ڈھنگ کی چیز آسانی سے نہیں ملتی۔
- آپ میں کسی بھی چیز کو ترک کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے تاکہ کسی بھی وقت کوئی بھی چیز ترک کرنی پڑے تو بہت زیادہ پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ناکامی آسان ترین آپشن ہے۔ اگر ہم

- گزارے کی سطح پر جینا چاہیں تو ایسا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔
- بچوں کی تربیت بہت سی قربانیاں مانگتی ہے۔ اس عمل کے دوران یا تو آپ والدین ثابت ہو سکتے ہیں یا پھر مقبولیت کے حامل افراد۔ اچھی تربیت دینے والے والدین اپنی اولاد میں کم از کم اس وقت مقبول نہیں رہ سکتے جب وہ تربیت دے رہے ہوتے ہیں۔
- جو کچھ بھی کرنا ہے اس کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنا ہے۔ اور جب ہم کچھ کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو یہ کائنات ہماری مدد کو تیار ہو جاتی ہے۔ جب ہم اپنی توانائی کسی مقصد کے تحت صرف کر رہے ہوتے ہیں تب پوری کائنات ہمارے لئے کام کرنے لگتی ہے۔
- شادی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ ہوتا ہے لہذا یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر اور پوری ایمانداری سے کرنا چاہئے۔
- دولت بہت کچھ ہے مگر سب کچھ ہرگز نہیں۔ ہاں، یہ افلاس سے بہر کیف بہتر ہے۔ دولت کی خواہش رکھنا کوئی شیطانی فعل نہیں۔ ہاں، اس کی خواہش میں اندھا ہو جانا یقیناً بہت بری بات ہے۔ ہمیں دولت استعمال کرنی چاہئے اور لوگوں سے پیار کرنا چاہئے۔ ان دو معاملات کی ترتیب کبھی نہیں الٹنی چاہئے۔
- کوئی بھی اچھا فیصلہ دراصل تجربے کا مرہون منت ہوتا ہے اور اچھا تجربہ؟ اچھا تجربہ صرف غلط فیصلوں سے جنم لیتا ہے!
- سنجیدگی زندگی کا بہت اہم جز ہے تاہم ہمیں غمزہ ہوئے بغیر سنجیدہ رہنا چاہئے۔ یہ زندگی بہت مختصر سی ہے۔ اس میں بہت زیادہ سنجیدہ ہونے کی گنجائش بہت کم ہے!
- وقت بہت کم ہے اور زندگی بہت مختصر سی ہے۔ ہم جب بچپن کی حدود میں ہوتے ہیں تو وقت تیزی سے اڑتا ہے اور ہم محظوظ ہو رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم بڑے ہو جاتے ہیں تب بھی وقت اڑتا ہوا گزرتا ہے، ہم محظوظ ہوں یا نہ ہوں!
- ٹیلی وژن اس دور کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ اچھا بھی ہے اور برا بھی۔ یہ کیا ہے، اس کا تعین آپ خود کریں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے ٹی وی کے ذریعے نہ بگڑیں تو آپ خود بھی اس کے ہاتھوں برباد ہونے سے بچیں۔ اس معاملے میں قول و فعل کا تضاد بچوں پر شدید منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

□ ہم کبھی کبھی یہ سوچتے ہیں کہ جو کوتاہیاں اور حماقتیں آج سر زد ہو رہی ہیں ان پر دس سال بعد ہنسیں گے۔ اگر دس سال بعد ہنسنا ہے تو پھر آج ہنسنے میں کیا ہرج ہے؟ جن باتوں پر بعد میں ہنسی آسکتی ہے ان پر آج بھی ہنسی آنی چاہئے۔

□ ہم جو چاہیں پاسکتے ہیں تاہم ہم ہر شے کو پانے کے قابل نہیں۔ یہ دنیا طرح طرح کی نعمتوں سے بھری پڑی ہے۔ زندگی بہت مختصر ہے اور ہمارے وسائل بہت ہی محدود۔ ایسے میں لامحدود خواہشات میں سے ہمیں انتہائی اہم خواہشات یا ضروریات کا انتخاب کرنا ہو گا۔

□ اوسط درجے کا رہتے ہوئے زندگی گزارنے میں کچھ بھی نہیں رکھنا۔ جو لوگ دوسروں جیسا بننے رہنے پر یقین رکھتے ہیں ان پر لوگ کم ہی توجہ دیتے ہیں۔ زندگی کا مزا اس بات میں ہے کہ آپ دوسروں سے ہٹ کر کچھ کیجئے تاکہ لوگ آپ کی جانب متوجہ ہوں اور آپ کی قدر دانی و حوصلہ افزائی کریں۔

□ زندگی تنوع اور اتار چڑھاؤ کا نام ہے۔ کوئی بھی دن اچھا یا برا نہیں ہوتا۔ ہاں کوئی دن دوسرے دنوں سے قدرے بہتر ہوتا ہے۔ کسی دن کو بہتر یا بدتر سمجھنا ہمارا کام ہے۔ ہر دن زندگی سے بھرا ہوتا ہے۔ اس سے مستفید ہونا یا نہ ہونا ہمارا کام ہے۔

□ کبھی کبھی ہم کچھ غلط بھی کر جاتے ہیں تاہم اس بات کا اطمینان ہوتا ہے کہ ہم نے کچھ کیا تو سہی۔ جو کچھ ہم نہیں کر پاتے اس کا دکھ ہمیں زیادہ ستاتا ہے۔ جو لوگ کسی بھی معاملے میں رسک لیتے ہیں ان پر دوسروں کی توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر وہ کامیاب ہوں تو داد بھی بہت ملتی ہے۔

□ اپنے بارے میں بلند رائے رکھے بغیر گزارا نہیں۔ جو لوگ اپنے کو کمتر سمجھتے ہیں وہ زندگی میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنا معیار بلند کرتے رہنے کے بارے میں سوچتے رہنا چاہئے۔

□ کلی فلر نے کہا ہے کہ آپ چاہیں بھی تو کم نہیں سیکھ سکتے۔ انسان بہتر زندگی گزارنا چاہتا ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ سیکھنا ہی اس کے لئے واحد آپشن ہے۔

□ ہمیں زیادہ سے زیادہ سیکھ کر دنیا کو یہ پیغام دینا چاہئے کہ ہم بہت کچھ ہیں اور بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اسی صورت زندہ رہنے کی تحریک ملتی رہتی ہے۔

□ زمین میں کوئی کشش نہیں۔ یہ تو ہمیں صرف جذب کرتی ہے۔ جو زندہ ہے وہ ایک دن زمین کے سینے میں سما جائے گا۔ یہی اصل حیات ہے۔

- ہر معاملے میں موزونیت تلاش کرنا اچھی بات ہے مگر اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ کسی بھی معاملے میں موزونیت پیدا کریں۔ دنیا ان لوگوں کو پسند کرتی ہے جو کسی بھی معاملے میں یا تو خود بدل جاتے ہیں یا پھر اس معاملے کو بدلنے میں کامیاب رہتے ہیں۔
- معاشرے کے ساتھ چلنے میں کچھ ہرج نہیں۔ خواہ مخواہ دھارے کے خلاف بہنا ہمیشہ اچھا نہیں رہتا۔ ماحول کو تبدیل کرنے کے لئے پہلے اسے قبول کرنا پڑتا ہے۔
- ہمیں جس چیز کی تلاش ہوتی ہے وہ خواہ اچھا ہو یا برا، ایک نہ ایک دن مل کر ہی رہتا ہے۔ ہم میں انتخاب کا سلیقہ ہونا چاہئے۔ کہ کائنات ہمیں وہی کچھ دیتی ہے جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
- جب ہم کسی معاملے میں شکایت کر رہے ہوتے ہیں تو سننے والوں میں سے 90 فیصد کو لازمی طور پر خوشی ہو رہی ہوتی ہے اور جو 10 فیصد سامعین ہم سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ بھی دراصل ہمارے بارے میں منفی رائے کے حامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ شکایت کرنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔
- اگر کبھی معاملات یکسر پلٹ جائیں تب بھی ایک فائدہ تو ہوتا ہے یعنی معاملات کو نئے زاویوں سے دیکھنے کا موقع تو ملتا ہی ہے۔
- لوگ ہمیں اسی طرح برتتے ہیں جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں برتیں۔ ہم کسی کو برے سلوک کی اجازت دیں گے تب ہی وہ ہم سے برا سلوک روا رکھیں گے۔
- دل کی بات سننا ہی سماعت کا حق ادا کرنا ہے۔ عام طور پر ہم اسی خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں دوسروں کی رائے کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے ہمارے بارے میں بہت خوش کن رائے کے حامل ہوں۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ اچھی لگنی والی ہر بات واقعی اچھی ہو۔
- پوری ایمانداری سے اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ اپنی غلطی یا کوتاہی کا اعتراف کر لینا بہت بڑی صفت ہے جو بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ہمیں ایسا بھی لگتا ہے کہ اگر پوری دنیا ہم جیسی ہوتی تو شاید جنت ہوتی!
- اگر ہم وہ کریں جو ہم ہیں تو سودا خسارے کا نہیں ہوتا۔ جب ہم اپنے عمل سے اپنے وجود کی نفی کر رہے ہوتے ہیں تب صرف خسارے کا سامنا ہوتا ہے۔ قول و فعل کا تضاد ایسے ہی گل کھلاتا ہے۔
- ناکامی سے اچھا فیڈ بیک کہاں ملے گا؟ جو لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی ناکامیوں سے بہت کچھ

سیکھتے ہیں۔ میں نے اپنے 50 سال میں بہت کچھ سیکھا ہے اور اب بھی سیکھ رہا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اب زندگی سے کوئی شکوہ نہیں۔

□ خواب نہیں تو کچھ نہیں۔ زندگی خوابوں کا شمر ہی تو ہے۔ جو لوگ خواب دیکھتے ہیں وہ کچھ نہ کچھ بن کر ہی دم لیتے ہیں۔ بہت سوں کو خوابوں نے بنایا ہے۔ خواب دیکھنے سے روح توانا رہتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو خواب دیکھتے ہیں اور انھیں شرمندہ تعبیر کرنے کی قیمت ادا کرنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں!

□ کسی کو اس بات سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ آپ کس قدر علم رکھتے ہیں۔ ہاں، جب آپ دوسروں پر توجہ دیتے ہیں تب وہ آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

□ حقیقت یہ ہے کہ انسان کو افسانوی انداز بہت پسند ہوتا ہے۔ کسی بھی کہانی کے تانے بانے میں ہر بات بہت تفصیل اور خوبصورتی سے بیان کی جاسکتی ہے۔ کسی بھی بات کو کہانی کے سے انداز سے بیان کیجئے اور پھر دیکھئے کہ لوگ کس تیزی سے آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

□ لوگ ماضی کی بنیاد پر نہ جانے کیا کیا سوچتے رہتے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے تھے مگر نہ کر سکے اس کے بارے میں سوچ سوچ کر ہلکان ہوتے رہنا انھیں بہت اچھا لگتا ہے۔ وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ ماضی کا ماتم کرتے رہنے سے وہ حال کی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ جو گزر گیا اس کا اثر اتنا ہی ہوتا ہے جتنا ہم قبول کرنا چاہیں۔ ہر آنے والا پل اتنی مشکلات لا رہا ہے کہ ماضی کو یاد کر کے افسردہ رہنے کی تو گنجائش ہی نہیں ہے۔

□ اگر تنقید سے بچنا ہے تو پھر ہمیں کچھ نہیں بننا چاہئے اور کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ ہم کچھ کریں گے تو لازمی طور پر تنقید کی جائے گی اور اس تنقید کو ہی جب ہم فیڈ بیک سمجھ کر قبول کریں گے تو اپنی اغلاط دور کرنے کا شعور ملے گا۔ جب ہم کچھ کرتے ہیں اور لوگ رائے سے ہاتھ کھینچ لیں تو ہم خود چاہیں گے کہ وہ ہم پر تنقید کریں۔ جو کچھ ہم نے درست ڈھنگ سے کیا ہے اسے دنیا بھر کی تنقید غلط ثابت نہیں کر سکتی۔ اور جو کچھ ہم سے غلط ڈھنگ سے ہوا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت درست قرار نہیں دے سکتی۔

□ نیولین ہل نے کیا پتے کی بات کہی ہے کہ انسان جو کچھ سوچ سکتا ہے اسے حاصل بھی کر سکتا ہے! ہمیں اس بات پر یقین رکھنا چاہئے کہ جو کچھ ذہن میں ہے وہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اس یقین سے

- یہی زندگی کو بہتر ڈھنگ سے گزارنے کی تحریک ملتی ہے۔
 □ جنھیں ہم کچھ سکھاتے ہیں ان سے سیکھ بھی سکتے ہیں۔ مثلاً میں نے بچوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

19.2 دور حاضر میں خوش رہنے کے قاعدے

- ایمان سے رنج و غم اور فکریں ختم ہوتی ہیں، وہ اہل ایمان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور عبادت گزاروں کی تسلی۔
 □ جو گزر اسو گزرا، گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا، لہذا جو گزر گیا اس کے بارے میں مت سوچو۔

یہ سفر کتنا طویل ہے، یہاں وقت کتنا قلیل ہے
 ہاں کوئی لوٹ کر آئے گا، جو گزر گیا سو گزر گیا

- قضائے مبرم پر راضی رہو، جو روزی قسمت میں ہے اس پر شکر کرو۔ ہر چیز تقدیر پر مبنی ہے اس لئے ملال نہ کرو۔
 □ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے، گناہوں کا بوجھ کم ہوتا ہے۔ علام الغیوب خوش ہوتا اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔
 □ کسی کے شکرے کا انتظار نہ کرو۔ بس اللہ الصمد کا ثواب کافی ہے، منکروں کے انکار اور حاسدوں کے حسد سے آپ کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔
 □ صبح کر لو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ آج کی حدود میں رہو اور آج کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کرو۔
 □ مستقبل کو آنے دو، کل کی فکر میں نہ پڑو، آج ٹھیک ہوا تو کل بھی ٹھیک ہوگا۔
 □ اپنے دل کو حسد سے پاک کر لو، اس سے بغض و عداوت نکال پھینکو۔
 □ لوگوں سے بس خیر کے لئے ملو، گھر میں زیادہ رہو، اپنے کام سے کام رکھو، لوگوں سے کم ملو جللو۔
 □ کتاب بہترین دوست ہے، اس کی ہم نشینی اختیار کر لو، علم و معرفت سے ہمیشہ کے لئے دوستی کر لو۔
 □ کائنات نظام پر مبنی ہے لہذا گھر، آفس، لباس اور فرائض سب میں نظم و ترتیب ملحوظ رکھو۔
 □ کھلی فضا کی طرف نکلو، اچھے بانگات کا مشاہدہ کرو، اللہ کی مخلوق اور خالق کی ایجاد میں غور کرو۔
 □ پیڈل چلو، ورزش کرو، کسٹل مندی اور گمنامی، نئے پن اور بے کاری کو دور کرو۔
 □ تاریخ کا مطالعہ کرو، اس کے عجائب پر غور کرو، اس کے قصوں اور کہانیوں سے لطف اندوز ہو۔

- زندگی میں نیا پن لاتے رہو، نئے طریقے اپنایا کرو اور روزمرہ کے روٹین میں تبدیلی کر لیا کرو۔
- بیدار کن چیزیں چائے، قہوہ وغیرہ زیادہ نہ لو، سگریٹ نوشی اور گناہ وغیرہ سے پرہیز کرو۔
- اپنے کپڑوں کی صفائی پر دھیان دو، خوشبو لگاؤ، مسواک کرو اور اپنے مظہر پر توجہ دو۔
- حزن و ملال، مایوسی اور حسرت پیدا کرنے والی کتابیں نہ پڑھو۔
- یاد رکھو رب کریم کا دامنِ عفو دراز ہے، وہ توبہ قبول کرتا، بندوں سے درگزر کرتا اور برائیوں کو نیکوں میں بدل دیتا ہے۔
- دین، عقل، صحت، سمع و بصر، رزق اور اولاد جیسی نعمتوں پر رب کا شکر ادا کرو۔
- کیا نہیں معلوم کہ لوگوں میں فائز العقل، مریض، قیدی، مفلوج اور مصیبت زدہ بھی ہیں؟ آپ اپنی پوزیشن دیکھیں اور رب کا شکر ادا کریں
- قرآن کے ساتھ زندگی گزارو، اس کے حفظ، سماع و تدبر اور تلاوت میں لگے رہو، حزن و ملال کو دور کرنے والا وہ سب سے بڑا مجرب نسخہ ہے۔
- اللہ پر توکل کرو، معاملہ اس کے سپرد کر کے اس کے حکم پر راضی رہو، بس اس پر اعتماد کرو کہ وہی تم کو کافی ہے۔
- جو تم پر ظلم کرے اس سے درگزر کرو، جو تم کو کاٹے اس سے جڑو، جو محروم کرے اس کو دو، جو برائی کرے اس سے بردباری برتو، تم کو خوشی و امن ملے گا۔
- **لاحول ولاقوة الا باللہ** بار بار پڑھو، اس سے شرح صدر ہوتا ہے، حال کی اصلاح ہوتی ہے، بوجھ ہلکا اور اللہ راضی ہوتا ہے۔
- استغفار زیادہ سے زیادہ کرو، اس سے روزی میں کشادگی، اولاد، علم نافع اور آسانی ملتی ہے اور گناہ کم ہوتے ہیں۔
- اپنی صورت، صلاحیت، آمدنی اور اہل و عیال پر قناعت کرو، تم کو راحت و سعادت ملے گی۔
- جان لو کہ عمر (مشکل) کے ساتھ یسر (آسانی) ہے اور کرب کے ساتھ کشادگی ہے، ایک حالت ہمیشہ نہیں رہتی، زمانہ الٹا پلٹتا رہتا ہے۔
- اچھی فال لو مایوس نہ ہو جاؤ۔ اپنے رب سے حسن ظن رکھو اور ہر خیر اور اچھے کام کا انتظار کرو۔
- اللہ نے تمہارے لئے جو چاہا ہے اس پر خوش رہو، کیونکہ مصلحت کیا ہے تم نہیں جانتے، کبھی

- شدت بھی فراموشی سے بہتر ہو سکتی ہے۔
- مصیبت سے اللہ اور بندے کے درمیان قربت ہوتی ہے تم دعا کرتے ہو، مصیبت کبر و غرور اور فخر کو ختم کر دے گی۔
 - تم اپنے دل میں نعمتوں کے خزانے رکھتے ہو جو اللہ نے تمہیں دیئے ہیں۔
 - لوگوں سے بھلائی کرو۔ ان کے لئے خیر پیش کرو، مریض کی عیادت، فقیر کو دینے اور یتیم کے ساتھ شفقت کرنے میں تمہیں خوشی ملے گی۔
 - سوئے ظن اور اوہام سے بچو، فاسد خیالات اور فرسودہ افکار سے احتراز کرو۔
 - جان لو کہ تکلیف میں تم اکیلے نہیں ہو، غم و فکر سے کوئی بھی محفوظ نہیں، شدید حالات ہر فرد بشر کو پیش آتے ہیں۔
 - یقین کرو کہ دنیا ابتلاء و آزمائش، رنج و غم اور کدورتوں کی جگہ ہے۔ اس لئے اسے اسی طرح قبول کرو اور اللہ سے مدد مانگو۔
 - جو پہلے گزر چکے، جنہیں قید و بند، عزل و قتل، مصیبت و ابتلا اور وقتی و ضابطی کا سامنا ہوا، ان کے بارے میں غور کرو۔
 - جو مصیبت بھی پہنچی اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، یعنی رنج و فکر، بھوک، فقر، مرض اور آفات سے جو کرب پہنچا اس کا ثواب ملے گا۔
 - جان لو کہ شدائد سے آنکھ کان کھلتے ہیں، دل زندہ ہوتا ہے، نفس خواہش سے روکتا ہے، بندہ ذکر کرتا اور ثواب کماتا ہے۔
 - حادثات کا انتظار نہ کرو، مصیبت کی توقع نہ کرو، افواہوں پر یقین نہ کرو اور الزام تراشیوں پر کان نہ دھرو۔
 - جن چیزوں کا زیادہ خوف ہوتا ہے وہ ہوتی نہیں جن کا چرچا زیادہ ہوتا ہے وہ پیش نہیں آتیں، اللہ کافی ہے، وہی نگہبان ہے، وہی مدد دیتا ہے۔
 - حاسدوں، سخت دلوں اور چغلی خوروں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ کیونکہ وہ روح کا بخار ہیں، کدورت پھیلاتے اور افسردہ کرتے پھرتے ہیں۔
 - تکبیر تحریرہ ہمیشہ تم کو ملے، مسجد میں زیادہ دیر روکو اور اپنے کو اس کا عادی بناؤ، جلدی سے نماز

- کو جاؤ اس سے مسرت ملے گی۔
- گناہوں سے دور رہو کیونکہ افسردگی اور ملال خاطر کا سبب ہیں، ان کی وجہ سے آفتیں ٹوٹی اور بحران آتے ہیں۔
- «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ» ہمیشہ پڑھا کرو کیونکہ تکلیف دور کرنے اور آزمائش ہٹانے میں اس دعا کی بڑی تاثیر ہے۔
- تمہارے بارے میں جو بھی بری بات کہی جائے، کہنے والے کو ہی تکلیف دے گی تمہیں نہیں، اس سے ذرا بھی اثر نہ لینا۔
- اگر دشمن تمہیں برا بھلا کہتے ہیں، حاسد سب و شتم کرتے ہیں تو اس سے تمہارا ہی وزن بڑھتا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ تم اہمیت والے ہو گئے تبھی تو تمہارا ذکر ہو رہا ہے۔
- یہ جان لو کہ جو تمہاری چغلی کرتا ہے اس نے اپنی نیکیاں تم کو دے دیں، تمہاری برائیاں ختم کر دیں، تم کو مشہور کر دیا۔ یہ بھی ایک نعمت ہے۔
- عبادت میں اپنے اوپر تشدد نہ برتو، سنت پر عمل کرو اور اطاعت و عبادت میں غلو سے اجتناب کرو۔
- توحید خالص اپناؤ اس سے شرح صدر حاصل ہوگا، جتنی توحید خالص ہوگی اور اخلاص عمل ہوگا اتنی ہی سعادت ملے گی۔
- شجاع، قوی العمل، ثابت النفس بنو، تمہارے پاس ہمت و عزیمت ہو۔ مشکلات، رکاوٹوں، افواہوں سے تمہاری منزل کھوٹی نہ ہو۔
- سخاوت کرو کیونکہ سخی کا سینہ کھلا رہتا ہے۔ اس کا دل چوڑا ہوتا ہے، بخیل ننگ دل، تاریک خیال اور افسردہ خاطر ہوتا ہے۔
- لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملو، ان کی محبت مل جائے گی، نرمی سے ان سے بات کرو، تواضع سے پیش آؤ تو وہ تمہارا احترام کریں گے۔
- برائی کا بدلہ اچھائی سے دو۔ لوگوں سے نرمی برتو، عداوتیں ختم کرو، دشمنوں سے صلح کرو اور دوستوں کی تعداد بڑھاؤ۔
- سعادت کے بڑے دروازوں میں سے والدین کی دعا ہے، اُسے غنیمت جانو تاکہ ان کی دعا ہر

- برائی سے تمہارے لئے ڈھال بن جائے۔
- لوگ جس حالت میں ہوں اُسے قبول کرو۔ ان سے جو بھول ہو اس سے درگزر کرو، عفو و درگزر سنت الہی ہے۔
- مثالیت (Perfection) میں نہ پڑے رہو بلکہ حقیقت کے ساتھ جیو، تم لوگوں سے وہ کیوں چاہتے ہو جو خود کر نہیں سکتے، اس لئے عدل سے کام لو۔
- سادگی کی زندگی گزارو۔ بخل، اسراف اور فضول خرچی سے بچو، جسم جتنا موٹا ہو گا اتنی ہی روح کمزور ہوگی۔
- مختلف مواقع پر اذکار کا اہتمام کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے حفاظت اور بچاؤ ہے۔ اس میں وہ اصلاح و ارشاد ہے جس سے تمہارے دن ٹھیک رہیں گے، کاموں کی تقسیم کر لو، ایک ہی وقت میں سب کو اکٹھا نہ کرو لیکن وقفے وقفے سے کرو اور بیچ میں آرام کرو تاکہ بہتر طریقہ پر کام انجام پائے۔
- گھر، مال، اولاد، نوکری اور صورت و شکل میں جو تم سے کم تر ہو اُس پر نظر رکھو تاکہ اندازہ ہو تم ہزاروں سے اوپر ہو۔
- یہ جان لو کہ بھائی، بیوی، بچے اور دوست و احباب جن سے بھی واسطہ پڑتا ہے وہ عیب سے خالی نہیں اس لئے سب کو جیسے ہیں ویسے قبول کرنے کی عادت ڈالو۔
- جو صلاحیت ملی ہے، جو علم حاصل ہوا ہے، جو روزی عطا ہوئی ہے جو کام تمہارے لئے مناسب ہے اس سب کو لازم پکڑو۔
- لوگوں اور جماعتوں پر جارحانہ حملے نہ کرو، زبان محفوظ رکھو، اچھی بات کرو، میٹھے الفاظ بولو، کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔
- برداشت کرنے سے عیوب دُفن ہو جاتے ہیں۔ بردباری سے خطاؤں کی پردہ پوشی ہوتی ہے۔ سخاوت ایک راز پکڑا ہے جو نقائص اور عیوب کو چھپا لیتا ہے۔
- ایک ساعت میں تنہائی اختیار کر کے اپنے امور میں غور کرو، اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ آخرت کے بارے میں سوچو، اپنی اصلاح کرو۔
- تمہاری گھریلو لائبریری تمہارے لئے گھناباغ ہے۔ اس میں علماء، ادباء، حکیموں اور شاعروں کے ساتھ تفریح کرو۔

- رزق حلال کماؤ، حرام سے بچو، لوگوں کے سامنے دست سوال دراز نہ کرو، تجارت، ملازمت سے بہتر ہے۔ اپنے مال کا روبرو میں لگاؤ، معیشت میں میاں نہ روی برتو۔
- متوسط درجے کا لباس پہنو، نہ کہ عیش پسندوں اور نہ محتاجوں کا، لباس سے اپنے آپ کو ممتاز نہ کرو، عام لوگوں کی طرح رہو۔
- غصہ نہ کرو، غصہ سے مزاج خراب ہوتا ہے، اخلاق بدلتے اور معاشرت میں برائی آتی ہے، محبتیں اور رشتے کٹ جاتے ہیں۔ غصہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔
- زندگی میں تازگی لانے کے لئے کبھی کبھی سفر کرو، دوسری دنیاؤں کو دیکھو، دوسرے ملکوں اور فضاؤں کا مشاہدہ کرو کیونکہ نر لطف انگیز ہوتا ہے سفر وسیلہ ظفر ہے۔
- اپنی جیب میں ڈائری اور قلم رکھو، اس میں اپنے کام ترتیب دو، اپنے اوقات منظم کرو، اپنی یادیں اور ملاحظات لکھو۔ اگر نکلنا لوجی کو استعمال کر رہے ہو تو اس کا بھر پور استعمال سیکھو۔
- لوگوں کو پہلے سلام کرو، مسکرا کر ملو، اور ان سے توجہ سے پیش آؤ تاکہ ان سے قریب ہو جاؤ اور دلوں میں ان کی محبت ہو جائے۔
- اپنے اوپر بھروسہ کرو، لوگوں پر انحصار کرو، اور یہ یوج لو کہ لوگ تمہارے خلاف ہیں تمہارے ساتھ نہیں، تمہارے ساتھ تو بس اللہ ہے، زمانہ عیش کے جو ساتھی ہوں ان سے دھوکہ نہ کھاؤ۔
- آج کل کرنے اور ٹال مٹول سے احتراز کرو کیونکہ یہ ناکامی کا سبب ہوتا ہے۔
- فیصلہ لینے میں تردد یا تذبذب سے کام نہ لو بلکہ صبر و عزم سے کام لو اور آگے قدم بڑھاؤ۔
- اپنی عمر مختلف پیشوں، ملازمتوں اور کورسوں کو بدلتے رہنے میں ضائع نہ کرو۔ کیونکہ اس سے تم کسی چیز میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیریئر کی صحیح منصوبہ بندی کرو اور استقامت سے کام لو۔
- یہ مکلفات گناہ ہیں ان کا اہتمام کرو۔ جیسے نیک اعمال، مصیبتوں پر صبر، توبہ، مسلمانوں کی دعاء اللہ کی رحمت اور رسول اللہ کی شفاعت۔
- صدقہ دیا کرو چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اس سے گناہ ختم ہو گا۔ دل کو خوشی ملے گی، فکر دور ہو گی، رزق میں اضافہ ہو گا۔
- اپنا نمونہ اپنے امام محمد ﷺ کو بناؤ، وہی سعادت تک پہنچائیں گے، وہی نجات دہندہ اور فلاح و کامیابی سے ہمکنار کرنے والے ہیں۔

- اسپتال جایا کرو، اس سے عافیت کی قدر معلوم ہوگی، جمیل خانہ دیکھو اس سے آزادی اور پاگل خانہ دیکھو کہ عقل و ہوش کی قدر آئے گی۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کی اہمیت سے تم واقف نہیں۔ اپنی نعمتوں کا احساس اور خیال کرو کیونکہ نعمت ایک جنگلی جانور ہے اسے شکر کی زنجیروں سے باندھ کر رکھو۔
- حقیر اور معمولی باتیں تمہیں توڑنے ڈالیں۔ بات جتنی ہے اس سے زیادہ اس کو اہمیت نہ دو۔ حادثات و امور میں مبالغہ اور ہولناکی سے کام نہ لو۔
- اپنے ذہنی افتق کو وسعت دو، جو تم سے برائی کرے اس کے لئے بھی عذر ڈھونڈو تا کہ تم سکون و اطمینان سے زندگی گزارو اور انتقام کی کوشش بالکل نہ کرو۔
- اپنے دشمنوں کو اپنے غیظ و غضب اور رنج و الم سے خوش نہ کرو، یہی تو وہ چاہتے ہیں کہ تمہاری زندگی کو افسردہ کر دیں۔ ان کی اس دیرینہ خواہش اور آرزو کو پورا نہ کرو۔
- اپنے دل میں لوگوں سے دشمنی، عداوت اور بغض و حسد کا الاؤ مت دہکاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے ایک مستقل عذاب بن جائے گا۔
- اپنی مجلس میں شائستہ رہو، خیر کی بات کہو ورنہ خاموش رہو، چہرہ کھلا رکھو، ہم نشینوں کا احترام کرو، ان کی بات سنو اور اثناء کلام میں ان کی بات نہ کاٹو۔
- مکھی نہ بنو جو بس زخم اور گندگی پر ہی بیٹھتی ہے، لوگوں کی آبرو اور عزت نفس کا احترام کرو، کسی کی عیب جوئی میں نہ پڑو، نہ ان کی لغزشیں اور کمیاں اور کوتاہیاں دیکھ کر ہنسو۔
- ایمان والوں کی نعمتوں کے ضائع ہونے پر رنجیدہ نہیں ہوتا، نہ اس پر زیادہ توجہ دیتا، نہ اس کے حادثات سے ڈرتا ہے، کیونکہ دنیا حقیر، فانی اور چلی جانے والی ہے۔
- غیر اللہ کا عشق اور اس کی محبت چھوڑ دو، کہ یہ دل کا عذاب ہے، روحانی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر و اطاعت پر زیادہ دھیان دو۔
- حرام چیز کو دیکھنے سے رنج و غم اور دل کے زخم پیدا ہوتے ہیں۔ جو غصہ بھر کرے، اپنے رب سے ڈرے، وہ سعادت مند ہے۔
- کھانے کے اوقات کو ترتیب دو، مفید غذائیں لو، بسیار خوری نہ کرو اور شکم سیر ہو کر نہ کھاؤ۔
- حادثات کے وقت برے سے برے احتمال کی توقع کرو اور اسے قبول کر لینے پر ذہن کو تیار کر لو، اس طرح تم کو راحت اور آسانی ملے گی۔

□ جب رتی سخت ہوگی تو ٹوٹ جائے گی، رات کا اندھیرا چھٹے گا دشواری ختم ہوگی، ایک مشکل دو آسانیوں پر بھاری نہ پڑے گی۔

طول شب فراق سے گھبرانہ اے جگر۔۔ ایسی بھی کوئی رات ہے جس کی سحر نہ ہو (جگر مراد آبادی)

□ رحمان کی رحمت کے بارے میں سوچو کہ اس نے زانیہ عورت کو بخش دیا جس نے کتے کو پانی پلا دیا تھا، اسے بخش دیا، جس نے قتل کئے تھے۔ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے حتیٰ کہ اس نے نصرائیوں کو بھی توبہ کی دعوت دی ہے۔

□ بھوک کے بعد سیری، پیاس کے بعد سیرابی، مرض کے بعد صحت، فقر کے بعد مالداری، غم کے بعد خوشی اللہ کی سنت ثابتہ ہے۔

□ سورہ "الم نشرح" پر غور کرو، پریشانیوں میں اس کی تلاوت کرو۔ بحرانوں میں یہ سب سے بڑی دوا ہے۔

□ دعاء کرب "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ" پڑھا کرو۔

□ ناراض نہ ہو، جب غصہ آئے تو چپ ہو جاؤ، شیطان کی شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ لو، اپنی جگہ بدل لو، کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اور زیادہ سے زیادہ ذکر کرو۔

□ پریشانیوں سے نہ گھبراؤ، اس سے دل مضبوط ہوگا، عافیت کا مزہ ملے گا۔ حوصلہ بڑھے گا تمہارا صبر ظاہر ہوگا، شان بلند ہوگی۔

□ ماضی کے بارے میں سوچنا حماقت اور جنون ہے وہ تو ایسا ہی ہے جیسے آٹے کو پینا، چرے ہوئے کو چیرنا اور قبروں سے مردے اکھاڑنا۔

□ مصیبت کے مثبت پہلو کو دیکھو، اس پر ثواب کی امید رکھو، یہ دوسروں کی مصیبت سے زیادہ سہل ہے، مصیبت زدوں سے تسلی پاؤ۔

□ جو مصیبت لاحق ہوئی وہ چھوٹے والی نہ تھی جو نہیں پہنچی وہ لاحق ہونے والی نہ تھی، قلم سوکھ گیا اور فیصلہ پر راضی ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

□ اپنے نقصانات کو فائدوں میں بدل دو، لیموں سے میٹھا شربت بناؤ، مصیبتوں کے پانی میں مٹھی بھر

- شکر ڈال دو، حالات کو اپنے لئے سازگار بنانے کی کوشش کرو۔
- اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اس کی مدد کو نہ بھولو کہ مدد اسی حساب سے ہوتی ہے جس حساب سے بوجھ ہوتا ہے۔
- ناپسندیدہ چیزوں میں پسندیدہ سے زیادہ خیر ہوتا ہے، عواقب کو تم نہیں جانتے، سزا کے لبادہ میں کتنی نعمتیں ہوتی ہیں، شر کے لباس میں کتنا خیر چھپا ہوتا ہے۔
- خیالات کو بھٹکنے نہ دو تاکہ وہ تفکرات کی وادیوں میں تم کو نہ لے جائیں، کوشش کرو کہ نعمتوں، صلاحیتوں اور کامیابیوں کے بارے میں ہی سوچو۔
- اپنے گھر اور آفس میں شور و شغب سے احتراز کرو، خوش بختی کی ایک علامت سکون و اطمینان بھی ہے۔
- مشکلات عبور کرنے کے لئے نماز بہترین مددگار ہے۔ وہ نفس کو بلند آفاق میں لے جاتی ہے اور روح کو نور و کامیابی کی فضا میں پہنچا دیتی ہے۔
- سنجیدہ، مفید اور شمر خیز عمل نفس کو شر کے احساسات، برے خیالات اور حرام رجحانات سے بچاتا ہے۔
- خوش بختی ایسا درخت ہے جس کو ضروری غذا پانی، ہوا اور روشنی، ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت سے ملتی ہے۔
- جس کے پاس زیادہ ادب، ذوق سلیم، حسن اخلاق ہو وہ اپنے آپ کو اور لوگوں کو خوش کرے گا، اسے دلی اطمینان و سکون حاصل ہوگا۔
- اپنے دل کو سکون پہنچاؤ کیونکہ دل اکتا جاتا اور افسردہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے حکمت کے طریقے اور معرفت کے اسلوب اختیار کرو۔
- علم سے شرح صدر ہوتا ہے، نظر میں وسعت آتی ہے نئے آفاق واہوتے ہیں اور غم، تفکر اور حزن سے نفس کو چھٹکارا ملتا ہے۔
- رکاوٹوں اور مشکلات پر قابو پالینا بھی خوش بختی کا کام ہے کیونکہ کامیابی کی لذت کے برابر کوئی لذت نہیں ہوتی۔
- جب تم لوگوں کے ساتھ خوش رہنا چاہو تو ان کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرو جیسا وہ تم سے کرتے

- ہیں۔ ان کی تعظیم میں کمی نہ کرو، ان کی بے عزتی نہ کرو۔
- انسان اپنے آپ کو جان لے، اپنی صلاحیتوں کو جان لے اور انہیں بہتر طور پر کام میں لائے تو اسے کامیابی و کامرانی کی لذت ملے گی۔
- علم، معرفت اور تجربہ ڈھیر سارے مال سے زیادہ بہتر ہے۔ اسباب پا کر جانور خوش ہوتا ہے، معرفت سے انسان خوش ہوتا ہے۔
- زوجین میں ایک ناراض ہو تو دوسرا چپ رہے، دونوں ایک دوسرے کی کمی کو برداشت کریں۔ کیونکہ انسان غلطی سے پاک نہیں ہو سکتا۔
- صلح ہم نشین جو چھٹی فال لے آپ کی مشکل آسان کر دے گا۔ امید کا دروازہ کھولے گا اور نحوست لینے والا دنیا کو آپ پر تارک بنا دے گا۔
- جس کے پاس بیوی، گھر، صحت اور مناسب مال ہو تو اس کے پاس اچھی زندگی کا سامان ہو گیا۔ اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور قناعت اختیار کرنی چاہیئے۔
- جس کے پاس ٹھکانا ہو، صحت ہو ایک دن کی روزی ہو تو گویا اسے پوری دنیا مل گئی۔
- جو اللہ کو رب مانے، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول تسلیم کرنے پر راضی ہو تو اللہ بھی اس سے ضرور راضی ہو گا۔ یہی رضا کے ارکان ہیں۔
- کامیابی تب مانی جائے گی جب اللہ بھی تم سے راضی ہو تمہارے اطراف کے لوگ بھی اور تمہارا نفس بھی اور یہ کہ تمہارا کام نتیجہ خیز ہو۔
- کھانا ایک دن کی خوش بختی ہے، سفر ایک ہفتہ کی خوش بختی ہے، شادی مہینہ کی خوش بختی ہے مال سال بھر کی خوش بختی ہے اور ایمان پوری عمر کی خوش بختی ہے۔
- تم محض سونے، کھانے پینے اور شادی سے خوش بخت نہیں بن سکتے بلکہ کام سے خوش بخت ہو گے، کام ہی دنیا میں بڑے لوگوں کو بڑا بناتا ہے۔
- جسے مطالعہ کا موقع ملے وہ خوش بخت ہے کیونکہ وہ دنیا کے باغات سے خوشہ چینی کرتا اور دنیا کے عجائبات دیکھتا ہے اور زمان و مکان کے ساتھ سفر کرتا ہے۔
- دوستوں کی گفتگو سے رنج و غم دور ہوتے ہیں۔ اچھے مزاج سے راحت ملتی ہے، شعر کے سننے سے دل کو آرام ملتا ہے۔

- زندگی کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو، زندگی تمہاری فکر کی مرہون منت ہے، اس لئے اپنے آنکھوں پر کالا چشمہ نہ لگاؤ۔
- ان کے بارے میں سوچو جن سے تم کو محبت ہے اور جو تمہیں ناپسند ہیں انہیں اپنی زندگی کا ایک لمحہ نہ دو، کیونکہ وہ تمہارے اور تمہاری فکر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔
- جب تم نتیجہ خیز کام میں مصروف ہو گے تو اعصاب ٹھنڈے رہیں گے، نفس کو سکون ملے گا اور راحت کی فضا چھا جائے گی۔
- سعادت حسب نسب اور سونے چاندی میں نہیں بلکہ دین، علم، ادب اور ضرورت کی تکمیل میں ہے۔
- اللہ کو وہ بندے زیادہ محبوب ہیں جو زیادہ خیر کے کام کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ زیادہ بھلائی کرتے اور زیادہ شکر گزار ہوتے ہیں۔
- اگر تم اپنی موجودہ حالت سے خوش نہیں ہو تو اس خوشی کے انتظار میں نہ رہو جو افاق سے اترے گی یا آسمان سے نازل ہوگی۔
- اپنی کامیابیوں اور کام کے ثمرات کے بارے میں سوچو، جو بھی خیر کے کام کیے ان پر خوش رہو، اللہ کی حمد کرو اس سے شرح صدر ہوتا ہے۔
- جو ذلت کل تمہارے کام آئی تھی وہ آج بھی کام آتی ہے کل بھی آئے گی اس پر بھروسہ کرو۔
- جب وہ تمہارے ساتھ ہے تو پھر کس کا خوف ہے اور اگر وہ تمہارے خلاف ہو تو کس سے امید کر سکتے ہو؟
- تمہیں اور ثروت مندوں کو ایک ہی دن حاصل ہے۔ کل کی لذت انہیں بھی نہیں ملے گی۔ آنے والا کل نہ تمہارا نہ ان کا۔ ایک ہی دن ان کا ہے جو بہت ہی کم ہے۔
- مسرت نفسے میں چستی اور دل میں فرحت آتی ہے، اعضاء میں توازن آتا ہے قوت ملتی ہے، زندگی قیمتی ہوتی ہے اور عمر کو فائدہ ہوتا ہے۔
- غنا، آسنا، صحت اور دین سعادت کی بنیاد ہیں، غریب خوف زدہ رہتا ہے، مریض اور کافر کو خوشی نہیں ملتی بلکہ وہ بد نصیبی کا شکار رہتے ہیں۔
- جو اعتدال کو اپنائے گا اسے سعادت ملے گی جو میانہ رو ہو گا اسے کامیابی ملے گی۔ جو آسان پہلو

- پر توجہ دے گا وہ کامران ہو گا۔
- زمانہ کی گھڑی میں ایک ہی کلمہ ہے، خوش بختی کی ڈکٹری میں ایک ہی لفظ ہے، رضامندی۔
 - جب کوئی مصیبت لاحق ہو اسے بہت بڑی مصیبت نہ سمجھو مصیبت آسان ہوگی۔ اس کا جلد ازالہ کرنے کی کوشش کرو کیونکہ تنگی کا کرب نہ ہوتا تو راحت کی خوشی و امید بھی نہ ہوتی۔
 - جب کوئی بحران درپیش ہو تو یاد کرو کہ کتنے بحران تم پر گزرے اور اللہ نے تمہیں ان سے نجات دی اس سے پتہ چلے گا کہ جس نے پہلی بار عافیت دی اب کی بار بھی دے گا۔
 - دن کو ضائع کرنے والا وہ ہے جو اسے بغیر حق ادا کئے، بغیر کسی فرض کو نبھائے، بغیر کسی مقام کو پائے، بغیر خوشی حاصل کئے، بغیر علم سیکھے، بغیر کسی صلہ رحمی کے اور بغیر کسی خیر کو انجام دے گا۔
 - اچھا یہ ہے کہ ہمیشہ ہاتھ میں کتاب رکھو کیونکہ بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے۔ وقت کی حفاظت اور فرصت کے استعمال کا بہترین ذریعہ کتاب ہے۔
 - قرآن کا حافظ جو رات میں اور صبح و شام پڑھتا ہو نہ نکان کا شکار ہو گا نہ خلا اور آکٹاہٹ کا کیونکہ قرآن زندگی میں مسرت بھی دیتا ہے۔
 - کوئی فیصلہ لینے کے لئے اس کے ہر پہلو پر غور کر لو پھر استخارہ کرو، قابل اعتماد لوگوں سے مشورہ کرو اگر کامیابی ملے تو مقصود حاصل ہو گیا، نہ ملے تو نام نہ ہو گے۔
 - عقلمند، دوست زیادہ بنانا ہے دشمن کم کیونکہ دوست سال میں ملتا ہے جبکہ دشمن روزانہ مل سکتے ہیں۔ لہذا خوشخبری ہے اس کے لئے جسے اللہ مخلوق میں محبوب بنا دے۔
 - اپنے دنیوی مقاصد کی ایک حد مقرر کرو جن کی طرف تم رجوع کرو ورنہ دل منتشر، سینہ تنگ، حالت بری اور زندگی افسردہ ہو جائیگی۔
 - مناسب ہے کہ جسے اللہ پاک کی نعمتیں حاصل ہوں وہ شکر بجالائے اطاعت اور تواضع کے ساتھ ان کی حفاظت کرے اور دوام بخشنے۔
 - جو تقویٰ سے آراستہ ہو گا، جس کی فکر ایمانی ہوگی اور اخلاق خیر پسند، اسے اللہ کی اور لوگوں کی بھی محبت ملے گی۔
 - کسمل مند اور گنہگار ہی حقیقت میں رنجیدہ اور تھکا ہوا ہوتا ہے۔ سنجیدہ اور متحرک جینا بھی چاہتا ہے اور خوش رہنا بھی۔

- زندگی کی لذت اور مزہ مصائب و تفکرات سے کئی گنا زیادہ ہے، البتہ اس لذت کا حصول ذکاوت و ذہانت سے ہی کیا جاسکتا ہے۔
- اگر عورت دنیا کی ملکہ ہو پورے عالم کی ڈگریاں اسے ملیں ہر طرح کا تمنغہ دیا جائے لیکن شوہر نہ ہو تو وہ مسکین ہے۔
- کمال کی زندگی یہ ہے کہ آپ کی جوانی بلند مقصد، رجولیت مزاحمت اور بڑھاپا غور و فکر میں گزرے۔
- کمی ہو جائے تو دوسرے کے بجائے اپنے کو ہی ملامت کرو، دوسروں کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے اپنے عیوب اور کمیاں بھی اتنی ہیں کہ ان کی اصلاح میں وقت لگے گا۔
- محلوں اور کٹھیوں سے زیادہ خوبصورت تو وہ کتاب ہے جس سے فہم کو جلا، دلوں کو مسرت، نفس کو انس حاصل ہو جو شرح صدر کرے اور فکر بڑھائے۔
- اللہ سے عفو و درگزر طلب کرو اگر یہ دونوں مل جائیں گے تو گویا ہر چیز تم کو مل گئی، ہر برائی سے تم بچ گئے، ہمسرت سے ہم کنار ہو گئے۔
- ایک روٹی، سات کھجوریں، پانی کا ایک پیالہ کمرہ میں ایک چٹائی اور قرآن پاک ہوں تو دنیا کو سات سلام کہہ دو۔
- خوش بختی کا راز، قربانی، انکار ذات، کسی کو اذیت نہ دینے اور انا نیت و خود پسندی سے دور رہنے میں ہے۔
- اعتدال کے ساتھ ہنسی سے شرح صدر ہوتا ہے، دل کو تقویت ملتی اور ملال ختم ہوتا ہے، عمل میں جستی آتی اور دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے۔
- عبادت ہی سعادت ہے، صالحیت ہی کامیابی ہے، جو اذکار پڑھے گا، ہمیشہ استغفار کرے گا اور محتاجی کا جتنا اظہار اللہ سے کرے گا وہ نیکو کار ہو گا۔
- بہترین دوست وہ ہے جس پر تم کو بھروسہ ہو اور جس سے راحت ملے، جس سے تم دل کی بات کہہ سکو، جو تمہارے غم میں شریک ہو تمہارا راز انشاء نہ کرے۔
- جو خوشی ملی ہے اس سے بڑی کی توقع نہ کرو، کہیں وہ بھی نہ چلی جائے۔ نئے مصائب کا انتظار نہ کرو کہ اس سے جلد ہی غم و فکر طاری ہو جائیں گے۔

- یہ نہ سمجھو کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو، تم بہت سا اچھا کام کر سکتے ہو، لیکن ہر صلاحیت رکھنا اور ہر کام کرنا ممکن نہیں۔
- ایک خوبصورت صالح بیوی، وسیع اور کشادہ گھر، بقدر کفاف روزی، اچھا پڑوسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔
- بری چیز کو بھول جاؤ، نعمت کو یاد رکھنا اور لوگوں کے عیوب سے چشم پوشی کرنا ایک اچھائی کی بات ہے۔
- درگزر انتقام سے لذیذ تر، کام بے کاری سے مزے دار، قناعت مال سے زیادہ بڑی اور صحت ثروت سے کہیں بہتر ہے۔
- تنہائی۔ برے دوست سے اور اچھا دوست۔ تنہائی سے بہتر ہے، عزت عبادت ہے تفکر طاعت ہے۔
- عزت غزالان افکار کا مرغزار ہے، کثرت سے ملنا جلنا حماقت ہے، لوگوں پر اعتبار بے وقوفی ہے، ان سے دشمنی مول لینا نحوست ہے۔
- بد اخلاقی ایک عذاب ہے، کینہ زہر ہے، عنایت رذالت اور دوسروں کی عیب جوئی رسوائی کی بات ہے۔
- نعمتوں پر شکر گزاری سے برائی دور ہوتی ہے، ترک ذنوب سے دلوں کو زندگی ملتی ہے اور نفس پر فتح پانا بڑے لوگوں کا کام ہے۔
- امن کے ساتھ سوکھی روٹی شہر کے خوف سے بہتر ہے، خیمہ جس میں پردہ ہو وہ فتنے والے محل سے اچھا ہے۔
- علم کی فرحت، اس کی بزرگی ہمیشہ رہتی ہے، اس کا ذکر باقی رہتا ہے، مال کی فرحت، اس کی بڑائی عارضی اور اس کا ذکر تھوڑی دیر کا ہوتا ہے۔
- دنیا پر خوش ہونا بچکانہ خوشی ہے، ایمان پر خوش ہونا نیکیوں کاروں کی خوشی، مال کی خدمت ذلت ہے اور اللہ کی رضا کے لئے کام کرنا شرف کی بات ہے۔
- سعادت اس میں ہے کہ تمہارا مونس قرآن پاک ہو، کام تمہاری ہانی، گھر تمہاری خانقاہ اور قناعت تمہاری دولت ہو۔

- کھانے اور مال پر خوش ہونا بچکانہ پن ہے، اچھی مدح پر خوشی بڑے لوگوں کی نشانی ہے، نیکی کا کام لازوال شرف ہے۔
- ہمت کی جزا میٹھی، کامیابی کی تکان راحت ہے، کام کا پسینہ مشک ہے اور اچھی تعریف بہترین خوشبو ہے۔
- رات کی نماز دن کی رونق ہے، لوگوں کے لئے خیر پسندی ضمیر کی پاکی ہے اور شر سے خلاصی کا انتظار عبادت ہے۔
- مصیبت میں چار چیزیں ہیں: اجر کی اُمید، صبر کی زندگی، حسن ذکر اور لطف و کرم کی توقع۔
- نماز باجماعت، ضرورت مندوں کی حاجت روائی، مسلمانوں کی محبت، ترک ذنوب اور اکل حلال دینا و آخرت کی کامیابی ہے۔
- سرداری کی ہوس نہ کرو، سرداری میں بڑی تکلیفیں ہیں، شہرت کی حرص نہ رکھو کہ اس کا جرمانہ دینا ہوتا ہے، گمنامی کے ساتھ بقدر کفاف مسرت کی بات ہے۔
- حماقت کی علامت: وقت کا زیاں، توبہ میں تاخیر، لوگوں کو دشمن بنانا، والدین کی نافرمانی اور رازوں کا افشا، کرنا ہے۔
- اگر تمہیں کوئی گالی دیتا ہے تو رنجیدہ مت ہو، لوگوں نے تو رب تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں، جس نے انہیں وجود بخشا اس کے وجود میں انہوں نے شک کیا، بھوکے ہوتے ہیں کھلاتا وہ ہے، شکر کسی اور کا کرتے ہیں انہیں خوف سے نجات دیتا ہے یہ اس سے جنگ کرتے ہیں۔
- کرۂ ارض کو اپنے سر پر مت اٹھاؤ، کس کو پڑی ہے کہ ہمیں یاد رکھے۔ کسی کو زکام ہو جائے تو وہ میری اور تمہاری موت کو بھلا دیں گے۔
- سرور، کفایت شعاری اچھا ٹھکانہ اور سلامتی و سکون میں ہے، فتنوں سے امان، رنج و محن سے نجات، شکر و عبادت میں ہے۔
- دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح رہو، نماز ایسی پڑھو جیسے آخری ہو، ایسی بات نہ کہو جس پر معذرت کرنی پڑے، جو لوگوں کو حاصل ہے اس کا لالچ نہ رکھو۔“
- دنیا سے بے رغبتی برتو اللہ کی محبت ملے گی، لوگوں کے پاس جو ہے اس سے بے رغبتی رکھو تو لوگ محبت کریں گے۔ قلیل پر قناعت کرو، قرآن پر عمل کرو، کوچ کے لئے تیار رہو، اللہ سے ڈرو۔

- جس سے نفرت کی جائے اُس کی کیا زندگی، جو اٹھایا جانے والا ہے اسے کیا راحت۔ خطا کار کو امن نہیں، فاجر کو کوئی چاہنے والا نہیں، جھوٹے کی تعریف نہیں ہوتی اور غدار پر بھروسہ نہیں کیا جاتا۔
- ”مومن کا معاملہ عجیب ہے، اس کا تمام کام خیر ہے، اور یہ بس اس کی ہی خصوصیت ہے کہ اگر تکلیف پہنچے اور صبر کرے تو اس کے لئے خیر، راحت ملے اس پر شکر کرے، تب اس کے لئے خیر۔“
- مسکراہٹ خیر کی کنجی ہے، محبت اس کا دروازہ، سرور اس کا باغ، ایمان اس کا نور اور امن اس کی دیوار۔

- دل کشی: خوب روچہ، سرسبز کیاری، ٹھنڈا پانی، مفید کتاب، نعمت کی قدر کرنے والا دل جو برائی سے دور رہے اور خیر پسند ہو۔

- صحت مند پتھر پر بھی ایسے سو جاتا ہے جیسے ریشم کے بسترو پر سو رہا ہو، جو کی روٹی بھی یوں کھا لیتا ہے جیسے شید کھا رہا ہو۔ جھونپڑے میں ایسے رہتا ہے گویا کہ کسریٰ کے ایوان میں رہتا ہو۔
- بخیل محتاجگی میں زندگی گزارتا، مالداری میں مرتا، اپنی ذریت کی خدمت کرتا اور مال سینت سینت کر رکھتا ہے جب لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اللہ سے دور ہوتا ہے اور دنیا میں میں بری شہرت ملتی ہے۔

- اولاد ثروت سے افضل، صحت غنا سے اچھی اور امن مسکن سے اچھا اور تجربہ مال سے قیمتی ہے۔
- ترک طاعت سے دل کی موت ہو جاتی ہے، گناہوں پر اصرار بدنامی کا سبب بن جاتا ہے۔ اللہ کے ذکر سے بے پروائی، اس کی گرفت سے بے خوئی اور صالحین کی حقارت بڑھتی کے اسباب ہیں۔
- جو اپنے گھر میں خوش نہیں وہ دوسری جگہ بھی خوش نہیں رہ سکتا ہے۔ جسے گھر والے محبت نہ دیں دوسرے بھی اسے محبت نہیں دے سکتے جو آج کو ضائع کرتا ہے۔ وہ کل کو بھی ضائع کرے گا۔
- چار چیزیں سعادت لاتی ہیں، نفع بخش کتاب، صالح اولاد، پیار کرنے والی بیوی، نیک دوست۔ ان سب کا اجر اللہ کے ہاں ہے۔

- ایمان، صحت، غنا، آزادی، امن، شباب اور علم، بس انہیں کے لئے عقل مند کوشش کرتے ہیں، لیکن کسی ایک میں وہ سب کم ہی جمع ہوتی ہیں۔
- آج کی خوشی پر خوش ہولو، اس کی گارنٹی نہیں کہ وہ کل بھی باقی رہے گی، زمانہ کی آفت سے کوئی امان نہیں ہے، اس لئے ایسا نہ کرو کہ رنج نقد اور خوشی ادھار کر دو۔

- دنیا میں سب سے افضل چیزیں ہیں، ایمان صادق، اچھے اخلاق، عقل سلیم، صحت مند جسم اور خوشگوار روزی۔ اس کے بعد جو ہے وہ فالتو ہے۔
- دو نعمتیں خفی ہیں، جسم کی صحت اور وطن میں سکون۔ دو نعمتیں ظاہری ہیں: لوگوں میں ذکر خیر اور صالح اولاد۔
- خوش رہنے والا دل، بغض کے کیڑوں کو مار دیتا ہے اور راضی رہنے والا نفس نفرت کے حشرات ختم کر دیتا ہے۔
- امن سب سے نرم قالین ہے۔ عافیت بہترین پردہ، علم لذیذ تر غذا اور محبت سب سے زیادہ مفید دوا، اور حجاب سب سے اچھا لباس ہے۔
- فاسق، مریض، مقروض، غریب، غمگین، قیدی اور مجبور، خوش نہیں رہ سکتا۔
- خوش بختی پریشانیوں کے خاتمہ، عداوتوں کے ازالہ، نیک اعمال اور شہوتوں پر غلبہ کا نام ہے۔
- جس راستہ میں سب سے کم خطرہ ہے وہ تمہارے گھر کا راستہ ہے، سب سے مبارک ایام وہ ہیں جب تم عمل صالح کرو۔ سب سے زیادہ برا وقت وہ ہے جس میں تم کسی کے ساتھ برائی کرو۔
- خوشی کو شکر، حزن کو صبر، خموشی کو تفکر، نظر کو عبرت، قول کو ذکر، زندگی کو اطاعت کا ذریعہ بنا لو۔
- اس پرندے کی مثل ہو جاؤ جسے صبح و شام روزی ملتی ہے، اسے کل کی پرواہ نہیں ہوتی، کسی پر انحصار نہیں کرتا نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے، جس کا سایہ ہلکا اور حرکت کم ہوتی ہے۔
- جو لوگوں سے زیادہ میل جول رکھے گا تو لوگ اس کی توہین کریں گے، جو ان سے بچل کرے گا اس سے نفرت کریں گے، جو ان سے بردباری برتے گا اس کا احترام کریں گے۔ جو ان کے ساتھ سخاوت برتے گا اس سے محبت کریں گے جو ان کا محتاج رہے گا اس سے کدورت رکھیں گے۔
- فلک گردش میں ہے، راتیں حاملہ ہیں، ایام الٹتے پلٹتے ہیں، یکساں حال رہنا محال ہے اللہ کی ہر روز نئی شان نئی آن ہوتی ہے لہذا غمگین کیوں ہو؟
- سلاطین کے دروازے پر تم کیوں کھڑے ہو جب کہ ان کی پیشانیاں اللہ کے قبضہ میں ہیں، تم تو گویا فقیر سے مانگتے ہو، بجیل سے گزارش کرتے اور زخمی سے شکایت کرتے ہو۔
- سحر کے وقت ایسے پیغام بھیجو جن کی روشنائی آنسو ہوں، جن کے کاغذ رخسار ہوں، جن کی ڈاک قبولیت ہو جن کا رخ عرش الہی کی طرف ہو۔ پھر جواب کے منتظر رہو۔

□ جب مسجد میں جاؤ تو اسے چپکے چپکے اپنے راز بتاؤ۔ وہ ظاہر اور اچھے سب کو جانتا ہے اپنے پڑوسی کو نہ بتانا کیونکہ محبت کے اسرار فاش نہیں کئے جاتے، لوگوں میں حاسد اور خیر خواہ سبھی ہوتے ہیں۔

□ پاک ہے وہ جس نے ذلت، محتاجگی کو غنا، سوال کو شرف، خضوع کو رفعت اور توکل کو کفایت بنا دیا۔

□ جب تمہارے دل میں کوئی خیال آئے اور غم کے مارے تمہارا حال تاریک ہو جائے تمہیں گھر والوں اور مال میں نقصان ہو تو مایوس نہ ہو کہ اللہ کوئی راہ پیدا کرے گا۔

□ **”حسینا اللہ ونعم الوکیل“** کو نہ بھولو کہ اس سے لگی آگ بجھ جاتی ہے، ڈوبنا ہوائی جاتا ہے، کھوئے ہوئے کو راستہ مل جاتا ہے اور اللہ سے عہد مضبوط ہو جاتا ہے۔

□ اے پرندے خوش ہو جاؤ تم نہر پر آتے ہو، پیڑ پر رہتے ہو، پھل کھاتے ہو، خطرہ کی بات نہیں ہوتی۔ تمہیں کسی دوزخ سے گزرنا نہیں ہوتا لہذا تم انسان سے زیادہ خوش بخت ہو۔

□ خوشی لحظہ مستعار ہے، حزن کفارہ ہے، غضب ایک شعلہ ہے، بیکاری خسارہ ہے اور عبادت نفع بخش تجارت ہے۔

□ گزشتہ کل ختم، آج چل رہا ہے، آئندہ کل آنے والا ہے۔ تمہارے پاس آج ہی تو ہے اس لئے اسے اطاعت میں لگا دو، بہت زیادہ نفع ملے گا۔

□ قلم تمہارا ساتھی ہے، کتاب تمہاری دوست ہے تمہاری مملکت گھر ہے، تمہارا خزانہ تمہاری روزی ہے اس لئے جو گزرا اُس پر افسوس نہ کرو۔

□ ہو سکتا ہے کہ شروع میں تمہیں تکلیف ہو، آخر میں خوشی، جیسے بادل شروع میں کڑکتا ہے اور آخر میں برکھارت لاتا ہے۔

□ استغفار سے دلوں کے قفل کھل جاتے ہیں، شرح صدر ہوتا اور پریشانیاں ختم ہوتی ہیں۔ وہ روزی کی کھڑکی اور توفیق کا دروازہ ہے۔

□ چھ چیزیں اچھی اور کافی ہیں: دین، علم، غنا، مروت، عفو اور عافیت۔

□ کون ہے جو مضطر کی پکار سنے، ڈوبتے فریادی کو بچائے اور ہمیں تکلیفوں سے نجات دے؟ وہ

اللہ ہے اللہ۔

□ بے فائدہ بحث سے، لغو گفتگو سے، نادان دوست سے دور رہو کیونکہ وہ نقصان پہنچاتا ہے، اس

- کی طبیعت چور، آنکھ سر قہ کرنے والی ہے۔
- بات کو ڈھنگ سے سننا، قطع کلامی نہ کرنا، آہستہ سے گفتگو کرنا، اخلاق سے پیش آنا یہ مردانِ حرم کے تمنغے ہیں۔
- تمہارے پاس دو آنکھیں، دو کان، دو ہاتھ، دو ٹانگیں اور ایک زبان ہے، ایمان، قرآن اور امان ہے۔ پھر اے انسان شکر کیوں نہیں کرتے، اپنے رب کی نعمتیں تو کب تک جھٹلائے گا۔
- تم پیروں پر چل رہے ہو، جب کہ کتنے ہی پیر کٹے ہوئے ہیں، ٹانگوں پر کھڑے ہوتے ہو کتنی ٹانگیں ٹوٹی ہیں، تم سوتے ہو تمہارے علاوہ کتنے ہیں جنہیں نیند نہیں آتی، تم شکم سیر ہو، کتنے ہیں جو بھوکے ہیں۔
- تم بہرے پن، گونگے پن اور نابینائی سے محفوظ ہو، برص، جنون اور جذام سے بری ہو، سیل اور کینسر سے عافیت میں ہو۔ تو کیا رحمن کا شکر ادا کرتے ہو؟
- ہماری مشکل یہ ہے کہ حاضر سے عاجز ہیں، ماضی میں جیتے ہیں آج کے دن میں کام نہیں کرتے، کل کی فکر میں لگے ہیں عقل و حکمت تو نہیں؟
- لوگ تم پر تنقید کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ تم ذکر کے لائق ہو یا علم، بصیرت، مال یا منصب یا عہدہ میں ان سے بڑھ گئے ہو۔
- دوسرے کی شخصیت اختیار کرنا، اپنے آپ کو لوگوں کی نقل میں زائل کر دینا خود کشی ہے اور اپنی شخصیت کے پہچان کو مٹا ڈالنا ہے۔
- آنسو کے ساتھ مسکراہٹ ہے، تکلیف کے ساتھ خوشی بھی ہے، بلا کے ساتھ عطیہ ہے، آزمائش میں انعام بھی ہے، یہ اللہ کی سنت اور اس کا قاعدہ ہے۔
- دیکھو ہر طرف بتلائے مصیبت و آفت زدہ ہی نظر آئیں گے، ہر گھر میں آہ و بکا ہے، ہر زرخسار پر آنسو ہے، ہر وادی میں بنو سعد ماتم کناں ہیں۔
- تمہارے احسان کے شکر یہ کی آواز چڑیوں کے چچھانے سے زیادہ خوبصورت، نسیم سحر سے زیادہ اچھی، اور درختوں کی سرسراہٹ اور موسیقی کے سروں سے زیادہ دلکش ہے۔
- گرم پانی پی کر کلفت سے الحمد للہ کہتے ہو، ٹھنڈا پانی پی کر تمہارا ہر بن موالحمد للہ پکارا اٹھے گا۔
- ترکِ لایعنی، عاقلوں کے نزدیک سب سے سستا سودا ہے، دنیا میں سب سے قیمتی سودا یہ ہے کہ

- لوگ تم سے مانوس ہوں تم لوگوں سے مانوس نہ ہو۔
- رنج و فکر سے اجتناب کرو کیونکہ اس میں زہر ہے، عجز موت ہے، کسل ناکامی ہے۔ اضطراب رائے سونے تدبیر ہے۔
- برے ہم نشین سے اچھا ہے اکیلا رہنا، نیکی کا کام کرنا بلند و بالا مخلوق سے بہتر ہے، نیک نامی کے ساتھ تعارف ہی بڑا تہ ہے۔
- جس کا رہنما دین ہو، عقل راہبر ہو، حسب محافظ ہو، حیا، زینت دیتی ہو، تو اس کے پاس تمام فضائل جمع ہیں۔
- جو اختلاف کو ترک کر دے، تفاخر سے بچے، جھوٹ سے محفوظ رہے، تقدیر پر راضی ہو حسد کو چھوڑ دے، اللہ اس کے لئے اپنی مخلوق کے دل میں جگہ بنا دیتا ہے۔
- جو سلطان کا استغناء کرے گا اس کی دنیا چلی جائے گی، جو دوست کا استغناء کرے گا اس کی مروت ختم اور جو اللہ کا استغناء کرے گا اس کی دنیا و آخرت سب برباد ہو جائے گی۔
- لوگ تم سے سوال کرتے ہیں تو یہ ایک نعمت ہے اس سے اکتاؤ مت کہ نعمت آفت بن جائے گی، سب سے اچھے ایام تو تمہارے لئے وہی ہوں گے جب تم کعبہ مقصود بنو اور خود لوگوں کا قصد نہ کرو۔
- سونے سے پہلے لوگوں کو معاف کر دو، اپنے دل کو وضو سے سات بار دھولو، آٹھویں بار میں درگزر سے اسے صاف کر دو تو ایمان کی مٹھاس مل جائے گی۔
- علم تنہائی کا رفیق، اجنبیت کا ساتھی، خلوت کا نگر، رشد کا راہبر، شدت میں مددگار اور موت کے بعد کا ذخیرہ ہے۔
- کسی کا کپڑا پھٹا، جوتے ٹوٹے لیکن دل خشوع والا ہو آنکھ روتی ہو اور نفس سیر ہو جاتا ہو تو اسے کوئی نقصان نہیں۔
- رنج و غم اور فکروں کا سبب اللہ سے اعراض اور دنیا کی لالچ ہے۔ جسے عمر قید ہو جائے وہ نہ زندوں میں نہ مردوں میں۔
- اچھا مال اس اچھلتے نوارہ کی مانند ہے جو نشیب میں ہو، وہ ایسی آنکھ ہے جو تمہارے سونے کے وقت بیدار ہے، تمہارے غائبانہ میں حاضر ہو اور تمہارے موت کے بعد بھی فائدہ پہنچائے۔

- خاموشی سے اپنا حصہ لو، جو خاموش ہوتا ہے اُس کا رعب ہوتا ہے اور سکون سے سنتا ہے اس سے پیار کیا جاتا ہے، اور زیادہ بولنے سے مصیبت ہی آتی ہے۔
- زندگی آخرت کے لئے زادِ راہ لینا، معاش کی تدبیر کرنا، حلال میں لذت لینا، عقل کو آراستہ کرنا اور ضمیر کو روشن کرنا ہے۔
- عزت تمہیں حاسد دشمن، بد اخلاقی، متکبر، غیبت کرنے والے اور خود پسند سے محفوظ رکھتی ہے اور فائدہ کے لحاظ سے یہ کافی ہے۔
- ایک شہر سے دوسرے شہر جاؤ لیکن فکریں ساتھ ہوں تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ایک شعور سے دوسرے شعور کی طرف جاؤ تاکہ مسرت ملے۔
- جب دل خوبصورت ہو تو وہ فجر کو چشمہ، رات کو دوست اور جھوپڑے کو بھی محل سمجھے گا۔
- اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ جو اطاعت گزار ہوتا ہے غنا اس کے دل میں ڈال دیتا ہے لہذا اس کے پاس چند لقمے بھی ہوں تو وہ اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے۔
- دنیا عافیت، شباب، صحت، مروّت، صبر، کرم، تقویٰ، حسب اور مال کا نام ہے۔
- سب سے بڑا بدنصیب وہ ہے جو دوسرے جیسا بننا چاہے، فضا پر راضی نہ ہو اپنی روزی سے تنگ ہو اور اس کے اخلاق برے ہو جائیں۔
- جو مسجد سے چٹ جائے گا وہ آیتِ محکمہ، سچے دوست، بہتر علم، نعمت، اچھی بات اور توبتہ النصوح کے فوائد حاصل کرے گا۔
- روزہ دار کا کھانا طیب اور قیام اللیل پاکیزہ ہوتا ہے، سخاوت کرنے والے کے مداح بہت ہوتے ہیں اسی طرح سردار کے حاسد بھی بہت ہوتے ہیں۔
- حقیقی سعادت یہ ہے کہ آپ جسم، عقل، وجدان اور خیال ہر چیز میں آزادی کی زندگی گزاریں تاکہ صرف اللہ وحدہ کے بندے بنیں۔
- سعادت مند وہ ہے جو اس چیز کو بھول جائے جس کی اصلاح نہ ہو سکتی ہے۔ لوگوں کے احسان کو نہ بھولے لیکن ان کی برائی کو بھول جائے۔
- تمہاری روزی تمہیں زیادہ جانتی ہے تم اسے زیادہ نہیں جانتے۔ وہ سایہ کی طرح ادھر ادھر تمہارے ساتھ ساتھ دوڑتی ہے، تم ہرگز نہیں مرو گے جب تک قسمت میں لکھی روزی نہ پالو۔

- محروم وہ ہے جسے کمینہ کے آگے جھکنا پڑے، فقیر وہ ہے جو ہاتھ پھیلاتا پھرے اور اندھا وہ ہے جو اپنے عیبوں کو نہ دیکھے۔
- جسے اپنی پسند مل جائے اسے ناپسندیدہ کی توقع بھی رکھنی چاہئے۔ سوائے عبادت الہی کے اس کی انتہا تو اللہ کی خوشنودی اور جنت میں داخلہ ہے۔
- لوگوں میں نعمتوں کا زیادہ حقدار وہ ہے جو زیادہ شکر گزار ہو، زیادہ محبت کا حقدار وہ ہے جو سخاوت کرتا ہو، لوگوں کو تکلیف نہ دیتا ہو، اور جس کا چہرہ کھلا رہتا ہو۔
- مسرت امن کی محتاج ہے، مال صدقہ کا محتاج ہے، منصب سفارش چاہتا ہے، سرداری تواضع کا مطالبہ کرتی ہے۔
- راحت تھکان سے، سکون محنت و مشقت سے اور محبوبیت ادب سے ملتی ہے۔
- اولاد ثروت سے زیادہ اہم، اخلاق منصب سے زیادہ اونچا، ہمت تجربہ سے بڑی اور تقویٰ بڑائی سے اہم ہے۔
- ہر چیز جو سنو اس کا لالچ نہ کرو، ہر ایک کی طرف نہ جھک جاؤ کسی عورت کو اپنا راز نہ دو، ہر آرزو کے پیچھے نہ دوڑو۔
- راحت خلوت میں ہے، امن اطاعت میں اور محبت دفاع میں۔ ثقہ وہی سمجھا جاتا ہے جو سچا ہو۔
- بسا اوقات ایک کھانا بہت سے کھانوں سے روک دیتا ہے، ایک لفظ سے دشمنیاں پیدا ہو جاتی ہیں ایک برائی سے اچھائیاں رک جاتی ہیں ایک نظر حسرتیں پیدا کر دیتی ہے۔
- تمہاری محبت کلفت میں، بغض زیادتی میں، زندگی تعیش میں اور یاد افسوس میں نہ بدل جائے۔
- ہر آدمی اپنے گھر میں امیر ہوتا ہے۔ کوئی اُس کی توہین نہیں کر سکتا، کوئی انسان اسے روک نہیں سکتا، کوئی ظالم اسے ذلیل نہیں کر سکتا، کوئی بخیل اسے بھگا نہیں سکتا۔
- سب سے اچھے ایام وہ ہیں جو تمہاری بردبادی اور تمہارے علم میں اضافہ کریں، تمہیں کسی گناہ سے روکیں، تمہیں سمجھ دیں اور حوصلہ دیں۔
- زندگی ایسی فرصت ہے جسے کھونے کے بعد ہی ہم پہچان پاتے ہیں، عافیت صحت مندوں کے سر پر ایک تاج ہے جسے مریض ہی دیکھ سکتے ہیں۔
- جس کا بیٹا نافرمان، بیوی جھگڑالو، پڑوسی موذی، دوست بدخلق، نفس امارہ ہو اور جو خواہشات کے

- بیچھے چلتا ہو وہ کیسے خوش رہ سکتا ہے۔
- تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا حق ہے، تمہاری آنکھوں کا حق ہے تمہاری بیوی کا حق ہے، تمہارے مہمان کا حق ہے لہذا ہر حقدار کو اس کا حق دو۔
 - طلوعِ صبح کے وقت جمال، جلال اور اشراق سے لطف اندوز ہو کرو اس سے امید اور فال نیک کا دروازہ وا ہو گا۔
 - صبح سویرے اٹھا کرو اس سے برکت ہوگی، اس میں اپنا کام کرو، ذکر، تلاوت حفظ، مطالعہ تصنیف اور سفر وغیرہ کرو۔
 - معتدل بنو، ایک کنارے سے چلا کرو، اللہ کو خوش کرو، مخلوق پر رحم کرو، نفل کا زور اور بھلائی ملے گی۔
 - توفیق الہی حسن خاتمہ، قول کی مضبوطی، نیک عملی، ظلم اور رشتہ کو کاٹنے سے بچنے کا نام ہے۔
 - بسا اوقات ایک ہی لفظ سے نعمت چھن جاتی ہے ایک ہی لغزش ذلت لادیتی ہے، خلوت میٹھی ہوتی ہے، عزت والا عزت پاتا ہے۔
 - مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں اہل ایمان وہ ہے کہ اس سے لوگ اپنے جان و مال کے لئے مامون رہیں، مہاجر صحیح معنی میں وہ ہے جو اللہ کے منہیات کو چھوڑ دے۔
 - تمہارا بہتر مال وہ ہے جو تم کو نفع پہنچائے۔ اور اچھا علم وہ ہے جو تمہارا مقام بلند کرے بہترین مکان وہ ہے جو تمہارے لئے وسیع ہو، اچھا دوست وہ ہے جو تم کو نصیحت کرے۔
 - تم سے کوئی حسد نہ کرے اس کے معنی یہ ہے کہ تم میں خیر نہیں تمہارا کوئی دوست نہ ہو اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اخلاق اچھے نہیں۔
 - اپنی نیکیاں یاد کر کے خوش رہو، گناہوں سے توبہ کر کے دل کو راحت دو، گردنوں کو اپنے احسانات کا اسیر بنا لو۔
 - موٹاپا نفلت ہے، توند سے ذہن چلا جاتا ہے، زیادہ نیند ناکامی کی علامت ہے، کثرت سے ہنسنا دل کو ماردیتا ہے اور وسوسہ عذاب ہے۔
 - نیکی سے آدمی غلام بن جاتا ہے، احسان سے انسان بندہ بے دام ہو جاتا ہے، بردباری سے دشمن مغلوب ہو جاتا ہے اور صبر شعلوں کو بجھا دیتا ہے۔

- جب تمہاری ذلت نہ ہو تو دنیا بہت عزیز لگتی ہے۔ جب دنیا سے بے نیازی برتو تو بہت سستی لگتی ہے۔
- تمہیں کل کی روزی کی فکر ہے لیکن کل آ ہی جائے گا اس کی ضمانت کیا ہے۔ گزشتہ کل جو گزرا اُس سے رنج کیوں ہے۔ اب وہ لوٹ کر نہیں آئے گا۔
- تھوڑی توفیق مال کثیر سے بہتر ہے۔ عزت سے معزول ہو جانا ذلت کے عہدہ سے اچھا ہے گمنامی میں طاعت گزاری اس شدت سے بہتر ہے جو شہرت میں ہو۔
- قناعت گزار بادشاہ ہے، اسراف کرنے والا اندھا ہے، غضبناک جنون کا شکار ہے، جلد باز نقصان کر بیٹھتا ہے اور حاسد ظلم کرتا ہے۔
- ذکر سے رحمن راضی ہوتا ہے، انسان سعادت مند اور شیطان خوار، غم دور ہوتے اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے۔
- سعادت مند وہ ہے جس کی عمر بھی طویل ہو عمل بھی اچھا ہو۔ توفیق ملتی ہے اسے جس کا مال زیادہ ہو تو نیکی بھی زیادہ ہو۔ مہاک ہے وہ جس کا علم بھی زیادہ ہو تقویٰ بھی۔
- جو لوگوں کے مسائل پر توجہ دے گا وہ اپنی فکریں بھول جائے گا، جو اپنے مال کی اطاعت کرے گا اس کا بدلہ یہ ہے کہ لوگ اس کی خدمت کریں۔ جو ترک دنیا کرے گا اس کا انعام یہ ہے کہ اسے خوشگوار روزی ملے۔
- عافیت کے ساتھ جو نعمت ملے اسے کم نہ سمجھو۔ آدمی توبہ نہ کرے تو تھوڑے گناہ کو بڑا سمجھنا چاہئے۔
- اخلاص نہ ہو تو طاعت کو زیادہ کیسے سمجھا جائے۔
- دنیا پر خوش ہونا بچکانی بات ہے، اپنی تعریف پر خوش ہونا عام لوگوں کا کام ہے۔ اللہ کی خوشنودی پر اولیاء صالحین خوش ہوتے ہیں۔
- صدق طمانیت ہے، جھوٹ شنگ ہے، حیا حفاظت کا ذریعہ ہے، علم حجت ہے، بیان جمال ہے اور خاموشی حکمت ہے۔
- کامیابی کی حلاوت صبر کے کھٹے پن کو مٹا دیتی ہے، فتح یابی کی لذت مشقتوں کی تکان کو دور کر دیتی ہے، کام بحسن و خوبی کرنے سے اس کی مشقت کا ازالہ ہو جاتا ہے۔
- دنیا کی سب سے بہتر چیز اللہ کی محبت ہے، جنت کی سب سے بہتر نعمت اللہ کی رویت ہے، سب سے نفع بخش کتاب اللہ کی کتاب ہے۔

- مخلوق میں سب سے زیادہ نیک اور صالح رسول اکرم ﷺ ہیں۔
- خوش نصیب وہ ہے جو ماضی سے عبرت لے، اپنے آپ کو دیکھے، قبر کی تیاری کرے اور اپنے خفیہ و علانیہ کاموں میں اللہ کا خوف کرے۔
- حرص ذلت ہے، لالچ میں رسوائی ہے، بخل خسرت کی بات ہے، خوف سے ناکامی ہوتی ہے، غفلت حجاب ہے۔
- اللہ سے حفاظت کی دعا کرو وہ حفاظت کرے گا، اُسے یاد رکھو اسے اپنے سامنے پاؤ گے اللہ کو فراخی میں یاد کرو وہ شدت میں یاد رکھے گا۔ مانگنا ہے اللہ سے مانگو، مدد دینی ہے تو اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔
- فراخی کے دنوں میں مصیبت کے دنوں کا سامان کر لو، مال کو صدقہ دے کر تحفظ کا ذریعہ بناؤ، اپنی عمر کو اطاعتِ ربی میں صرف کرو۔
- بہت سی لذتیں حسرت کا، بہت سی لغزشیں ذلت کا، بہت سی معصیتیں نعمتوں کے چھن جانے کا اور بہت سے تقیہ رونے کا سبب بن جاتے ہیں۔
- نعمتوں کا شکر یہ ادا کیا جائے گا تو آنکھ ٹھنڈی ہوگی، کفرانِ نعمت کیا جائے گا تو بھاگ جائیں گی، دنیا خوش ہوگی تو جلدی سے گزار جائے گی، احسان کرے گی تو دھوکہ دے گی۔
- سلامی دو غنیمتوں میں ہے، صحت جسم۔ کم کھانے میں، صحت روح۔ قلتِ گناہ میں ہے اور وقت کی صحت یہ ہے کہ ناراضگی سے دور رہو۔
- تکلیف کی ایک گھڑی دن کے برابر، لذت کا ایک دن لمحہ کے برابر ہے، مسرت کی رات بہت تھوڑی، فکر کا دن بہت طویل ہوتا ہے۔
- محتاجی سے تمہیں نعمت کی یاد آتی ہے، بھوک سے کھانا اچھا لگتا ہے، قید سے آزادی کی قیمت سمجھ میں آتی ہے اور بیماری سے صحت کی قیمت۔
- تین ڈاکٹروں کو لازم پکڑ لو، خوشی، راحت اور حمیت، تین دشمنوں سے بچو، نحوست، وہم اور قنوطیت۔
- خوش بختی یہ ہے کہ روح درجہ کمال تک پہنچے، کامیابی یہ ہے کہ اپنے اعمال کا ثمرہ مل جائے قسمت یہ ہے کہ دنیا سارے اقبال سے آدمی کی طرف متوجہ ہو۔
- سحر کے وقت بیٹھو، اپنے ہاتھ پھیلاؤ، آنکھوں کو چھوڑ دو اور کہو، رب جلیل تھوڑی سی پونجی لے

- کر حاضر ہوں پوری تول دے دے۔
- لم، بیماری اور بڑھاپے سے حفاظت بھی نعمتوں میں سے ہے۔ جب تک پیاس نہ لگے پانی نہ پیو بھوک نہ لگے تو کھاؤ نہیں، تھک نہ جاؤ سوؤ نہیں۔
- جو صبر سے کام لے گا آرزو پائے گا، جو غیر کے لیے تکلیف اٹھائے گا تو کامیابی سے سرخرو ہوگا۔ جلدی - نا کامی کا سبب اور آرزوئیں افلاس کی وجہ ہیں۔
- اللہ نے جو بھی کیا ہے اس پر راضی رہو اور جس حال میں اس نے تمہیں رکھا ہے اس کے زوال کی تمنا نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تمہاری ماں سے بھی زیادہ تم پر مہربان ہے۔
- اللہ کا ہر فیصلہ خیر ہے، حتیٰ کہ معصیت بھی خیر ہے اگر اُس کے ساتھ ندامت، توبہ، انکسار، اور استغفار بھی ہو، اور تکبر اور خود پسندی نہ پائی جائے۔
- ہمیشہ استغفار کرو کیونکہ رات میں اور دن میں اللہ کی رحمت کے جھونکے چلتے ہیں ممکن ہے ان میں سے کوئی جھونکا تمہیں بھی پہنچ جائے اور قیامت کے دن تمہاری بگڑی بن جائے۔
- خوش خبری ہو اس کے لئے جس پر انعام ہو تو شکر کرے، مبتلائے مصیبت ہو تو صبر کرے، گناہ کرے تو استغفار کرے، غصہ آئے تو بردباری برتے اور فیصلہ کرے تو عدل برتے۔
- قرأت کے فائدوں میں سے یہ ہے کہ زبان کھل جاتی ہے، عقل کی نمو ہوتی ہے، دل صاف ہوتا ہے، فکر دور ہوتی ہے، تجربات سے استفادہ اور فضائل کا اکتساب ہوتا ہے۔
- اخلاص سے **یاخذوا الجلال والا کرام** اور **یا حی یا قیوم برحمتک استغیث** کا ورد رکھو سکون، فراخی اور خوشی حاصل ہوگی۔
- کوئی تمہیں اذیت دے تو تقدیر کو یاد کرو، درگزر کو ترجیح دو، بردباری اپناؤ یہ یاد کرو کہ صبر کا ثواب ملے گا اور یہ کہ وہ ظالم ہے تم مظلوم ہو اور مظلوم کی دعاسنی جاتی ہے لہذا تم اس سے زیادہ خوش قسمت ہوئے۔
- جو تقدیر میں لکھا ہے ہو کر رہے گا، موت کا آنا لازمی ہے، روزی لکھی ہوئی ہے لہذا حزن و ملال کیوں، مرض ہو یا فقر یا مصیبت سب کا اجر ملے گا تو پھر فکر کی کیا بات؟
- دنیا میں ہی ایک جنت ہے جو اسے نہ پائے تو وہ آخرت کی جنت میں بھی داخل نہ ہو گا وہ جنت اللہ سبحانہ کا ذکر، اس کی اطاعت اُس کی محبت، اس سے انس اور اس کے شوق کا نام ہے۔

- جو اللہ کے اطاعت گزار ہیں اس کی منہیات سے اجتناب کرتے ہیں ان سے اللہ راضی وہ اللہ سے راضی، کیونکہ اس نے ان کی امیدیں پوری کر دیں ان کے خوف کو دور کر دیا۔
- جس کا رب بگڑی بناتا، مغفرت کرتا، عیب کی پردہ پوشی کرتا، روزی دیتا، دیکھتا اور سنتا ہے، اور جس کے ہاتھ میں معاملات ہیں وہ کیسے غمگین ہو سکتا ہے۔
- رحمت وسیع ہے، اس کا دروازہ کھلا ہے، درگزر عام ہے، اللہ کی عطا صبح و شام جاری ہے، توبہ مقبول ہے اور اس کا حلم بڑا ہے۔
- غمگین نہ ہو کیونکہ تقدیر اٹل ہے، جو لکھا گیا وہ ہونا ہے، قلم سوکھ چکا ہے صحیفے لپیٹے جا چکے، اجر ملے گا، گناہ معاف ہوں گے۔
- حسن عمل اختیار کرو، امید کم کرو، موت کا انتظار ہو، آج کا دن گزارو، اپنے کام سے کام رکھو، زمانہ کو جانو، زبان کی حفاظت کرو۔
- کتاب سے زیادہ کوئی فائدہ مند نہیں، قبر سے بڑا واعظ نہیں، معصیت سے اُکتا دینے والا نہیں، زہد سے زیادہ شرف والی کوئی چیز نہیں قناعت سے بڑھ کر ثروت نہیں۔
- جتنا تمہارا حوصلہ، صبر و ہمت ہوگی ویسے تاریخ بنے گی، بڑا رتبہ یونہی نہیں مل جاتا، استحقاق پر ملتا ہے، قربانی سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- معاملہ کو آسان سمجھو گے تو آسان ہوگا، بس آخرت کی فکر کرو، اللہ کی ملاقات کی تیاری کرو، فضول چیز کو چھوڑ دو۔
- فضول مباحات پریشان کن ہیں جیسے فضول کلام، زیادہ کھانا، زیادہ سونا، زیادہ میل جول اور زیادہ ہنسنا، یہ سب غم کا سبب ہیں۔
- ”تا کہ تم گزرے ہوئے پر افسوس نہ کرو۔“ لہذا حسرت و ندامت میں مت ڈوبو، رورو کر بری حالت نہ بناؤ، چیخو پکارو نہیں۔
- ”تمہیں اللہ اور تمہارے اہل ایمان ساتھی کافی ہیں“ اللہ تمہاری رہنمائی کرے گا، تمہاری حفاظت کرے گا، تمہیں بچائے گا لہذا خوف نہ کرو۔
- ”بلاشبہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے، دشمنوں کو ان سے دور کرتا ہے، بلاؤں سے بچاتا ہے، بیماری سے شفا دیتا ہے، تنگی بد حالی میں ان کی حفاظت کرتا ہے۔“

- ”حزن نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے ہماری سنتا ہے۔ دشمن پر ہماری مدد کرتا ہے، مشکلات کو آسان کرتا ہے، غمناک چیزیں دور کرتا ہے۔
- ”کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا۔“ کیا ہم نے تمہارے سینہ کو وسیع، کشادہ، خوش، مسرور، پرسکون، آباد و مطمئن نہیں کر دیا؟
- ”ان کی چالوں سے تم حرج میں نہ پڑو۔“ ہم ان کا مکر روک لیں گے ان کی تکلیف تم سے روک دیں گے، اس لئے تنگدل نہ ہو۔
- ”نہ کمزور پڑو نہ غمگین ہو“ کیونکہ شریعت و عقیدہ میں تم بلند ہو، منہج اور طریقہ میں بلند ہو۔ بنیاد اور اصول اور اخلاق و سلوک ہر چیز میں بلند ہو۔
- ”آپ کا رب بڑی مغفرت والا ہے“ گنہگار کو معاف کرتا ہے“ غلطی کو درگزر کرتا ہے، لغزش کو مٹاتا ہے، برائی کو ڈھانپتا اور توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔
- ”اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو“ کہ اس کی کشادگی قریب ہے۔ اس کا لطف جلد ہی آئے گا، اس کی آسانی ملنے والی ہے، اس کا کرم وسیع اور فضل عام ہے۔
- ”وہ ارحم الراحمین ہے“ شفا دیتا ہے، معافی دیتا ہے، منتخب کرتا ہے۔ حفاظت کرتا، پردہ پوشی کرتا، مغفرت فرماتا اور حلیم و کریم ہے۔
- ”اللہ بہترین محافظ ہے“ غائب کی حفاظت کرتا ہے، بے وطن کو وطن واپس لاتا، گم کردہ راہ کو ہدایت دیتا، بتلائے مصیبت کو عافیت دیتا، مریض کو شفا دیتا، اور تکلیف دور فرماتا ہے۔
- ”اللہ ہی پر توکل کرو“ معاملات اس کے حوالہ کر دو، اپنا غم اُسی سے بیان کرو، اُس کی کفایت اور اُس کی رعایت پر مطمئن ہو جاؤ۔
- ”قریب ہے کہ اللہ فتح لائے“ بندتالے کھول دے، بھاری بوجھ ہٹا دے، لمبی افسردہ راتیں ختم کر دے، شرح صدر کر دے، حالات کی اصلاح کر دے۔
- ”تم نہیں جانتے کہ ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی راہ نکالے“ تو غم ختم ہو جائے، فکر مٹ جائے، حزن کا ازالہ ہو جائے، معاملہ آسان کر دے دور کو نزدیک کر دے۔
- ”ہر روز اُس کی نئی شان ہوتی ہے“ وہ تکلیف دور کرتا، گناہ کی مغفرت کرتا، روزی دیتا، مریض کو شفا دیتا، بتلا کو معافی دیتا ہے، قیدی کو چھڑاتا اور ٹوٹے کو جوڑتا ہے۔

- ”پس عمر کے ساتھ یسر ہے“ فقر کے ساتھ غنا ہے، مرض کے بعد عافیت ہے، حزن کے بعد سرور ہے، تنگی کے بعد آزادی ہے بھوک کے بعد شکم سیری ہے۔
- ”اللہ عمر کے بعد یسر لاتا ہے“ بیڑی کھل جائے گی، رسی ٹوٹ جائے گی، دروازہ کھلے گا، بارش برسے گی، غائب آجائے گا اور حالات درست ہو جائیں گے۔
- ”پس صبر جمیل ہے“ کہ حالات تبدیل ہونگے نفس کو سکون ملے گا، شرح صدر حاصل ہو گا، معاملہ آسان ہو گا گرہیں کھلیں گی، بحر ان ختم ہو جائے گا۔
- ”اس زندہ پر توکل کرو جو کبھی مرتا نہیں۔“ تاکہ تمہارا حال درست ہو، دل خوش ہو، مال کی حفاظت ہو، عیال کی خبر گیری ہو، انجام اچھا اور امیدیں بر آئیں۔
- ”ہمیں اللہ کافی ہے وہ بڑا اچھا کارساز ہے“ ہماری تکلیفیں دور کرتا ہے، مصیبتیں ختم کرتا، گناہ معاف کرتا، دلوں کی اصلاح کرتا اور عیوب کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔
- ”ہم نے تمہیں فتح مبین عطا کی ہے“ تمہیں ہدایت دی، منتخب کیا، تمہاری حفاظت کی غلبہ عطا کیا، مدد کی، اکرام کیا اور ہر آزمائش میں سرخرو کیا۔
- ”اللہ تمہیں لوگوں سے بچائے گا“ لہذا کوئی دشمن نقصان نہ پہنچائے گا، کوئی سرکش تم تک نہ پہنچے گا، کوئی حاسد تم پر غالب نہ ہوگا، کوئی دشمن مسلط نہ ہوگا اور کوئی جابر تم پر ظلم نہ کر سکے گا۔
- ”اللہ کا فضل تم پر عظیم تھا“ اس نے پیدا کیا، روزی دی، سکھایا، سمجھ دی، ہدایت دی، راستہ دکھایا، ادب دیا، حفاظت کی، سرپرستی کی، اور تمہاری خبر گیری کی۔
- ”جو بھی نعمت ہے وہ اللہ سے ملتی ہے، شکل و صورت، روزی، سمع و بصر، ہدایت و عافیت، پانی، ہوا، غذا، دوا، مکان اور کپڑا سب کچھ اللہ نے دیا ہے۔
- مانگنا ہے تو اللہ سے مانگو تمہیں مدد، کفایت، رشد و ہدایت، لطف و کشادگی اور مدد و تائید ملے گی۔
- ہم نے اللہ پر توکل کیا ہے، اس کے دین پر ایمان لائے، اس کے رسول کی اتباع کی، اس کی بات سنی، اس کی دعوت قبول کی، لہذا وہ ہمارے ساتھ ہے، غم کی ضرورت نہیں۔
- بے شک اللہ اس کی مدد کرے گا، اس کا مرتبہ بلند کرے گا، اس کی شان بڑھائے گا، اس کا نگرناں ہوگا، اس کے دشمن کو چھوڑ دے گا، اس کے حریف کو شکست دے گا، اس کے خلاف سازش کو ناکام بنا دے گا۔

- ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ کوئی طاقت، کوئی قوت و تائید، مدد اور کشادگی، حمایت اللہ کے سوا نہیں ہے۔ مدد اور طاقت سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
- اگر تم شکر ادا کرو گے تو تمہیں زیادہ دوں گا۔ تمہارا علم بڑھے گا، فہم بڑھے گا، تمہاری روزی میں برکت ہوگی، تمہاری مدد ہوگی اور خیر بڑھے گا۔
- ”میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں“ میں اپنی شکایت اس سے کرتا ہوں، اپنا حال اس سے کہتا ہوں، اس حسن ظن رکھتا ہوں، اس پر توکل ہے، اُس کے حکم پر راضی ہوں اس کو اپنے لئے کافی سمجھتا ہوں۔
- ”اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے“ جب وہ محتاج ہوتے ہیں تو روزی دیتا ہے، قحط میں ان کی مدد کرتا ہے، استغفار کرتے ہیں تو مغفرت کرتا ہے، بیمار ہوتے ہیں تو شفا دیتا ہے، مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں تو عافیت دیتا ہے۔
- ”اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو“ اس کا دروازہ بند نہیں، اس پر پردہ نہیں پڑا، اس کے خزانے ختم نہیں ہوئے۔ اس کا فضل ختم نہیں ہوا، اس کی رسی کٹی نہیں۔
- ”کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں“ وہ اس کے غم اور علم میں کافی ہے، اس کو حملہ آور سے بچاتا ہے، مکار کے مکر سے محفوظ رکھتا ہے، جو اس کے خلاف سازش کرتا ہے اس سے حفاظت کرتا ہے۔
- ”اللہ کے ہاں روزی تلاش کرو“ خزانے اسی کے پاس ہیں، خیر اُسی کے ہاتھ میں ہے، وہی سخی داتا، الفتاح اور العلیم ہے۔
- ”جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے“ اس کی تکلیف دور کرتا ہے، گناہ معاف کرتا، غصہ ختم کرتا، راستہ روشن کرتا اور اس کی رہنمائی کرتا ہے۔
- ”اللہ نے جو نعمت تم پر کی ہے اُسے یاد کرو“ تم مردہ تھے زندہ کر دیا، بے راہ تھے ہدایت دی، فقیر تھے غنی کر دیا، جاہل تھے علم دیا، کمزور تھے تمہاری مدد کی۔
- کتنی بار تم نے مانگا اُس نے دیا، کتنی بار تم لڑکھڑائے اس نے سہارا دیا، کتنی بار عمر میں پڑے اُس نے آسانی دی، کتنی بار تم نے اُسے پکارا اُس نے سنا۔
- نبی اکرم ﷺ پر درد و سلام پڑھنے سے رنج و فکر دور ہوتے ہیں، رنجی دل شفا پاتے، علوم کے دروازے واہ ہوتے اور مقدر کھلتے ہیں۔

- ”مجھے پکارو میں تمہاری فریاد سنوں گا“ اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اٹھاؤ، اپنی ضرورتیں اُسے پیش کرو، اس سے مراد مانگو، اس سے روزی چاہو، اپنی حالت اس کے سامنے رکھو۔
- ”کیا اس کے علاوہ کوئی اللہ ہے جو پریشان حال کی دعا سنتا ہے؟“ وہی مضطر کی تکلیف اور اذیت دور کرتا ہے، اس کی تمنا پوری کرتا اس کی مراد بر لاتا ہے۔
- جو اخلاق کے لحاظ سے مفلس ہیں ان کو سامان صدقہ میں سے دو، اگر وہ تم پر سب و شتم کریں یا اذیت دیں تو اس کا عوض اللہ کے ہاں ملے گا۔
- جب کشتی کا کھویا ڈرتا ہے تو یا اللہ پکارتا ہے۔ مسافر بھٹک جاتا ہے تو اللہ کو پکارتا ہے۔ قیدی اپنے غم میں اللہ کو یاد کرتا ہے، مریض دل تنگ ہوتا ہے تو اس کی زبان سے یا اللہ کی فریاد نکلتی ہے۔
- اللہ احد، الصمد ہے، کائنات اس کی طرف متوجہ ہے، مخلوقات اسے چاہتی ہیں، ساری انسانیت مختلف زبانوں، لہجوں میں اور ساری ضرورتوں میں اسے پکارتی ہے۔
- ”یہ اس لئے کہ اللہ اہل ایمان کا آقا و مولیٰ ہے“ ان کا راستہ روشن کرتا ہے۔ دلیل بیان کرتا، ہدایت دیتا، ضلالت اور جہالت سے ان کی حفاظت کرتا ہے۔
- عورتوں کے ساتھ نرمی برتو، دل شکنی سے بچو اور لطف سے پیش آؤ۔ لوگوں پر رحم کرو، جذبات کا خیال کرو، غیر پر احسان کرو اور دنیا والوں سے حسن سلوک اختیار کرو۔
- غیظ و غضب کو چھپاؤ، لوگوں کی لغزش سے غفلت برتو، برائی سے صرف نظر کرو، غلطی کو معاف کرو، معائب کو دفن کر دو، لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔
- دروازہ ہو، کنجی ہو، کمرہ ہو، جس سے داخل ہوا اور تقویٰ و صلاح والا مطمئن دل، بس سمجھو کے کامیابی مل گئی۔
- فضول کی زندگی بیکاری ہے، ضرورت سے زیادہ چیز بوجھ ہے، قدر کفاف میں گزارہ کر لینا اسراف و تہذیر سے بہتر ہے۔
- سازش کے چکر میں نہ پڑو، دوسروں کے پیچھے نہ پڑو، یہ نہ سمجھو کہ لوگ تمہارے بارے میں سوچ رہے ہیں کیونکہ سب اپنے مسائل میں گرفتار ہیں۔
- ”دشمنوں کے مسئلہ میں تو اللہ خود کافی ہے“ وہ ان سے نمٹ لے گا، ان کی چال اکارت کر دے گا، ان کی فوج کو پسپا کرے گا، ان کی دھار کند کر دے گا، ان کی قوت مٹا دے گا، ان کی جمعیت

منتشر کر دے گا۔

- ”پس اللہ نے ان کے اوپر سینکت نازل کی“ ان کی پیاس بجھادی، ان کے سینوں میں آگ ٹھنڈی کر دی، ان کے ضمیر و روح کو پاک کر دیا اور آرام پہنچایا۔
- ”کلمہ طیبہ سچائی ہے“ کہ اس نفس فتح ہوتے، دل شاد کام ہوتے، زخم مندمل ہوتے، غصہ چلا جاتا اور امن و سلامتی پھیلتی ہے۔
- ”اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی صدقہ ہے“ کہ چہرہ کتاب کا عنوان، دل کا آئینہ، ضمیر کار ہنما اور ہماری پہلی پہچان ہے۔
- ”ایچھے انداز میں جواب دو“ بایں طور کے انتقام ترک کر دو، نرم بولو، تعامل میں نرمی برتو، برائی کو بھول جاؤ۔
- ”ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم تنگی میں پڑ جاؤ“ بلکہ اس لئے کہ تم خوش رہو، روح مطمئن ہو نفس کو سکون ملے اور فلاح کی جنت اور سعادت کی فردوس میں تمہارا داخلہ ہو۔“
- ”اللہ نے تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی“ بلکہ یسر و سہولت ہے، مشقت کی رعایت ہے، تکلف، تنگی اور سختی سے بچایا گیا ہے۔
- ”وہ نبی ﷺ ان سے دباؤ اور ان پر پڑے بوجھ ہٹا دیتا ہے۔“ تو انہیں شقاوت کے بعد سعادت، تکلیف کے بعد راحت، خوف کے بعد امن اور حزن کے بعد مسرت نصیب ہوتی ہے۔
- ”انہوں نے کہا اے رب میرا سینہ کھول دے میرا معاملہ آسان فرما، کہ اپنے سامنے نور دکھائی دے، دل میں ہدایت کا راستہ بیٹھے، اپنے ہاتھ میں تیری رسی پکڑ لوں اور دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی پا جاؤں۔
- ہم تمہارے لئے سیدھے راستہ پر جانا آسان کر دیں گے، تم رب تعالیٰ کی عبادت و اطاعت اور مجاہدہ صدق دلی اور محبت سے کرو گے تو تمہیں اس راہ کی تلخی بھی میٹھی اور نیم بھی شہد لگے گا۔
- ”اللہ کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف میں نہیں ڈالتا، طاقت سے زیادہ کا کوئی مکلف نہیں، صلاحیت اور جدوجہد اور قوت کے مطابق ہی تکلیف دی جاتی ہے۔
- ”اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا“ کیونکہ بسا اوقات ہمیں وہم ہوتا ہے، کبھی غفلت طاری ہو جاتی ہے، کبھی ٹکان اور مشقت اور بھول ہنذا اے رب درگزر فرمائنا۔

□ ”یاہم غلظی کر جائیں تب بھی معاف فرمانا“ کہ ہم معصوم نہیں، گناہ سے محفوظ نہیں، لیکن تیرے فضل اور رحمت کے طلب گار ہیں۔

□ ”ہمارے رب ہم پر بوجھ نہ ڈال“ کہ ہم کمزور بندے ہیں، مسکین انسان ہیں تو نے ہی ہمیں دعا کرنا سکھایا ہے، لہذا ہماری دعا قبول فرما۔

□ ”ہمارے رب! جس کی ہم میں طاقت نہ ہو وہ بوجھ ہم پر نہ ڈال“ کہ ہم اسے اٹھانے سے عاجز رہ جائیں، بلکہ ہمارے لئے معاملات آسان فرمادے۔

□ ”ہم سے عفو کا معاملہ کر“ کہ ہم خطا کار ہیں، کوتاہیوں اور تقصیرات کے پتلے ہیں، تو سخی داتا رحمن و رحیم ہے۔

□ ”ہمارے گناہ بخش دے“ کہ صرف تو ہی گناہ بخشتا ہے، صرف تو ہی عیوب کو چھپاتا ہے خطا کرنے والے سے درگزر بس تو ہی کرتا ہے، گنہگار پر نظر کرم بس تو ہی کرتا ہے۔

□ ”ہم پر رحم فرما“ کہ تیری رحمت سے ہمیں سعادت ملتی ہے۔ تیری رحمت سے امیدوں کے چراغ روشن ہیں، تیری رحمت سے ہی ہمارے اعمال مقبول اور احوال درست ہوتے ہیں۔

□ ”میں آسان حقیقت لے کر آیا ہوں“ جس میں نہ مشقت ہے نہ تکلیف نہ غلو اور نہ بال کی کھال نکالنا بلکہ فطرت، سنت، سہولت و اعتدال ہے۔

□ ”ہرگز ہرگز بھی غلو کے پاس نہ جاؤ“ سنت کو لازم پکڑو، اتباع ہو بدعت نہ ہو، سہولت ہو تشدد نہ ہو، توسط ہو غلو نہ ہو اور افراط تفریط نہ ہو۔

□ ”میری امت وہ ہے جس پر رحم کیا گیا ہے“ اس کا رب اس کا محافظ ہے، اس کا رسول سید المرسل ہے، اس کا دین سب سے برتر ہے، وہ قوموں میں سب سے افضل ہے اُس کی شریعت سب سے خوبصورت اور اچھی ہے۔

□ جو اللہ کو اپنا رب مانے اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی و رسول، اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا، یہ تینوں رضامندی کے ارکان اور فلاح کے اصول ہیں۔

□ ناراضگی سے بچیں کیونکہ رنج و فکر اور غم کا باب ہے، اس سے دل منتشر اور پریشان رہتا ہے، حالات خراب ہوتے ہیں، عمر ضائع ہوتی ہے۔

□ رضامندی سے دل میں سکینت و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس میں راحت، امن طمانیت،

- خوشگوار، سرور و فرح ہے۔
- رضا سے دل تنگی، فریب و ناراضگی، اعتراض و بیزار، یاس و ملال اور افسردگی سے محفوظ رہتا ہے۔
- جو اللہ سے راضی ہو گا اس کا دل نور ایمانی، محبت و یقین، قناعت و رضا، غنا و امن، انابت اور رجوع الی اللہ سے بھر جائے گا۔
- اے فقیر! صبر جمیل اختیار کرو کہ تم مال کی ذمہ داریوں، ثروت کی خدمت، گن گن کر رکھنے کی مشقت، حراست مال اور اللہ کے ہاں اس کی پوچھ تاچھ سے بچ گئے۔
- اے مریض! انشاء اللہ شفاء ملے گی، تمہاری خطائیں معاف ہو گئیں، گناہوں سے تم پاک ہو گئے، دل صیقل ہو گیا، نفس میں انکساری آگئی، تمہارا تکبر ختم ہو گیا۔
- مفقود کے بارے میں کیوں سوچتے ہو، موجود پر شکر کیوں نہیں کرتے، موجودہ نعمت کو بھول جاتے ہو غیر موجود نعمت پر حسرت کرتے ہو، لوگوں سے حسد ہے، جو تمہارے پاس ہے اس سے غفلت برتتے ہو۔
- ”دنیا میں مسافر کی طرح رہو“ روٹی کا ایک ککڑا، پانی کا ایک گھونٹ، ایک چادر چند دن اور راتیں یہی زندگی ہے، اس کے بعد قبر ہے جو مالدار ہو یا غریب سب کے لئے برابر ہی ہوتی ہے۔
- بادشاہ خادم کے پاس، سردار باڈی گاڑ کے پاس، مشہور شاعر گننام فقیر کے ساتھ، مالدار غریب مسکین کے ساتھ دفن ہوں گے، لیکن عالم برزخ میں، ایمان و عمل صالح کے مطابق پھر سب کے الگ درجہ ہیں، سب سے الگ سلوک ہو گا۔
- نیا دن آئے تو اسے خوش آمدید کہو اس کی اچھی ضیافت کرو، اس طرح کہ فرض ادا ہو، واجب پر عمل کیا جائے، تجدید توبہ ہو اور خطاؤں و فکروں سے اسے میلانہ کر دو کیونکہ وہ پھر لوٹ کر نہیں آئے گا۔
- ماضی کی یاد آئے تو اپنی شاندار تاریخ یاد کرو تاکہ تمہیں خوشی ہو، آج کے دن اپنی کامیابی پر نظر رکھو اس سے بھی خوشی ملے گی، کل یاد آئے تو اپنے خوبصورت خواب یاد کرو اور اچھی فال لو۔
- طول عمر، تجربات کا ڈھیر اور معلومات و معارف کا ذخیرہ ہے، ہر نئے دن سے نئے زندگی کا ایک سبق لو۔ عقل مندوں کے لئے طول عمر برکت ہے۔
- تھوڑا سا خوف ہو گا، تو امن یاد آئے گا، دعا پر ابھارے گا اور آپ کو معصیت سے روکے گا، بڑے خطرات سے ڈرائے گا۔

- تھوڑا سا مرض بھی ضروری ہے کہ عافیت کی قدر معلوم ہوگی، تکبر کی بڑکے گی اور غفلت کی نیند سے دل بیزار ہو گا۔
- زندگی تھوڑی سی ہے، برائی سے اسے اور کم نہ کرو، دوست بھی تھوڑے ہیں انہیں ملامت سے نہ کھوؤ، دشمن بہت ہیں بد اخلاقی سے ان میں اضافہ نہ کرو۔
- صبر و استقامت میں چپوٹی کی مثال بنو کہ سو بار درخت پر چڑھتی ہے اور گرتی ہے پھر چڑھتی ہے حتیٰ کے منزل تک پہنچ جاتی ہے۔ اکتاتی نہیں۔
- اور شہد کی مکھی کی مانند بنو جو پاکیزہ چیز کھاتی اور پاکیزہ چیز ہی پیدا کرتی ہے۔ کسی پھول پر بیٹھتی ہے تو اسے نوچتی نہیں کسی کلی کو نقصان نہیں دیتی۔
- فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو پھر سکینت اس دل میں کیسے داخل ہوگی جس میں شہ تو لوں اور شبہات کے کتے جگہ بناتے ہوں۔
- جھگڑوں کی جگہوں سے اجتناب کرو، وہاں دین کو سستی قیمت پر بیچ ڈالا جاتا ہے۔ مروت کی ناقدری ہوتی ہے اور آبرو کو ذلیل لوگ پیروں تلے روند ڈالتے ہیں۔
- ”اور آگے قدم بڑھاؤ“ پیش قدمی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، زمانہ گزر رہا ہے، سورج چل رہا ہے، چاند محو سفر ہے، ہوا چل رہی ہے لہذا تم بھی نہ ٹھہرو، زندگی کا قافلہ رُک کر تمہارا انتظار نہیں کرے گا۔
- ”اور تیز چلو“ بلندی کی طرف چھلانگ لگاؤ، نصرت و کامیابی کوئی سونے کے طبق میں پیش نہیں کی جائے گی بلکہ اس کے لئے آنسو، خون، رت، جگا، تکان بھوک اور مشقت سبھی کچھ برداشت کرنا پڑے گا۔
- کام کرنے والے کا پسینہ بیٹھے ہوئے کی مشک سے زیادہ پاک ہے، محنت کش کی صدائیں بے کار لوگوں کے نغموں سے خوبصورت ہیں، بھوکے کی روٹی مالدار کے مرغن کھانوں سے زیادہ لذیذ ہے۔
- کامیاب ہونے والوں کو حاسد جو طعن و تشنیع کرتے ہیں وہ کامیابی کا اعلان ہے، وہ تمہارے تفوق کا مفت اشتہار ہے، اور کامیابی پر توپوں کی سلامی ہے۔
- تفوق اور انفرادیت کا اعتراف، انساب و القاب، آمدنی اور تعلیم کے معیار سے نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے ہمت، حوصلہ، بلند خیالی، بلند نصب العین اور صبر جمیل کی ضرورت ہوتی ہے، تجھی

بڑا مقام ملتا ہے۔

- مشکلات سے خوف نہ کھاؤ کیونکہ ایک شیر اونٹوں کے بہت بڑے ریوڑ کے سامنے بغیر ڈرے اکیلا جاتا ہے، کاموں کی زیادتی سے تنگ نہ آؤ کہ ایک معمولی بیل کتنا سامان ڈھوتا ہے پھر بھی آہ زاری نہیں کرتا، اپنے نشانہ سے بیزار نہ ہو کہ چیتا آگ کے اندر بھی اپنے شکار پر چھوٹ پڑتا ہے۔
- معاملات میں خود رائی نہ برتو، مشورہ لو کہ دو کا مشورہ ایک کی رائے سے بہتر ہوتا ہے جیسے کے رستی سے دوسری رستی ملا کر باندھی جائے تو وہ مضبوط ہو جاتی ہے۔
- تم پر جو تنقید بھی کی جائے اُسے اپنے خلاف نہ سمجھو بلکہ ناقد کے مقصد سے قطع نظر تم اس سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ مدح سے زیادہ تم کو اصلاح کی ضرورت ہے۔
- جو لوگوں کو جان جائے گا سے راحت ملے گی، اس لئے ان کی مدح پر خوش نہ ہو، ان کی مذمت سے اُستاء نہیں کے لوگ جلدی ناراض ہوتے اور جلدی خوش بھی ہو جاتے ہیں اصل محرک ان کی خواہش ہوتی ہے۔
- یہ نہ سمجھو کہ بیماریاں تم کو مقصد تک پہنچنے سے روک دیں گی کتنے فاضل ہیں جنہوں نے بلند مقام پایا حالانکہ بعض اندھے، بعض بہرے، بعض لنگڑے یا فاج زدہ تھے۔ معاملہ ہمت کا ہے جسم کا نہیں۔
- بہت ممکن ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تم کو نہ دے اور وہی عطا بن جائے، تمہاری خواہش پوری نہ ہو اس میں تاخیر ہو یہی اس کا لطف اور اس کی عنایت بن جائے کیونکہ تم سے زیادہ بصیرت والا اور تم کو جاننے والا وہ ہے تم نہیں۔
- جب کوئی شدت لاحق ہو تو جان لو کہ وہ بارش سے پہلے کی گرمی ہے۔ پھر بادل برسے گا، زندگی میں نیا پن آئے گا اور افسردگی دور ہوگی۔
- جو گھر میں خوش نہ رہے وہ کہیں بھی خوش نہیں رہ سکتا راحتِ نفس، دل کی خوشی اور تکلیف سے دوری تمہیں گھر میں ہی زیادہ ملے گی۔
- تعلیم و ثقافت کی بڑائی باقی رہتی ہے خاص کر معلم و مصنف کی شہرت اور منصب کی بڑائی تو ایک سایہ اور خواب و خیال ہے جو جلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔
- فکر کو آزاد چھوڑ دیا جائے تو رنج و غم کو سوچنے لگتی ہے، اس لئے آلام و احزان کے بجائے اسے نفع بخش چیزوں میں لگاؤ۔

- دل کو تکلیف دینے اور سخت کرنے والی چیز، لوگوں سے زیادہ میل جول اور ان کی فضول باتیں سننا ہے زیادہ دیر تک ان کے ساتھ بیٹھنا ہے۔ عبادت اور علم کے ساتھ عزت سے بہتر کوئی چیز نہیں۔
- سب سے اچھا راستہ، مسجد کا راستہ ہے، اور سب سے محفوظ راستہ، گھر کا راستہ، سب سے اچھی خواہش اللہ کو سجدہ کرنے کی خواہش ہے۔
- قرآن کو اچھی آواز سے سننا، قلب حاضر کے ساتھ ذکر کرنا، حلال مال سے خرچ کرنا، فصیح زبان سے وعظ کرنا، روح کی غذا اور دل آباد رکھنے کا ذریعہ ہے۔
- عمدہ اخلاق، خوش خصالی، چہرہ کی رونق، آنکھوں کی سیاہی، رخسار کی تازگی سے بھی زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں، کیونکہ ظاہری حسن سے معنوی حسن برتر ہوتا ہے۔
- معروف کے کام برے انجام سے بچاتے ہیں، عقل کی دیوار خواہشات کی لغزشوں سے بچاتی ہے، تجربات کے کوڑے ہزار وعظوں سے اچھے ہیں۔
- ہزاروں لوگوں کو دیکھو جنہوں نے زندگیاں، نایاب گانے، لہو و لعب اور فالتو چیزوں میں ضائع کر دی ہیں، اس کے بعد تمہارے پاس جو خیر ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرو کہ بتلا کو دیکھ کر اچھا آدمی عبرت حاصل کرتا ہے۔
- کافر کو دیکھو تو نعمت اسلام پر اللہ کی حمد کرو۔ فاجر کو دیکھ کر تقویٰ پر اللہ کی حمد کرو، جاہل کو دیکھ کر علم پر اور بتلا کو دیکھ کر عافیت پر اللہ کی حمد کرو۔
- سورج تمہارے لئے بنا ہے اس کی روشنی میں نہاؤ، ہوائیں تمہارے لئے چلتی ہیں ان سے لطف اندوز ہو، نہریں تمہارے لئے پیدا ہوئی ہیں ان کے پانی سے لذت حاصل کرو۔ پھل تمہارے لئے پیدا ہوئے ہیں انہیں خوشی سے کھاؤ اور اللہ کی تمام عطیات پر اس کی حمد کرو۔
- اندھا بے چارہ دنیا کو دیکھنے کی، بہرہ سننے کی، لنگڑا چلنے کی، گونگا بولنے کی تمنا کرتا ہے، اور تم دیکھتے، سنتے، چلتے اور بولتے ہو۔
- یہ نا سمجھو کہ زندگی کسی کے لئے کامل ہو گئی ہے۔ کسی کے پاس گھر ہے، کار نہیں، کسی کے پاس بیوی ہے کام نہیں، کسی کو کھانے کی خواہش ہے تو کھانا نہیں، کسی کے پاس کھانے کی افراط ہے لیکن کھانے سے منع کر دیا گیا ہے۔
- مسجد آخرت کا بازار ہے، کتاب عمر بھر کی دوست ہے، عمل صالح قبر کا مونس ہو گا، خلق حسن

- شرف کا تاج ہے، کرم سب سے خوبصورت کپڑا ہے۔
- ملحدین کی کتابیں نہ پڑھو، ان میں وہ گندگی ہے جو دل کو میلا کر دیتی ہے وہ زہر ہے جو روح کو مار ڈالتا ہے وہ داغ ہے جو ضمیر کو مردہ کر دیتا ہے۔ ان سب کا علاج علم وحی ہے، جس سے روح شفاف اور بیماری ختم ہوتی ہے۔
- غصہ کی حالت میں کوئی فیصلہ نہ کرو کہ ندامت ہوگی، غضبناک آدمی صواب سے دور جا پڑتا ہے، وہ غمور و فکر سے کام نہیں لے پاتا۔
- حزن سے کھوئی چیز واپس نہیں آتی خوف سے مستقبل نہیں بنتا، قلق سے کامیابی نہیں ملتی، بلکہ اچھا دل اور مطمئن قلب ہی سعادت کے بازو ہیں۔
- لوگوں سے اپنے احترام کا مطالبہ نہ کرو جب تک تم ان کا احترام نہ کرو، اپنی ناکامی پر ان کو دوش نہ دو، اپنے آپ کو دو۔ ان سے اکرام کرانا ہو تو خود اپنا اکرام کرو۔
- جھوٹے والے کو اپنے جھوٹے پر خوش رہنا چاہئے، اُسے معلوم ہی ہو گا کہ محلات ٹوٹ جائیں گے، پرانے کپڑے پہننے والے کو اپنے کپڑوں پر قناعت کرنی چاہئے جب انہیں پتہ چلے کہ دیبا و حریر بھی پھٹ جائیں گے۔
- جو نفس کے پیچھے چلے گا تو چونکہ اس کی خواہشات کی کوئی حد نہیں وہ دھوکہ باز نفسیات پر اُبھارے گا، اس لئے ایسا آدمی رنج کا شکار ہو گا۔ معاملات ضائع ہوں گے اور ذہن منتشر رہے گا۔
- اے وہ شخص جس نے بیٹا کھو دیا ہے، تمہیں جنت میں قصر حمد ملے گا، جس سے دنیا کا حصہ کھو جائے اُس کا حصہ عدن کے بانگات میں منتظر ہے۔
- پرندے کو روزی گھونسلے میں نہیں مل جاتی، شیر کی خوراک کچھار میں نہیں پہنچتی، چیونٹی کا کھانا گھر میں نہیں آتا یہ سب غذا کی طلب میں نکلتے اور محنت کرتے ہیں۔ ان ہی کی طرح طلب کرو اور محنت کرو تبھی پاؤ گے۔
- ”وہ ہر آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں“ موت سے پہلے ہی مر جاتے ہیں، ہر مصیبت اور حادثہ سے اندیشہ ناک رہتے ہیں ہر آواز اور حرکت پر خوف کرتے ہیں کیونکہ ان کے دل خالی اور نفوس پر اگندہ ہوتے ہیں۔
- اللہ جس حال میں رکھے اس کا شکر ادا کرو کیونکہ وہی تمہارے بارے میں جانتا ہے۔ اگر بیمار

- ہو جاؤ تو یہ نہ کہو کاش میں بیمار نہ ہوتا۔ غریب ہو جاؤ تو یہ نہ کہو کاش میں ثروت مند ہوتا۔
- ہو سکتا ہے کہ سفر سے تمہاری تاخیر میں خیر ہو اور بیوی سے محرومی میں برکت ہو، اور کسی نوکری کے چھن جانے میں بھی برکت ہو، وہی جانتا ہے تم نہیں جانتے۔
- پتھر درخت سے زیادہ قوی ہے، لوہا پتھر سے زیادہ، آگ لوہے سے زیادہ، ہوا آگ سے زیادہ اور ایمان تیز ہوا سے بھی زیادہ قوی ہے۔
- تم کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ بھلایا جانے والا سبق ہے جو ذہن میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ وہ حافظہ میں ثبت ہو جانے والی نص ہے۔
- کامیابی، آزمائش، زخم، رکاوٹ، آفت وغیرہ کے قطروں کا نام ہے، اور ناکامی گمنامی، کسمل مندی، عاجزی، ذلت و خواری کے چند قطرات ہیں۔
- جو عارضی شہرت چاہتا ہو اور اچھی تعریف کے ساتھ دائمی ذکر نہ چاہتا ہو، جو علم نافع اور عمل صالح سے ہی ہو سکتا ہے۔ تو وہ سیدھا سارے حوصلہ آدمی ہے۔
- اے بلال نماز کا اعلان کرو اور ہمیں راحت پہنچاؤ، کیونکہ نماز سکینت کا دریا، امن کی نہر اور دل پر چلنے والی ٹھنڈی و پرسکون ہوا ہے جو خوف اور حزن کی آگ بجھا دیتی ہے۔
- اگر رب کی معصیت نہیں کی، نہ کسی پر ظلم کیا ہو تو پھر سکون سے سو جاؤ تمہاری محنت کامیاب اور نصیب کھلا ہے۔ تمہارا کوئی دشمن نہیں۔
- مبارکباد ایسے آدمی کے لیے جو سوائے تو لوگ اس کے لیے دعا گو ہوں، اور بربادی ہے ان کے لئے جو سوائے تو لوگ ان کو بددعا دیں۔ خوش خبری ہے ان کے لیے جس سے دل پیار کریں، اور خسارہ میں ہے وہ جس پر لوگ لعنت بھیجیں۔
- اگر دنیائی عدالت میں عدل نہ ملے تو اپنا مقدمہ آخرت کی کورٹ میں دائر کرو کہ وہاں کے گواہ فرشتے ہوں گے، دعویٰ محفوظ رہے گا اور جج خود احکم الحاکمین ہو گا۔
- ”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا“ اگر ذکر کا صرف اتنا ہی فائدہ ہوتا تب بھی کافی تھا اور اگر اس کا صرف اتنا ہی نفع ہوتا کہ رب تعالیٰ تمہیں یاد کرے گا تب بھی کیا نفع ہے اور کتنے شرف کی بات ہے۔
- تمہیں خوشخبری ہو کہ پاک ایمان کا حصہ ہے، اُس سے گناہ ختم ہوتے ہیں برائیاں دھل جاتی ہیں اور

- تمہاری تطہیر کرتی ہے تاکہ مولیٰ تعالیٰ سے پاک صاف ہو کر ملو۔
- تمہیں خوشخبری ہو کہ نماز ماقبل کے گناہوں کا کفارہ ہے، موجودہ کو مٹا دیتی ہے بعد کی زندگی کی اصلاح کرتی ہے، نمازی کو قید و بند سے چھڑا دیتی ہے۔ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
- جو آدمی یہ چاہے کہ بغیر تنقید جھیلے وہ سب کا احترام پا جائے تو وہ اکثر محروم و محتاج ہی رہتا ہے، شہرت کے پیچھے بھاگنے والا سعادت کا دشمن ہے۔
- خوشی کے فن میں صرف اسباق و نظریات کافی نہیں بلکہ ان کے مطابق حرکت و عمل اور تصرف بھی ضروری ہے جیسے کہ روز ایک گھنٹہ پیدل چلنا، سفر کرنا، پارک جانا۔
- مچھرا اکثر شیر کے پیچھے پڑتے ہیں اور اسے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں لیکن وہ ان کو اہمیت نہیں دیتا نہ ان کی طرف توجہ کرتا کیونکہ اس کے مقاصد اور ہیں انہی پر توجہ دیتا ہے۔
- نحوست ماننے والے سے بچو کیونکہ تم اسے گلاب کا پھول پیش کرو گے وہ اس میں کانٹا دیکھے گا، تم اسے پانی دو گے وہ اس میں سے تنکا نکالے گا تم اس سے سورج کی تعریف کرو گے وہ دھوپ کی تیزی کی شکایت کرے گا۔
- کیا تم واقعی خوشبختی چاہتے ہو؟ اُسے دور مت ڈھونڈو وہ تمہارے اندر ہی ہے، تمہاری نئی سوچ میں، خوبصورت خیال میں، پختہ ارادہ میں اور خیر سے بھرے دل میں ہے۔
- نیکبختی ایسا عطر ہے جسے تم اپنے ارد گرد چھڑکو گے تو اس کے کچھ قطرات تم کو بھی ضرور ملیں گے۔
- ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم غیر اللہ سے دن میں سو بار ڈرتے ہیں، تاخیر کا ڈر، غلطی کرنے کا ڈر، جلدی مچانے کا ڈر، فلاں کے غصہ اور فلاں کے شک و شبہ کا ڈر سو طرح کے ڈر ہیں جو ہمارے دل میں بسے ہیں۔
- بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہزسرت زائل ہو جاتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہر تکلیف دائی ہے یعنی وہ سرور کی موت کے قائل ہیں لیکن غم کی موت کے قائل نہیں۔
- ہم میں سے بعض اندھی مچھلی کی طرح ہیں جو چھوٹے سے برتن میں ہوتی ہے۔ لیکن سمجھتی ہے کہ سمندر کے اندر ہے، چنانچہ ہم پیدا ہوئے ایمان کی دنیا میں لیکن اپنے آپ کو خوف، اندیشہ، عداوت اور حزن کے پہاڑوں کی کھائی میں گرا دیا۔
- زندگی کی حقیقی خوشی قیمتی ہے لیکن وہ مستحق کو ہی ملتی ہے، لہذا جو ہنستی کھیلتی زندگی میں روتے ہیں،

- اس کی مسکراہٹوں کے بیچ دانت پیستے ہیں، وہ خوشی کے مستحق کہاں۔
- ایک شکاری نے فاختہ کو پتھرہ میں قید کر دیا تو وہ گانے لگی شکاری بولا کیا یہ تیرے گانے کا وقت ہے کہ رونے کا؟ بولی ہر ساعت آزادی کی منتظر ہوں اس لئے گارہی ہوں۔
- ایک حکیم سے کہا گیا تم سلطان کے پاس کیوں نہیں جاتے وہ تمہیں سونے کی تھیلیاں دے گا؟ کہا مجھے ڈر ہے کہ جب ناراض ہو گا تو میرا سر کاٹ دے گا۔ اور انہیں تھیلیوں میں کسی میں رکھ کر میری بیوی کو ہدیہ دے گا۔
- کتے کا بھونکنا تو سنتے ہو کبوتر کا نغمہ کیوں نہیں سنتے؟ رات کا کلا پن دیکھتے ہو چاند ستاروں کے حسن پر نظر نہیں جاتی؟ شہد کی مکھی کے کاٹے کی شکایت کرتے ہو شہد کی مٹھاس بھول جاتے ہو؟
- تمہارے باپ آدم نے گناہ سے توبہ کی تو اللہ نے انہیں منتخب کیا، ہدایت دی، ان کی صلب سے انبیاء، شہداء، علماء اور اولیاء نکالے چنانچہ گناہ سے پہلے کے مقابلے میں بعد میں زیادہ اعلیٰ ہو گئے۔
- نوح نے فریاد کی طوفان لاوے کی طرح پھوٹ رہا تھا انہوں نے یار حنن یا منان کی ندا دی لمحہ بھر میں اللہ کی مدد و نصرت آئی وہ کامیاب ہو گئے، جو کفر کرنے والے تھے وہ دھوکہ اور خسارہ میں پڑے رہے۔
- حضرت یونسؑ سمندر کے اندر تین تین اندھیروں میں تھے انہوں نے فوری طور پر رحم کی اپیل بھیجی، جس میں کوتاہی کا اعتراف و اعتداز تھا کیونکہ ان کا تار درست تھا اس لئے مدد بھی بجلی کی طرح آگئی۔
- حضرت داؤدؑ نے اپنی خطاؤں کو آنسوؤں سے دھویا ان کی توبہ کا کپڑا سفید ہو گیا وہ کپڑا محراب عبادت میں بنا گیا۔ بننے والا امین تھا اور سحر خیزی کے آنسوؤں سے دھویا گیا تھا۔
- جب معاملہ سخت ہو جائے، تکلیف بڑھ جائے، مایوسی ہو جائے تو کشادگی کا انتظار کرو۔
- اگر یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہاری تکلیف دور کر دے تو ہر مخلوق سے چھوٹی ہو یا بڑی امید کاٹ لو، صرف اللہ سے امید رکھو اور اسی سے فریاد کرو۔
- تمہارا نفس اُس سیال کی طرح ہے جو برتنوں کو اپنے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ نفسِ راضی و مطمئن ہے تو سعادت خیر اور جمال دیکھو گے اگر تنگ دل اور نحوست پسند ہے تو شقاوت، شر اور برائی کا سامنا ہو گا۔

- جب معبود کی اطاعت کرو، موجود پر راضی رہو۔ مفقود پر صبر کرو تو مقصود کو پالو گے اور ہر مطلوب پورا ہو جائے گا۔
- جس شخص کے سینہ میں ایمان و ذکر کا باغ لگا ہے، علم و تجربات کی کیاری ہے تو وہ دنیا کی مافات پر افسوس نہ کرے گا۔
- جو اس وقت تک خوش نہ ہو جب تک گمشدہ واپس نہ آئے، گھر نہ بنے، مناسب نوکری نہ مل جائے، تو وہ سراب کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ وہ بیداری میں خواب دیکھتا ہے۔
- سعادت یہ ہے کہ زوحسی نہ ہو، توقعات نہ باندھی جائیں، خوف کی چیزیں اٹھا کر پھینک دی جائیں۔
- مسکراہٹ کیا ہے، سحر افسوس طراز، مودت و اخوت کا اعلان، محبت و سلامتی کا پیام، مقبول صدقہ، جس سے لگے کہ صدقہ کرنے والا راضی مطمئن اور ثابت قدم ہے۔
- اضطراب و بد نظمی اور تشویش سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے کاموں کا ایک چارٹ بنائے، ترتیب و توازن اور واقفیت کے ساتھ جدول اعمال بنائے۔
- جب کوئی مصیبت و آفت آپڑے تو وقت گزرنے کے ساتھ اس میں کمی ہوتی جائے گی کیونکہ جیسے انسان کی عمر ہوتی ہے ایسے ہی شدت کی بھی۔
- مناسب ہے کہ آپ کے مطالب دنیوی کی بھی ایک حد ہو مثلاً نوکری، رہنے کے لئے گھر، سواری کے لئے گاڑی، اتنا تو ٹھیک ہے، اس کے بعد طمع کا دروازہ چوہٹ کھول دینا بدبختی ہے۔
- ”ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے“ یہ انسان کے لئے سنت ثابتہ ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی کہ اسے مجاہدہ محنت و مشقت میں رہنا ہے۔ لہذا واقعہ کو تسلیم کر کے زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنا چاہئے۔
- جو آدمی پورا دن مستی اور لہو و لعب میں گزار دیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ مزہ لے رہا ہے جب کہ وہ ضروری اور غیر ضروری چیزوں کو برابر کئے دے رہا ہے جس کی قیمت اسے مسلسل غم و فکر اور کدورت کی شکل میں ادا کرنی پڑے گی۔
- زندگی میں فضولیات سے نجات پالوحتی کے تمہاری جیب اور آفس میں زائد از ضرورت کاغذات بھی بار ہیں اور نقصان دہ ہیں۔

□ صحابہ کرامؓ سب سے زیادہ سعید اس لئے تھے کہ وہ دوسروں کے دلوں کے اندر نہیں جھانکتے تھے۔ انہوں نے نفس کے وسوسوں اور باریکیوں کو نہیں ٹٹولا بلکہ اُصول کا اہتمام کیا اور مقاصد پر زیادہ توجہ دی۔

□ مناسب ہے کہ تذکیر اور عبادات میں حضور قلب پر دھیان دو کے ایسے علم میں خیر نہیں جس میں تفتقہ نہ ہو۔ ایسے ہی بغیر خشوع کی نماز اور بغیر تدبیر کی قرأت بھی کچھ زیادہ مفید نہیں۔

□ ”طیبات طیبین کے لئے ہیں“ یعنی پاکیزہ اقوال، اعمال، آداب، اخلاق اور پاکیزہ بیویاں ابرار و اختیار کو ملتی ہیں تاکہ اس ملاپ سے سعادت اور انس و محبت کامل درجہ میں حاصل ہو جائے۔

□ ”غصہ پنی جانے والے محسن ہیں“ جو سینہ میں ہی غصہ دبا کر رہ جاتے ہیں سب و شتم، اذیت و عداوت وغیرہ کا اظہار نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ پر جبر کر کے انتقام کا خیال چھوڑ دیتے ہیں۔

□ ”اور لوگوں سے درگزر کرنے والے“ جو معافی درگزر کا اظہار کرتے، رواداری کا اعلان کر دیتے ہیں، اپنے دشمنوں سے انتقام نہیں لیتے یعنی صرف اپنا غصہ ہی نہیں دباتے بلکہ بردباری اور درگزر کا رویہ اپناتے ہیں۔

□ ”اور اللہ ایسے احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“ جو دشمن کے ساتھ بھی احسان کرتے، مال و مرتبہ اور جو دو سوا سے اس کی مدد ہی کرتے ہیں، وہ ان پر ظلم کرتا ہے، یہ احسان کرتے ہیں۔ یہ بھی درجہ اور اولوالعزمی کا کام ہے۔

□ باضابطہ خوش کن کام کی تحریر کریں اور اچھے حالات کی ایک فہرست بنائیں کہ کسی شخص سے ملاقات کے بعد کسی خاص جگہ جا کر یا کوئی متعین کام کر کے خوشی ہو؟ کوئی اچھا روٹین اختیار کر رکھا ہے تو اُسے لسٹ میں رکھئے ایک ہفتہ بعد آپ پائیں گے کہ آپ کی لسٹ خوش کن کاموں اور خیالات کی ایک واضح تصویر دے گی۔

□ خوش کن کاموں کی فہرست بنانے کے بعد ان کو کرنے کی عادت بنائیے، ان کے خلاف امور کو چھوڑ دیجئے، یہ کام اپنے آپ میں ایک اچھا عمل ہو گا۔

□ اپنے آپ سے خوش رہئے: یہ بہت اہم ہے کہ ایک فیصلہ کرنے کے بعد اپنے آپ اس سے خوش رہیں، اپنے تصرفات پر مطمئن ہوں اور جو تنقید اُس پر کی جائے اُس پر توجہ نہ دیں۔ جب تک آپ صراطِ مستقیم پر ہیں۔ کیونکہ جہاں بھی شک نے راہ پالی یا گناہ کا احساس ہو او میں خوشی

ختم ہو جاتی ہے۔

- نیک عمل کرو دوسروں کی خدمت کرو، تنہا نہ رہو کیونکہ تنہائی رنج و فکر اور ملال کا سبب ہے جس کی وجہ سے اپنے کنبہ اور دوسرے لوگوں سے خلل ملل سے رنج کم ہو جاتا ہے۔ دوسروں کی خدمت کرو کہ افسردگی کا علاج یہ بتایا گیا ہے کہ دوسروں کی خدمت کے لئے وقت نکالا جائے۔
- اپنے آپ کو ہمیشہ مصروف رکھو اور شعور وارادہ کے ساتھ اپنے امکانات کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرو۔ نئے نئے کام کرنے سے تم کو زیادہ خوشی ملے گی کیونکہ سستی ملال بڑھاتی ہے۔
- نحوست اور افسردگی کو دور بھگانے کی کوشش کرو۔ کوئی پریشان کن بات پیش آئے تو کوئی جسمانی کام شروع کرو، نفسیاتی اور ذہنی حالت ضرور بدلے گی مثلاً ورزش شروع کرو، دوستوں کے ساتھ پکنک پر چلے جاؤ۔ وغیرہ۔

- جو کام پورا نہ ہو سکا ہو اُس پر مایوس نہ ہو، تم کو جاننا چاہئے کہ بڑے لوگوں کے کام پورے نہیں ہوتے۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ اپنے کام پورے نہ کر لیں، اپنے آپ سے مطمئن اور خوش نہیں ہو سکتے حالانکہ اپنے ذمہ کام مستعدی سے جتنا ممکن ہو اتنا کرنا چاہئے اور اس پر مطمئن ہونا چاہئے، اگر آپ نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

- مقابلہ اور چیلنج دینے میں مبالغہ نہ کرو، اپنے اوپر سختی نہ کرو بطور خاص جب کسی مقابلہ میں شعوری طور پر کامیابی و خوشی کا احساس نہ ہو۔

- کشیدگی کے سبب اپنے احساسات کو دباؤ مت اس سے خوشی مر جاتی ہے بلکہ اپنے احساسات کا اظہار مناسب انداز میں کرو، جس سے نفس پران کا دباؤ ختم ہو جائے۔

- دوسروں کا بوجھ اپنے اوپر نہ لو۔ ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے کی تکلیف کے باعث آدمی خود بھی پریشان ہو جاتا ہے حالانکہ اسے پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر آدمی اپنے بارے میں جواب دہ ہے۔ "کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" دوسروں کے ساتھ تعاون اور مہربانی کے حدود و ترجیحات میں اپنے آپ پر توجہ پہلے ہے۔

- اپنے فیصلے فوراً کرو، جو آدمی فیصلہ کرنے میں تاخیر کرتا ہے تو وہ اپنی خوشی کی بہت سی ساعتیں گنوا دیتا ہے بلکہ بہت سے دن اور مہینے۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ابھی فیصلہ کرنے سے اُس سے واپسی یا اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

- جب کوئی کام کرو تو اپنی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ کر لو اور حکمت کا وہ قول یاد کر لو کہ ”اللہ اس شخص پر رحم کرے جو اپنی قدر جانتا ہے۔“ جب آپ ۵۰ سال کے ہو جائیں اور ورزش کرنا چاہیں تو پیدل چلیں۔ تیراکی کریں یا مثلاً ٹینس کھیلیں لیکن فٹبال نہ کھیلیں اور اپنی صلاحیتوں میں مسلسل اضافہ کریں۔
- اپنے آپ کا صحیح اندازہ کریں زندگی کی دوڑ میں یونہی کودنے کی کوشش نہ کریں اپنے حالات، ذمہ داریوں وغیرہ کو نظر میں رکھیں جو ایسا نہیں کرتے وہ بڑی حماقت کرتے ہیں جو اپنے کو نہیں سمجھتے وہ اپنے امکانات بھی نہیں جان سکتے۔
- اپنی عملی زندگی میں اعتدال رکھیں، کوئی ایک حصہ خالی رکھیں۔ قدیم زمانے میں یونانی یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ آدمی انسانیت محفوظ نہیں رکھ سکتا جب تک کہ اسے خالی وقت نہ ملے۔
- خطرات سے کھیلنے کی عادت ڈالیے، زندگی سے لطف اندوز ہونے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ اس کے خطرات سے نمٹنے کی تیاری کریں مثلاً غرقابی سے بچنے کے لئے تیراکی سیکھیں۔
- کوئی قفل ایسا نہیں جو کھولا نہ جاسکے، کوئی قید نہیں جسے توڑا نہ جاسکے جو دور ہے وہ قریب ہو سکتا ہے جو گم ہو گیا ہے وہ واپس آ سکتا ہے لیکن سب کا وقت متعین ہے۔
- ”صبر و صلوة کے ذریعہ استعانت طلب کرو“ یہ دونوں زندگی کی قوتیں ہیں، زاد سفر ہیں، باب امید ہیں، کشادگی کی کنجی ہیں۔ جس نے صبر کیا، نماز کی پابندی کی تو اسے صبح صادق، فتح مبین اور قریبی مدد کی خوشخبری دے دو۔
- حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوڑے لگائے گئے، مارے پیٹے گئے، انہیں زمین پر گھسیٹا گیا، بھگا یا گیا، قل ہو اللہ احد یاد تھی اس لئے احد احد پکارتے تھے۔ جب جنت میں داخل ہوئے تو جو کچھ جھیلنا تھا اسے کم سمجھا کیونکہ جتنی قیمت دی تھی سامان اس سے کہیں زیادہ قیمتی مل گیا۔
- دنیا کیا ہے؟ ایک کپڑا، اگر بہت اہتمام کرو گے تو وہ تمہاری خدمت نہیں کرے گا، الناصحت لے گا، ایک بیوی، اگر خوب ہو تو تمہارا دل اس کی محبت میں چلے گا یا مال، زیادہ ہو تو تم اس کی نگرانی میں لگ جاؤ گے، بس یہی اس کا سرور ہے تو اس کا غم پھر کیا ہو گا؟
- تمام حاملین علم، مال اور جاہ و منصب سے خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن ان سے زیادہ خوش قسمت صاحب ایمان ہے کیونکہ اس کی سعادت دائمی ہے اور اللہ سے ملاقات تک رہے گی۔

- خوش نصیبی میں سے یہ ہے کہ دل نفسیاتی امراض سے محفوظ رہے۔ جیسے شک، ناراضگی، اعتراض، شک و شبہ اور شہوت سے۔
- لوگوں میں زیادہ عقل مند وہ ہے جو ان کے لئے عذر ڈھونڈ سکے ان کے تصرفات اور اقوال کو اچھا مفہوم دے سکے۔ ایسا شخص خود بھی راحت سے رہے گا دوسروں کو بھی راحت سے رکھے گا۔
- ”جو میں نے تمہیں دیا ہے اسے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ“ اپنی چیز پر قناعت کرو، اپنی قسمت پر راضی رہو، اپنے صلاحیت کو آگے بڑھاؤ، اپنی طاقت کو نفع بخش کام میں لگاؤ، اللہ کی نعمتوں پر اس کی حمد کرو۔
- پورا دن صرف پڑھنے، تفکر، تصنیف و تالیف یا حفظ میں نہ لگاؤ، بلکہ ہر کام تھوڑا تھوڑا کرو، اپنے اعمال کو بانٹ دو اس سے روح میں نشاط رہے گا۔
- نمازیں اوقات کو منظم کرتی ہیں اس لئے ہر نماز کے بعد اعمال نافعہ میں کوئی ایک کام متعین کر لو۔
- بندے کے لئے بھلائی اسی میں ہے جو اللہ نے اس کے لئے چنا ہے کیونکہ اللہ اسے اس سے بھی زیادہ جانتا ہے اور اس کی ماں سے زیادہ مہربان ہے۔ اسے بس اپنے رب کے حکم پر راضی رہنا ہے، معاملہ اسی پر چھوڑ دینا ہے۔ اللہ خالق و مالک کو اپنے معاملے میں کافی سمجھتا ہے۔
- بندہ اپنی کمزوری و عاجزی کے باعث ماوراء غیب نہیں جان سکتا وہ بس ظاہری چیزوں کو جانتا ہے۔ مخفی امور سب اللہ کے علم میں ہیں۔ کتنی ہی آفتیں انعام اور بلائیں عطیہ بن جاتی ہیں اور شر میں خیر پنہاں ہوتا ہے۔
- بابا آدم علیہ السلام نے ممنوعہ درخت سے کھالیا، اللہ کی نافرمانی کی تو زمین پر اتار دئے گئے۔ اس کا ظاہری پہلو یہ ہے کہ آدم علیہ السلام نے احسن و اولیٰ کو چھوڑ دیا، مکروہ چیز انہیں ملی، لیکن اس کا دوسرا پہلو خیر عظیم اور بہت بڑے فضل کا ہے کہ اللہ نے توبہ قبول کی، ہدایت دی ان کا انتخاب کر لیا، انہیں رسول بنایا۔ ان کی صلب سے رسول و نبی اور علماء شہداء، اولیاء مجاہدین، عابد زہاد و سخی پیدا کیے۔ اللہ کی عظمت کے کیا ٹھکانے اس نے ایک طرف فرمایا ”تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور خوشی سے کھاؤ پیو“۔ ایک جگہ فرمایا ”پھر ہم نے ان کا انتخاب کیا ان کی توبہ قبول کی اور راہ دکھائی۔ پہلی حالت رہنا اور کھانا پینا ہے۔ یہ عام لوگوں کا حال ہے، جن کی زندگی میں کوئی مقصد نہیں ہوتا، کوئی بڑا ہدف نہیں ہوتا۔ دوسری حالت اجتناب و اصطفاء، نبوت اور ہدایت کی ہے، جو

ایک شرف، مرتبہ اور بلند مقامی کی حالت ہے۔

□ دیکھئے کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے غلطی ہو گئی انہیں ندامت ہوئی اور روئے تو یہ ان کے حق میں بہت بڑی نعمت بن گئی کیونکہ انہوں نے اپنے رب کو کماحقہ جان لیا تھا اور اس کے سامنے عاجزی و فروتنی برتی تھی یہی عبودیت کا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے انکساری و عاجزی عبودیت کے ضروری ارکان میں ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ”مؤمن کا معاملہ کیا خوب ہے کہ اللہ اس کے لئے جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ بہتر ہی ہوتا ہے“ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ مؤمن سے معصیت و گناہ کے جو کام ہو جاتے ہیں کیا اس میں وہ بھی داخل ہوں گے۔ کہا ”ہاں“ بشرطیکہ اس گناہ کے ساتھ ندامت، توبہ و استغفار ہو جائے۔ یعنی ظاہر معصیت مؤمن کے لئے ناپسندیدہ ہے لیکن معنوی طور پر وہ بھی خیر ہی ہو جاتی ہے اگر شرائط پوری ہوں۔

□ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بھی پیش آیا وہ ظاہر و باطن، بہر طور خیر ہی ہوا۔ مثلاً قوم نے آپ ﷺ کی تکذیب کی، آپ سے جنگ کی تو یہ سب بن گیا جہاد کا، اللہ کی نصرت کا اور اس کے راستے میں قربانی دینے کا۔ غزوات آپ ﷺ کے لئے فتح کا ذریعہ بن گئے۔ ان میں جو مومنین شہید ہوئے وہ جنت کے مستحق ہو گئے، اگر کفار سے مقابلہ نہ ہوتا تو بڑی کامیابی اور خیر کبیر نہ ملتا۔ نبی ﷺ مکہ سے نکالے گئے، بظاہر یہ ناپسندیدہ بات تھی لیکن باطناً اس میں خیر و فلاح پنہاں تھی کیونکہ ہجرت کے بعد ہی آپ ﷺ نے اسلامی مملکت کی بنیاد رکھی، انصار دامن اسلام میں آئے، اہل ایمان اہل کفر سے ممتاز ہوئے اور ایمان و ہجرت و جہاد کے باعث ہی سچے ایمان والوں اور جھوٹوں میں فرق و امتیاز ہوا۔ جب احد میں نبی ﷺ اور صحابہ کرام کو شکست ہوئی تو بظاہر یہ ناپسندیدہ امر تھا لیکن اس میں اتنا خیر ظاہر ہوا کہ بیان نہیں کیا جاسکتا کہ بدر کی فتح سے بعض لوگوں میں جو خود پسندی سے پیدا ہو گئی تھی وہ ختم ہو گئی۔ اپنے نفس پر اعتماد پیدا ہوا۔ بہت سے مومنین کو شہادت کا شرف ملا۔ مثلاً سید الشہداء حمزہؓ کو اسلام کے سفیر مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد عبد اللہ بن عمرو کو جنہیں خدا نے ہم کلامی سے نوازا تھا۔ غزوہ احد میں منافقین الگ ہو گئے، ان کی رسوائی ہوئی، اللہ نے ان کے راز کھول کر رکھ دیے۔ اس پر آپ ﷺ کے مزید احوال و مقامات کو قیاس کر لیں جن کا ظاہر نا

- پسندیدہ تھا لیکن باطن آپ ﷺ کے اور مسلمانوں کے لئے خیر ثابت ہوا۔
- جو اس بات کو جان لے کہ اللہ نے بندہ کے لئے جو پسند کیا بہتر ہی کیا اس کے مصائب و مشکلات ختم اور دشواریاں آسان ہو جاتی ہیں، اُسے اللہ کے لطف کی توقع ہوتی ہے اور وہ اللہ کے لطف و کرم پر بھروسہ کرتا ہے۔ لہذا اس کی بیزاری، تنگ دلی اور رنج و غم سب ختم ہو جاتے ہیں۔ وہ سب اللہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ ناراضگی، بیزاری اور اعتراض سب چھوڑ کر صبر و شکر کا رویہ اپناتا ہے۔ حتیٰ کہ انجام بہتر ہوتا ہے اور مصائب کی بدلیاں چھٹ جاتی ہیں۔
- نوح علیہ السلام کو ساڑھے نو سو سال تک دعوت کے راستے میں ایذا پہنچائی گئی لیکن آپ صبر و استقلال سے دعوت توحید دیتے رہے اس میں خفیہ علانیہ رات دن ایک کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اللہ نے آپ کو نجات دی اور دشمنوں کو طوفان کے ذریعے غارت کر دیا۔
- موسیٰ علیہ السلام ہیں، فرعون آپ کے خلاف سازشیں کرتا، چالیں چلتا اور طرح طرح سے ایذا دیتا ہے، دیس نکالا دیتا ہے۔ اللہ کی نصرت آتی ہے آپ کو عصا عطا ہوتا ہے جو ان کی ساری چالوں کو اکارت کر دیتا ہے۔ اس سے سمندر میں راستہ ملتا ہے جس سے موسیٰ اور بنی اسرائیل پار ہو جاتے ہیں جبکہ دشمن کو ہلاک و رسوا کر دیا جاتا ہے۔
- عیسیٰ علیہ السلام سے بنو اسرائیل جنگ کرتے ہیں، ایذا پہنچاتے ہیں، ان کی ماں، کردار اور مشن سب کے بارے میں پردہ پیگنڈا کرتے ہیں ان کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ آپ کو اٹھالیتا ہے آپ کی نصرت فرماتا ہے اور دشمن ناکام و نامراد ہوتے ہیں۔
- ہمارے رسول محمد ﷺ کو مشرکین، یہود اور نصرا نیوں نے شدید تکلیفیں پہنچائیں۔ طرح طرح سے ایذا دی، تکذیب کی، مقابلہ کیا، دعوت ٹھکرائی، استہزاء و تمسخر اور سب و شتم کیا، جنوں و کہانت شاعری و ساحری اور جھوٹ کس چیز کا الزام نہیں لگایا۔ وطن سے نکالا، آپ سے جنگ کی، ساتھیوں کو قتل کیا گیا، سزائیں دی گئیں، زوجہ محترمہ پر الزام لگایا گیا، حملے ہوئے، بحر انوں کا سامنا ہوا، جھوک پیاس برداشت کی، زخمی ہوئے، سامنے کے دانت ٹوٹے، سر میں زخم آیا، مددگار و سرپرست چچا ابوطالب چھوٹ گئے، زوجہ محترمہ خدیجہ گزر گئیں۔ جو آپ کے لئے بڑا سہارا تھیں، شعب ابی طالب میں محصور ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اور ساتھیوں نے درخت کے پتے کھائے، آپ کی بیٹیاں آپ کی زندگی میں انتقال کر گئیں۔ آپ کے سامنے

صاحبزادے ابراہیم کی روح پرواز کر گئی، اُحد میں شکست ہوئی، پیارے چچا حمزہؓ کے ناک کان کاٹے گئے، کئی بار قتل کی کوششیں ہوئیں، بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھے۔ بسا اوقات جو کی روٹی اور کھجور بھی نہ ہوتی، شدید مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ جن سے ساتھیوں کے کلیجے منہ کو آگئے، جاہروں کے غرور، متکبرین کی سرکشی، اعرابیوں کی بے ادبی، یہودیوں کی مکاری اور منافقین کے مکر کا مقابلہ کرنا پڑا۔ لوگوں نے دیر سے دعوت قبول کی۔ پھر انجام آپ کے حق میں ہوا۔ آپ کو نصرت سے نوازا گیا، کامیابی نے قدم چومے، غلبہ دین ہوا، اللہ نے آپ کی مدد کی اور تمام گروہوں کو شکست ہوئی، تمام دشمنوں کو ذلیل و رسوا اور خوار ہونا پڑا۔ اللہ ہی غالب ہونے والا ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

□ دیکھیے کہ ابو بکر شہداء جھیلے ہیں، دین کے راستے میں مشکلات برداشت کرتے ہیں، اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اثر و رسوخ اور منصب کا استعمال کرتے ہیں اور اللہ کے لئے ہر طرح کی قربانی دیتے ہیں حتیٰ کہ صدیق کا لقب ملتا ہے۔

□ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب کو محراب عبادت میں خون میں نہلا دیا جاتا ہے، جب کہ پوری زندگی جہاد، سخاوت، قربانی، زہد اور لوگوں کے بیچ اقامت عدل میں گزار دی تھی۔

□ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاوت قرآن کرتے ہوئے ذبح کر دیا جاتا ہے، اپنے اصولوں اور پیغام کی خاطر وہ جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔

□ علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر زبردست اقدامات کرتے رہے، ان کو صدق، فدا کاری، نصرت اور قربانی کے مقدمات بلند حاصل ہوئے اور اس کے بعد آپ کو مسجد میں دھوکے سے شہید کر دیا گیا۔

□ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن علی کو شہادت ملتی ہے، انہیں ظلم و جور سے مار ڈالا جاتا ہے۔

□ سعید بن جبیر جیسے عالم فاضل اور عابد و زاہد شخص کو حجاج قتل کر دیتا ہے اور گناہ کماتا ہے۔

□ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ حجاج بن یوسف جیسے ظالم کے ہاتھوں حرم میں شہادت سے سرفراز کرواتا ہے۔

□ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو حق کے سلسلے میں قید کیا جاتا ہے، انہیں بے پناہ کوڑے لگائے جاتے ہیں، تب وہ اہل سنت والجماعت کے امام ہوتے ہیں۔

- واثق باللہ، امام احمد بن نصر الخزاعی کو قتل کر ڈالتا ہے جو داعی سنت تھے۔
- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو جیل میں ڈالا جاتا ہے۔ اپنے گھر والوں ساتھیوں اور کتابوں سے انہیں الگ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ دنیا میں ان کا غلغلہ بلند کر دیتا ہے۔
- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ ابو جعفر المنصور کوڑے لگواتا ہے۔
- عالم ربانی سعید بن المسیب کو گورنر مدینہ نے کوڑے لگوائے۔
- امام دارالہجرت مالک بن انس کو بھی والی مدینہ نے کوڑے لگوائے۔
- امام عبد اللہ بن عون جیسے عالم و محدث کو بلال ابن ابی بردہ نے مارا۔
- جن کو تکلیف دی گئی، مارا گیا، کوڑے لگائے گئے، قتل کیا گیا، معزول کیا گیا اگر ان سب کا شمار کرانے لگوں تو بات بڑھ جائے گی جتنا میں ذکر کر چکا ہوں وہی بہت کافی ہے۔
- آخر میں پڑھنے والوں کو میرا سلام اور دعائیں پہنچیں۔

□ سبحانک اللہم و بحمدک اشہد ان الا الہ الا انت استغفرک و اتوب

الیک۔

ماخذ۔ لاتحون مصنف: ڈاکٹر عائض القرنی، ترجمہ: نعم نہ کریں۔ غطریف شہباز ندوی، تخریج: محمد طاہر نقاش
ناشر دارالابلاغ، لاہور۔ فون۔ 03004453358

باب 20- تعلق باللہ۔ انسانی زندگی اور معاملات پر دعاؤں کے اثرات

20.1 اصلاح کا آسان طریقہ

زندگی میں بہتر تغیر پیدا کرنے کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا معاملہ عجیب ہے۔ آج اپنی خامیوں پر نظر ڈال لو اور ارادہ کر لو اصلاح کا، بنا لو فہرست کن کن کوتاہیوں میں مبتلا ہو۔ عبادت، معاملات، معاشرت و اخلاق، سب میں کوتاہیوں کا جائزہ لے لو۔ اب دیکھو کن کن چیزوں کو چھوڑ سکتے ہو اور کن چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جس کے سامنے جو بندہ ہو بس اسی کے سامنے تنہائی میں کہہ لو کہ اے اللہ، وضع قطع میں تغیر پیدا کرنا محال نظر آتا ہے اگرچہ میں یہ وضع پسند نہیں کرتا مگر خراب ماحول میں پرورش پائی۔ ایک عمر بسر کر چکا، بگڑ گیا، آپ اس بگڑی ہوئی استعداد کو بدل دیں۔ آپ کے لیے یہ آسان ہے میرے لیے یہ محال نظر آتا ہے۔ تنہائی میں تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ سے باتیں کر لو اور کسی مخصوص وقت اور تنہائی کی بھی ضرورت نہیں، کوئی وقت ہو۔ تخلیہ تو اسی وقت ہو جاتا ہے جب تم اس سے باتیں شروع کر دو۔ اللہ تعالیٰ خود پسند فرماتے ہیں کہ یہ بدحواس پراگندہ بندے کچھ دیر تو ہماری طرف متوجہ ہو جائیں۔ دن میں، رات میں، جس وقت چاہیں بات کر لیں، ہمارے سامنے اقرار تو کر لیں اپنے عجز کا۔ کس چیز کو ناممکن سمجھتے ہو۔ وضع قطع میں تغیر تمہارے لیے ناممکن سہی، مگر یہ تو ممکن ہے دو باتیں دو منٹ کے لیے اللہ تعالیٰ سے کر لیا کرو، کسی وقت ان سے یہ کہہ لیا کرو کہ 'اے اللہ میں عاجز ہوں، ناتواں ہوں، نالائق ہوں، کچھ کرتے بن نہیں پڑتا، آپ ہی اپنا فضل فرمادیں'۔ یہ تو کہہ لیا کرو، کیا اتنا بھی نہ کر سکو گے؟ اتنا تو اختیار رکھتے ہو کہ زبان سے کہہ لو اس اختیار کو تو کام میں لے آؤ۔ دیکھو پھر تغیر ہوتا ہے یا نہیں، یہ نسخہ اکسیر ہمارے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا بتایا ہوا ہے۔

اس دربار میں معروض پیش کرنے والا کبھی نامراد نہیں ہو سکتا۔ ذرا طلب ظاہر کر کے مانگنے پر اتر آؤ۔ پیش تو کرو کچھ، کیا کہنا ہے، کام تو یونہی بنے گا۔ عاجز و در ماندہ ہو کر سامنے آ جاؤ۔ اے اللہ، کوئی میری مدد نہیں کر سکتا سوائے آپ کے، آپ کی قدرت و جلال کے سامنے میں کیا سارا عالم عاجز ہے۔ اے اللہ، میرا یہ حال ہے کہ اہل و عیال میرے، دوست احباب میرے، دل میرا، نفس میرا اور اپنا ہوتے ہو

نئے پھر بھی یہ سب مجھ سے بیگانے۔ کوئی بھی اپنے کہنے میں نہیں، کوئی اپنا ہمنوا نہیں۔ تمام عالم سے تعلقات رکھتے ہوئے بھی تنہا ہوں۔ حیران و پریشان، عاجز و درماندہ، میرا کسی چیز پر قابو نہیں، آپ ہی اس ضعیف کی دستگیری فرمائیں۔ بس طلب ظاہر کرو۔ راستہ تو عرض معروض ہی سے کھلے گا۔ الحاح و زاری کرو اور اپنا حال کہتے رہو۔ پھر زندگی میں انقلاب آتا ہے یا نہیں۔ مگر ہم میں یہ فہم ہی نہیں، یہ طلب ہی نہیں۔ طلب نہ ہونے پر فرماتے ہیں **اِنَّ لِلّٰهِ مَكْمُوْهًا وَاَنْتُمْ لَهَا كِرْهُوْنَ** (ترجمہ) کیا ہم ہدایت کو تم پر چپکادیں اور تم اس کو ناپسند کرتے رہو، اس لیے خود بھی تو کچھ اپنی طلب ظاہر کرو، یوں تو بغیر تمہاری طلب کے اور بغیر کسی استحقاق کے انہوں نے ہزاروں نعمتیں تم کو دے رکھی ہیں۔ بغیر طلب کے کہیں کچھ ملا ہے کسی کو؟ جب مانگو گے نہیں تو کوئی دے کیسے دے گا؟ تم کو اپنے عجز اور اپنے عاجز نواز پر نظر ہونا چاہیئے۔ بس اسی طرح اپنی ایک ایک کوتاہی اور قصور کو بارگاہ الہی میں پیش کرتے رہو اور مناجات کرتے رہو اور اپنی کوتاہیوں کے تدارک کی طرف متوجہ رہو اور ان کو ترک کرنے کا اہتمام کرتے رہو۔

السعی منی و اتمام من اللہ تعالیٰ

انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے۔

یہ مضمون، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات و فرمودات پر مبنی ہے، جنہیں مسعود احسن علوی صاحب نے اپنی تالیف ماثر حکیم الامت موسومہ بہ افادات عارفیہ میں قلم بند کیا ہے

20.2 دعائیں اذکار اور وظائف

یہ دعائیں مختلف کتابوں سے ماخوذ ہیں اور حوالہ دینے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں حوالہ نہیں ہے وہ عموماً کتاب دعا اور دعاء سے ماخوذ ہیں۔ یہ کتاب اس لنک سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔

<https://betabeti.org/Downloads/Basheer-Juma-Book-dua-aur-du-ain.pdf>

تسبیح اور حمد

میں اللہ کی تسبیح اور حمد کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی ذات کی رضامندی، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

دروود شریف

اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرمایدنا حضرت محمد ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ اور اپنی خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ۔

1- اللہ سے استعانت کی دعا

اے میرے پروردگار میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور مجھے فتح عنایت فرما اور مجھ پر کسی کو فتح نہ دے۔ میرے لیے تدبیر فرما اور میرے لیے راہ راست پر چلنا آسان کر دے اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما، یا اللہ، مجھے اپنا شکر گزار بنا، اپنا ذکر کرنے والا بنا، اپنے سے ڈرنے والا بنا، اپنا فرمانبردار بنا۔ اپنی طرف عاجزی کرنے والا، آہ وزاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا، اے میرے پروردگار میری توبہ قبول کر لے۔ میرے گناہوں کو دھو ڈال، میری دعا قبول فرما، میری دلیل اور حجت کو ثبات بخش، میری زبان کو سچا بنا، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے کی سیاہی نکال۔

2- سستی اور کاہلی سے بچنے کی دعا

یا اللہ میں تیرے ذریعے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، کاہلی سے، نامردی سے، بخل سے، بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ یا اللہ، میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور پاک کر۔ تو پاک کرنے والوں میں بہترین ذات ہے، تو میرا کارساز ہے اور مالک ہے۔ یا اللہ، میں تیرے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے اور اس قلب سے جو تیرے ذکر سے تسکین نہ پائے۔ اور اس نفس سے جو حرص کی زیادتی سے کبھی سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

3- دنیا اور آخرت میں رحمت اور برکت کی دعا۔ نبی اکرم ﷺ کی تہجد کے وقت کی دعا

اے اللہ میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے تو میرے دل کو ہدایت دے، میرے کاموں کو اور میرے مکھڑے ہوئے معاملات کو سمیٹ لے، میرے غائب کو واپس کر دے، میرے حاضر کو بلند کر دے، میرے عمل کو پاکیزہ بنا دے۔ اے اللہ ایسا ایمان اور یقین دے کہ جس کے بعد کفر کا امکان نہ رہے اور ایسی رحمت عطا

فرما جس کی برکت سے دنیا و آخرت میں تیرے کرم کا شرف حاصل کر سکو۔ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، فیصلے کی کامیابی کا، شہیدوں کی منزلت کا، بلند مرتبہ لوگوں کی زندگی کا اور دشمنوں پر فتح کا۔

اے دلوں کو تسکین بخشنے والے میری درخواست ہے کہ تو جس طرح سمندروں کے درمیان طوفان و حوادث سے بچا لیتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب سے، ہلاکت سے اور آزمائشِ قبر سے بچالے۔

اے اللہ، میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جس سے میری تمنا قاصر رہی ہو یا جس کا میں سوال نہ کر سکا ہوں یا جس تک میری نیت کی رسائی بھی نہ ہو سکی ہو اور جس کا تو نے اپنی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا اپنے بندوں میں سے کسی کو عطا کرنے والا ہو۔

اے رب العالمین یہ سب کچھ تیری رحمت کے واسطے سے مانگتا ہوں۔ اے مضبوط سلسلے والے اور اے صحیح معاملات کے مالک میں تجھ سے روزِ عید کا امن چاہتا ہوں اور یومِ خلود کی وہ جنت مانگتا ہوں جہاں رفاقت ہو حق کی گواہی دینے والے مقررین کی اور رُکوع و سجود کرنے والوں کی اور وفائے عہد کرنے والوں کی۔ تو رحیم ہے، محبت والا ہے اور توجو چاہے وہی کرتا ہے۔ مولا ہم سب کو ایسا رہنما بنا جو خود بھی ہدایت یافتہ ہوں، نہ کہ گمراہ کن، اپنے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن بنا کہ ہم تیرے چاہنے والوں کو بھی تیری چاہت کی وجہ سے چاہیں اور تیرے مخالفوں سے تیری دشمنی کے سبب دشمنی رکھیں۔ الٰہی یہ ہے میری دعا اور اس کی قبولیت تیرے ذمہ ہے، یہ میری کوشش ہے اور بھر و سہا تجھ پر ہی ہے۔

الٰہی میرے قلب میں نور پیدا کر دے بلکہ میری قبر میں میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر، میرے نیچے، میرے کان میں، میری آنکھ میں، میرے بالوں میں، میری پوست میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں، میرے مغز میں اور میرے ہڈیوں ہر جگہ نور ہی نور پیدا کر دے۔ میرے نور کو عظمت عطا فرما، مجھے کامل نور عطا فرما اور میرے لیے نور ہی پیدا فرما۔ میں تسبیح کرتا ہوں اس کی جس کے سوا اور کسی کے لیے تسبیح زیبا ہی نہیں۔ اس فضل و نعمت والے کی تسبیح کرتا ہوں۔ بزرگی اور کرم والے کی تسبیح کرتا ہوں اور ذوالجلال والا کرام کی تسبیح کرتا ہوں۔

4- مشکل حالات میں اللہ سے مدد طلب کرنے کی دعا

اے اللہ میری نگرانی فرما اپنی اس آنکھ سے جو سوتی نہیں اور پناہ میں لے لے اپنی اس طاقت کے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور مجھ پر رحم فرما اے اپنی اس قدرت سے جو تجھ کو میرے اوپر حاصل ہے تاکہ میں ہلاک نہ ہوں اور میری امید بس تیری ہی ذات سے وابستہ ہے۔ بہت سی نعمتیں جو تو نے میرے اوپر فرمائیں اور میں نے ان کا شکر ادا نہ کیا اور کتنی مصیبتوں میں تو نے میری آزمائش کی اور میں نے ان پر کچھ صبر نہ کیا۔ تو اے وہ ذات کہ جب میں نے تیری نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا تو اس پر بھی تو نے مجھ کو محروم نہ رکھا اور جب تیری بھیجی آزمائش پر میں نے صبر نہ کیا تو نے مجھ کو رسوا نہ کیا۔ اور اے وہ مہربان کہ جب تو نے مجھے خطا کرتے دیکھا تو بدنام نہ کیا۔ اے خوبیوں کے مالک جو کبھی فنا نہ ہوں گی اور اے انعامات فرمانے والے جس کا شمار بھی نہیں کیا جاسکتا میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ درود بھیج سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ (سیدنا محمد ﷺ) کی اولاد پر۔ اے اللہ ہم دشمنوں اور ظالموں کو تیری ہی ذات کے سہارے فطرت میں مدد اور مدد فرما اور تقویٰ نصیب فرما۔ ہماری آخرت میں مدد اور میری غیر حاضری میں میرے معاملات کی نگرانی رکھ اور میری موجودگی میں معاملات میری ذات کے سپرد نہ کر، اے وہ بے نیاز، بندوں کے گناہ جس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کو بخش دینا جس کے یہاں کمی کا باعث نہیں ہوتا۔ جو بات تیرے یہاں کمی کا باعث نہیں ہوتی وہ مجھے بخش دے اور جس سے تیرا کچھ بگڑتا نہیں وہ مجھے معاف کر دے۔ تو بڑا داتا ہے، میں تجھ سے مانگتا ہوں مال میں جلد کشادگی اور پسندیدہ صبر اور فراغت کی روزی اور ہر بلا سے عافیت اور تجھ سے پوری پوری عافیت کا طالب ہوں اور تجھ سے ہمیشہ کی عافیت کا طلب گار ہوں اور تجھ سے عافیت پر شکر گزاری کا طالب ہوں اور تجھ سے مانگتا ہوں لوگوں سے بے نیاز ہو جانا جبکہ میرے پاس نہ قوت ہے اور نہ طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند اور بڑی عظمت والا ہے۔ اے میرے رب، اے میرے رب، اے میرے رب۔

5- آزمائش کے دور میں رجوع الی اللہ اور دعا

اے اللہ تیری تعریف تیری آزمائش پر بھی اور تیرے ہر سلوک پر جو تو اپنی مخلوق کے ساتھ کرے، اے اللہ تیری تعریف تیری آزمائش پر اور تیرے ہر عمل پر جو تو ہمارے گھر والوں کے ساتھ کرے اور تیری تعریف تیری آزمائش پر اور اس پر جو سلوک تو خاص ہماری جانوں کے ساتھ کرے اور تیری تعریف اس

پر بھی کہ تو نے ہم کو ہدایت دی اور تیری تعریف اس پر بھی کہ تو نے ہم کو شرف بخشا اور تیری تعریف اس پر بھی کہ تو نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اور تیری تعریف اس پر بھی کہ تو نے قرآن عطا کیا اور تیری تعریف اس پر کہ تو نے گھر والے اور مال بھی بخشا اور تیری تعریف عافیت عطا فرمانے پر اور تیری تعریف اتنی کہ تو راضی ہو جائے اور تیری تعریف اس وقت بھی جب تو راضی ہو جائے، اے وہ ذات جس سے ڈرنا اور معافی طلب کرنا اس کی شایان شان ہے۔

6- مشکلات کے دور میں اللہ سے رجوع

اے اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک اور عرش عظیم کے مالک، اے اللہ میری ہر مشکل میں تو کافی ہو جا جس طرح تو چاہے اور جس جگہ تو چاہے، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے میرے دین کے لیے، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے ان سب باتوں کے لیے جو مجھے فکر میں مبتلا کریں، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے اس شخص کے لیے جو مجھ پر ظلم کرے، اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اس شخص کے لیے جو مجھ پر حسد کرے، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے اس شخص کے لیے جو مجھے فریب دے برائی سے، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے موت کے وقت، اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے مجھے قبر میں اور اس میں سوال کے وقت، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے میزانِ آخرت کے پاس، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے پل صراط کے اوپر، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کافی ہے معبود کوئی نہیں سوائے اس کے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

7- اللہ سے نظر خاص کا سوال

اے اللہ بے شک میرا نفس برے کاموں کا بہت حکم دیتا ہے اور شیطان ہر لمحہ مجھے بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کرتا رہتا ہے۔ چھوٹے گناہ تو درکنار، اور میں اس کے بہرکانے سے بچنا چاہتا ہوں۔ لیکن جب تک آپ مجھے توفیق عنایت نہ فرمائیں میں اس کے دفعیہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ یقیناً ہر قسم کی بھلائی آپ کے قبضہ میں ہے اور شر آپ کی جانب منسوب نہیں ہو سکتا۔ آپ میری مغفرت فرمادیجیے اور میری توجہ قبول فرمائیے اور مجھے ہدایت کرنے کے بعد میرے دل کو کج نہ کیجیے۔ اور مجھے کتاب و سنت کا علم عطا فرمائیے۔ اگر آپ مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے اور میری مغفرت نہ کریں گے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گا۔ آپ مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرمائیے اور میری پوری مغفرت فرمائیے اور مجھ سے درگزر کیجیے۔ کیونکہ یقیناً آپ معاف فرمانے والے ہیں۔ معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور مجھے دین و دنیا اور آخرت میں عافیت

عطا فرمائیے۔ اور اے رحم الراحمین یہ آپ پر کچھ دشوار نہیں اے مہربان مجھ پر اپنے لطفِ خفی سے مہربانی فرمائیے۔ اے مہربان اپنی اس قدرت کے ذریعہ جس کے ساتھ آپ عرش پر مستوی ہیں اور جس پر آپ کے استوا کی کیفیت کو کوئی نہیں جانتا ہر شریر کے شر سے میری کفایت فرمائیے۔ اے وہ ذات جو تھی قبل اس کے کہ کوئی شے ہو، اور وہی ہر شے کو بنانے والی ہے اور ہوگی بعد اس کے کہ نہ رہے کوئی شے۔ میں آپ سے آپ کی حفاظت کرنے والی، مغفرت کرنے والی، رحم کرنے والی اور نجات دینے والی نظروں میں سے ایک نظر خاص کا سوال کرتا ہوں۔ اے جلال و اکرام والے، اے زبردست طاقت و انعام والے، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ سب جہانوں کے پروردگار ہیں۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مہربان و محسن، اے آسمانوں اور زمین کو کسی نمونہ کے بغیر بنانے والے، عرشِ عظیم کے پروردگار۔

8- غم و فکر سے نجات کی دعا

اے اللہ میں آپ کا بندہ، آپ کے بندے کا بیٹا، آپ کی بندی کا بیٹا ہوں۔ میری بیشیانی آپ کے قبضے میں ہے، میری ذات میں آپ کا حکم نافذ ہے۔ آپ کا فیصلہ میرے بارے میں عین انصاف ہے۔ میں آپ سے آپ کے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو نام آپ نے اپنی ذات کا رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کی تعلیم دی ہے یا علمِ غیب میں اسے اپنے پاس مخفی رکھا ہے۔ یہ کہ قرآنِ عظیم کو میرے سینے کا نور، میرے دل کی بہار، میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ اور میرے فکر کے ازالے کا سبب بنا دیجیے۔

9- تقدیر پر راضی رہنے کی دعا

اے اللہ مجھ میں اپنا وہ خوف پیدا کر دیجیے گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے اپنے تقویٰ کی سعادت فرمائیے۔ اور آپ کی نافرمانیوں کے سبب مجھے دھتکار نہ دیجیے اور مجھے اپنی فضا پر راضی کر دیجیے اور میرے لیے اپنی تقدیر میں برکت فرمائیے اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری اعانت فرمائیے۔ اور اس دشمن کے بارے میں میرا انتقام مجھے دکھائیے اور اس کے ذریعہ میری آنکھیں ٹھنڈی فرمائیے۔

10- اللہ سے خیر میں وافر حصہ طلب کرنے کی دعا

اے اللہ جو خیر بھی آپ نازل فرمائیں یا جو احسان آپ فرمائیں، یا جو نیکی آپ عام فرمائیں یا جو رزق کشادہ فرمائیں یا جس گناہ کی مغفرت فرمائیں یا جس خطا کی پردہ پوشی فرمائیں، اس میں میرا حصہ وافر رکھیے۔ اے میرے اللہ اے وہ ذات جس کے قبضے میں میری پیشانی ہے، اے وہ ذات جو میری تکلیف اور غربت کو جانتی ہے، اے وہ ذات جو میرے فقر و فاقے سے باخبر ہے۔ اے میرے پروردگار میں آپ سے آپ کے حق ہونے، آپ کی پاکیزگی، اور آپ کی عظیم صفات اور آپ کے عظیم ناموں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں یہ کہ میرے شب و روز کے تمام اوقات اپنے ذکر سے معمور کر دیجیے اور اپنے نزدیک میرے اعمال قبول فرمائیے۔ اے وہ ذات جس کا میں محتاج ہوں۔ اے وہ ذات جس کے روبرو میں اپنے حالات کی شکایت کرتا ہوں۔ اپنی خدمت کے لیے میرے اعضا کو طاقت بخش۔ اور میرے بازوؤں کو پختہ ارادے پر مضبوط فرما دیجیے۔ اور اپنے خوف کی زیادتی میں کوشش کی توفیق بخشئے۔ اور اپنی خدمت میں لگاتار رہنے پر مجھے دوام بخشئے۔ حتیٰ کہ میں یقین کرنے والوں کے خوف کی طرح آپ سے خوف کھانے لگوں اور اپنے پاس مومنین کے جوار میں مجھے مجتمع فرمائیے۔

11- دشمنوں کے شر اور مکر سے بچنے کی دعا

اے اللہ میرے ساتھ جو بھی برائی کا ارادہ کرتا ہے اسے اسی پر لوٹا دیجیے اور جو میرے ساتھ مکر کرے آپ اس مکر کو اس پر لوٹا دیجیے اور مجھے نصیب کے لحاظ سے اپنے پاس اچھے مرتبے کے اعتبار سے قریب ترین اور اپنے مقربوں میں سے مخصوص ترین بندوں میں سے بنا دیجیے۔ کیونکہ آپ کے فضل کے بغیر اسے کوئی حاصل نہیں کر سکتا اور اپنے جود کے صدقے میں مجھ پر جود و کرم فرمائیے اور اپنی بزرگی کے صدقے میں مجھ پر توجہ فرمائیے اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرمائیے اور میری زبان اپنے ذکر کے لیے جاری فرمائیے اور میرے دل کو اپنی محبت کا مشتاق بنائیے اور اپنے حسن قبول کے ساتھ مجھ پر احسان فرمائیے اور میری خطا معاف فرمائیے اور میری لغزشوں کی مغفرت فرما دیجیے۔ یقیناً آپ نے اپنے بندوں کو دعا کا حکم دیا ہے اور ان کے لیے قبولیت دعا کی ضمانت دی ہے، تو اپنی رحمت سے میری دعا قبول فرما اور میری آرزو پوری فرما۔ اے دعا سننے والے، اے نعمتیں بہانے والے، اے تکلیفوں کو دور کرنے والے، اندھیروں میں گھبرانے والوں کو نور بخشنے والے، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

12۔ دستگیری کے لیے دعا

اے اللہ تنگیوں میں میرا ہاتھ تھام لیجیے (یعنی دستگیری فرمائیے) اور مجھ پر حقائق کھول دیجیے اور جس شے کو آپ پسند فرماتے ہیں مجھے اس کی توفیق عطا فرمائیے اور مجھے لغزشوں سے بچائیے اور اپنے احسان کا پردہ مجھ سے نہ ہٹائیے اور برائیوں کے مقامات سے مجھے محفوظ رکھیے اور حاسد کے مکر سے میری کفایت فرمائیے، مد مقابل کی ہنسی سے بچائیے اور میرے تمام تصرفات میں مجھ پر مہربانی فرمائیے اور تمام اطراف سے اے ارحم الراحمین میری کفایت فرمائیے۔

13۔ عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ سے کلام کرنے والی دعا

(الف) اے اللہ آپ میرا کلام سنتے، میرے مقام کو دیکھتے اور میرے ظاہر و باطن کو جانتے ہیں۔ اور میرے کام میں سے کوئی شے آپ سے مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بے بس فقیر، فریاد کنناں، پناہ کا طالب اور خوف زدہ، پریشان، آپ کے روبرو گناہوں کا معترف آپ سے ایک مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں اور ایک گنہگار ذلیل کی طرح آپ کے سامنے گڑ گڑاتا ہوں اور آپ کو ایک دہشت زدہ اور مصائب میں مبتلا کی طرح پکارتا ہوں۔ اس شخص کے پکارنے کی طرح جس کی گردن آپ کے سامنے جھکی ہو، جس کا جسم آپ کا مطیع ہو اور جس کی ناک آپ کے سامنے خاک آلودہ ہو۔

(ب) اے مولا میں نے جب بھی آپ سے آپ کے غلبے اور اپنی عاجزی کے واسطے سے سوال کیا آپ نے مجھ پر رحم فرمایا، اور اب میں آپ کی قوت اور اپنی کمزوری کے واسطے سے، اور مجھ سے آپ کی بے نیازی اور آپ کی طرف اپنی احتیاج کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری یہ جھوٹی خطا کار پیشانی آپ کے سامنے ہے۔ میرے علاوہ آپ کے بندے بہت ہیں لیکن میرا آپ کے علاوہ کوئی آقا نہیں۔ آپ سے ہٹ کر آپ کے (در کے) سوا اور کہیں کوئی پناہ گاہ اور ٹھکانا نہیں۔ میں آپ سے ایک مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ اور آپ کے روبرو ایک ذلیل و خاشع گڑ گڑانے والے کی طرح گڑ گڑاتا ہوں اور ایک خوف زدہ اور مصیبت زدہ کی طرح آپ کو پکارتا ہوں۔ اس شخص کی طرح سوال کرتا ہوں جس کی گردن آپ کے روبرو جھکی ہو اور جس کی ناک آپ کے سامنے خاک آلودہ ہو اور جس کی آنکھوں سے آپ کے لیے آنسو جاری ہوں، اور جس کا دل آپ کا غلام ہو جائے (کہ مجھ پر رحم فرمائیے)۔

14۔ اللہ سے تدبیر کی کوتاہی کی شکایت اور رحم کے طلب کی دعا

(الف) اے اللہ آپ میرے مؤید اور مددگار بن جائیے اور مجھ پر مہربان ہو جائیے۔ اے سب سے بہتر سوال کے قابل ذات، میں آپ ہی سے اپنی قوت کی کمزوری اور اپنی تدبیر کی کوتاہی کی شکایت کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے مجھ پر اپنی قدرت سے رحم فرما۔ اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میری ذات کے سپرد نہ کیجیے۔ اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، میں آپ کی رحمت سے مدد چاہتا ہوں (تین بار)۔

(ب) اے اللہ مجھے عافیت کا لباس پہنائیے تاکہ آپ میری زندگی خوشگوار اور مجھے قابل مبارکباد بنا دیں۔ اور میرے لیے مغفرت کی انتہا فرما کر اسی پر میرا خاتمہ بھی فرما دیجیے تاکہ گناہ مجھے نقصان نہ پہنچا سکیں اور حصول جنت کے سلسلہ میں ہر پریشانی سے میری کفایت فرمائیے۔ تاکہ آپ مجھے اس جنت میں پہنچا دیں۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت کے وسیلے سے (میری یہ التجا قبول فرمائیے)۔

15۔ قناعت اور عافیت کی دعائیں

اے اللہ مجھے اتنی دنیا عطا فرمائیے جس کے سبب آپ مجھے اس کے فتنوں سے محفوظ رکھیں اور جس کے ذریعہ آپ مجھے دنیا والوں سے بے پرواہ بنا دیں۔ اور وہ دنیا میرے لیے اس شے کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ہو جو اس سے بہتر ہے۔ کیونکہ آپ کے عطا کیے بغیر کسی میں کوئی طاقت و قوت نہیں۔ اے اللہ آپ نے مجھے جتنا رزق عطا فرمایا اسی پر مجھے قناعت کی توفیق مرحمت فرمائیے اور اس میں برکت عطا فرمائیے اور ہر غائب شے کو خیر کے ساتھ میرا ترکہ بنا دیجیے۔

اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرما جن کی جانب ہدایت کے نشانات اشارہ کرتے ہیں اور جن کے لیے نجات کا طریقہ واضح ہے اور جو اخلاص و یقین کی راہ پر گامزن ہیں۔

اے اللہ مجھے اپنی اور میرے نفس کی معرفت عطا فرما اور مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ آپ کی اور اپنے نفس کی معرفت رکھنے والا بنا دیجیے۔

اے اللہ ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما لیجیے اور ہم سے اپنے فضل کو سلب نہ کیجیے۔ ہم آپ ہی کی جانب راغب ہیں۔

اے اللہ تو مجھ کو توفیق بخش ہر اس بات کی جس کو تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو یعنی قول

باب 20- تعلق باللہ۔ انسانی زندگی اور معاملات پر دعاؤں کے اثرات

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

کی، عمل کی اور فعل کی، نیت کی اور ہدایت کی، بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے اللہ تو ہی میرے لیے پسند فرما اور تو ہی جو بہتر ہو مجھے چھانٹ کر دے دے۔

16- ایک جامع دعا

اے اللہ میں آپ سے ہر اس بہتری کا سوال کرتا ہوں جس بہتری کا سوال آپ سے آپ کے بندے اور آپ کے رسول محمد ﷺ نے کیا ہے اور میں ہر اس شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔

17- اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا

اے اللہ میں اپنی طاقت و قوت سے برأت ظاہر کرتا ہوں اور آپ کی طاقت و قوت کی پناہ میں آتا ہوں، میں آپ کی حمد کرتا ہوں کہ آپ مجھے عدم سے وجود میں لے آئے۔ اور بہت سی مخلوقات پر مجھے فضیلت دی۔ اور اپنی مخلوق کی لگام میرے ہاتھوں میں دی۔ اور مجھے اپنی زمین پر خلیفہ بنایا۔

18- اسم اعظم والی دعا۔ دعا کا ایک عجیب انداز

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس دعا کو مضبوطی کے ساتھ حاصل کرو، یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

الہی، اے پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے، اے وہ ذات جس کی قدرت سے زمین بچھائی گئی، اے وہ ذات جس کے نور جلال سے سورج اور چاند روشن اور پُر نور ہیں۔ اے وہ ذات جس کی توجہ ہر پاک نفس کی طرف ہوتی ہے، اے وہ ذات جو ہر اسماں اور ترساں لوگوں کو خوف سے تسکین دینے والی ہے، اے وہ ذات جس کے یہاں مخلوق کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اے وہ ذات جس نے نجات بخشی یوسف کو غلامی کی ذلت سے، اے وہ ذات کہ جس کا کوئی دربان نہیں کہ جس کو پکارا جائے اور نہ کوئی مصاحب ہے جس کے پاس حاضری دی جائے اور نہ اس کے علاوہ کوئی رب (پروردگار) ہے کہ اس سے دعا کی جائے، اے وہ کہ جس کا کرم اور جود حاجتوں کی کثرت کے باوجود بڑھتا ہی جاتا ہے میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے میری مراد عطا کر، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

19۔ اے اللہ ہمیں معاف فرما: مغفرت کی ایک جامع دعا

کھبیص، یانور، یاقدوس، یاحی، یارحمن (تین بار)

یارب العالمین:

- آپ ہمارے گناہ معاف کر دیجیے جو مصیبت میں ڈالتے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو نعمتوں کو مصیبت سے بدل دیتے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو ندامت پیدا کرتے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو قسمتوں کو روک دیتے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو عصمتوں کو توڑ دیتے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو بلا نازل کرتے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو جلدی فنا کرنے والے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو دشمن کو غلبہ دینے والے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو امیدیں قطع کرنے والے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو دعا کو رد کرنے والے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو بارش کو روکنے والے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو ہوا کو روکنے والے ہیں۔
- اور وہ گناہ بخش دیجیے جو رسوا کرنے والے ہیں۔

(ماخوذ۔ دعاؤں کی کتاب از مفتی محمد شفیع)

20۔ بلا دفع ہونے کی حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بخت نصر نے دانیال علیہ السلام کو بلا کر اُن کو قید کئے جانے کا حکم دیا پس دو حملہ کر نیوالے شیروں کے ساتھ آپ کو ایک کنوئیں میں پانچ دن تک مقید رکھا اور کنوئیں کے منہ کو مٹی سے بند کر دیا۔ جب پانچ دن کے بعد کنوئیں کا منہ کھولا تو دیکھا کہ دانیال علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور دونوں شیر اس کنوئیں کے ایک گوشے میں ہیں اور آپ سے انہوں

نے کچھ تعرض نہیں کیا۔ بخت نصر نے پوچھا کہ تم مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا پڑھا جس کی وجہ سے یہ بلا تم سے دفع ہو گئی۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے یہ پڑھا:

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو اپنے یاد کر نیوالے کو نہیں بھولتا

- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کا امیدوار نامراد نہیں ہوتا۔
- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو اس شخص کو دوسرے کے سپرد نہیں کرتا جو اس پر بھروسہ کرتا ہے۔
- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس پر ہمارا اعتماد ہے جس وقت ہمارے سب حیلے ختم ہو جائیں۔
- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس سے ہماری امید لگی رہتی ہے جس وقت ہم کو اپنے اعمال کے ساتھ بدگمانی ہو۔
- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو ہماری سخت مصیبت کے وقت ہماری مصیبت کو دور کرتا ہے۔
- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو نیکی کا بدلہ نیک دیتا ہے۔
- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو صبر کے بدلے نجات دیتا ہے۔

(ان دعاؤں کا ماخذ۔ خیار الدعوات مولانا حافظ محمد عطاء الرحمن بقا اور دعاؤں کے)

21۔ تنگدستی دور کرنے کے لیے حضرت علیؑ کی بہترین دعا

ایک دیہاتی نے حضرت علیؑ کی خدمت میں تنگ حالی، تنگدستی اور عیال داری کی شکایت کی تو آپؑ نے اس کو استغفار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ پہلے نیت کو خالص کرو اور اپنے رب کی اطاعت کرو اور یہ کہو اے اللہ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں ہر اس گناہ کی جس پر میرا بدن تیری طرف سے عافیت حاصل ہونے کے بعد قوی ہوا اور تیرے فضل نعمت کے ساتھ مجھے اس کو کرنے کی قدرت ہوئی یا تیرے وسعت رزق کی وجہ سے میں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا یا تجھ سے بے خوئی پر بھروسہ کر کے گناہ کیا یا تیری بردباری پر بھروسہ کرتے ہوئے یا تیرے عالی شان درگزر پر اترتے ہوئے گناہ کیا۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس گناہ کی بخشش چاہتا ہوں جس میں، میں نے اپنی امانت کی خیانت کی یا اپنے نفس کو خسارے میں ڈالا یا میں نے اپنی لذت کو مقدم رکھا یا اپنی شہوت کو ترجیح دی یا میں نے اس میں اپنے غیر کیلئے مشقت اٹھائی یا میں نے اپنے پیروکاروں کے ہاتھوں گمراہ ہوا یا اپنے حیلہ کی برتری کی وجہ سے غالب ہوا یا اے میرے مولائے میں نے تجھ پر چالاک کی لیکن تو نے میرے فعل پر غلبہ نہ دکھایا جبکہ تو پاک ذات میری مراد اور اہلکار کے

استعمال کے متعلق تو میری ذات کے بارے میں پہلے سے علم رکھتا تھا پھر بھی تو نے میرے متعلق تحمل اختیار کیا اور مجھ پر جبر نہیں کیا اور نہ ہی مجھ پر قہر نازل کیا اور نہ ہی اے ارحم الراحمین تو نے مجھ پر کچھ ظلم و زیادتی کی اے میری تکلیف کے وقت میرے ساتھی اور میری تنہائی کے وقت میرے مونس اور میری بے وطنی کے وقت میرے محافظ اور میری نعمت کے وقت میرے سہارا، اے میرے دکھ کو دور کرنے والے، اے میری دعا کو سننے والے، اے میرے آنسوؤں پر رحم کھانے والے، اے میری لغزش کو معاف کرنے والے، اے میرے سچے معبود، اے میرے مضبوط سہارے، میرے مہربان، مولانا کے کعبہ کے رب مجھے تنگ حلقہ سے وسیع راستہ کی طرف نکال دے اور اپنی طرف سے فوری اور مضبوط کشادگی نصیب فرما اور مجھ سے ہر شدت اور تنگی کو دور کر اور جس کی میں طاقت رکھتا ہوں یا طاقت نہیں رکھتا اس میں میری کفایت کر، اے اللہ مجھ سے غم اور فکر کو دور فرما، اور غم اور دکھ سے نکال دے، اے پریشانی کے دور کرنے والے، اے غم کے ہٹانے والے، اے بارش کے اتارنے والے، اے لاچار کی دعا کو سننے والے، اے دنیا اور آخرت کے رحمن، اوزان کے رحیم اپنی مخلوق میں سے پسندیدہ نبی محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی پاکیزہ آلؑ پر رحمت نازل فرما اور جس مصیبت سے میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے اور میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے اور اس سے نکلنے کا میرا حیلہ کم پڑ گیا ہے اور میری قوت ضعیف ہو گئی ہے اس سے میرے لئے آسانی فرما، اے ہر تکلیف اور مصیبت کو دور کرنے والے ہر چھپی ہوئی اور مخفی چیز کے واقف، اے ارحم الراحمین۔ میں اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں بیشک تو اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے اور میرے پاس کوئی توفیق نہیں سوائے اللہ کی طرف سے میں نے اسی پر توکل کیا اور تو عرش عظیم کلاب ہے۔

وہ دیہاتی بیان کرتا ہے کہ میں نے ان کے ساتھ اللہ سے استغفار کیا تو اللہ نے مجھ سے اس غم اور تنگی کو دور کر دیا اور میرے رزق میں وسعت پیدا کی اور مشقت کو زائل کر دیا۔

اس دعا کا ماخذ انمول دعائیں۔ ترتیب سید ذیشان نظامی۔ ناشر اسلام بکڈپو۔ ۲۱ گنج بخش روڈ، لاہور

22- مشکلات کے حل کے لیے حضرت عائشہؓ کی خاص دعا

اے نعمتوں کی فراوانی کرنے والے، گرفت دور کرنے والے، اے غموں کو ہٹانے والے، اے اندھیروں کو چھانٹنے والے، اے فیصلہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ عادل، اے ظالم سے حساب لینے والے، اے مظلوم کے سہارا، اے بغیر ابتدا کا اول، اے بلا انتہا کے آخر، اے وہ ذات جس کا نام بغیر کنیت

باب 20- تعلق باللہ۔ انسانی زندگی اور معاملات پر دعاؤں کے اثرات

شاہراہ روزگار پر کامیابی کا سفر

کے ہے میرے لیے اپنی مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دے
پہلے دو رکعت نماز حاجت پڑھیں پھر اس مبارک دعا کو عاجزی اور انکساری کے ساتھ مانگیں انشاء اللہ
مشکل میں آسانی ہوگی۔

اس دعا کا ماخذ انمول دعائیں۔ ترتیب سید ذیشان نظامی۔ ناشر اسلام بکڈپو۔ ۲۱ گنج بخش روڈ،
لاہور

23- حالت بے چارگی کی دعا

اول و آخر درود شریف کے ساتھ یہ دعاسات بار پڑھتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمام ضروریات کا بن مانگے ہی
انتظام فرمادے گا
تین بار درود شریف

- اے وہ جو باطن کی چیزوں کو دیکھتا اور سنتا ہے، تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ ہر وہ چیز جس کی توقع
کی جاتی ہے۔
- اے وہ کہ جس سے تمام مصیبتوں میں امید رکھی جاتی ہے، اے وہ کہ جس کی طرف فریاد اور جائے
پناہ ہے۔
- اے وہ ذات کہ اس کی روزی کے خزانے اس کے کن کے فرمان میں ہیں۔ احسان فرما اس لیے
کہ تمام بھلائی تیرے پاس ہے۔
- تیری طرف محتاج ہونے کے سوا میرے پاس کوئی وسیلہ نہیں۔ تیری طرف محتاجی کے ساتھ ہاتھ
اٹھائے جاتے ہیں۔
- تیرے دروازے کو کھٹکھٹانے کے سوا میرے پاس کوئی حیلہ نہیں اگر مجھے رد کر دیا گیا تو کس
دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا۔
- اگر صرف نیکو کار ہی تیری رحمت کا امیدوار ہو تو گناہ گار، سیاہ کار کس طرف رجوع کرے۔
- تیری سخاوت سے بات بعید ہے کہ تو کسی گنہگار کو ناامید کر دے، تیرا فضل بہت زیادہ ہے اور
تیرے کرم وسیع ہیں۔
- اور کون ہے جس کو پکاروں اور جس کے نام کے ساتھ مانگوں اگر تیرا فضل تیرے محتاج سے روک
دیا جائے گا تو کس کو پکاروں گا۔

□ پھر حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر صلوة ہو، سب مخلوق سے بہتر پر اور جس کے ذریعے شفاعت حاصل کی جاتی ہے۔

تین بار درود شریف

(اس دعا کا ماخذ۔ فیضانِ رحمت۔ افادات حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواسٹی)

دعاوں کا انتخاب اور معمول۔ اللہ کی تعریف اور درود شریف کے بعد

| دعا نمبر | روزانہ | پیر | منگل | بدھ | جمعرات | جمعہ | ہفتہ | اتوار |
|----------|--------|-----|------|-----|--------|------|------|-------|
| 1 | | | | | | | | |
| 2 | | | | | | | | |
| 3 | | | | | | | | |
| 4 | | | | | | | | |
| 5 | | | | | | | | |
| 6 | | | | | | | | |
| 7 | | | | | | | | |
| 8 | | | | | | | | |
| 9 | | | | | | | | |
| 10 | | | | | | | | |
| 11 | | | | | | | | |
| 12A | | | | | | | | |
| 12B | | | | | | | | |
| 13A | | | | | | | | |
| 13B | | | | | | | | |
| 14 | | | | | | | | |
| 15 | | | | | | | | |
| 16 | | | | | | | | |
| 17 | | | | | | | | |
| 18 | | | | | | | | |
| 19 | | | | | | | | |
| 20 | | | | | | | | |
| 21 | | | | | | | | |
| 22 | | | | | | | | |

مناجات

تو میرے جسم میں میری روح کو اچھا کر دے
 اے میری وحدتوں والے مجھے یکجا کر دے
 جیسا تو چاہتا ہے اب مجھے ویسا کر دے
 جو تیرا حکم ہو، وہ میرا ارادہ کر دے
 یہ نہ ہو وقت مجھے کھیل تماشا کر دے
 میری منزل کو میرے واسطے راستہ کر دے
 بزم کونین میں جاری میرا نغمہ کر دے
 تو میرے جسم میں میری روح کو اچھا کر دے
 مجھے وہ اسم پڑھا جو مجھے زندہ کر دے

اس سے پہلے کہ یہ دنیا مجھے رسوا کر دے
 کس قدر ٹوٹ رہی ہے میری وحدت مجھ سے
 یہ جو حالت ہے میری میں نے بنائی ہے مگر
 میرے ہر فیصلے میں تیری رضا شامل ہو
 ضائع ہونے سے بچالے میرے محبوب مجھے
 میں مسافر ہوں، سورتے مجھے اس آئے ہیں
 میری آواز تیری حمد سے لبریز ہو
 اس سے پہلے کہ یہ دنیا مجھے رسوا کر دے
 مجھے وہ علم سکھا جس سے اجالے پھیلیں

کتاب میں موجود مواد کا آخذ اور مصنفین و ناشران کا شکریہ

ذاتی طور پر اور ادارے کی جانب سے ہم تمام مصنفین، مترجمین اور ناشرین کے شکر گزار ہیں۔ جہاں حوالے موجود ہیں ان کتابوں کا مطالعہ کریں اور جن کے حوالے موجود نہیں ہیں اس سلسلے میں ہم حوالے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اگلی اشاعت میں انہیں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جن کتابوں کے حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں وہ یہ ہیں

باب- 1 کامیابی کا سفر، مصنف: ڈاکٹر ابراہیم بن حمد العقید ترجمہ: خدیجہ ترابی، ناشر مکتبہ خواتین میگزین، لاہور

- باب- 1 رہنمائے تربیت۔ ہشام الطالب۔ ترجمہ شاہجی الحق فاروقی ناشر ادارہ فکر اسلامی
- باب- 2 شاہراہ زندگی پر کامیابی کا سفر، محمد بشیر جمعہ، ٹائم بیمنٹ کلب، کراچی
- باب- 3 کامیابی آپ کی منتظر ہے، محمد بشیر جمعہ، ٹائم بیمنٹ کلب، کراچی
- باب- 3 نوجوانوں کے مسائل۔ علی اصغر چوہدری، (ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور)
- باب- 3-12 فکر محکم اور اس کا اعجاز، ڈاکٹر نامن ونسنٹ پیل، مترجم، کمال احمد رضوی،
- باب- 3-12 پریشان ہونا چھوڑیے، جینا شروع کیجیے
- باب- 3-12 میٹھے بول میں جادو ہے۔ ڈیل کاریگی
- باب- 3-12 اردو ڈائجسٹ، مختلف شمارے
- باب- 3-12 ماہنامہ نفسیات، کراچی 1953

باب- 3-12 دیگر کتابیں جن کا مضمون کے مطابق ماخذ نہیں مل سکا

باب- 13-14 کامیابی کا سفر، مصنف: ڈاکٹر ابراہیم بن حمد العقید ترجمہ: خدیجہ ترابی، ناشر مکتبہ خواتین میگزین، لاہور

باب- 15:- طاقت حاصل کرنے کے 48 قوانین۔ رابرٹ گرے اینڈ جو سوٹ ایلفرڈ، تہذیب و ترجمہ محمد قیوم اعوان۔ ناشر ساگر پبلشرز۔ لاہور۔

باب- 16- ہم سے عہد لیا گیا ہے۔ یعنی الدر المنضود۔ عبد الوہاب شحرانی ترجمہ مولانا ظفر احمد عثمانی، ادارہ اسلامیات، اردو بازار، کراچی

باب- 17- ماثر حکیم الامت موسومہ بہ افادات عارفیہ مسعود احسن علوی

باب-18- نوجوانوں کے مسائل اور ان کا حل۔ علی اصغر چوہدری، مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار
باب-17- مثالی مسلمان مرد اور مثالی مسلمان عورت تحریر ڈاکٹر محمد علی ہاشمی۔ ترجمہ محمد رضی الاسلام ندوی۔
الہدیر پبلی کیشنز لاہور

باب-17- خواتین کا انسائیکلو پیڈیا، مصنف ابوالفضل نور احمد، اسلامیہ کافاؤنڈیشن، کراچی
باب-17- کامیاب شادی کے سنہری اصول۔ فضیلتہ الشیخ محمد عبدالرحمن عمر، مترجم پروفیسر حافظ عبدالجبار،
مکتبہ بیت السلام، ریاض

باب-18- اسلام کا ہمہ گیر نظام صحت اور فطری طریقہ علاج، انجینئر سلطان بشیر الدین محمود مسلم میڈیکل
ریسرچ فورم

باب-19- زیادہ تر وہ مضامین ہیں جن کے مصنفین اور ناشرین کے بارے میں ذیل میں بتایا گیا ہے
باب-19- غم نہ کریں، مصنف ڈاکٹر عایض القرنی، مترجم۔ غطریف شہباز ندوی، تخرن محمد طاہر نقاش،
ناشر دارالابلاغ لاہور

باب-20- الحزب الاعظم، اور دعاؤں کی دیگر معروف کتابوں سے ماخذ

جن دیگر کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور حوالے نہیں دیے ہیں، غالب امکان یہ ہے کہ ان کا
ماخذ یہ کتابیں ہوں

- اردو ڈائجسٹ۔ ماہنامہ مختلف شمارے۔ یہ میرے بھائی جان زکریا جہیمین کے پاس جمع شدہ تھے
- مانامہ نفسیات کراچی۔ ۱۹۵۰ کی دہائی میں کراچی سے یہ رسالہ شائع ہوتا تھا جس کے نوٹس ہیں
- ماہانہ ترجمان القرآن، لاہور
- کامیاب زندگی کے راز، ڈیل کارنیگی، ترجمہ فیروز شاہ ہرزوجی، مشتاق بک کارنر، لاہور
- بھرپور زندگی گزارئیے، قاضی جاوید، فکشن ہاؤس، لاہور
- جینے کا سلیقہ، قاضی جاوید، تخلیقات، لاہور
- موثر کارکردگی، مائیکل لی بیاف، مترجم ڈاکٹر مہک ظہیر، سینٹر فار ہیومن ایکسی لینسی، لاہور
- وقت کی طاقت، برائن ٹریسی، بک ہوم، لاہور
- جو آپ چاہتے ہیں بن سکتے ہیں۔ ڈاکٹر رابرٹ ایچ شلنز، مترجم پروفیسر اعجاز محمود، تخلیقات، لاہور
- کامیابی کیسے، برین، ایڈمز، مترجم نادیا بیٹ، بک ہوم، لاہور
- کامیابی کے سنہری اصول، جیک کین فیلڈ، مترجم ریاض محمود انجم، بک ہوم، لاہور

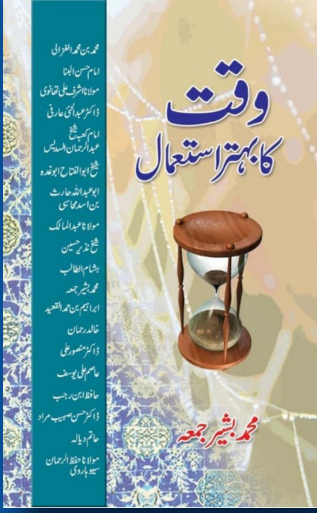
- کوئی کام ناممکن نہیں، بسوروپ رائے چوہدری، مترجم احسن بٹ، دارالشعور، لاہور
- کامیابی آپ کی منتظر ہے، صغیر احمد، دارالشعور، لاہور
- شاہراہ زندگی پر کامیابی کا سفر، محمد بشیر جمعہ، ٹائم مینجمنٹ کلب، کراچی
- وقت کا بہتر استعمال، محمد بشیر جمعہ، ٹائم مینجمنٹ کلب، کراچی
- کامیاب زندگی کیا ہے، مترجم محمد ابراہیم خان، کئی کتابوں کا نچوڑ ہے۔ کراچی سے شائع ہوئی ہے
- کامیابی کی شاہراہیں، برائین ٹریسی، بک ہوم، لاہور
- تم جیت سکتے ہو

اسکے علاوہ کئی مغربی کتابوں سے بھی استفادہ کیا۔ جن میں یہ شامل ہیں

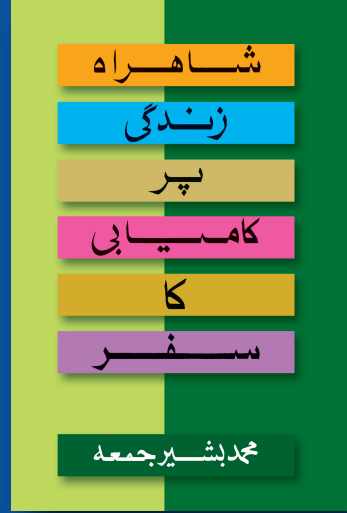
- Google Search Engine- many website on office skill, office politics, office survival and self management and self development
- The Effective Executive, Peter Drucker
- The Rules of Work, The Unspoketn Truth About Getting Ahead in Business by Richard Templar, FT Press
- Manager's Handbook, Robert Heller, DK Publishers
- Supervision, Training, and Management, Noel C Cullen, Prentice Hall
- Super Self, doubling your personal effectiveness, Charles J. Givens
- The Minority Executive Handbook. Randolph, W. Cameron
- The Manager's Handbook. The practival guide to successful management. Arthur Your
- Collins Office Handbook, A guide to running an office
- Personal notes, various emails and downloads.

محمد بشیر جمعہ

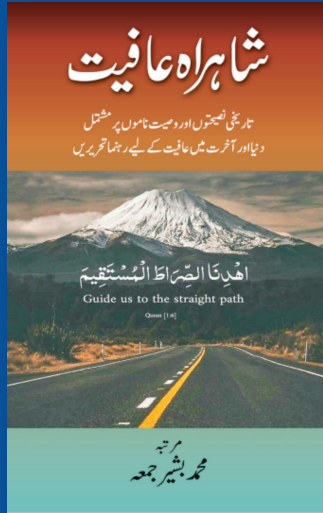
Email: basheer.juma@gmail.com



وقت کا بہتر استعمال
محمد بشیر جمعہ



شاہراہ زندگی پر کامیابی کا سفر
تالیف: محمد بشیر جمعہ



شاہراہ عافیت
تالیف: محمد بشیر جمعہ